

بسم اللہ تعالیٰ

ترجمہ تاریخ نکلا ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ

کتاب ثانی - جلد دوم

جمین

اخبار والنساک لکھنؤ یونان و روم و لاطینی و قیصرہ مصر و سنیہ قوم قوطا و انساب
حکومت عرب و عربہ و ان کے قبائل و ان کے ملک و قریش کے حالات اور حضرت مسلم کا ہدایت صحیحہ و ان کی شہادت

زبان عربی سے

عالیجناب مولانا حکیم محمد حسین صاحب الہ آباد مولف سوانح عمری سلطان صلاح الدین سرف و حیات
نور الدین محمد غزنوی نے عام فہم اردو زبان میں ترجمہ کیا

اور

۱۸۹۹ء عین

ادارہ الامام الکبیر و باجارت ششی حامد شیشی قیصرہ میں چھپک شالیع ہوا

جملہ حقوق بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں

عین

قیمت فی جلد بمحصل

کاتب الحروف محمد فیض اللہ

ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ

کتاب ثانی - جلد اول

کتاب بعنوان الصد امام تاریخ علامہ ابن خلدون کی مشہور و معتبر کتاب العبر و دیوان المبتدئ
و الجفر فی ایام العرب العجم و البربر و من عاصرهم من ذی السلطان الاکبر کے ایک حصہ کا
ترجمہ ہے جسکو تاریخی دنیا نے قدر و منزلت کی آنکھوں سے دیکھا اور اعتبار و عزت کے
پائے پر رکھا ہے درحقیقت اس تہ کی کوئی تاریخ اسوقت تک نہیں پائی گئی جس طرح
علامہ مورخ نے نہایت عرق ریزی سے تحقیقانہ طور پر اکو مرتب کیا تھا اسی طرح
فاضل مترجم جناب حکیم مولوی احمد حسین صاحب نے نہایت جانفشانی سے اس کا
زبان اردو عام فہم میں ترجمہ کیا ہے اس میں پہلے خود امام تاریخ علامہ ابن خلدون
کی سوانح عمری ہے بعد ازاں انساب عالم - لوح علیہ السلام اور انکی نسلی حرقی -
عرب عار بہ عرب تابعہ اور انکے حالات و انساب حضرت صالح - ہود - ابراہیم -
اسماعیل - اسحاق موسیٰ عیسیٰ اور انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام کے انساب سوانح
اور نیز اس زمانہ کے سلاطین اور حکمرانوں کی حکومت و انساب و نہایت سچے
واقعات درج کئے گئے ہیں جنکو اجمہ سابقہ کو برامی العین نے لکھا ہو یا واقعات ماضیہ علم
کی سیر بخیر بصیرت کرنی ہو وہ ضرور اس کتاب کو خرید فرمائیں ہمارا بیہ عوسی ہے
کہ اس کتاب کے پڑھنے کے بعد پھر دوسری کتب تاریخ کے دیکھنے کی ضرورت نہ جائیگی
چار سو صفحوں کے کچھ زیادہ کا حجم - کاغذ سفید ۲۰x۲۴ کی خوشما تقطیع قیمت بایں ہمہ
بلا محصول ڈاک بعد درخوستین شہر کے نام و پتہ سے آنی چاہئیں -
المشتر حامد حسین مالک سالہ الاسلام الہ آباد

فہرست ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون

کتاب ثانی جلد سوم

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۲	طبقہ ثانیہ ملوک فارس	۱	دیباچہ
۱۲	کیقباد و کیکاؤس	۱	اخبار دولت فارس
۱۳	کیخسرو	۱	کیانیہ
۱۵	کیہراسف	۱	ساسانیہ
۱۶	معد ابن عدنان بنی اسرائیل میں	۱	اہل فارس کا نسب
۱۷	کیستاسب - ثرزدشت	۳	علماء فارس کا خیال
۱۹	جنگ کیستاسب و خوزاسب	۳	ملوک فارس کے طبقات
۱۹	قتل خوزاسب اسفندیار	۴	طبقہ اولی ملوک فارس
۲۰	بہمن	۴	کیومرث
۲۱	دارا	۵	ہوشنگ - پلہوٹ جمشید
۲۵	شجرہ طبقہ ثانیہ ملوک فارس	۶	ضحاک
۲۸	طبقہ ثالثہ ملوک فارس	۷	آفریدون
۳۱	شجرہ طبقہ ثالثہ ملوک فارس	۸	آفریدون کے لڑکے
۳۲	طبقہ رابعہ ملوک فارس	۸	منوشہر اور افراسیاب
۳۲	اردشیر	۹	زومر
۳۵	ساجور	۱۰	کرتاسب
		۱۱	شجرہ ملوک طبقہ اولی فارس

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۸۱	لاطینی یعنی لیتیم	۳۷	ہرمز - ہیرام
۸۴	ملوک قیصرہ (لیتم)	۳۸	ہیرام بن ہیرام
۱۰۹	اخبار قیصرہ تنصرہ قسطنطینہ و شام تازمان فتح اسلامی	۳۹	ہیرام بن ہیرام بن ہیرام - حسین ہرمز - سابلور
۱۰۹	وجہ تسمیہ نصرانی	۴۳	اردشیر ثانی
۱۱۰	نسب قیصرہ	۴۶	قباد
۱۱۰	قسطنطین	۴۸	الوشیردان
۱۱۲	قسطنطینہ	۵۰	ہرمز
۱۱۴	قسطنطین ثانی	۵۱	اپرویز
۱۱۴	ہرقل	۵۵	شیرویہ
۱۱۴	تاریخی معلومات	۵۶	اردشیر
۱۳۵	اخبار قیصرہ تنصرہ از زمان ہرقل تا زمان انقراض حکومت	۵۸	یزدجرد
۱۳۵	ہرقل اور دعوت اسلام	۶۰	شجرہ طبقہ رابعہ ملوک فارس
۱۳۸	شام پر سلمان نوکا پہلا حملہ	۶۱	یونان - روم - لاطینی کے انساب
۱۳۹	دوسرا حملہ	۶۳	شجرہ انساب یونان و روم
۱۴۱	اسلام دمشق میں	۶۴	اخبار دولت یونان
۱۴۱	جنگ یرموک میں	۶۶	اسکندر
		۶۸	ارسطو
		۷۰	حکومت بطالسد
		۸۰	شجرہ ملوک ننان و شجرہ ملوک لیلانسد

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۲۰	شجرہ ملوک حیرہ	۱۳۱	فتح قنسرين و بيت المقدس غیرہ {
۲۲۱	ملوک کندہ	۱۳۲	ہرقل کا آخری زمانہ {
۲۲۲	اخبار ابناء جفنه { ملوک غسان شام {	۱۳۳	اور اسلامی فتوحات {
۲۳۴	اخبار اوس و { حزرج ملوک یثرب {	۱۳۴	ہرقل کے بعد {
۲۳۶	یثرب کی تحقیق	۱۴۳	اخبار ارقم قوط { النساب و حکومت {
۲۳۸	حارثہ مدینہ میں	۱۴۴	طیقہ ثالثہ عرب {
۲۴۱	اوس و خزرج کے بطون	۱۴۵	عرب کا نسب
۲۴۲	اسام مدینہ میں	۱۴۶	بطون حمیر قحطانیہ
۲۵۶	شجرہ النساب { بنو خزرج و اوس {	۱۴۸	قبائل حضرت موت
۲۵۸	اخبار حکومت و { النساب بنو عدنان {	۱۸۰	بنو حنیملہ
۲۵۸	معد ابن عدنان کا نسب	۱۸۱	شجرہ النساب { بنو حمیر قحطانیہ {
۲۶۱	بطون ربیعہ	۱۸۲	فضاعہ
۲۶۵	شجرہ نسب بنو قینار { بن اسماعیل {	۱۸۸	شجرہ النساب { بنو قضاہ {
۲۶۶	شجرہ نسب بنو نزار { بن سعد دوم {	۱۸۹	بنو کہلان
۲۶۶	بن سعد دوم {	۲۰۱	شجرہ النساب { بنو کسلان {
			ذکر ملوک حیرہ از آل منذر

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۱۳ { مکہ میں قریش کی حکومت	۲۷۷	قبائل مضر بن نزار
۳۱۵ بنو خزاعہ کی تولیت	۲۷۷	بطون قیس
۳۱۷ قریش کی تولیت	۲۹۱ { شجرۃ النسب
۳۱۹ { بنو عبدمنات کی سرداری	۲۹۲	بنو قیس بن مضر
۳۲۰ ہاشم کی حکومت	۳۰۲ { بنو الیاس بن مضر
۳۲۱ { خیمہ المطلبہ کا اصلی نام	۳۰۳	قریش
	۳۱۳ { آنحضرت کا نسب نامہ
			جس میں قبائل قریش،
			بھی شامل ہیں



دیباچہ

امام تاریخ علامہ عبدالرحمن ابن خلدون مغربی (رحمۃ اللہ علیہ) کی معتبر تاریخ
 کتاب البیرونیو ان المبتدأ والنخبر فی ایام العرب العجم والبربر ومن عاصرهم
 من ذوی السلطان الاکبر کی کتاب ثانی کے ترجمہ کی یہ دوسری جلد ہے۔
 اس میں دولت فارس و یونان و روم و لاطینی و ملوک قیصرہ کیتھ و قیصر
 متصرہ قسطنطنیہ و شام و قوم قوط ملوک اندلس کے اخبار و انساب و عرب
 کے طبقہ ثالثہ (یعنی عرب ستعریہ) بنو حمیر۔ بنو کہلان۔ بنو قضاہ۔ ملوک حیرہ
 و کندہ و غسان اور اوس و خزرج ملوک یثرب اور قبائل بنو عدنان
 و مضر۔ قیس۔ الیاس۔ قریش وغیرہم کے انساب و حکومت کے
 احوال کمال تحقیق سے لکھے گئے ہیں یون تو ہر گروہ اور قوم کا شجرہ النسب
 اون کے خاتمہ احوال پر درج کیا گیا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
 نسب نامہ جسکی مسلمانوں کو بحد ضرورت اور خاصکر اس کتاب کو جس کے
 فخر و غوات ہے وہ نہایت صحیح اور معتبر تواریخ سے اخذ کیا گیا ہے اصل
 کتاب پر اضافہ کیا ہے۔

میں اس ترجمہ کو اپنے گرامی قدردانان فن تاریخ کی خدمت میں

کمال ادب سے پیش کش کرتا ہوں۔ اے اللہ تو اسکو خواص و عوام کی
مقبولیت کا خلوت عنایت فرما اور قوم کو اپنے اسلاف کے قدم بہ قدم
چلنے کی توفیق مرحمت کر تو مقرب القلوب ہے اور ہر شے پر قادر ہے۔
آمین ثم آمین +

احمد حسین غفر اللہ ذلویہ و شریعہ
الہ آباد

۱۴۔ جمادی الثانی ۱۳۱۴ھ
مطابق
۲۔ اکتوبر ۱۹۹۹ء عیسوی

ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ

کتاب ثانی جلد دوم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اخبار دولت فارس

کیا نیہ اہل فارس دنیا کے قدیم ترین گروہ سے ہیں یہ اپنے معاصرین سے قوت و صولت میں بڑے ہوئے تھے انکی دو حکومتیں نہایت عظیم الشان تھیں ایک کا نام کیا نیہ ہے تواریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکا ابتدائی زمانہ اور آغاز زمانہ تباہ اور بنی اسرائیل کا ایک تھا اور یہ تینوں حکومتیں ایک دوسرے کی معاصر تھیں یہ دولت کیا نیہ وہی ہے جسپر کندر غالب آیا تھا۔

ساسانیہ اور دوسری سلطنت کو ساسانیہ کسرویہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ ملوک ساسانیہ حکومت روم کی (جو شام میں تھی) معاصر تھے اور اسی پر مسلمانوں نے قبضہ حاصل کیا تھا۔ ان دو حکومتوں کے پہلے اور جو حکومتیں تھیں ان کے احوال نہایت مختلف اور متعارض ہیں لیکن ہم ان کے وہی حالات بیان کریں گے جو انہیں شہر پذیر ہو رہے ہیں۔

اہل فارس کا نسب بڑا اختلاف محققین نسب میں اسی امر کے قائل ہیں کہ

اہل فارس سام بن نوح کے اولاد سے ہیں اور انکا جد اعلیٰ جسپر نحا سلسلہ
نسب منتهی ہوتا ہے وہ فرس ہے اور وہ ایران بن اشوذا بن سام بن نوح
کے لڑکوں میں سے ہے اور زمین ایران کو عربی میں عراق کہتے ہیں۔ اور
بعضے یہ کہتے ہیں کہ اہل فارس۔ ایران بن ایران بن اشوذا اور بنجیال
بعض غلیم بن سام کی طرف نسباً منسوب ہیں۔ اور توریت میں شاہ ابوازکا
تذکرہ بزمہ بنی غلیم آیا ہے اور ابوازکا بلاد فارس سے ہے بعضوں کا خیال یہی
ہے کہ اہل فارس کا نسب لاوڈ بن ارم بن سام اور بروایت بعض اسمین
لاوڈ اور بنجیال احاد یوسف بن یعقوب بن اسحاق سے ملتا ہے اس میں
بھی بعضے یہ تفریق کرتے ہیں کہ صرف ساسانیہ۔ اسحاق کے لڑکوں میں سے
ہیں اور وہ وترک کے نام سے مشہور کئے جاتے ہیں اور ان کا جد اعلیٰ منوشہ
بن منشہ بن فرہس بن وترک ہے ان اسماء کو مسعودی نے ایسا ہی نقل
کیا ہے اور یہ جیسا کہ دیکھے جاتے ہیں غیر محفوظ اور ناقابل الاعتبار ہیں اور
بعضوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ اہل فارس۔ ایران بن افریڈن کے اولاد سے
ہیں جسکا ذکر آئندہ آئیگا۔ اور اس سے پہلے فارس کے نام سے موسوم نہیں
کئے جاتے تھے۔ اور پہلا جو شخص بلاد فارس کا بادشاہ ہوا ہے وہ ایران ہے
اس کے بعد اکی آئندہ نسلیں بادشاہت وراثت کرتی رہیں بعد ازاں
خراسان کے مالک ہوئے اور حکومت بنط و جراسقہ پر قبضہ کر لیا اور انکی
حکومت اسکندریہ تک غرباً اور باب الابواب تک شمالاً وسیع ہو گئی۔ کتب
تواریخ میں لکھا ہے کہ زمین ایران وہی ہے جو زمین ترک ہے اور اسکی
یہہ خیال ہے کہ اہل فارس۔ طیراش بن یافث کے اولاد سے ہیں اور
ان کے بنی بہائی بنی ماضی ابن یافث ہیں اور یہ سب ایک ہی حکومت تھی۔

علماء فارس کا خیال

علماء فارس اور اون کے منسابین ان کل روایتوں کے مخالف ہیں اور اہل فارس کو کیومرث کی طرف نسبتاً منسوب کرتے ہیں اور وہ انکو اپنا منہتا نسب کہتے ہیں۔

کیومرث کے معنی ابن الطین، مٹی کا لڑکا بتاتے ہیں۔ ابتداً یہہ ارض فارس میں رہتے تھے یہہ زمین اوہنین کے نام سے موسوم ہوئی اور ان کے نسبی بہائی اشود بن سام اون کے ہمسایہ رہے اور وہ بروایت بھی کر دے۔ ویکم خزر۔ نبط۔ جرامقہ میں بعد ازان اونکی حکومت اسکندریہ تک بڑھ گئی۔

ملوک فارس کے طبقات

اس عظیم الشان گروہ کے چار طبقے باتفاق مورخین بیان کئے جاتے ہیں۔ پہلے طبقہ کو بیشدادیہ (فیشتادیہ) دیکھو کیا اینہ تیسرے کو اشکانیہ (اشفانیہ) چوتھے کو ساسانیہ

کہتے ہیں ان کا زمانہ حکومت آغاز سلطنت کیومرث (بادشاہ اول فارس) سے عہد حکومت یزدجردِ آخری بادشاہ فارس) تک جو زمانہ خلافت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مارا گیا چار ہزار و دسوا ہٹاسی برس تک رہا جیسا کہ ابن سعید نے کتاب تاریخ الامم تصنیف علی بن حمزہ اشفانی سے نقل کیا ہے اہل فارس کا یہ خیال ہے کہ کیومرث پہلا بادشاہ ہے جس نے ترتیب ملک نظم اعمال کیا۔ اور اس نے ہزار برس کی عمر پائی۔ سو دوی نے اس نام کو بکاف اول قبل یا رقتناۃ (یعنی کیومرث) لکھا ہے اور پہلی نے بجائے کاف کے جم تحریر کیا ہے۔

یہہ طبقہ قدیم ہے ہر بادشاہ فیشتاد کہلاتا تھا اسکے معنی یہہ ہیں کہ پہلے میرٹا ہے۔
ساسانیہ کو اکاسرہ بھی کہتے ہیں۔ سلام ہی طبقہ پر غالب آیا تھا۔

طبقہ اولیٰ ملوک فارس

کیومرث کل علماء فارس اس امر پر اتفاق کر رہے ہیں کہ کیومرث ہی آدم علیہ السلام ہیں اور ان کا لڑکا منشا نامی تھا اور منشا کا سیامک اور سیامک سے افروال پیدا ہوا اور سیامک کے افروال کے علاوہ چار لڑکے اور چار لڑکیاں اور تین لیکن کیومرث کا نسلی سلسلہ صرف افروال سے چلا اور باقیوں کے اعتقاد منقطع ہو گئے جن کا کچھ پتہ نہیں چلتا افروال بن سیامک کے صلیب اور شہنک پیشدادیہوشنگ پیدا ہوا۔ افروال۔ کیومرث کے ملک کا وارث ہوا اور اوس نے اقلیم سبعہ پر حکومت کی۔ طبری بروایت ابن کلبی کہتا ہے کہ او شہنک بن عابر بن شلج ہے اور یہ وہی کہتا ہے کہ اہل فارس کا یہ دعویٰ اور خیال ہے کہ او شہنک دوستو برس بعد آدم علیہ السلام کے ہوا اور نوح علیہ السلام بعد آدم علیہ السلام کے دوستو برس بعد ہوئے۔ اسی بنا پر اہل فارس نے او شہنک اور نوح کو ایک شخص قرار دیا ہے لیکن اوس نے اس کے اختلاف اور اس کا انکار کیا ہے کیونکہ او شہنک کی شہرت اس غلط واقعہ کے مخالف ہے اور بعض علماء فارس یہ کہتے ہیں کہ او شہنک پیشداد۔ مہملٹل ہے اور اوس کا باپ افروال قنین ہے اور سیامک انوش اور منشا شیش اور کیومرث آدم علیہ السلام ہیں اور بعض علماء فارس یہ بیان کرتے ہیں کہ کیومرث کو مر بن یافت بن نوح کو کہتے ہیں یہ نہایت معمر اور سن تھا اپنے باپ سے

سہ ایام غزالی رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ آدم علیہ السلام نے شمش علیہ السلام کو امور دین کا والی مقرر کیا اور کیومرث کو دنیاوی حکومت کا افسر بنایا تھا۔ واللہ اعلم

غلیحہ ہو کر جبل دہناوند (ملک طبرستان) میں آکر مقیم ہوا اور اوسکا مالک بن بیہشا
بعد ازاں فارس پر قبضہ حاصل کیا اور ایک عظیم الشان بادشاہ ہوا اس نے
بحالت حیات اپنے لڑکوں کو اطراف و جوانب کے طرف بھیجا اور انہوں نے
بابل کو لے لیا۔ کیونکہ وہ سب پہلے شہر اور قلعے بنوائے اور گھوڑوں کو
سواری کے لئے پسند کیا۔ یہ آدم کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اس نے
لوگوں کو اس امر پر آمادہ کیا کہ وہ اس کو اس نام سے پکاریں۔ اہل فارس
اس کے لڑکے مادے کی اولاد سے ہیں۔ ابتدائے زمانہ سے اسی کی اولاد کی
کیانیہ اور کسرویہ میں حکومت رہی تا آنکہ حکومت فارس کا خاتمہ ہوا۔

ہوشنگ

اور طہمورث

اہل فارس یہ روایت کرتے ہیں کہ اوشہنگ ہی حمل
ہے اور اوس نے ہند پر قبضہ حاصل کیا تھا اس کے بعد

طہمورث بن التوجمان بن اکہد بن اکہد بن اوشہنگ بادشاہ ہوا۔
بعضوں نے بجائے اسکہد کے فیشداد لکھ دیا ہے اور حقیقت یہ کل
اسما عجیب ہیں جو جہ سے اور نیز اھو لگا روایت منقطع ہونے کے سبب سے ہم
اسکی صحت کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ ابن کلبی لکھتا ہے کہ طہمورث بابل کا
پہلا بادشاہ ہے اور اس نے ہفت اقلیم پر حکومت کی اور یہ اپنی حکومت
میں نہایت نیک اور منصف تھا اسکے سنہ جلوس میں بیوراسب ظاہر ہوا
اور اوس نے مذہب صابئہ کی بنیاد ڈالی۔

جمشید

علماء فارس کہتے ہیں کہ طہمورث کے بعد جمشید تخت نشین ہوا

۱۰ طہمورث نہایت نیک مزاج تھا یہ اپنے دادا کی چال چار روزہ کہنے کا حکم دیا فارسی میں کثرت کی ادا کر
الہی کا پاند ہا چالیس برس بعد مر گیا۔

۱۱ جمشید نے ریشم کیڑوں سے نکالا کاتب اور دربان مقرر کئے اور روز کو عید کا دن ٹھہرایا۔

اس کے معنی ہیں شجاع یا شجاع شمس۔ یہ ظہورِ ث کا حقیقی بہائی تھا یہ نہایت کم
بادشاہ تھا اور نہایت نیک سیرت اور عادل تھا پہر بعد چندے ظالم اور طا
ہو گیا اس کی موت سے ایک برس پہلے یوراسپ نے اسپر خروج کیا اور
گرفتار کر کے آ رہ سے چیر ڈالا اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ جمشید نے خدائی کا دعویٰ
کیا تھا اسوجہ سے پہلے اسپر اسکے بہائی استور نے خروج کیا لیکن ناکام رہا تب یو
اٹھا اور اس نے جمشید کی حکومت کا قلع قمع کر دیا اور سات سو برس تک
حکومت کرتا رہا ابن کلبی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

ضحاک طبری کہتا ہے کہ یوراسپ ہی کو از دہاک کہتے ہیں جسکو عرب
ضحاک کے نام سے موسوم کرتے ہیں یہ وہی شخص ہے جسکا ذکر ابو نو اس
شاعر کے اس شعر میں ہے۔

وكان منا الضحاک تعبد الا الحما مل والجن في محار بها
اور یہ طبری ہی روایت کرتا ہے کہ عجم کا یہ خیال ہے کہ جمشید نے اپنی بہن کا
عقد اپنے خاندان میں سے کسی کے ساتھ کر دیا تھا اور اسکو مین کا حاکم مقرر کیا تھا
اس سے ضحاک پیدا ہوا چنانچہ اہل مین ضحاک کا نسب یوں بیان کرتے ہیں
”ضحاک بن علوان بن عبیدہ بن عویج“ اس نے اپنے بہائی سنان بن علوان کو
مصر کا بادشاہ کر کے بھیجا تھا جو ابراہیم علیہ السلام کا فرعون تھا اور اہل
فارس ضحاک کا نسب اس طرح لکھتے ہیں ”یوراسپ (ضحاک) بن رتیکان
بن وید وشتک بن فارس بن افر و آل“ اور بعضے اسکی مخالفت کرتے ہیں

سہ یوراسپ جمشید کا عامل تھا اس نے اپنے زمانہ حکومت میں مگس محصول یعنی۔ ملاہی
نکالی سولی دینا۔ ماہتہ پاؤن کا کاشنا اسی کی ایجاد ہے۔ اس نے ہزار برس حکومت کی اسکے
اور فرزند حکومت میں ابراہیم علیہ السلام تھے سوادیر عزو واسکا عامل تھا۔
ضحاک ہم میں تباہی عبادت اور ڈاک (یعنی رؤسا) اور جن (یعنی بدوی) اپنے خرابو میں کرتے تھے۔

اور کہتے ہیں کہ اس نے ہفت اقلیم پر بادشاہت کی یہہ ساحرا اور کافر تھا اس نے اپنے باپ کو مار ڈالا اور اکثر یہہ بابل میں رہتا تھا۔ ہشام کی روایت ہے کہ ضحاک بعد جمشید کے بادشاہ ہوا یہی ابراہیم علیہ السلام کا غزوہ ہے اور اہل فارس کا نوان بادشاہ ہے جبل دینا و ندین پیدا ہوا تھا۔

افریدون ضحاک نہایت مستعد اور بہادر تھا جبل سے ہند پر فوج کشی کی اور خود لڑائی پر گیا تو افریدون نے اس کے زمانہ عدم موجودگی میں اس کے ملک پر قبضہ کر لیا اور بوقت مراجعت ضحاک اور افریدون میں لڑائی ہوئی ضحاک ادبار آگیا تھا وہ ان لڑائیوں میں افریدون کے ہاتھ گرفتار ہو کر حبس ل دینا و ندین قید کر دیا گیا اور اس کی گرفتاری اور اس پر فحشابی کے دن کو عید کا دن مندر کیا لیکن اہل فارس یہہ بیان کرتے ہیں کہ شاہی خاندان جس میں حکومت چلی آ رہی تھی وہ او شہنگ اور جمشید کا تھا اور ضحاک یعنی بیور اسپ نے اون پر خرچ کیا اور فحشابی ہوا اس نے بابل آباد کیا اور بنیویوں کے اپنی فوج تیار کی اور اہل عالم پر بزدل و سحر غالب آیا۔ صفہان کا ایک شخص عالی (کا بی حداد) نامی اس کی مخالفت پر او ہٹہ کھڑا ہوا اس کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا جس پر اس نے جراب لٹکا کر چبڑا بنایا اور لوگوں کو ضحاک کے برخلاف او بہار کر اس سے لڑا جب ضحاک میدان جنگ سے بہاگا تو اس کی رائے سے بنی جمشید میں سے افریدون کو تخت نشین کیا افریدون نے تخت پر بیٹھتے ہی ضحاک کا تعاقب کیا اور اس کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا افریدون زمانہ نوح علیہ السلام میں تھا شاید اسی وجہ سے یہہ کہا جاتا ہے کہ افریدون ہی نوح علیہ السلام ہے

۱۰ اس چبڑے کو درفش کا بیان کہتے ہیں اہل فارس اسے بہت تعظیم کرتے تھے جنگ کا وسیلہ یہہ چبڑا مسلمانوں نے چھین لیا تھا۔

لیکن تحقیق یہ ہے جسکو ہشام بن علبی نے نسابین فارس سے نقل کیا ہے کہ افریدون
جمشید کی اولاد سے ہے ان دونوں میں نو پشتوں کا فرق ہے اس نے دوسو برس
سلطنت کی اور صغاک کے کل مظالم اور غصب کی ہوئی چیزیں اوکے مالکوں کو
واپس کر دیا۔

افریدون کے لڑکے افریدون نے اپنے حالات حیات ہی میں ملک کو اپنے تین لڑکوں
میں تقسیم کر دیا بڑے لڑکے سرم (سلم) کو روم۔ شام۔ مغرب

دیا۔ طوج (تور) کو ترک اور چین دیا۔ ایرج کو عراق۔ ہند۔ حجاز دیا۔ افریدون
کے مرنے کے بعد سرم (سلم) اور طوج (تور) نے ملکر ایرج کو لڑکر مار ڈالا اور

اوس کے ملک کو آپس میں تقسیم کر لیا۔ اہل فارس یہ خیال کرتے ہیں کہ افریدون
اور اوسکی اوپر کی دس پشتیں اشکیان کے لقب سے یاد کئے جاتے تھے۔ بیان کیا جاتا

ہے کہ ایرج کے دو بیٹے وندان اور اسطوبہ اور ایک لڑکی خورک تاجی تھی جو بعد
مرگ افریدون اپنے باپ ایرج کے ساتھ مارے گئے اسی روایت سے یہ

بھی معلوم ہوتا ہے کہ افریدون پانچ سو برس حکومت کی اور اسی نے نژاد اور
نبط کے آثار سواد سے محو کئے اور ابتداء اسی نے اپنے کو (کے) سے ملقب کیا۔

اور کے افریدون کے نام سے مشہور ہوا (کے) کے معنی ہیں تنزیل یعنی مخلص اور متصل
روحانیات سے اور بعضوں نے اس کے معنی اور بھی بہت کچھ بیان کئے ہیں

سنو شہر اور افراسیاب چند دنوں کے بعد سنو شہر (سنو چہر) بن شجر بن ایرج نے زور
پکڑا یہ افریدون کے نسل سے تھا اسکی ماں اسحاق

علیہ السلام کے اولاد سے تھیں اس نے سن شجور کو پہونچ کر اپنے چچوں سے لڑائی کی
اور اونکو مار کر بادشاہ بن بیٹھا اور بابل کو اپنا دار الحکومت بنایا۔ فارس کو
دین ابرامی کی طرف مائل کیا پھر افراسیاب بادشاہ ترک نے اسپرچو مائی کی اور

بابل کو اس سے چین لیا اور اس کا لقب طبرستان تک کرتا چلا آیا جب طبرستان
 ہی منشہر (منوچہر) کو پناہ نہ دیسکا تو وہ طبرستان چھوڑ کر عراق کی طرف چلا گیا
 اور افراسیاب نے طبرستان پر یہی قبضہ کر لیا۔ افراسیاب کے نسبت یہہ کہا جاتا
 ہے کہ یہہ طوج (تور) بن افریدون کی نسل سے ہے جس وقت منشہر نے طوج
 (تور) کو قتل کیا اور اس کے خاندان پر تباہی آئی اس وقت یہہ چپکے بلاد
 ترک میں چلا گیا اور وہیں اس نے نشوونما پایا اور ادھین کے ملک سے نکلا
 اسی وجہ سے افراسیاب ان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ طبری کہتا ہے کہ جب
 منشہر بن منشہر مر گیا تو افراسیاب بن اشک بن رستم بن ترک نے بابل پر
 قبضہ کر لیا اور مملکت فارس کو تہ و بالا کر دیا۔

زومر اس کے بعد زومر (زوایا زاب) بن طہارست (طہاسپ) اور
 بروایت دیگر اسب بن طہارست نے افراسیاب پر خروج کیا۔ زومر بن
 طہارست نو واسطے منوچہر کی طرف نسبتاً منسوب کیا جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا
 ہے کہ طہارست اپنے باپ سے علیحدہ ہو کر بلاد ترک میں چلا گیا تھا اور وہیں اس نے
 عقد کر لیا تھا جس سے زومر پیدا ہوا اور سن شعور کو پہنچ کر افراسیاب کی مخالفت
 اوٹھا اور لڑکر اس کو سلطنت فارس سے نکال دیا افراسیاب ترکستان کی چلا گیا
 زومر نے اس فحیابی کے دن کو محمد مہر جان کے نام سے مشہور کیا۔ زومر کا غلبہ اور
 قبضہ منشہر کے مرنے کے بارہ برس کے بعد فارس پر ہوا۔ یہہ نہایت نیک سیرت
 اور صلح پسند اس دوست تھا اس نے بابل کی بگڑی ہوئی حالت اور افراسیاب
 کی خراب کی ہوئی آبادی کو از سر نو رونق دیا اس نے سواد میں بہر زاب نکالی
 اور اس کے کنارہ پر شہر بسایا اور اس کا نام زواہی رکھا ہر طرح کے فحیت
 پہوں۔ پہل کے لگائے طرح طرح کے کھانے ایجاد کئے عنینت کو اہل لشکر پر

تقسیم کیا۔

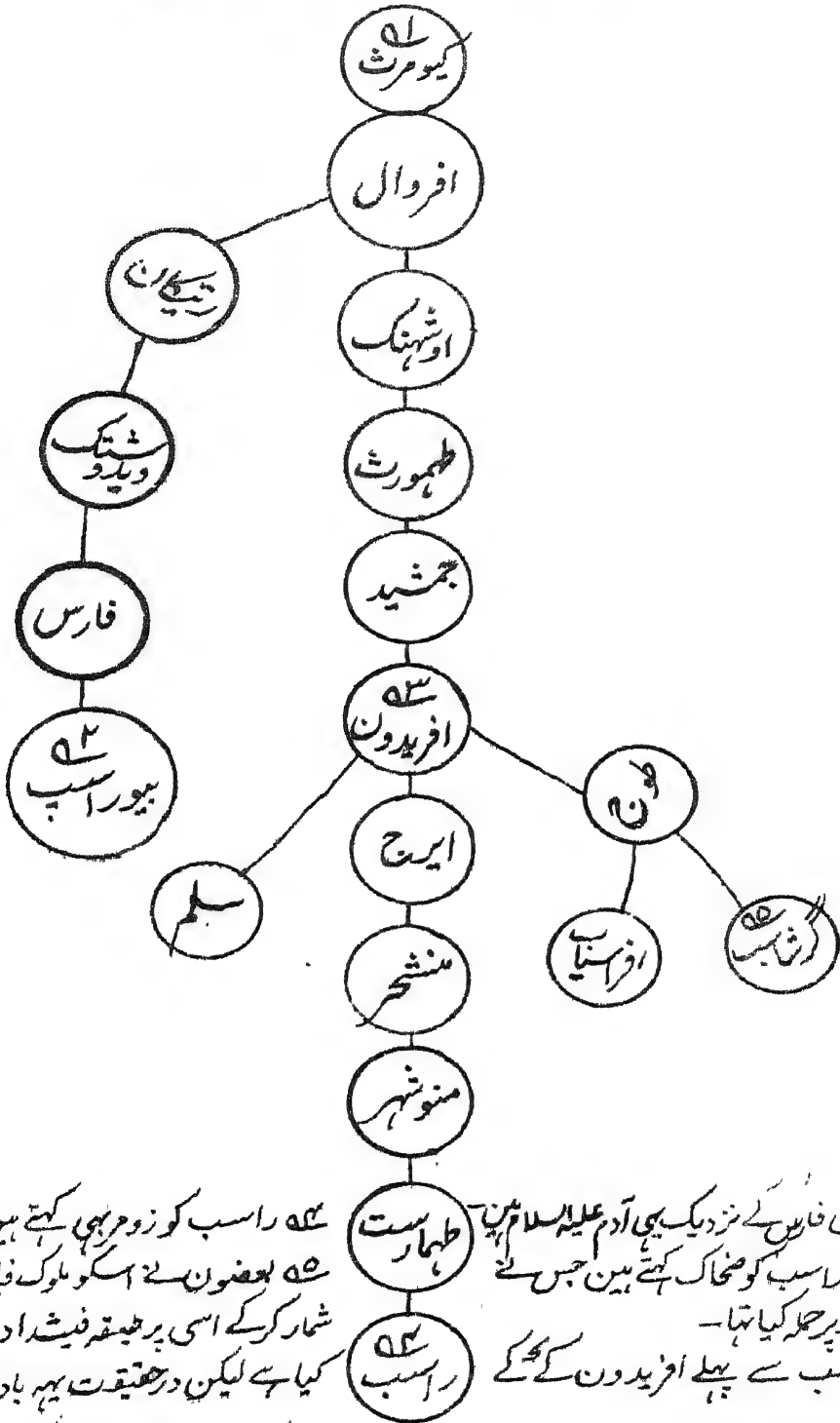
گرشاسپ

۵۱

گرشاسپ (گرشاسپ) طوج بن افریدون کی اولاد سے اور
 بروایت دیگر اولاد منوشہر ہے اور اسکا نائب تہا اہل فارس میں یہ ایک عظیم الشان
 شخص گزرا ہے لیکن بادشاہ ہنین ہوا اور بادشاہت زومر بن طہارست کرتا تھا۔
 زومر اپنی حکومت کے تیسرے سال مر گیا۔ اسی کے زمانہ میں بنی اسرائیل
 بیتہ سے نکلے تھے اور یوشع نے اریحا کو فتح کیا تھا اس کے مرنے کے بعد ملوک فارس
 کے دوسرے طبقہ کی حکومت کا سلسلہ چلا جنکا پہلا بادشاہ کیقباد ہے بیان
 کیا جاتا ہے کہ اس طبقہ کا زمانہ حکومت دو ہزار چار سو ستر برس رہا جیسا کہ
 یہودی اور صفہائی نے تحریر کیا ہے۔ اور اوان کے بادشاہوں میں سے صرف
 اہمین نو بادشاہوں کو ذکر کیا ہے جنکو طبری نے لکھا ہے۔ واللہ وادب
 اکلارض ومن علیہا۔

سہ گرشاسپ کے نسبت بعض مورخین لکھتے ہیں کہ یہ زوا کا نائب تھا اور بابل میں رہتا تھا اس نے بنیاد
 کر کے اوس سے ملک نکال لیا یا تقسیم کر لیا بیس برس تک حاکم رہا۔

شجرہ ملوک طبقہ اولیٰ فارس



۱۵ اہل فارس کے نزدیک پی آدم علیہ السلام ہیں
 ۱۶ بیوراسب کو ضحاک کہتے ہیں جس نے
 جمشید پر حملہ کیا تھا۔
 ۱۷ سب سے پہلے افریدون کے کہے
 لقب سے ملقب ہوا۔
 ۱۸ راسب کو زور بھی کہتے ہیں۔
 ۱۹ بعضوں نے اس کو ملوک فارس سے
 شمار کر کے اسی پر طبقہ فیشتاد یہ کو ختم
 کیا ہے لیکن درحقیقت یہ بادشاہ نہ تھا
 جیسا کہ علامہ مورخ نے بیان کیا ہے۔

طبقہ ثانیہ ملوک فارس

کیقباد ملوک فارس کا دوسرا طبقہ کیا نینہ کے نام سے مشہور ہے ان کے ہر بادشاہ کا نام کے کی طرف مضاف کیا جاتا ہے انکا پہلا بادشاہ کیقباد ہے جو منوشہ چارشتون کے واسطے سے منسوب ہوتا ہے۔ اس نے رؤسا ترک میں اپنی شادی کی جس سے اس کے پانچ لڑکے پیدا ہوئے۔ کے دافیا۔ کیکاؤس۔ کے ارش۔ کے نینہ۔ کے فاسطی۔ طبری کہتا ہے کہ ملوک کیا نینہ اور ترک میں اکثر لڑائیاں ہوئیں انکا پہلا بادشاہ کیقباد و قریب نہر بلخ جسکو چچون کہتے ہیں رہتا تھا اس نے ترک کو زمین فارس پر آنے سے روکا۔ سو برس حکومت کی۔

کیکاؤس اس کے بعد کیکاؤس بن کینیہ بادشاہ ہوا۔ اس سے اور افراسیاب بادشاہ ترک سے بہت لڑائیاں ہوئیں جس میں اسکا لڑکا سیاوخش مارا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہی داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ اور عمر ذوالاذعار بادشاہ تبا کے بعد سے لڑنے کو اس کے ملک میں گیا جب عمر ذوالاذعار نے اسکو گرفتار کر لیا تو اسکا وزیر رستم بن دستان لشکر فارس لیکر میں پرچہ لایا اور عمر ذوالاذعار کو قتل کر کے کیکاؤس کو چھڑا لایا۔ طبری کی تحریر یہ ہے شہادت دیتی ہے کہ کیکاؤس نہایت عظیم الشان بادشاہ تھا اس نے اپنے لڑکے سیاوخش (سیادش) کو تعلیم و تربیت کے لئے رستم بن دستان کے سپرد کیا رستم اس کا سجستان میں نائب تھا اس نے سیاوخش کو گھوڑے کی سواری سکھائی اور لڑائی کی تعلیم دی جب اسکی تعلیم و تربیت پوری ہو چکی تو باپ کے سامنے آیا

۱۰۰۰ اس کے زمانہ میں حزقیل۔ الیاس۔ الیسع۔ شموئیل پیغمبر تھے اس نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی۔

اور امتحان میں پورا اوترا۔ کیکاؤس کی بی بی آبرخ نامی دختر افراسیاب بادشاہ
 ترک اسپر عاشق ہو گئی جب سیاوخش نے ملنے سے انکار کیا تو آبرخ نے کیکاؤس
 سے سیاوخش کی جعلی کردی کیکاؤس نے اپنے ہاتھ سے بیٹی کا قتل نامناسب
 خیال کر کے ہتھوری سی فوج دیکر افراسیاب سے لڑنے کو بھیج دیا تاکہ اوس کے ہاتھ
 مارا جائے مگر لڑائی ہنوی صلح ہو گئی کیکاؤس نے یہ خبر پا کر لڑنے کو لکھا۔ سیاو
 بدھدی کو برا بھکر باپ کے خوف سے افراسیاب کے پاس چلا گیا اوس نے اپنی
 بیٹی سے اسکا بیاہ کر دیا جب اوس کو حمل رہا تو اوس نے جان کے خوف یا ملک
 کے تقسیم کے خیال سے اپنی بیٹی کے ذریعے سیاوخش کو قتل کروا ڈالا اور بیٹی کا
 حمل گرا نا چاہا لیکن نہ گرا اور اوس کے بطن سے خسرو پیدا ہوا کیکاؤس نے
 یہ سنکر اپنی بہو اور پوتے کو چروا کر سنگوا لیا اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ جب کیکاؤس کو
 اپنے بیٹے کے مارے جانے کی خبر ہوئی تو اوس نے نامی سپہ روم کے ساتھ
 فوجیں روانہ کیں جنہوں نے بلاد ترک کو خوب خوب پامال کیا اور ابنائے
 افراسیاب کو قتل کیا طبری کہتا ہے کہ کیکاؤس بلادین پر چڑھ آیا تھا
 عمر ذوالاذعار نے حمیر اور غوطان کو ساتھ لیکر اسکا مقابلہ کیا اور کیکاؤس کو
 ہزیمت دیکر اوسکو گرفتار کر کے ایک کنوئین میں قید کر دیا اور اوس کے منہ پر
 ایک پتھر رکھ دیا۔ اس کے بعد جستان سے رستم کیکاؤس کے چہرے کو لایا
 اور ذوالاذعار کو شکست پر شکست دینے لگا انجام کار رستم نے ذوالاذعار
 سے کیکاؤس کے واپس لینے پر صلح کر لی چنانچہ رستم کیکاؤس کو مین سے چھڑا کر
 لے بعضے مورخ یہ کہتے ہیں کہ جب حمل گرانے سے نہ گرا تو اوس نے اپنی بیٹی کو فروان نامی لہکاپور کے
 سپرد کر دیا اور یہ کہہ دیا کہ جب بچہ پیدا ہو مار ڈالنا لیکن فروان نے لڑکا پیدا ہونے نہ دیکر
 چھپا رکھا جب کیکاؤس نے سنا تو اپنی بیٹی کو چروا کر منگا لیا۔

یابل کو واپس آ یا کیکاؤس نے اس احسان کے بدلے رستم کو کل قیود اور اطاعت شاہی سے آزاد کر دیا اور اوس کے بیٹھنے کے لئے ایک تخت چاندی اور سولے کمانوں پر تخت کے برابر رکھوا دیا۔ سجستان اور باستان جاگہ میں دیا۔ یہ ڈیرہ سو برس حکومت کیے مر گیا۔

کیخسرو کیکاؤس کے بعد بروایت طبری و مسعودی و بیہقی و عامرہ مورخین

اوسکا پوتا کیخسرو بن سیا و خش تخت پر بیٹھا۔ سہیلی لکھتا ہے کہ کیخسرو تین بادشاہوں کے بعد تخت حکومت پر بیٹھا تھا پہلا کیکاؤس کے بعد اوسکا بیٹا کے کینہ بعد اوس کا رملکا اجوا بن کے کینہ بعد اسکا چچا سیا و خش بن کیکاؤس بادشاہ ہوا پھر ان تینوں بادشاہوں کے بعد کیخسرو بن سیا و خش صد آرا ہوا لیکن یہ بالکل خلاف قیاس ہے کیونکہ کل مورخین نے اس امر پر اتفاق کر لیا ہے کہ سیا و خش بحالت حیات اپنے باپ کے ترکون کی لڑائی میں مارا گیا ہے۔ طبری کہتا ہے کہ کیکاؤس کے کینہ بن کیکاؤس کے کیخسرو کو اوس وقت بمجاے اپنے تخت نشین کر دیا تھا جب وہ اپنے مان و اسفا قدین بنبت آسیا کے ہمراہ بلاد ترک سے آیا تھا اور کیخسرو تخت حکومت پر بیٹھتے ہی ایک فوج بسرگروہی سپہ لاراجوا۔ اصفہان کے طرف اپنے باپ کے خون کے بدلہ لینے کو بغرض جنگ افراسیاب روانہ کیا۔ افراسیاب نے لشکر فارس نہایت ناکامی سے پساکر دیا کیخسرو یہ سنکر بذاتہ تلخ ہو گیا اور وہاں سے لشکر اور نامی نامی سپہ لارون کو جمع کر کے دفعۃً افراسیاب پر حملہ کر دیا۔ اس لڑائی میں افراسیاب کو نہر میت ہوئی اور اوسکے بڑے بڑے سردار مارے گئے مجملہ اونکے وہ شخص ہی را گیا جو کیکاؤس کا قاتل تھا بعد اسکے افراسیاب نے صلح کی درخواست کی کیخسرو نے اسکو نامنظور کر کے لڑائی جاری رکھی کہی آنگہ افراسیاب میلدن جنگ سے بہاگا کیخسرو نے اوس کا

تقابل کیا اور آذربائیجان میں گرفتار کر کے اوسکو فوج کرڈالا کل مال و سبب اوسکا لوٹ لیا۔ اس فتح میں اوس کے ہمراہ شاہ فارس کے اوجن بن حبوش بن کیکاؤس ابن کے کینہ بن کیقباد ہی ہوا۔ اور یہ طبری نزدیک کپہر اسف (بہر اسف) کا باپ ہے جو کچھ بعد بادشاہ ہوا ہے جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے اور افراسیاب کے بعد بلاد ترک میں جو راسف بن شہر (برادر افراسیاب) تخت پر بیٹھا۔

کپہر اسف ان واقعات کے بعد کچھ ترک دنیا کے بجائے اپنے کپہر اسف (بہر اسف) بن کے اوجن کو تخت پر بیٹھایا۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کے بعد کچھ دیوبان کی طرف چلا گیا اور غائب ہو گیا اور بعض کہتے ہیں کہ مر گیا بہر کیف یہ سنا کہ برس حکمرانی کے غائب ہو گیا اور بجائے اوس کے کپہر اسف (بہر اسف) تخت پر بیٹھا اسکے ابتدائی زمانہ حکومت میں ترک کا رعب سدھ بڑھا کہ اس نے اوس سے لڑنے کو اپنا دار السلطنت چھوڑ دیا اور نہر چیمچون کے کنارہ شہر بلخ میں حکومت اختیار کر لی اور اکثر ایام اونی کی لڑائیوں میں مصروف رہتا تھا۔ اسکے عہد حکومت میں بختنرسی معروف بہ بختنر اعراق۔ ابو از۔ روم پر اسکا گورنر تھا۔ کپہر اسف نے بختنصر کی حکومت کا دروازہ کیفر اور وسیع کر کے سرحدی ممالک کے فتح کرنے کی اجازت دیدی اور خود معہ ملوک فارس اور بختنصر بادشاہ موصل و بخاریف کے شام کی طرف بڑھا اور بیت المقدس کو فتح کر لیا۔ یہود پر غالب آیا اور انکو منتشر و پریشان کیا جیسا کہ اخبار یہود میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ بختنصر وہی ہے جو عرب سے لڑتا تھا اور ایک مدت تک انکو پریشان کرتا رہتا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کہ بہمن کے عہد حکومت میں ہوتا جو کیستاسب (کیشا شب) بن کپہر اسف

(بہر اسف) کا پوتا ہے۔

معد ابن عدنان بنی اسرائیل میں

ہشام ابن محمد کی تختہ رسے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل شانہ نے
ارمیا بنی علیہ السلام کو وحی کے ذریعے مطلع کیا تھا
کہ تختہ بڑا ظالم ہو گا اسوجہ سے عرب کو متشرک و جنگی گہرو
میں دروازے ہنیں ہین اور انکو اوسکی ظالمانہ حرکات سے ڈرا دو اور یہ بتلا دو
کہ یہ سب تمہارے کفر و عصیان کی وجہ سے ہوینوالا ہے۔ اسرائیلیں کی کتاب میں
لکھا ہے کہ یہ وحی یرمیا بن خلیفہ کی طرف آئی تھی جنکا ذکر اس سے پہلے ہو چکا
اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا تھا کہ گروہ عرب سے معد بن عدنان کو نکال لائیں
اور تا انقضاء امر الہ او نکی کفالت کریں انہی۔ ہشام کہتا ہے کہ تختہ نے بلاد
عرب پر حملہ کیا اور انکو رسد وغیرہ دینے پر مجبور کیا چنانچہ عرب نے اسکو تسلیم کر لیا
اور اوس نے انکو ابنار اور حیرہ میں ٹھہرایا۔ ہشام کے علاوہ اور مورخین
کہتے ہیں کہ تختہ نے عرب سے مقام جزیرہ درمیان ایلہ اور ابکہ کے لڑائی کی
اور اوس میدان کو سوار اور پیادوں سے بہر دیا۔ بنی عدنان نے پہلے اوسکا مقابلہ کیا
اوس نے انکو حصہ و تنہا تک نہایت نقصان کے ساتھ ہسپا کر دیا تب اللہ تعالیٰ نے
ارمیا اور یوحنا علیہما السلام پر وحی نازل فرمائی کہ معد ابن عدنان کو جسکی
اولاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہونے والے ہیں عرب کے گروہ سے
نکال لائیں معد ابن عدنان اوسوقت بارہ برس کے تھے یوحنا انکو اپنے ساتھ
براق پر بیٹھا کر حران میں لائے اور انہوں نے اپنا وہی اسرائیل میں پرورش
پائی اور تختہ کوٹ کر بابل آیا اور قیدیان عرب کو ابنار میں ٹھہرایا۔ جب
تختہ مر گیا تو معد ابن عدنان اپنا وہی اسرائیل کے ساتھ حج کعبہ کو آئے اور وہیں
اپنی قوم میں گئے عائہ بنت الحارث بن مضاہض جزیہی سے بیاہ کر لیا جس سے

نزار بن محمد پیدا ہوئے۔

کیستاسب کہیر اسف ہنایت نیک سیرت تھا ملوک مشرق اور غرب اسکو نذر

بھیجے تھے اس نے اپنی حالت حیات میں ترک دنیا کر کے بجائے اپنے کیستاسب
(کیستاسب) اپنے لڑکے کو تخت پر بیٹھا دیا۔ کیستاسب نے بھی اپنی عمر کا زیادہ حصہ
ترکون کی لڑائی میں صرف کیا اور انکی بغاوت و سرکشی فرو کرنے کی غرض
سے اپنے لڑکے اسفندیار کو میدان جنگ میں بھیج دیا جیسا کہ آئندہ بیان کیا جائیگا۔

زردشت اسکے زمانہ حکومت میں زرادشت (زردشت) حکیم ظاہر ہوا

جسکی بنوت پر مجوسی ایمان لائے ہوئے ہیں۔ بعض اہل کتاب کا یہ بیان ہے

کہ یہ اہل فلسطین سے ہے ارشیا بنی کی خدمت میں رہتا تھا اور اوہنین سے

پڑھتا تھا پہراونکا مخا لف ہو گیا اور انکی بددعا سے مجذوم ہو گیا اور اون سے

علحدہ ہو کر آذر بائجان میں چلا آیا۔ دین مجوسیت کی بنا ڈالی اور کیستاسب

اپنی طرف مایل کر لیا اس نے لوگوں کو دین مجوسی اختیار کرنے پر مجبور کیا اور

اوس کے مخا نفین کے قتل کا حکم دیا۔ علماء فارس کہتے ہیں کہ زردشت شاہ

منوشہر کے نسل سے ہے اور ابناہنی اسرائیل میں سے کسی نبی نے اسکو کیستاسب

کی طرف مبعوث کیا تھا۔ جن دونوں وہ بلخ میں تھا۔ زردشت اور جاماسب

عالم دونوں منوشہر کی اولاد سے ہیں یہ دونوں زبان فارسی میں لکھا کرتے

تھے جو وہ بنی عبرانی میں کہتا تھا۔ جاماسب عالم۔ زبان عبرانی جانتا تھا اور

وہ زردشت کو ترجمہ کر دیتا تھا یہ واقعہ سننے جلوس کہیر اسف کا ہے۔

علماء فارس کہتے ہیں کہ زردشت ایک کتاب لایا تھا جسکے وحی ہونیکا وہ مدعی

یہ کتاب بارہ جلدوں میں تھی اور اوس کے بعد ایک سونے کا نقش تھا۔

کیستاسب نے اس کتاب اور نقش کو اصطر کے ہیکل میں رکھا اور اوس

لوگوں کو متعین کر کے عام لوگوں کو اسکی تعلیم کی ممانعت کر دی۔ مسعودی کہتا ہے کہ اس کتاب کا نام سننا ہوتا تھا خود زردشت نے اسکی تفسیر کی اور اسکا نام زندہ کیا۔ پھر اس تفسیر کی دوبارہ تفسیر کی اور اسکو زندیہ کے نام سے موسوم کیا یہ وہی لفظ ہے جسکو عرب متعرب کر کے زندیق کہتے ہیں۔ مجوسیوں کے نزدیک یہ کتاب تین حصوں پر منقسم ہے ایک حصہ میں اہم ماضیہ کے حالات ہیں دوسرے میں آئندہ باتوں کی پیشین گوئیاں لکھی ہیں تیسرے میں مذہبی اور اہل ان کے شرعی احکام ہیں۔ مثلاً مشرق قبلہ ہے اور نماز وقت طلوع اور زوال اور غروب کے وقت پڑھنی چاہئے اور آفتاب کو سجدہ کرنا اور اس سے دعا کرنی چاہئے۔ زردشت نے از سر نو آتشکدہ بنوائے جسکو منوشہر نے ہنڈا کر دیا تھا اور اہل ان کے لئے دو عیدین مقرر کیں ایک عید نوروز۔ اعتدال ربیعی میں۔ اور دوسری عید مہرجان۔ اعتدال خریفی میں۔ علاوہ ان کے اور بھی احکام ہیں غرض کہ جب فارس کی حکومت اولاً منقرض ہوئی تو اسکندر نے اہل ان کتابوں کو جلا دیا پھر جب اردشیر کا زمانہ آیا تو اس نے اہل ان کو جمع کر کے پھر از سر نو اس کتاب کو لکھوایا۔ مسعودی کہتا ہے کہ کیستاسب نے زردشت سے اسکی بنوت کے پینتیسویں برس دین مجوسی کی تعلیم لی اور کیستاسب نے بجائے زردشت کے اہل آذر بائجان سے جا ماسب عالم کو مقرر کیا یہ فارس کا پہلا موبد (مغان) ہے انتہی۔

۱۹۔ ان احکام کے علاوہ اس کتاب میں یہ بھی ہوا کہ مان۔ بہن۔ شراب حلال ہے آگ کو بوجنا چاہئے ایک بکلی کا خدا ہے جسکو ایزد کہتے ہیں اور دوسرا بدی کا خدا ہے جو اہرمن کہلاتا ہے۔ (تَعُوذُ بِاللّٰهِ)۔

جنگ کیستاسب و خراسب

طبری لکھتا ہے کہ دین محوسی اختیار کر لینے کیوجہ کیستاسب
اور خراسب بادشاہ ترک میں متعدد لڑائیاں ہوئیں

ایک عالم اس لڑائی میں مارا گیا زہین کیستاسب انہیں معرکوں میں کام آیا
ترک کو ایخراٹائیون میں ہریمیت ہوئی شاہ فارس نے سختی شروع کی اور
ترک کے ساحر قید و شق کو مار ڈالا۔ کامیابی کے بعد کیستاسب بلخ کی طرف
واپس آیا یہاں اوس کے لڑکے اسفندیار نے بادشاہ ترک کی سفارش کی
جس سے کیستاسب نے برہم ہو کر اسفندیار کو قید کر دیا اور خود کرمان اور
سجستان کے پہاڑوں پر تارک الدنیا ہو کر سکونت پذیر ہو گیا بلخ میں اسکا
باپ کہیراسف رہتا تھا اسکو اگرچہ پیری نے کسی کام کا نہ کہا تھا لیکن اس کے
پاس مال و خزانہ بچ رہتا تھا بادشاہ ترک نے موقع پا کر بلخ پر حملہ کر دیا مقدّمہ
افسر اوسکا بہائی جو راہتا اوس نے ہنایت تیزی سے ایک ہفتہ کی لڑائی میں
بلخ پر قبضہ کر لیا اور کہیراسف کو قتل کر کے اوس کے مال و اسباب کو لوٹ لیا۔
آتشکدوں کو منہدم کر دیا خمالی بنت گستاہ اور اوسکی بہن کو گرفتار کر کے
مونڈی بنا لیا۔ اس لڑائی میں خراسب بادشاہ ترک نے فارسیوں سے
اون کے بڑے جہڈے کو چین لیا جسکو وہ زرکش کاویان کہتے تھے یہ وہی
جہڈا تھا جسکو کاوسی حداد نے کھڑا کیا تھا بنی صخاک سے باغی ہو کر اوس کو
قتل کیا تھا اور افریدون کو بجائے اوس کے تخت نشین کیا تھا شاہان
فارس نے اسکو اوسی کے نام سے موسوم کیا اور اوسکو جواہر سے مرصع
کر کے اپنے خزانہ میں رکھتے تھے۔ لڑائیوں میں اوسکو تیر کا نکالتے تھے اسی
جہڈے کو مسلمانوں نے جنگ قاوسیہ میں اہل فارس سے چین لیا تھا۔
قتل خراسب اسفندیار خراسب بادشاہ ترک ہم بلخ سے فارغ ہو کر

سجستان کی طرف بڑھا جہاں کیت سب تارک الدنیا ہو کر عبادت میں مصروف رہتا
 اوس نے بادشاہ ترک کے آئینی خبر سن کر اسفندیار کو قید سے رہا کر کے بہا با عالم
 کے ہمراہ ترکوں سے لڑنے کو بھیجا۔ اسفندیار نے خرزاسب کو ہنایت نقصان
 کے ساتھ پسا کیا اور کل وہ چیزیں جنکو ترک نے لوٹ لیا تھا پہرہ اپس لیلیں اور
 زرکش کاویان کو بھی چھین لیا۔ خرزاسب کو ہنریت کے بعد سہنہانے کا موقع
 نہ ملا وہ شکست پر شکست کہا تا ہوا اپنے ملک میں جا پہونچا اور اسفندیار
 اوسکا تعاقب کرتا گیا اور اوس کے ملک کو بزور تیغ فتح کرتا گیا سب سے
 آخری لڑائی میں خرزاسب اور اوسکا بہائی مارا گیا اوسکا مال و سباب
 اور خزانہ لوٹ لیا گیا عورتیں گرفتار کر لی گئیں اس کامیابی کے بعد اسفندیار
 ترک پر خراج مقرر کر کے واپس ہو کر بلخ کو آیا۔ ہشام ابن محمد کہتا ہے کہ
 اس کے بعد کیتا سب نے اسفندیار کو رستم حکمران سجستان کی طرف روانہ کیا۔
 جس نے اسکے دادا کی قباد کو قید میں سے چھڑا یا تھا۔ اور کی قباد نے اوسکو یہ
 ملک اوسکے حسن خدمت کے بدلے دیا تھا۔ اسفندیار اور رستم میں لڑائی ہوئی
 جنکے اشار میں کیتا سب ایک سو پچیس برس کا ہو کر مر گیا اور یہ خود ہی انہیں
 لڑائیوں میں مارا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے بنی اسرائیل کو اون کے
 شہروں کے طرف لوٹا دیا تھا اور اسکی مان بنی طلوت سے ہتی اور بعضے یہ
 کہتے ہیں کہ جس نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کے طرف واپس کیا ہے وہ
 کورش بادشاہ بابل زمانہ بہمن میں تھا اور اوس کے حکم سے اوس نے بنی ہتر
 واپس کیا تھا پہر اسکے بعد کیتا سب بادشاہ ہوا جسکا لڑکا بہمن ہے اور
 بعضے کہتے ہیں کہ اوسکا لڑکا اردشیر بہمن ہے۔

بہمن | کیتا سب اور بردایت دیگر اسفندیار کے بعد اردشیر بہمن تخت

حکومت پر بیٹھا یہ بہت بڑے رعب و داب کا بادشاہ تھا اس وجہ سے لوگ اسکو
 ظویل الباغ مشہور کرتے ہیں اس نے ہفت اقلیم پر حکومت کی ہشام ابن محمد راوی
 ہے کہ بہمن تخت حکومت پر بیٹھنے کے بعد اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کو ہجستان
 کی طرف گیا رستم بن دستان اس کے مقابلہ پر آیا اور خوب خوب لڑا لیکن اس کے
 اقبال کے دن تمام ہو چکے تھے وہ سوا اپنے بہائی اور بیٹوں کے ان لڑائیوں
 میں مارا گیا بعد ازاں بہمن نے روم پر حملہ کیا اور اونپر خراج مقرر کیا یہ کل
 ملوک فارس سے عظیم الشان تسلیم کیا جاتا ہے اس نے سواد میں ایک شہر
 آباد کیا اسکی مان طاگوت کے نسل سے تھی اسمین اور طاگوت میں چار توپکا
 فرق تھا اسکی اُم ولد راست نامی سے ایک لڑکا ساسان ہوا۔ راست
 بنی اسرائیل کی قیدی عورتوں میں زریا فیل کی بہن ہتین جبکہ یہود نے
 بیت المقدس کا حاکم بنایا تھا۔ بہمن نے خانی کو اسکی تیزی اور فراست
 کی وجہ سے بجائے اپنے فارس کا بادشاہ کر دیا اہل فارس اسکو شہر زاد
 کہا کرتے تھے۔ بچھے سورج لکھتے ہیں کہ بہمن کی بیہ لڑائی تھی اور اس نے
 اس سے بیاہ کر لیا تھا۔ دین مجوسی میں یہ جا یز تھا جب خانی اس سے
 حاملہ ہوئی تو اس نے کہا کہ تاج اسکو دو حالانکہ حکومت و سلطنت کا تخت
 ساسان ہوتا بہمن نے اس کے کہنے پر عمل کیا۔ ساسان رنجیدہ ہو کر اسکو
 جلا گیا۔ اور وہیں زہد و عبادت کرتا بکریاں چراتا تھا۔

دارا بہمن کے مرنے کے بعد چونکہ دارا اکبر کمسن تھا خانی خود حکمرانی
 کرنے لگی یہ بڑی مدبّر۔ ہوشیار اور عاقل تھی اکثر لڑائیوں میں اپنے دشمنوں
 سے فتحیاب ہوا کی جب اسکا لڑکا دارا اکبر جوان ہوا تو ملک اس کے
 سپرد کر دیا اور خود فارس ہوتی ہوئی روم سے لڑنے کو گئی و مان سے

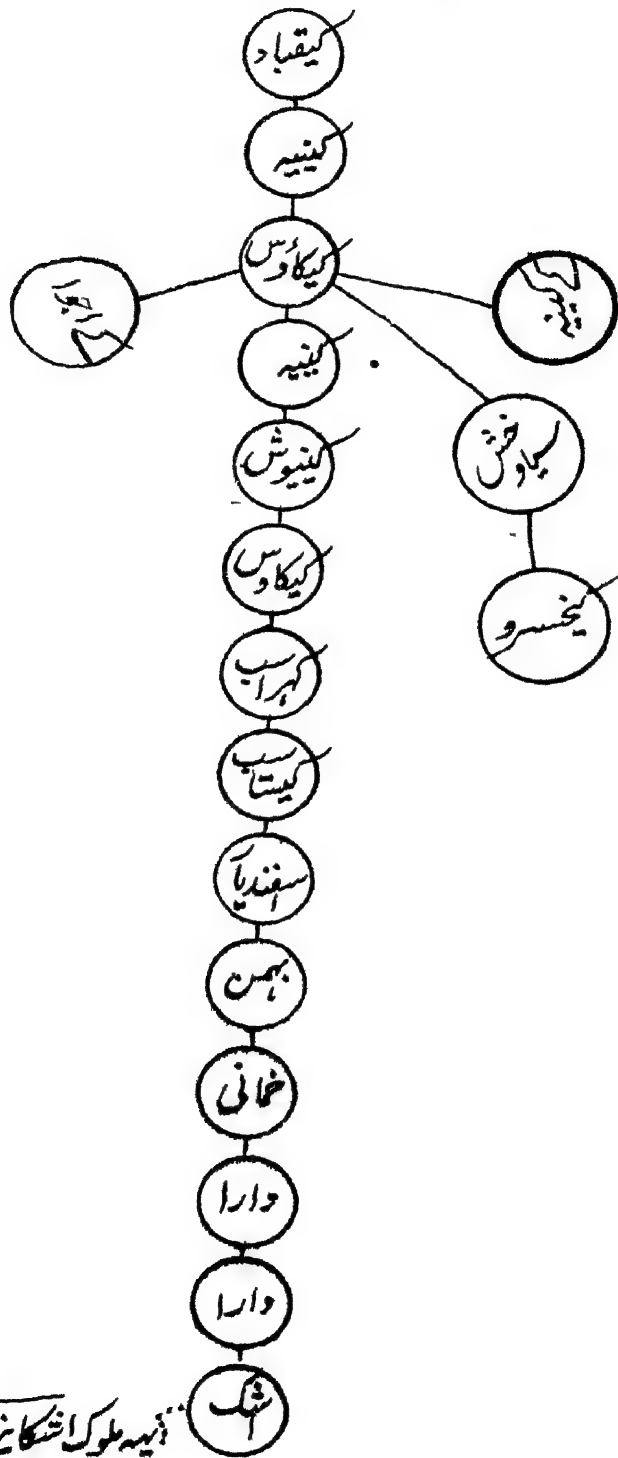
سظفر و منصور ہو کر واپس ہوئی۔ اسکا لڑکا دارا تخت حکومت پر بیٹھنے کے بعد
 بابل گیا اطراف و جوانب کے ملک سے لڑا اور ان سے خراج لیا بارہ برس
 حکومت کر کے مر گیا اس کے جگہ پر اسکا لڑکا بیٹھا اور اسکا نام بھی دارا تھا اس نے
 باپ کے وزیروں کو قتل کر ڈالا رفتہ رفتہ کل ایسا ان سلطنت اس کے رنجیدہ ہو
 ہشام بن محمد تحریر کرتا ہے کہ دارا ابن دارا نے چودہ برس حکمرانی کی یہ تھا
 بدسیرت کنیہ پرور سنگرتا۔ اسی دارا ابن دارا کے عہد حکومت میں اسکندر
 بن فیلقوس بادشاہ یونان فارس پر بیڑہ آیا دونوں میں لڑائی ہوئی
 خود دارا کے بعض سپاہیوں نے اسکو اثنار لڑائی میں قتل کر ڈالا اور اسکندر کے
 پاس چلے آئے اور اس کے قتل کے ذریعہ سے اسکندر سے تقرب کے خواہشکار
 ہوئے اسکندر نے انکو قتل کر ڈالا اور بیہ کہا کہ بیہ اسکی جنا ہے جو اپنے بادشاہ
 ساتھ بڑائی یا کھرا می کرے۔ اسکندر نے فحیابی کے بعد روشک بنت دارا
 سے بیاہ کر لیا جیسا کہ اسکندر کے حالات میں بیان کریں گے۔ طبری کہتا ہے کہ
 بعض علماء اخبار ماضیین کا یہ قول ہے کہ وقت قتل دارا اس کے چار
 اولادین تہین تین لڑکے اشک۔ بنو دار۔ اردشیر اور ایک لڑکی شہناک
 تھی جس سے اسکندر نے بعد فحیابی بیاہ کیا۔ دارا نے چودہ برس حکمرانی کی
 بیہ وہی حالات میں جواہل فارس میں زمانہ کی قباد سے دارا آخری بادشاہ
 تک مشہور ہیں۔

اہر و شیوشس مورخ روم ابتدائی حکومت فارس میں تحریر کرتا ہے کہ
 بیہ لوگ بنی اسرائیل کے شام میں داخل ہونے کے بعد زمانہ عثنیال بن قناز
 بن یوقنا میں گزرے ہیں۔ بیہ عثنیال۔ کاکب بن یوقنا کا بہائی تھا جو بعد
 یوشع علیہ السلام کے بنی اسرائیل کے مدبر اور مصلح ہوئے ہیں۔ اسی زمانہ میں

ابو الفرس۔ بلاد آسیا سے جب کو عورتی مین فارس یونانی مین پر شو فارسی تین شیش
 کہتے مین ٹھکرا اوس کے اطراف و جوانب مین جا پھیرا اور وہاں کے رہنے والوں پر
 غالب آگیا اسی وجہ سے یہ گروہ اوس کے طرف منسوب کر دیا گیا۔ اور یہ لوگ
 برابر ترقی پذیر رہے تا آنکہ کیرش کے حکمرانی کا زمانہ آیا جس کے نسبت یہ پہلے جانتے تھے کہ یہ مصر کا
 اس نے قننا علیون کو مغلوب کیا پھر شہر بابل پر حملہ کر کے دجلہ کے کنارے تک
 قبضہ کر لیا بعد ازاں ہتھوڑے دلوں بعد شہر پر حملہ کر کے اوس کو منہدم کر دیا۔
 سریانیوں سے ہم نبرد ہوا اور اوہنین لڑائیوں مین مر گیا۔ اس کے بعد اس کا
 لڑکا قنیشاش بن کیرش حکمران ہوا اس نے مصر پر چڑھائی کی۔ مصریوں
 کے بتوں کو توڑ ڈالا اوں کے شرعی احکام اور ساحرون کو نیست و نابود کر دیا
 یہ واقعہ ابتداء دولت فارس سے ہزار برس بعد واقع ہوا۔ قنیشاش کے
 بعد دارا نے زمام حکومت اپنے ہاتھ مین لی اس نے یہی بقیہ ساحر بن مصر کو
 قتل کیا اور سریانیوں کے عمال کو واپس کر دیا اور بنی اسرائیل کو شام کی طرف
 بھیج دیا اس کے بعد وہ بلاد روم غلبی پر چڑھ آیا اٹالیا مین خود دارا
 کے سپہ سالاروں مین سے ایک نے سترہ جلوس دارا مین دفعۃً حملہ کر کے اوس کو
 قتل کر ڈالا بعد اس کا لڑکا ارتخشار جالیٹس برس تک اور اس کے بعد دارا
 ارتخشار تیرہ برس تک حکمران رہا پھر ارتخشار بن دارا بادشاہ ہوا کیرش بن
 لوطوا اور اس سے لڑائی ہوئی کیرش مارا گیا اور یہ اوس کے ملک پر یہی قابض
 ہو گیا بعد ازاں اہل روم کا فانت اہل مصر اس سے سرکشی کی ایک مدت تک
 باہم لڑائی ہوتی رہی آخر کار اہل روم اور ارتخشار مین صلح ہو گئی اور ارتخشار
 چہ بیس برس حکومت کو کے مر گیا یہ واقعات زمانہ حکومت اسکندر بادشاہ
 یونان مین ہوئے مین جو اسکندر اعظم کا مامون تھا اسکندر بادشاہ یونان کے

مرنے کے بعد اسکندر اعظم کے باپ فیلقوس کو شہر مقدونیہ میں تخت نشین کیا اور
 بجائے ارتشخار اوسکا لڑکا تختیار چار برس بادشاہت کرتا رہا اسی کے زمانہ حکومت
 میں اسکندر بن فیلقوس مقدونیہ اور کل بلا دروم غزنی پر حکمران ہوا تختیار کے
 بعد تختیار دارا بادشاہ ہوا اس کے زمانہ میں اسکندر بن فیلقوس نے یہود سے
 بیت المقدس چھین لیا بعد ازاں اسین اور دارا میں لڑائی چھڑ گئی جس میں دارا کو
 ناکامی ہوئی اور اسکندر کامیابی کے بعد شام اور مصر کی طرف بڑھا اور اوسپر
 قبضہ حاصل کر کے اسکندریہ آباد کیا پھر وہاں سے مراجعت کر کے دارا الظوس
 سے صف آرا ہوا۔ دارا میدان جنگ سے ہٹا گا اس نے اوسکا تعاقب کیا۔
 اثناء راہ میں اوسکو زخمی دیکھ کر گھوڑے سے اتر پڑا اور اوسکی اس حالت پر
 افسوس ظاہر کیا۔ دارا کے مرنے کے بعد اوسکو شاہی مدفن میں دفن کر دیا۔
 یہ واقعہ حکومت فارس کے ایک ہزار اسی برس پر واقع ہوا جیسا کہ ابھی بیان
 کیا گیا ہے انتہی کلام ہر وشیوش (کلام ہر وشیوش کا تمام ہوا) سہیلی کہتا ہے
 کہ اسکندر دارا کو معرکہ جنگ میں زخمی دیکھ کر گھوڑے سے اتر پڑا اور
 اوس کے سر کو اپنے زانو پر رکھ کر کہنے لگا دے سید الناس لڑائی کرنے سے
 میرا مقصود تمہارا قتل کرنا نہ تھا اور نہ میں اس سے راضی ہوا ہوں تمہاری
 اگر کوئی حاجت ہو تو بیان کرو دارا نے کہا میری لڑکی سے بیاہ کر لینا اور
 میرے قاتل کو قتل کرنا اسکندر نے ایسا ہی کیا۔ یہاں تک پہنچ کر ملوک
 فارس کے طبقہ ثانیہ کا زمانہ حکومت تمام ہو گیا۔ وَالْبَقَاءُ لِلَّهِ وَحْدًا
 سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی۔

شجره طبقه ثانیه ملوک فارس



اینیه ملوک اشکانیه کاموش اعلیٰ است -

ابن عمیدان ملوک فارس کے ترتیب میں کیرش سے داراتک یون بیان کرتا ہے کہ کورش کے بعد اوسکا لڑکا قنبوسیسوس آہٹہ برس بروایت دیگر نوبیا آہٹہ برس حکمران رہا سنا جاتا ہے کہ اس نے مصر پر حملہ کر کے اوس پر قبضہ حاصل کر لیا، تخت نصر ثانی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اس کے بعد داریوش بن کستاسب نے پچیس برس تک حکومت کی یہہ اولن چار بادشاہوں کا پہلا بادشاہ ہے جس کے طرف دانیال نے اپنے اس قول میں اشارہ کیا ہے ”یتن بادشاہ فارس بین حکومت کرینگے چوتھا اگلون سے نہایت عظیم الشان ہوگا“ پس اول یہہ ہے دوسرا دارابن کستاسب ہے جو مجسطی میں مذکور ہے تیسرا دارابن الائمہ ہے چوتھا وہ ہے جسکو سکندر نے قتل کیا۔ داریوش بن کستاسب کے حکومت کے دوسرے سال بیت المقدس کو خراب ہوئے ستر برس ہو چکے تھے اور تیسرے سال اوسکی تعمیر تکمیل کو پہنچی۔ اس کے بعد اسمردیوس مجوسی ایک برس بادشاہ رہا یہہ پہلا بادشاہ ہے جو مجوسی کے لقب سے مشہور ہوا کیونکہ زردشت کا دین مجوسی اس کے عہد حکومت میں زیادہ شایع ہوا اسمردیوس کے بعد اخشوریش بن داریوش بیس برس تک سربراہی حکومت رہا اسکا وزیر ہامان علیقتی تھا اس کے بعد ارطشاشٹ بن اخشوریش بادشاہ ہوا یہہ طویل البیدین کے لقب سے مشہور تھا اسکے زمانہ میں یہود نے فارس کے ہاتھ سے نجات پائی اس نے اپنے حکومت کے بیسویں سال بیت المقدس کے سور منہدم کرنے کا حکم دیا لیکن عزیر علیہ السلام کے کہنے سے رُک گیا اور از سر نو اوس کے شہر بنیاد کو درست کرادیا۔ ابن عمید مجسطی سے روایت کرتا ہے کہ یہہ عزیر غوراکے نام سے مشہور ہیں یہہ زمانہ مارون علیہ السلام سے چودہویں کاہن تھے انہوں نے بنی اسرائیل کے لئے توریت اور ابنائسلف کی کتابیں اپنے یادداشت کے موجب بعد مراجعت جلا وطنی اول تحریر کیا کیونکہ

بخند نصرت کل کتابوں کو جلادیا تھا۔ بعضے یہ بیان کرتے ہیں کہ توریت اور کتب
 انبیاء کے لکھنے والے بشوع بن الوصادوق ہیں۔ ارطحشاشت کے بعد پانچ برس
 ارطحشاشت ثانی بادشاہ ہوا اسی کے زمانہ میں حکیم بقراط اور سقراط شہر اشیا
 میں رہتے اس کے بعد صغریٰ توسیتین برس حکومت کر کے مر گیا بعدہ دارا بن الائمہ
 مقب بہ ناکیش اور بروایت دیگر داریوش الیاریوش سترہ برس حکمران ہوا
 اس کے زمانہ میں سقراط فیثیا غورس۔ اقلیوس حکماء یونان تھے اسکے حکومت
 کے پانچویں برس اہل مصر۔ یونان سے بغاوت کر کے ایک سو چوبیس برس کے بعد
 پہر بادشاہ بن بیٹے۔ دارا بن الائمہ کے بعد ارطحشاشت برادر زادہ کورش
 بن داریوش بادشاہ ہوا اس نے گیارہ یا بائیس برس حکمرانی کی اس کے
 زمانہ میں الیاقیم کاہن تھے۔ پہر اس کے بعد ارطحشاشت سہمی بہ اخوش
 یا اوغش بیس برس تک بادشاہ رہا اس نے مصر پر فوج کشی کی اور اسپر
 متصرف ہو گیا اوسکا فرعون سناناق بہاگ کر مقدونیہ میں جا چھپا۔ ارطحش
 نے مصر میں ایک محل اور سیکل بنوائی جسکا حضرت عمر بن العاص نے محاصرہ
 کر کے چھین لیا تھا۔ اس کے بعد ارشیش بن ارطحشاشت بادشاہ ہوا اس نے
 چار برس بادشاہت کی اس کے زمانہ میں بقراط۔ افلاطون۔ دمقراطس وغیرہ
 حکماء یونان موجود تھے بقراط اسی کے عہد حکومت میں تناسخ قائل ہونے کی
 وجہ سے مارا گیا۔ بعضے کہتے ہیں کہ بقراط کا یہ مذہب نہ تھا اوس کے کشا گردنے
 اوسکو اس مذہب سے متہم کر کے اوسپر شہادت دی اوسکو حکام نے شہر اشیا میں
 زہر دیکر مار ڈالا۔ ارشیش کے بعد دارا بن ارشیش بیس برس بادشاہی
 کرتا رہا۔ ابن عمید ابو راہب سے روایت کرتا ہے کہ یہ جو تہا دارا ہے جسکے
 طرف دانیال علیہ السلام اشارہ کیا ہے یہ نہایت عظیم الشان بادشاہ تھا

اس نے یونان سے اپنا وہ خراج وصول کیا جو اسکے ابا و اجداد یونان سے لیتے تھے بعد چندے جب اسکندر بن فیلقوس بادشاہ یونان ہوا اور اس وقت اسکی عمر سولہ برس کی تھی دارا نے اس سے خراج طلب کیا اسکندر نے سختی سے جواب دیا جس سے دارا برہم ہو کر حملہ آور ہوا اسکندر نے اوسکا مقابلہ کیا اور اوسکو نہر میت دیکر ملک فارس اور اوس کے علاوہ اور بلاد پر قابض ہو گیا۔ انتہی کلام ابن العمید۔

طبقہ ثالثہ ملوک فارس

ملوک فارس کا یہ طبقہ۔ اشکانیہ (اشغانیہ) کے نام سے مشہور ہے یہ لوگ اشکان بن دارا اکبر کے اولاد سے ہیں جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ملوک الطوائف میں بھی ایک ایسے عظیم الشان بادشاہ گزرے ہیں جنکا حال تحریر کیا ہے۔ جب اسکندر ابن فیلقوس نے فارس لے لیا اور دارا اصغر شہنشاہ لڑائی میں مارا گیا تو اس نے ان ملوک کے ہاریمین ارسطو سے مشورہ کیا اے بطونے کہا کہ فارس کے خاندان شاہی میں سے چند آدمی مختلف مقامات پر حکمران کر دیے جائیں وہ آپس میں لڑیں پھر میں گے اور یونان بچا رہیگا۔ اسکندر نے اس بنا پر علماء فارس کو ملک فارس پر حکمران کر دیا۔ انہیں ملوک کا نام ملوک الطوائف ہے۔ اور پھر جب اسکندر مر گیا تو اوسکا ملک اوس کے چار امرا میں تقسیم ہو گیا۔ مقدونیہ اور انطاکیہ اور اسکے سرحدی ممالک روم کا حکمران فیلیپس سارپہ اسکندر ہوا۔ اسکندر یہ مصر۔ مغرب پر فیلا دفس ملقب بہ بطلمیوس حکومت کرنے لگا۔ شام۔ بیت المقدس اور اوس کے سرحدی ممالک دمسطوس کے قبضہ میں رہا۔ سواد۔ اہواز۔ فارس کو یاقس سلیقن ملقب بہ الیطنس نے

ربالیا اور پینتالیس برس تک حکمرانی کرتا رہا۔

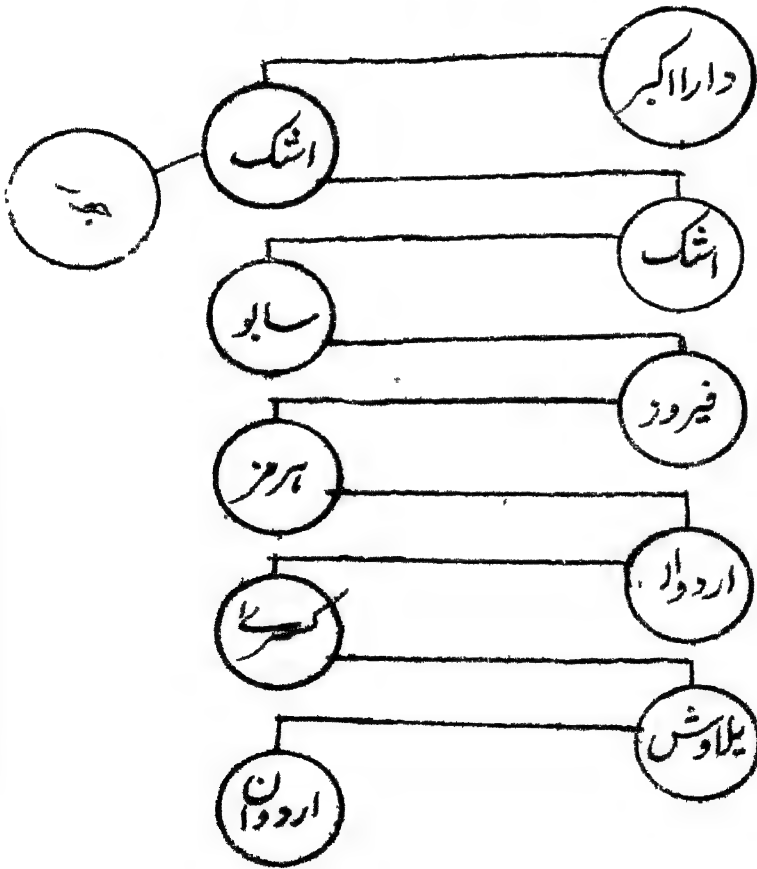
طبری کہتا ہے کہ اشک بن دارا اکبر بعد اپنے باپ کے رے میں رہا اور وہیں اوس نے نشوونما پائی جب بیہ بڑا ہوا اور سکندر مر گیا تو اوس نے لشکر جمع کر کے انچھن پر حملہ کر دیا۔ موصل میں دونوں سے لڑائی ہوئی۔ انچھن لڑائی میں مارا گیا اور اشک سواد پر موصل سے رے اور اصفہان تک قابض ہو گیا۔ ملوک الطوائف شرافت اور نسب کی وجہ سے اسکی تعظیم کرنے لگے اور اکثر ہدایا و تحائف بھیجتے رہے بغیر اس کے کہ اسکو اون کے معزول کرنے اور حکمران بنانے میں کچھ دخل ہوتا وہ لوگ اسکی عزت کرتے اور اپنے خطوط میں اسکا نام تعظیماً لکھا کرتے ساتھ ہی اس کے وہ لوگ آپس میں لڑتے جھگڑتے صلح کرتے تھے۔ بعضے موقع کہتے ہیں کہ ایک شخص ملوک فارس کے نسل کا اصفہان اور سواد پر اسکندر کے مرنے کے بعد قابض ہو گیا بعد اسکے اوسکا لڑکا مالک ہوا بعد چندے لشکر جمع کر کے کل ملوک الطوائف کا سردار بن بیٹھا۔ اسی وجہ سے سوائے اسکے اور ملوک الطوائف کا ذکر ترک کر دیا گیا بعض لکھتے ہیں کہ یہ شخص اشک بن دارا تھا جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے تحریر کیا ہے اور یہی اہل فارس کا قول ہے اور بروایت بعض اشک۔ اسفندیار بن کتاسب کی اولاد ہے اسین اور اسفندیار میں چہ پشتون کا فرق ہے اور بخیاں بعض اشک بن اشکان اکبر۔ کینیہ بن کیقباد کے نسل سے ہے اس نے ملوک الطوائف پر حکمرانی کی۔ مصر اور بلاد فارس پر قابض رہا بیش برس تک اسکی حکومت رہی اس کے بعد جو رابل اشک بادشاہ ہوا اس نے بنی اسرائیل پر بھیجی۔ بن زکریا علیہا السلام کے قتل کی وجہ سے حملہ کیا۔ سعودی کہتا ہے کہ اشک بن اشک بن دارا بن اشکان اول نے دس برس پہر ساوراوس کے لڑکے نے

ساتھ برس حکمرانی کی اس نے بنی اسرائیل پر شام میں حملہ کیا اور نئے مال سبکے
 لوٹ لیا اس کی حکومت کے اکتالیسویں سال ارض فلسطین میں جناب
 یحییٰ علیہ السلام ظاہر ہوئے پہراؤسکا چچا جو ردس برس پہر بنیروبن ساہور
 اکتیس برس تک بادشاہ رہا اسی کے زمانہ حکومت میں طیطش قیصر نے
 بیت المقدس پر قبضہ کر کے اوسکو ویران اور یہود کو جلاء وطن کر دیا جیسا
 اس سے پہلے لکھا گیا۔ تیرو کے بعد جو ربن بنیرو اونیس برس تک بعد ازان
 جرسی (ترسی) اوسکا بہائی چالیس برس تک بعد ہر حز چالیس برس تک
 حکمرانی کرتا رہا اس کے بعد اردوان بن ہر حز پندرہ برس رہا پہراؤسکا لڑکا
 کسرتے (خسرو) بن اردوان نے چالیس برس تک حکومت کی پہراؤس کا
 لڑکا بلاؤش ہوا اس نے چوبیس برس تک حکمرانی کی اسکے زمانہ میں روم نے
 باعانت قیصر بعوض خون ایطخش۔ یونان سے نکل کر بلاؤش پر حملہ کیا بلاؤش
 نے فارس اور عراق سے لشکر جمع کر کے چار ہزار فوج اسکا مقابلہ کیا اس فوج پر بلاؤش کھٹ
 سے سوادکا بادشاہ حضر نامی افسر ہی کرتا تھا اس نے قیصر پر خون مار کر اوس کے
 لشکر کو منتشر کر دیا انطاکیہ کو لیلیا اور خلج تک بڑھ گیا۔ اس واقعہ کے بعد بلاؤش
 مر گیا بجائے اوس کے اردوان بن بلاؤش تیرہ برس تک بادشاہت کرتا رہا
 تا آنکہ اردشیر بن مالک بن ساسان نے خروج کیا اور ملک فارس کو
 ملوک الطوائف سے چہین کر از سر نو دولت و حکومت کی بنیاد ڈالی جسکو ساسانی
 کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

طبری کہتا ہے کہ زمانہ ملوک الطوائف میں جناب عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام
 پیدا ہوئے جبکہ بابل پر بیستہ برس اکندر کے قبضہ کو ہو چکے تھے اور شام سنیہ کی
 حکومت پر اکیاون سال گزر چکے تھے۔ اور نصارے کا یہ گمان ہے کہ

بابل پر اسکندر کے غلبہ کے یقین سو ^{۳۴۳} برس کے بعد جناب عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے والد اعلم۔ طبری کہتا ہے کہ زمانہ ملوک الطوائف کا اسکندر کے بعد سے اردشیر بن مالک کے ظہور تک ^{۲۹۰} دو سو ساٹھ برس رہا بعض کہتے پانچ سو ستترہ برس تک رہا۔ کہتے ہیں کہ اس مدت میں نوے بادشاہوں نے نوے گروہوں کی حکمرانی کی لیکن ان میں سے ملوک اشکانیہ عظیم الشان اور نامور تھے۔

شجرہ طبقہ ثالثہ ملوک فارس



طبقہ رابعہ ملوک فارس

اردشیر یہ خاندان سلطنت۔ دنیا کی عظیم الشان سلطنتوں میں سے ہے اسکو دولت ساسانیہ یا اکامرہ کے لقب سے مورخین یاد کرتے ہیں۔ یہ اولن دو حکومتوں (یعنی دولت روم و دولت فارس) میں سے ایک حکومت ہے جو ابتداء اسلام میں موجود تھیں اسکا زمانہ حکومت اردشیر بن بابک بادشاہ ملک مرو سے شروع ہوتا ہے اور وہ بیٹا ہے ساسان بن بابک بن ہرہز بن ساسان اکبر ابن کے بہمن کا۔ اس سے پہلے ہم بہمن اور اوس کے لڑکے ساسان کا حال تحریر کر چکے ہیں کہ جس وقت اسکا بہائی دارا اپنی مان کے پیٹ میں تھا اوس وقت بہمن نے ساسان کو نکال دیا تھا اور یہ جبالِ صطخر میں جا کر جا کر مقیم ہوا تھا وہیں اسکے نوال اور تناسل کا سلسلہ جاری ہوا۔ آنکہ ساسان اصغر پیدا ہوا اور آتشکدہ صطخر کی تولیت کرنے لگا۔ یہ نہایت شجاع اور دلیر تھا اسکی بیوی سبائی خاندان سے تھی اوس سے اسکا لڑکا بابک و ز بابک سے اردشیر پیدا ہوا۔ اندون صطخر میں ملوک الطوائف میں سے ایک بادشاہ حکومت کر رہا تھا اسکا عامل مقام داراب جرد (داراب کرد) میں رہتا تھا جب اردشیر سات برس کا ہوا تو اوسکے دادا ساسان نے اوسکو بادشاہ صطخر کے خدمت میں پیش کر کے یہ درخواست کی کہ یہ عامل داراب جرد کے پاس بغرض تعلیم و تربیت بھیج دیا جاوے بادشاہ صطخر نے اسکو منظور کر کے اردشیر کو عامل داراب جرد کے پاس بھیج دیا بعد چندے عامل داراب جرد مر گیا تو اردشیر بحکم بادشاہ صطخر۔ داراب جرد کا گورنر مقرر ہوا۔ چونکہ نجومیوں نے اس سے کہہ رکھا تھا کہ عالم میں ترے نام کا سکھ چلے گا۔ لہٰذا یہ سکندر یا پنجو چودہ برس لے بعد ہوا اور بقول ترسا یا پنجو پاس پاس اور بقول مہاد سو چہا چٹل کی بولدا

اسیوجہ سے اوس نے اپنے زمانہ گورنری میں اکثر ملوک الطوائف پر حملہ کیا اور
 زمین فارس کے زیادہ حصہ کا بادشاہ بن بیٹھا اس کے بعد اوس نے اپنے باپ
 ان حالات سے آگاہ کیا اور اصطر برہمی بزور تیغ قبضہ حاصل کر لیا۔ مورخین نے
 اردشیر کی لڑائیوں اور اوس کے سلسلہ فتوحات کو یوں تحریر کیا ہے کہ اردشیر
 نے بادشاہ اردوان سے جو اصطر بر حکومت کر رہا تھا امداد طلب کی جب اوس نے
 سختی سے جواب دیا اور برسر جنگ آمادہ ہوا تو اردشیر نے اصطر بر حملہ کی تیاری
 کی اور اصطر جاتے ہوئے کرمان پر قبضہ کر کے اپنے لڑکے کو وہاں کا حاکم بنا دیا
 اردوان نے اس پیش قدمی پر اردشیر کو دہلی دی اور بادشاہ اہواز کو
 اوس کے مقابلہ پر بھیجا بادشاہ اہواز شکست کھا کر واپس ہوا بعد ازاں
 اردشیر نے آصفہان پر حملہ کیا اوس کے بادشاہ کو قتل کر کے اوس پر قبضہ کر لیا
 پہر وہ اہواز کی طرف بڑھا۔ اوس کے ساتھ ہی یہی برتاؤ کیا۔ اس کے بعد
 اردوان سے لڑا اور اوس کو نہر میت دیکر قتل کر ڈالا۔ ہمدان۔ جیل۔
 آذربائیجان۔ آرمینہ۔ موصل پر اپنی کامیابی کا جھنڈا گاڑ دیا پھر ان سے
 فارس ہو کر سودان کو لیلیا اور جدجہ کے شرقی شہروں کے پاس ایک شہر
 آباد کیا۔ پھر وہاں سے لوٹ کر اصطر کو آیا اور سہبتان۔ جرجان۔ مرو۔
 بلخ۔ خوارزم کو حدود خراسان تک فتح کر لیا بعدہ فارس کی طرف آیا بادشاہ
 کوشان اور مکران نے اوس کی اطاعت قبول کر لی اور ایک مدت کے
 محاصرہ کے بعد بحرین کو بھی لیلیا۔ بحرین کا بادشاہ اثناء لڑائی میں دریائے
 ڈوب کر مر گیا اس کے بعد اردشیر لوٹ آیا اور اوس کا لڑکا سا بورا وٹھا
 اوس نے یہی بڑی بڑی کامیابیاں حاصل کیں اطراف و جوانب کے
 بادشاہوں کو زیر کیا اکثر نئے شہر آباد کئے۔ عمارتیں بکثرت بنوائیں۔

غرض کہ اردشیر چودہ برس حکومت کر کے مقامِ صطخر میں مر گیا۔

ہشام بن حکلی راوی ہے کہ اردشیر اپنے زمانہ حکومت میں اس امر کا
خوب متکلف رہا کہ جو مالک ملوک الطوائف سے پیشتر اس کے ایاد و اجداد کے
قبضے میں تھے ان سب پر یہ اکیلا حکم ان سے۔ اردوانیوں پر اردوان اور ان کے
بابا بادشاہت کر رہا تھا ان دونوں نے بالفاق۔ اردشیر کا مقابلہ کیا۔
اردشیر مصلحتاً بابا سے صلح کرنا چاہتا تھا اسی اثنا میں اردوان مارا گیا اور
اردشیر نے سواد پر قبضہ کر لیا اسے بعد بابا نے اسکی اطاعت قبول کر لی اور
کل سلاطین مغلوب ہو گئے بعد ازاں اردشیر عرب کی طرف متوجہ ہوا اکثر اہل
عرب عراق اور حیرہ میں رہتے تھے۔ ان کے تین گروہ تھے ایک تنوخ تھا۔
جنہیں قضاعہ بھی شامل ہیں جو تبا بوعہ کے کسی بادشاہ کے ساتھ ہو کر ملوک
فارس سے لڑے تھے۔ یہ لوگ غزنی فرات مابین انبار اور حیرہ کے خیموں
میں گزران اوقات کرتے تھے ان لوگوں نے اردشیر کی سلطنت اور مملکت
میں قیام کرنا ناپسند کیا غزنی فرات تک بڑے عرب میں چلے آئے۔ دوسرے گروہ
عباد کا تھا جو خاص حیرہ میں کونت پذیر رہتا تیسرے اہلاف تھے جو نہین
بغیر نسب کے ملے جلے ہوئے تھے نہ تو وہ تنوخ میں شامل تھے جو فارس کی طاقت
و فرمانبرداری کے منکر ہوئے اور نہ ان عباد میں تھے جنہیں یہ ملے ہوئے
تھے لیکن اتفاق زمانہ سے یہی اہلاف انبار اور حیرہ کے مالک ہوئے
اور اوسکو ادہنون نے خراب و ویران کر دیا۔ راہنہین میں سے عمرو بن
عدی اور اوکی قوم تھی جس نے حیرہ اور انبار کو پھر شروع سے آباد کیا۔
ان دونوں کو عرب نے زمانہ مختصر میں ہمسایا تھا بعد ازاں بنی عمرو بن
عدی نے اوسکو آباد کیا جب وہ اسکے مالک اور حاکم ہوئے تا آنکہ اسلام آیا

عرب نے شہر کو فہ کو لوٹ لیا اور حیرہ نیست و نابود ہو گیا۔

اردشیر نے فحیابی کے بعد اپنے دادا کی وصیت کے موافق اشکانیوں کو
چُن چُن کر مار ڈالا۔ لیکن ایک عورت شاہ اردوان کے محل میں اپنا نام و نسب
چھپا کر بچ گئی جس کو اردشیر نے اپنی خواہی میں رکھ لیا جب وہ اس سے حاملہ ہوئی
تو اس نے اپنا نسب ظاہر کیا۔ اردشیر کو یہ فعل ناگوار گزرا اس نے اس عورت کو
قتل کرنے کی غرض سے ایک مرزبان کے سپرد کر دیا۔ اس مرزبان نے اس کو نہ مارا
جب اس سے لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام ساہور رکھا اور درپردہ اس کی پرورش
اور تعلیم کرتا رہا۔

ساہور اردشیر نے اپنے آخری زمانہ میں لا ولد ہونے اور نسل و حکومت قطع
ہونے کی شکایت کی اور اس عورت کے قتل اور تلفات حمل پر نادم ہوا مرزبان
نے کہا کہ میں نے اس کو قتل نہیں کیا وہ عورت زندہ ہے۔ اس کے بطن سے ایک
لڑکا پیدا ہوا میں نے اس کا نام ساہور رکھا ہے اور اب اس کی تعلیم و تربیت
پوری ہو چکی ہے اردشیر یہ سن کر فرط شادی سے اوجھل پڑا اور اس وقت
ساہور کو بلا کر اپنا ولیعہد بنا لیا۔ اردشیر کے مرنے کے بعد ساہور بادشاہ ہوا
اس نے داد دہش سے لوگوں کو اپنا مطیع بنا لیا اور اچھے اچھے عمال مقرر کئے۔
خراسان گیا اور وہاں کا انتظام درست کیا پہر لوٹ کر نصیبین پر جا پہنچا اور
اس کو لڑکر چین لیا اس کے بعد اس نے شام کے اکثر شہروں پر قبضہ کر لیا۔
الطاکہ کا محاصرہ کر کے اس کے بادشاہ کو گرفتار کر کے قید کر دیا بعد چند سے
بہت سا مال و اسباب لیکر اس کو چھوڑ دیا بعض کہتے ہیں کہ اس کو قتل کر ڈالا۔
جہاں تکریت میں بابین دجلہ اور فرات کے ایک شہر حضر نامی تھا اوسین
جرامقہ کی حکومت تھی ساطرون نامی ایک شخص ملوک الطوائف سے وہاں

حکومت کر رہا تھا۔ مسعودی کہتا ہے کہ ساطرون بن اطرون ملوک سرانیین سے ہے۔ طبری کہتا ہے کہ عرب کو ضیون کہتا ہے۔ ہشام بن محمد کلبی لکھتا ہے کہ یہ قضاۃ سے تھا اور یہ ضیون بن معاویہ بن العید بن الاعداء بن عمرو بن النخع بن سلیم ہے سلیم کا نسب ہم قضاۃ میں بیان کریں گے۔ یہ ارض جزیرہ میں رہتا تھا قبائل قضاۃ کے بجد لوگ اسکے ساتھ رہتے تھے اسکی حکومت شام تک پہنچی ہوئی تھی۔ سا بور نے ہم خراسان کی وجہ سے اس سے قرض نہیں کیا تھا جب وہ اون بلاد سے فارغ ہوا تو اسکی طرف متوجہ ہوا چار برس تک اوسکا محاصرہ کئے رہا۔ ایک روز ساطرون کی لڑکی نصیرہ نامی سواد شہر میں سیر کو نکلی چونکہ یہ حسین اور شکیل تھی اور سا بور بھی خوبصورت تھا دونوں کی آنکھیں چار ہوتے ہی دلوں میں محبت نے جگہ کر لیا۔ اسی غامض محبت کی وجہ سے نصیرہ نے سا بور کو قلعہ کی پوشیدہ راہوں کو بتا دیا جس سے اگلے دن سا بور قلعہ میں گھس گیا اور ضیون کو قتل کر کے قلعہ پر قابض ہو گیا۔ بنی قضاۃ جو اوس کے ساتھ قلعہ میں رہتے تھے بیا باؤن کی طرف چلے گئے۔ اور بنی حلوان تقریباً فنا ہو گئے اور قلعہ حضر ویران و سمار ہو گیا۔

سا بور نے فحیابی کے بعد نصیرہ سے بیاہ کر لیا شب عروسی کو اوس کے ساتھ نصیرہ کے بچپونے میں اس کے پتے بہرے ہوئے تھے سا بور کو اوسکی سخی سے تکلیف ہوئی باؤن بات پوچھ بیٹھا کہ تیرا باپ کیا کہا تا تھا نصیرہ نے جواب دیا مکھن۔ گوشت۔ شہد۔ کھجوریں۔ شراب۔ یہ کھکھرشا مری اعمال سے بول رہی اور تیرا باپ سا بور کو یہ کلمہ ناگوار گزارا غصہ سے کہنے لگا کہ میں تیرے ساتھ زمانہ کی باتیں کرنے نہیں آیا میں اس دوستی پر لعنت بھیجتا ہوں یہ کھکھرشا سا بور اوشہا اور ایک شخص کو یہ حکم دیا کہ تیز گھوڑے پر سوار ہو کر نصیرہ کے بال اوسکے

دُم مین باندہ کر دوڑاے۔ اوس شخص نے ایسا ہی کیا۔ نصیرہ کے بال اوکھڑ گئے اور اوی ذلت و رسوائی کچا لہین مر گئی۔ ابن احاق کا یہ خیال ہے کہ جس نے قلعہ حضر کو فتح کر کے ویران کیا اور ساطرون کو قتل کیا وہ سا بور ذوالاکتاف ہے لیکن سہیلی اسکا انکار کرتا ہے کیونکہ ساطرون ملوک الطوائف سے ہے اور جس نے انکی حکومت و سلطنت لیلیٰ تہی وہ اردشیر اور اسکا لڑکا سا بور ہے اور سا بور ذوالاکتاف اوس کے بہت دلوں بعد ہوا ہے اور وہ ملوک بنی اردشیر کا لوان بادشاہ ہے اور پیر آگے چلکر سہیلی کہتا ہے کہ پہلے جس نے ملوک سا سائندہ سے حیرہ پر قبضہ کیا وہ سا بور بن اردشیر ہے۔ اس نے جب عرب کو اپنا مطیع کر لیا تو اوپر اوس نے اپنی طرف سے عمرو بن عدی (جذال منذر) کو وہاں حاکم بنایا عمرو بن عدی نے ہنایت خوبی سے وہاں کا انتظام کیا اور برابر سالانہ خراج دیتا رہا۔ اس کے مرنے کے بعد اسکا لڑکا عمرو القیس بن عمرو بن عدی وہاں کا گورنر ہوا بعد ازاں یہہ ملک آل منذر کی حکومت وراثتہ چلا آیا جیسا کہ آئندہ ہم بیان کریں گے۔

نہر مزہر ام سا بور تیس برس حکومت کر کے مر گیا بعد ازاں اوس کا لڑکا ہر مز تخت حکومت پر بیٹھا اس نے صرف ایک برس حکمرانی کی اسکے بعد ہر ام بن ہر مز بادشاہ ہوا یہہ ہنایت حلیم اور نیک سیرت تھا اس نے اپنے اسلاف کی اقتدا کی۔ مانی ثنوی زندیق جو نور کا قائل ظلمت کا منکر تھا اور اسکے دادا (سا بور) کے عہد حکومت میں ظاہر ہوا تھا جسکی جنگ سا بور نے بھی اتباع کی تھی بعد پھر محوسی ہو گیا تھا جب ہر ام بن ہر مز بادشاہ ہوا تو اوس نے لوگوں کو جمع کر کے مانی زندیق کو سردر بار طلب کیا اور اوس سے

سہ یہہ پہلوان بہاد عظیم الخلق شدید القوت تھا اس نے اہوا میں شہر ہر مز بسایا۔

جنوری ۱۹۹۹ء

اوس کے عقاید دریافت کئے۔ لوگوں نے اوس کے عقائد سنکر اوسکی تکفیر کی
بہرام بن ہرمز نے اوسکو قتل کرا دیا۔

مسعودی کہتا ہے کہ اسکے معنی ہیں جو شخص ظاہر تفسیر کتاب زردشت سے
جسکا ذکر پہلے اس سے ہو چکا ہے مخرف ہو کر اوسکی تاویل کیے چونکہ اوس کتاب کا
نام زندہتا اسوجہ سے اوس کے تاویل کرنے والے کو زندیہ کہنے لگے بی ازان
عرب نے اوسکو عرب کے زندیق کہا اس میں کل وہ لوگ شامل ہو گئے جو ظاہر
کی مخالفت کریں اور درحقیقت باطن کے منکر ہوں بی ازان عرف شرع میں زندیق
اوسکو کہنے لگے جو بظاہر اسلام کا قایل ہو اور درحقیقت کفر کا پابند ہو۔

بہرام بن بہرام

بہرام بن ہرمز تین برس تین مہینے حکومت کر کے مر گیا
بعدہ اوس کا لڑکا بہرام بادشاہ ہوا یہ تخت پر بیٹھتے ہی آوارگی۔ ملاہی اور
طاعب میں مبتلا ہو گیا اس کے عمال۔ رعایا کو جور و تعدی سے پریشان کرنے
لگے۔ گائون کے گائون شہر کے شہر ویران ہو گئے۔ ایک روز یہ شکار سے لوٹا
ہوا آ رہا تھا اتفاق سے دو یوم ایک درخت پر ویرانے میں بیٹھے ہوئے بولی ہے
تھے بہرام نے کہا کاش میں طیور کی زبان سمجھتا ہوتا۔ دو خون نے جو اس وقت
موجود تھے غرض کیا کہ ہم انکی زبان سمجھتے ہیں یہ دو نون بوم بیاہ کرنے کی باتیں
کر رہے ہیں۔ مادہ کہتی ہے کہ میں بیس شہر ویران لیکر تیرے ساتھ نکاح
کرونگی اور زرنے اسکو قبول کر لیا ہے اور کہتا ہے کہ اگر بہرام کا زمانہ حکومت
اور چندے باقی رہ گیا تو میں تجھکو بجائے بیس کے ہزار ویرانے دون گا۔
بہرام یہ سنکر خواب غفلت سے چونک پڑا اور بذاتہ امور سلطنت کو دیکھنے لگا۔
آخری زمانہ حکومت اوسکا ابتدائی زمانہ سے عدل و انصاف۔ انتظام
و تدبیر میں بڑھ گیا۔

بہرام بن بہرام
بن بہرام قرسین

اس کے مرنے کے بعد بہرام بن بہرام بن بہرام تخت نشین
ہوا اسکو شہنشاہ کے لقب سے مخاطب کرتے تھے۔ سجتان

اسکا دارالحکومت تھا۔ یہ چار برس سلطنت کر کے مر گیا بعد ازاں اسکا بہائی
قرسین (ترسی) بن بہرام نو برس حکومت کرتا رہا یہ عادل اور نیک سیرت تھا
اسکے بن ہرمز بن قرسین بادشاہ ہوا اسکا زمانہ حکومت سات برس تک رہا۔
یہ ملوک مقام جندیسابور (مضافات خراسان) میں رہتے تھے۔

سابور ذوالاکتاف

ہرمز کے مرنے بعد اوسکی کوئی اولاد نہ تھی اراکین

دولت اسوجہ سے زیادہ پریشان ہو رہے تھے اتفاق سے اوسکی ایک بیوی
حاملہ بائی گئی اراکین دولت نے کسی اور شخص کو خاندان شاہی سے تخت نشین
نہ کیا وضع حمل کا انتظار کرتے رہے جب وضع حمل ہوا تو اسکا نام سابور رکھا
اور اسی وقت سے اوسکو تخت نشین کر دیا اور خود انتظام سلطنت کرنے لگے
بعض کہتے ہیں کہ ہرمز نے یہ وصیت کی تھی کہ بعد وضع حمل جو لڑکا پیدا ہو وہی
تخت نشین کیا جائے۔ یہ کہیں جب شیرخوار بچہ بادشاہ بنایا گیا اطراف و جوار
میں یہ خبر شہور ہو گئی۔ ترک۔ روم نے ملک دہانا شروع کر دیا۔ بلاد عرب
اور ان کے ملکہ جدی ممالک سے بہت ہی قریب تھے۔ وہ ان کے رہنے والے
تھے اور نا پیداداری کیوجہ سے ہمیشہ فارس کے شہروں کے غلہ کے محتاج رہتے
تھے وہ بھی موقع مناسب سمجھ کر لوٹ مار کرنے لگے۔ بحرین۔ بلاد قیس۔ و حجاز
کی بادی نشین جماعتیں جوق جوق ممالک فارس میں آنے لگیں۔ لوٹ مار و فساد
بازار گرم کر دیا اسی حالت پر ایک زمانہ گزر گیا لیکن اہل فارس میں کسی نے
بوجہ کمسنی بادشاہ کے نہ تو ان سے تعرض کیا اور نہ انکے دفع کرنے کی کوشش کی
جب ادنخا بادشاہ سن شعور کو پہونچا اور اوس کی عمر کے سولہ مرحلے طے ہو چکے تھے

اساکین دولت نے اوس سے ملک کا حال۔ عرب کی لوٹ مار۔ ترک و روم کے واقعات بیان کئے۔ ساہو نے سب سے پہلے عرب پر حملہ کرنا مناسب سمجھ کر لشکر کی تیاریاں حکم دیا اور خود انکی افسری کرتا ہوا اپنے دارا سلطنت سے روانہ ہوا۔ عرب کے ٹوٹنے اسوقت تک بلاد فارس میں موجود تھے اونکو اسکی خبر نہ تھی یہہ یکایک اون کے سروں پر پہونچ گیا اور اون کو مارتا نکالتا بحرین تک بڑھ گیا اور وہاں پہونچ کر قتل و غارت کا عام حکم دیدیا۔ بعد ازاں رؤساء عرب یمتم۔ بکر۔ عقیق۔ چڑھائی کی اور رہنایت سختی سے لڑائی شروع کر دی۔ عہد قیس شہر چوڑ کر گیتیاؤں میں چلے گئے یہ وہ یمامہ میں پلوہان بھی قتل و غارت کرنے لگا یہ وہاں سے بلاد بکر و تغلب کی طرف متوجہ ہوا جو مملکت فارس اور مناظر روم کے درمیان شام میں تھے وہاں بھی جسکو عرب میں سے پایا اوسکو قتل کر ڈالا اون کے گہروں کو لوٹ لیا اون کے پانی کو خراب کر ڈالا۔ اسکے بعد جس شخص نے اس سے پناہ چاہی اوسکو اس نے ٹھیرایا چنانچہ بنی تغلب میں سے (جو بحرین اور خط سے آئے تھے) دارین میں۔ بنی تمیم کے لوگوں کو بحرین میں۔ بکرین و الحیل اور نکو کرمان میں بنی حنظلہ کو اہواز میں ہنے کی جگہ دی۔ شہر انبار۔ کرخ۔ سوس آباد کیا۔ مورخین بیان کرتے ہیں کہ ایا د جزیرہ میں پہلے رہتے تھے۔ گرمیوں میں عراق میں آ جلتے لوٹ مار کرتے رہتے تھے ساہو ران دنوں کسں ہتا جت ہہ بڑا ہوا اور کاروبار سلطنت کرنے لگا تو وہ ان کے دفع کرنے کی طرف متوجہ ہوا اس زمانہ میں اویس کا سردار حرث بن اغریادی۔ ایا د بن نزار کی اولاد سے ساہو کی روانگی سے پہلے ایک شخص نے بنی ایا د میں سے جو دار السلطنت فارس

سے مورخین نے لکھا ہے کہ یہ ساہو کا کاتب (سکرٹری) ہتا اس نے ایک قصیدہ حرث کے پاس بھیج دیا ہتا جس میں ساہو کی آرا دنی نظم تھی۔

میں ملا جولا ہوا رہتا تھا حرت بن اغریادی کو ساہور کے ارادے سے مطلع کیا اور
 اسکو اسکی لڑائی سے ڈرایا۔ حرت نے اس کے کہنے پر عمل نہ کیا انجام یہ ہوا کہ لشکر
 ساہور نے پہونچ کر اون کو قتل کرنا شروع کر دیا وہ لوگ جلا وطن ہو کر سرزمین
 جزیرہ اور موصل کی طرف چلے گئے پہونچ کر عراق کو نہ آئے جب لمناؤں
 کے دلاور سرداروں نے ان شہروں کو فتح کیا اور اون سے جزیرہ (خرابج)
 طلب کیا تو اونہوں نے جزیرہ دینے سے انکار کیا اور روم میں چلے گئے۔

ہیسیلی ساہور بن ہرغر کے تذکرہ میں لکھتا ہے کہ یہہ الکثاف (یا زو)
 عرب کے بدن سے کاٹ ڈالتا تھا اسیوجہ سے عرب اسکو ذوالکثاف کہتے ہیں
 بحرین میں اس نے اوس کے سردار عمرو بن تیم کو گرفتار کیا اسوقت اسکی
 عمر تین سو برس کی ہو چکی تھی اس سے ساہور نے کہا کہ ”میں تم سبھو کو قتل کر ڈالو
 تم لوگ حکومت و سلطنت کے مدعی ہو تمہارا یہہ خیال ہے کہ تمام جہان میں
 تمہاری حکومت پھیلی ہوئی ہے“ عمرو بن تیم نے جواب دیا ”اے بادشاہ
 یہہ عالی سمجھتی ہے بعید ہے اگر حقیقت اون کا کوئی حق ہے اور وہ اسکے
 مستحق ہیں تو تمہارا قتل کرنا اونکو نہیں روک سکتا اور اگر کوئی حق و استحقاق
 نہیں ہے تو تمہارے قبضہ ملک یا ہے ان کو یوں نہیں رہنے دے تیری آئندہ اولاد
 ان سے نفع اوٹھائیگی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ساہور کو عمرو بن تیم کے اس جواز
 رحم آگیا اوس نے اون کے قتل و غارت سے ہاتھ اوٹھالیا۔ بعد ازاں اون
 بلاد روم پر حملہ کیا اون کے اکثر قلععات کا محاصرہ کیا اس کے عہد حکومت میں
 رومیوں کا بادشاہ قسطنطین تھا جس نے ملوک روم میں سے سب پہلے نصرانی
 مذہب اختیار کیا تھا قسطنطین کے مرنے کے بعد اوسی کے خاندان الیائوس
 نے مورخین کہتے ہیں کہ اصل عرب کے ستر ہزار آدمیوں کے بازو کاٹ ڈالے تھے۔

نامی ایک شخص تخت حکومت پر بیٹھا اور دین نصرانیت سے منحرف ہو گیا۔ رؤساء
ملت کو قتل اور گرجوں کو مسمار کرادیا اور سب اور سے لڑنے کو ایک کثیر التعداد
فوج جمع کر لی۔ عرب کے قبائل بھی سب اور سے انتقام لینے کیلئے قیصر روم کے
فوج میں شامل تھے۔ اس لشکر کا سپہ سالار یوساٹوس تھا جس کو الیاٹوس نے
نے ایران کے ویران کرنے کو روانہ کیا تھا اس رومی لشکر کی تعداد ایک لاکھ
ستر ہزار بیان کی جاتی ہے۔ جب وقت یوساٹوس رومی فوج کو لئے ہوئے
سرزمین فارس میں پہونچا سب اور نے بھی لشکر فراہم کر کے رومیوں کا استقبال
رومیوں نے پہلے ہی حملہ میں سب اور کو پسپا کر دیا۔ عرب کے گروہ نے اس کا
اتفاق کیا لیکن وہ محدود دے چند آدمیوں کو ہمراہ لیکر جان بچا کر ہباگ نکلا۔
رومیوں نے اس کے خزانہ پر قبضہ کر لیا اور شہر طیسون پر اپنی کامیابی کا پہرہ
اوڑا دیا وہاں کے رہنے والے۔ رومیوں سے متغیر ہو کر جلا وطن ہو گئے
اور رومیوں نے وہاں سکونت اختیار کر لی اور بہایت عزت و اقتدار
سے بہنے لگے۔ بعد چندے الیاٹوس ایک لڑائی میں مارا گیا۔ رومیوں نے
یوساٹوس کو اپنا سردار بنانا چاہا یوساٹوس نے یہہ شرط کی رومی بھر
مذہب نصرانی اختیار کر لیں جیسا کہ زمانہ حکومت قسطنطین میں تھا۔ رومیوں
نے اس کو قبول کر لیا اور یوساٹوس نے حکومت اختیار کر لی۔ اس کے بعد
سب اور نے پہر فوج جمع کرنے کے حملہ کرنے کی یوساٹوس کو دھمکی دی اور یہہ کہنا
کہ میں اپنی رعایا کا انتقام لینے کو آرہا ہوں تم خبردار ہو جاؤ یوساٹوس یہہ
گنہگار گیا اور اسی رومی افسردن کو ہمراہ لیکر سب اور کے پاس گیا سب اور نے

سہ انگریزی مورخ اس پڑھی فوج کے حاکم کا نام جولین تھا اور وہی مورخ اس کو یوساٹوس لکھا ہے۔

اوس سے معاف نہ کیا۔ نہایت عزت سے اوسکو ٹھہرایا اور اس امر پر صلح کر لیا کہ رومی کل مال غنیمت واپس کر دیں اور رومیوں کو نہایت نصیبین کو دیدیں جسکو رومیوں نے فارس سے لیلیا ہے۔ چنانچہ یوساٹوس نصیبین کو واپس دیکر اپنے ملک کو لوٹا اور ساہو را صطخر (اصفہان) کے آدمیوں کو وہاں دوبارہ آباد کر کے اپنے دارالسلطنت کو واپس آیا۔ اس واقعہ کے تھوڑے دنوں کے بعد یوساٹوس بعض مورخین بیان کرتے ہیں کہ ساہو را بہ تبدیل لباس۔ روم گیا اور وہاں وہ گرفتار کر لیا گیا۔ قیصر نے اوسکو سیل کی کہاں پہنائی اور اوسکو اپنے ساتھ لئے ہوئے چند یساہو را کی طرف بڑھاتا کہ وہ اپنی آنکھوں سے اپنے ملک کی بربادی دیکھے لیکن ساہو را شناہراہ سے موقع پا کر پہاگ نکلا اور چند یساہو را کے لشکر میں شامل ہو کر رومیوں کے مقابلہ پر آیا اور اوسکو شکست دیکر اون کے بادشاہ کو گرفتار کر لیا۔ اور اوس سے مزدور دن کی طرح مدتوں کام لیتا رہا بعد چند ہی اوسکی ناک کاٹ کر ایک گدھے پر سوار کر کے رومیوں کے پاس بھیج دیا لیکن یہ ایسا قصہ ہے کہ جس کے جھوٹ ہونے کی عادت شہادت ہے یہی ہے۔ الغرض ساہو را اپنی حکومت اور عہد کا بہتر و آن سال پورا کر کے مر گیا۔ اس نے شہر نیسا پور۔ سجستان آباد کیا اور ایک محل بادشاہوں کے رہنے کے لئے بنوایا۔ اس نے اپنی طول و طویل سلطنت میں رعایا کو بہت خوش رکھا۔

ارد شیر ثانی۔ اور اسکے
بعد کے سلاطین

ساہو را وقت انتقال اپنے برادر زادہ ارد شیر
بن ہرمز کے حق میں حکومت کی وصیت کر گیا تھا
لہ اس عہد نامہ میں جسکے روئے صلح ہوئی وہ پانچ سو بے بی داخل ہے جو دجلہ کے سرے میں فتح ہوا
جسکو نرسی کی عہد حکومت میں رومیوں نے ایران یونان چین لیا تھا۔

جسے اراکین دولت نے اوسکو تخت نشین کیا لیکن چار برس کے بعد اوسکی نزع
سلطنت کی گئی اور بجائے اوس کے سا بوربن سا بورڈ والا کثاف تخت
حکومت پر بیٹھا یا گیا لوگوں نے اسکی بادشاہت کی خوشی منائی یہ نہایت
نیک سیرت تھا۔ رعایا اور لشکری سے نرمی کا برتاؤ کرتا تھا۔ اس سے اور
بہنی آیا دے اکثر لڑائیاں ہوا کین جسکی طرف بہنی آیا دے کا شاعر اس شعر میں اشارہ
کرتا ہے وہ علی رغم سا بوربن سا بورجیت و قباہ یاد دلوں لہا الخیل والنعم و
بعضے کہتے ہیں کہ یہ شعر سا بورڈ والا کثاف کے بارے میں کہا گیا ہے والد علم
یہ کیف سا بور پانچ برس حکومت کر کے مر گیا بجائے اوس کے اوس کا
بہائی بہرام ملقب بہ کرمان شاہ تخت نشین ہوا یہ نہایت مدبر اور نیک سیرت
بھی ہوتا یہ بھی گیارہ برس حکومت کر کے مر گیا اوس کے مر گیا یہ واقعہ بیان کیا جاتا
ہے کہ وہ لڑائی میں یا فوج کے رفع فساد میں مصروف تھا ناگاہ اوسکو ایک تیر
آگیا جس سے وہ مر گیا اسکے بعد یزدجرد الدلیم بادشاہ ہوا اکثر اسکو بہرام کا بیٹا
بتاتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ اوسکا بہائی تھا۔ ہشام ابن محمد تحریر کرتا
ہے کہ یہ نہایت غصہ ور۔ مکار۔ دغا باز۔ فریبی۔ جابر۔ خود رائے تھا
تھوڑی سی لغزش پر اپنے رعایا اور ملازمین کو بہت بڑی سزا دیتا تھا۔
درگزر۔ چشم پوشی کا بالکل عادی نہ تھا۔ اعلیٰ درجہ کا بد خصلت۔ طغیت
سفلہ مزاج تھا۔ اس کے ابتدائی حکومت میں رسی حکیم معروف بہ مہر برشی
وزارت کرتا تھا لیکن بعد چندے معزول کر دیا گیا۔ اہل بیت اوسو جیسے
اور نیز بادشاہ وقت کے ظلم و تعدی سے پریشان ہو رہے تھے اتفاق
وقت سے ایک روز اس کے اصطلیل خاص کا ایک گھوڑا چوٹ گیا۔
کوئی شخص اوسکو پکڑ نہ سکتا تھا یزدجرد یہ دیکھ کر چلا اوٹھا اور خود اسکے

پکڑنے کو بڑھا گھوڑے کے پاس پہونچ کر ایک نیزہ مارا۔ گھوڑے نے ہی اس پر
 لات چلائی و دون زیادہ زخمی ہو گئے اور اسی زخم کے صدمے سے مر گئے۔
 یہ واقعہ اسکی حکومت کے اکیسویں سال واقع ہوا بعدہ بہرام بن یزدجرد بادشاہ
 ہوا اسکا لقب بہرام جور تھا۔ اس نے بلاد حیرہ میں عرب کے ساتھ پرورش پائی
 اس کے باپ نے نعمان بن امر القیس کے سپرد اسکو کر دیا تھا اس نے اسکو سواری
 کرائی۔ علم کی تعلیم دی جب اسکا باپ مر گیا تو اہل فارس نے ایک شخص کو اردشیر
 کے نسل سے بادشاہ کر دیا بہرام جور یہ خبر سنا کر بہ اداد نعمان بن منذر فارس
 چڑھ آیا اور اس سے لڑ کر خود بادشاہ بن بیٹھا۔ جیسا کہ آل منذر کے حالات
 میں ہم بیان کریں گے۔ اس کے زمانہ حکومت میں خاقان بادشاہ ترک نے بلاد
 صغد پر جو اس کے مقبوضات سے تھی فوج کشی کی بہرام نے اسکا مقابلہ کیا اور
 نہایت جواخردی سے اسکو پسپا کر کے قتل کر ڈالا بعد ازاں ہندوستان پر حملہ کیا
 اور شاہ ہند کی لڑکی سے بیاہ کر لیا۔ ملوک روم اس سے ڈرتے تھے اور ہندوستان
 نذرانہ بھیجتے تھے اونیس برس اس نے حکومت کی بعد ازاں یزدجرد بن بہرام جور
 حکمران بنایا گیا اس نے جہر زسی حکیم کو اپنا وزیر مقرر کیا یہ نہایت نیک سیرت
 عادل۔ سخی تھا۔ بیس برس حکومت کر کے مر گیا اس کے بعد ہرمز بن یزدجرد
 بادشاہ ہوا اسکا بہائی فیروزان دون بیان موجود نہ تھا جب اسکو اس

سے بعض ایرانی مورخ یا قلم گو افسانہ کو لے کر بیان کرتے ہیں کہ بہرام۔ عربوں کو لیل ایران پر چڑھنا
 ایرانیوں کی خونریزی ناپسند کر کے اس امر کو خضر علیہ قرار دیا کہ تاج دو شیروں کے درمیان میں
 رکھ دیا جائے۔ دون تاج خواہوں میں سے جو تاج اوٹھا لائے وہی تاجدار ایران سمجھا جائے
 چنانچہ ایسا ہی کیا گیا خضر و لے مارے خوف کے اپنی جگہ سے حرکت تک نہ کی لیکن بہرام دیر نہ
 اوٹھا اور شیروں کو مار کر تاج اوٹھا لایا۔ لوگوں نے خضر کو تخت سے اتار کر بہرام
 اپنا بادشاہ بنالیا۔

واقعہ سے آگاہی ہوئی تو وہ ایک کثیر التعداد لشکر لیکر چڑھ آیا اور اپنے بہائی کو قید کر کے خود بادشاہ بن گیا۔ اس کے زمانہ حکومت میں رومیوں نے خراج دینا بند کر دیا تھا اس نے ایک لشکر بسر کر وہی وزیر مہر ترسی اور ان کے زیر کر کے روانہ کیا وزیر مہر ترسی نے اونکو مار پیٹ کر بہر مطیع کر لیا۔ سات سالوں کا قیدانہ اسی کے عہد حکومت میں پڑا اس نے اوسکا نہایت محقول انتظام کیا لوگوں میں علی العموم غلہ تقسیم کرتا تھا محصول بالکل معاف کر دیا تھا اس زمانہ قحط میں کوئی شخص بھوکوں پہن مرنے پایا۔ ہیاطلہ نے اسی زمانہ میں اوس کے ممالک پر دست درازی شروع کی۔ طغارستان اور بلاد خراسان کے اکثر حصہ قبضہ کر لیا۔ فیروز نے اون کی مدافعت کی غرض سے لشکر جمع کر کے حملہ کیا لیکن ناکام رہا۔ ہیاطلہ نے اوسکو ہزیمت دیکر اوس کے چار لاکھ اور چار ہائیوں کو قتل کر ڈالا۔ خراسان پر قابض ہو گئے۔ اسکے بعد روم و فارس سے ایک شخص شیراز کا رہنے والا ادھٹا اوس نے ہیاطلہ کو مغلوب کر کے خراسان نکال دیا اور کل وہ مال و اسباب چھین لیا قیدیوں کو چھوڑ دیا جو انہوں نے فیروز کے لشکر سے لوٹ لیا تھا اور قید کر لیا تھا۔ فیروز اپنی حکومت کے ستائیسویں سال مر گیا۔ رے۔ جرجان۔ آذربائیجان میں متعدد شہر آباد کئے۔ بعض کہتے ہیں کہ بادشاہ ہیاطلہ جس نے فیروز پر حملہ کیا تھا اوسکا نام خشتوا تھا اور جس شخص نے خراسان کو اوس سے چھینا ہے وہ خر سوس۔ منو شہر کے نسل ہے۔ اسکو فیروز نے بوقت روانگی جنگ خشتوا اپنا نائب مقرر کیا تھا اس نے فیروز کے شکست کے بعد جو نمایان کارگزاری کی وہ ظاہر ہے۔

قباد فیروز کے مرنے کے بعد یلاوش بن فیروز بادشاہ ہوا قتاد الملک بن فیروز سے لڑائی ہوئی یلاوش اوسپر غالب آیا وہ بہاگ کر خاقان بادشاہ

ترک کے پاس چلا گیا۔ یلاوش نیک سیرتی اور انصاف سے چار برس حکومت کیے
 مر گیا بعد اس کے قباد الملک خاقان کا لشکر لیکر آیا اور بجائے بہائی کے صدر آرا
 ہوا بیان کیا جاتا ہے کہ جبوقت قباد اپنے بہائی یلاوش سے ہزیمت پا کر خاقان
 کے پاس بہاگاجار ہاتھانسیسا بوریوگرگزار اور وہان شبکو ایک عورت سے
 ہنخواب ہوا اتفاق سے وہ اس سے حاملہ ہو گئی اور بعد انقضائے مدت حمل
 اوس سے لڑکا پیدا ہوا پھر جب قباد چار برس کے بعد خاقان کا لشکر لیکر
 یلاوش سے لڑنے کو آ رہا تھا اور اوسکا گزرنیسا بوریوگرگزار نے اوس سے
 عورت کو یاد کیا وہ عورت معہ اوس لڑکے کے قباد کے پاس آئی جو اس کے
 بطن اور اوسکے لطف سے پیدا ہوا تھا۔ اسی اثنا میں یلاوش کے مرنے کی خبر
 بھی آئی قباد اس لڑکے کو مسعود اور اقبال منہ خیال کر کے اس وقت روانہ ہو گیا
 اور دارالسلطنت میں پہونچ کر تخت حکومت پر بیٹھ گیا وزیر سرحد (سوا خرائی)
 نے اسکو بھی یلاوش کی طرح مومی پتلا بتانا چاہا اور وہی انداز اوس نے اختیار کئے
 لیکن جب اس کے قدم حکومت و سلطنت پر جم گئے اور اپنے وزیر جنگ سا بوریوگرگزار کو
 اپنے قابو کا بنا لیا تو اوس نے وزیر سرحد کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا اسی کے زمانہ
 حکومت میں مردک زندیق (مزدق زندیق) ظاہر ہوا یہ ہر چیز کو مباح کہتا تھا
 اور کہتا تھا کہ مال و اسباب و عورتیں کسی خاص شخص کی ملک نہیں ہیں جسکو
 جی چاہے اوسکو بے تامل اختیار کر لے کیونکہ یہ کل چیزیں اللہ کی ہیں اور سب
 ایک مان باپ سے ہیں۔ قباد نے اسکا دین قبول کر لیا جس سے ارکان دولت
 برہم ہو کر اوسکو تخت سے اتار کے قید کر دیا اور بجائے اوس کے جاساسات
 (جاساس) بن فیروز کو تخت پر بیٹھا دیا۔ اس کے بعد زرمہر جو اوسکا ولی
 رفیق تھا لوگوں کو مردکیہ (مردک زندیق کے مریدوں) کے قتل پر ادبہا کے

قباد کو دوبارہ تخت پر بیٹھا یا لیکن مردک زندیق کا فقرہ پھر چل گیا اور ارکان
دولت نے قباد اور زرچہر کو مردک کا معتقد و مرید سمجھ کر قباد کو بہر تخت اوتار کر
قید میں بھیج دیا اور جاماسات کو بادشاہ بنالیا۔ قباد کسی طرح قید خانہ بہاگ
ہیاطلہ کے طرف روانہ ہوا اثناء راہ میں یوشہر ہو کر گزرا۔ وہاں کے حکمران کی
لڑکی سے بیاہ کر لیا جس سے انوشیروان پیدا ہوا۔ بعد ازاں بادشاہ ہیاطلہ کی
مدد سے چھ برس کے بعد جاماسات پر حملہ کیا۔ جاماسات کو اس لڑائی میں شکست
ہوئی اور قباد تخت حکومت پر قابض ہو گیا۔ بعد ازاں رومیوں سے لڑنے کو نکلا
آمد کو فتح کر لیا۔ اوس کے رہنے والوں کو قیدی بنالیا۔ اس فتح بہت سے شہر آباد
منجملہ ان کے ارجان بھی ہے جو مابین اہواز اور فارس کے واقع ہے۔ اسکا زمانہ
حکومت پینتالیس برس تک ہا اسکے بعد انوشیروان بن قباد بن فیروز بن
یزدجرد بادشاہ ہوا۔

انوشیروان انوشیروان بن قباد نے تخت حکومت پر بیٹھتے ہی اپنے ملک کو
چار حصوں میں منقسم کیا پہلی قسمت میں خراسان سیستان۔ کرمان تھے اور اسکا
دارالحکومت خراسان تھا۔ دوسری قسمت میں وہ زمینیں تھیں جو کوم اور
اصفہان کے درمیان تھیں انہیں ارمینا اور آذربائیجان کے صوبے بھی شامل
تھے انکا دارالحکومت آذربائیجان تھا۔ تیسرے میں اہواز۔ فارس اور چوہ
میں عراق تھا جسکی وسعت قلمرو کے حصہ تک قائم تھی۔ ان صوبجات کے انتظام
اور اہتمام کے لئے عمدہ عمدہ قوانین بنائے اور ہر ایک عمدہ دار کو اس کے

لہ قباد کے قید سے چھوٹے اور ہیاطلہ کے پاس جانے کا قصہ بعض یونانیوں کے کہنے پر قباد کا حقیقی بہن
نے جوڑ توڑ لگا کر جاماسات سے تعلقات دشمنی پیدا کر کے قباد کو قید سے رہا کرایا۔ اس واقعہ کو شائقین
تاریخ نے بیان نہیں کیا لیکن ہے کہ یہی شاہنامہ کا قصہ ہو۔

عمر رآمد کی ہدایت کی بعد اس کے اوس نے اون ممالک کے واپس لینے کی خبر اطراف و جوانب کے سلاطین حکمرانی کر رہے تھے کوششیں کیں اور اونہیں وہ کامیاب ہوا ارمینہ کے باغیوں کو آذربائیجان میں اور یہاں کے سرکشوں کو ارمینہ میں لیجا کر آباد کیا ظلم و تعدی کی بیخ و بنیاد اوکھاڑ دی۔ بالک بولجا سور بنا یا جسکے بنانے کی ابتدا اس کے دادا نے کی تھی۔ سور کا مبداء دریا کے اندر ہے ایک میل تک یہ سور ٹوہے اور سیسے کا ہے اور جو خشکی پر بنایا وہ جبل فتح پر چالیس فرسخ کا ہے بلاد طبرستان تک تین میل پر اس سور سے ایک دروازہ لوہے کا بنایا اور ایک گروہ کو اس میں آباد کیا تاکہ اغیار اس میں نہ آسکیں۔ سعودی کہتا ہے کہ یہ ہمارے زمانہ تک باقی رہتا لیکن ظن غالب یہ ہے کہ تاتاریوں نے اسکو خراب کر دیا جبکہ وہ ساتویں صدی میں ممالک اسلام پر غالب آئے تھے۔

الغرض التوشیروان نے اپنا ابتدائی زمانہ حکومت اصلاح حال رعایا۔ انتظام ممالک دستی قلعات میں صرف کیا بعد ازاں رومی بادشاہ چڑھائی کی ہاد و جلب۔ قیرس۔ حمص۔ النطاکیہ وغیرہ کو فتح کر کے اسکندریہ کو بھی لیلیا۔ ملوک قبط پر خراج قائم کیا۔ رومی۔ چینی۔ تبتی بادشاہوں نے تحالف اور ہدایا بھیجے اس کے بعد اوسنے بلاد خستہ پر حملہ کیا اور اون کو بعض اُسکے جو اس کے ملک میں فتنہ و فساد کر چکے تھے قتل کیا۔ ٹوٹ لیا۔ پھر ابن ذبی یزن (ملوک تبالہ کے اولاد سے) اس کے پاس یمن کے بادشاہ حبشی کے ظلم کی فریاد لیگیا۔ التوشیروان نے دیلمی لشکر کو بسرگروہی اپنے ایک سپہ سالار کے اوس کے ساتھ کر دیا۔ اوس نے یمن میں پہونچ کر مشرق حبشی شاہ یمن کو قتل کر کے ابن ذبی یزن کو وہاں کا حکمران کر دیا۔ اسی نے یمن

الوشیروان نے سرانڈیپ پر فوجبشی کی اور اوس کے بادشاہ کو قتل کر کے
 اوسپر قابض ہو گیا۔ عرب میں شہر حیرہ کو لیلیا پہر وہ ہیا طلد کے طرف متوجہ
 ہوا اور اوس کے بادشاہ کو قتل کر کے اوس کے خاندان سلطنت کو بھی
 نیست و نابود کر دیا۔ اوس کے فتوحات کا سلسلہ بلخ اور ماوراء النہر سے
 متجاوز ہو گیا تھا۔ اوس کا لشکر فرغانہ میں اوترا ہوا تھا۔ بلاد روم میں
 اوس نے بڑی بڑی کامیابیاں حاصل کیں۔ علم اور اہل علم کو دوست کہتا تھا
 اسی کے زمانہ حکومت میں کتاب کلیدہ ومنہ کا زبان یہود سے ترجمہ کیا گیا
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حکومت کے بیالیسویں برس
 عام الفیل میں اور آپ کے والد عبد اللہ ابن عبد المطلب چوبیسویں برس
 حکومت کے پیدا ہوئے۔

ہرمز الوشیروان نے آل منذر کو دوبارہ حیرہ میں بسایا طائفہ مذقیہ کو
 قتل کر کے ملت مجوسہ قدیمہ کو قائم کیا۔ اکثر شہر آباد کئے۔ اڑتالیس برس
 حکومت کر کے مر گیا۔ اسکے بعد ہرمز بن الوشیروان بادشاہ ہوا۔ ہشام لکھتا
 ہے کہ یہ بھی عادل و منصف۔ نیک مزاج تھا باہن ہمہ شرفاء و رؤساء و
 علماء کو قتل کرتا تھا۔ بادشاہ ترک شاہ نے نین لاکھ فوج لیکر ہرمز پر حملہ کیا
 جب ہرمز اوس سے لڑنے کو ہرات اور باغیس کی طرف گیا تو اوس کی
 عدم موجودگی میں بادشاہ روم نے عراق پر اور خزر کا بادشاہ بابا بواک
 اور عرب کا ایک گروہ فرات کے ساحلی شہروں پر چڑھ آیا غرض کہ چاروں
 طرف سے دشمنوں نے فتنہ و فساد برپا کر دیا۔ ہرمز نے خراسان میں پہنچ کر
 بہرام چوہین کو بادشاہ ترک کے مقابلہ پر بھیجا اور خود وہیں ٹھہرا رہا۔
 بہرام نے بادشاہ ترک کو قتل کر کے اوسکی لشکر کو پسپا کر دیا۔ حال اسباب

۱۔ لوٹ لیا اس کے بعد پرموہ بن شاہ بادشاہ ترک ترکوں کو اکٹھا کر کے لڑنے کو آیا اور بد قسمتی سے بہرام کے ہاتھ گرفتار ہو گیا بہرام نے اوسکو ہرمز کے پاس مقید بھیج دیا اور اوس کے ساتھ جواہر۔ ظروف۔ آلات حرب جو غنیمت میں اوسکو ملے تھے روانہ کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ مال غنیمت دو لاکھ سچاس ہزار اونٹوں پر لدا ہوا تھا۔ والہ اعلم۔

پرویز ہرمز کو بہرام کی اس کامیابی سے اندیشہ ہوا یا یہ کہ اسوجے بہرام کی عزت ہرمز کی آنکھوں میں دوچند ہو گئی اور اسی سبب اراکین دولت نے ہرمز کو بہرام کے طرف سے بدظن کر دیا اور ادھر ادھر کے لگانے والوں نے بہرام کے کان بھی بہر دیئے۔ بہرام نے بخوف جان چند مرزبانوں کو ملا کر یہ رائے قائم کی کہ ہرمز کو تخت سے اتار کے اوس کے لڑکے پرویز (پرویز) کو بادشاہ بنانا چاہئے۔ اس صلاح و شورے میں ہرمز کے اراکین سلطنت بھی شامل تھے۔ پرویز اندون آذربائیجان میں تھا وہیں فوجی اور ملکی افسر مجتمع ہو کر اوس کے سر پر شاہی تاج رکھ دیا اور ہرمز کو تخت سے اتار کر قید کر دیا۔ پرویز۔ بادشاہ ہونے اور ملک پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد بہرام سے ملے اور اوسکو اپنا مطیع بنانے کی غرض سے چلا دونوں سے شیط ہنروان پر ملاقات ہوئی پرویز نے اطاعت کے چند شرائط پیش کئے جس کو بہرام نے تسلیم نہ کیا اسوجے سے دونوں میں لڑائی ہو گئی بہرام نے پرویز کو پسپا کر دیا پرویز سنبھل کر سپرد و بارہ لڑائی کے میدان میں آیا لیکر اوسکی تازہ کوششوں نے کچھ مدد نہ کی اوس کے نائبی ناجی سردار مارے گئے اور یہہ جان بچا کر مدین کی طرف بھاگ نکلا۔ پرویز کا باپ ہرمز طلبشون میں قید تھا اوس سے یہہ خبر بیان کی گئی اور اس بارہ میں مشورہ لیا گیا اوسنے

موربتی بادشاہ روم کے پاس جانے اور اس سے امداد طلب کرنے کی صلاح دی چنانچہ پرویز اس کے پاس گیا اور اپنی حکومت کے بارہویں برس کوٹ کر آیا۔

بعضوں نے اس واقعہ کو یوں بھی بیان کیا ہے کہ پرویز کو جب اپنے باپ سے سو امراجی پیدا ہوئی تو وہ بخوف جان آذربائیجان میں چلا آیا اور وہاں اکثر امراء اور افسران ملکی اور فوجی مجتمع ہوئے مگر کوئی جدید بات پیدا نہ ہوئی اسی اثنا میں ہرمز نے ایک سپہ سالار کو بہرام سے لڑنے کو بھیجا بہرام نے اس سپہ سالار کو قتل کر ڈالا فوج بے سردار ہونے کی وجہ سے مدائن کی طرف بھاگی بہرام نے اس کا تعاقب کیا۔ ہرمز یہ واقعہ سنکر پریشان ہو گیا پرویز اپنے باپ کی پریشانی دیکھ کر نکل پڑا اور اسکو گرفتار کر کے بہرام چوبیس کے مقابلہ پر بخود آیا یہ بھی بہرام سے شکست کھا کر بھاگا اس کے باپ ہرمز نے بادشاہ روم کے پاس جانے کی صلاح دی۔ لیکن پرویز کے ماموں نے یہ کہا کہ ہکو خوف اس امر کا ہے کہ بہرام مدائن میں مبادا جلانا آئے اور ترے باپ کو وار تخت پر نہ بٹھا دے اسوجہ سے بہتر یہ ہے کہ مدائن میں پہونچ کر ہرمز کو قتل کر کے بادشاہ روم کے پاس چلنا چاہئے۔ پرویز نے اس رائے کو پسند کر لیا اور فرات سے عبور کر کے مدائن کی طرف بڑھا مگر بہرام کے تعاقب سے بھجوا کر روم کی طرف بھاگا اثنا داروگیر۔ فرار و تعاقب میں پرویز کے ماموں نقد و یہ بہرام نے گرفتار کر لیا اور سردار روم تک اسکا تعاقب کر کے واپس آیا۔ پرویز معہ اون لوگوں کے جو اس کے ہمراہ تھے انطاکیہ میں پہونچا اور قیصر موربتی سے مدد خواستگار ہوا قیصر موربتی نے اسکی تعظیم و تکریم کی اور اپنی لڑکی مریم سے اسکی شادی کر کے ساتھ ہزار فوج بسرگروہی اپنے ماموں ناطوس کے اسکے

ساتھ کر دیا۔ پرویز جس وقت لشکر روم لئے ہوئے آذربائیجان میں پہنچا اسکا مامون
 بھی بہرام کے قید سے بہاگ کر اس سے آگاہ ہوا۔ پرویز نے نہایت اطمینان سے بہرام پر
 حملہ کیا۔ بہرام شکست کھا کر ترک میں چلا گیا اور پرویز مدائن میں داخل ہوا۔ لشکر
 روم کو ہزار ہا رومیوں کا مال و اسباب اور لکھو کہا روپیے دیکر رخصت کیا۔ اس
 ہزیمت کے بعد ظاہر بہرام۔ شاہ ترک ہی پاس رہتا نظر آ رہا تھا اور اپنے کفاح
 ارادے کے پورا کرنے میں مشغول تھا۔ عجیب نہ تھا کہ یہ ارادہ اسکا پورا ہو جاتا لیکن
 پرویز کی سازش سے خاقان ترک کی بیگم نے بہرام کو زہر دیکر مار ڈالا۔ خاقان ترک
 نے اسیوجہ سے اپنی بیگم کو طلاق دیدیا اور بہرام کی بہن سے بیاہ کر نیکان خواہستگار لوگوں
 بہرام کی بہن نے اس سے انکار کیا۔ پرویز نے تاحیات قیصر روم اپنی بات بنا رکھی
 اور اس سلوک کے معاوضہ میں جو قیصر نے اس کے کس سپہی کی حالتیں
 اسکی ساتھ کیا تھا ہمیشہ تحالیف اور ہدایا بھیجتا رہا لیکن جون ہی قیصر رومیوں
 نے تخت سے اتار کر مار ڈالا اور بجائے اس کے قوفا (فوکس) کو تخت قیصری پر
 بیٹھا یا پرویز رومیوں سے قیصر مقتول کے خون کا بدلہ لینے کے بہانہ سے بڑھ گیا
 جظاہر اسکو قیصر کے بیٹے کے ملجانے سے یہ بہانہ مل گیا تھا اس نے تین سپاہی لارونکو
 تین طرف سے رومیوں کی سرکوبی کو روانہ کیا ایک سپاہ سالار سرزمین شام
 کی طرف روانہ کیا اس نے فلسطین بیت المقدس تک فتح کر لیا اس کے روحی
 پیشواؤں کو گرفتار کر لیا اصلی صلیب کو جو زرین صندوق میں مدفون تھی
 زمین سے نکلوا لیا اور بڑی دہوم دیام سے کسراے فارس (پرویز) کے پاس بھیج دیا۔
 دوسرا سپاہ سالار بلاد مصر کی طرف بھیجا گیا تھا۔ اس نے مصر۔ ہکندریہ۔ بلاد کویت
 پر قبضہ حاصل کر لیا۔ تیسرا سپاہ سالار قسطنطنیہ پر حملہ کرنے کو روانہ کیا گیا تھا اس
 خلیج قسطنطنیہ پر اپنا خیمہ نصب کیا اور رومی ممالک پر حملہ کرنے لگا لیکن رومیوں

میں سے کسی نے ابن مورق (سابق قیصر کے بیٹے) کی اطاعت قبول نہ کی بلکہ انہوں نے بوجہ فسق و فجور اپنے بنائے ہوئے قیصر قو قا کو مار کر ہرقل کو تخت قیصری پر بیٹھا دیا۔ ہرقل نے تخت پر بیٹھے ہی بلاد کسرس (فارس) پر ویز (پرویز) پر فوج کشی کر دی اور نصیبین تک پہنچ گیا۔ پرویز نے اپنے ایک سپہ سالار کو ہرقل کے مقابلہ پر بھیجا۔ یہ موصول میں پہنچ کر رومیوں کی آمد کو روک تھام کر رہا تھا کہ ہرقل نے دوسری طرف سے فوج کسرسے پر حملہ کر دیا۔ کسرسے نے لڑائی کا حکم دیدیا اس لڑائی میں کسرسے شکست کھا کر جمعہ اپنے فوج کے میدان جنگ سے بہاگ نکلا۔ ہرقل تھوڑی دور تک تعاقب کر کے ٹھہر گیا۔ کسرسے نے مستہزم فوج کو بہت سخت سزا دی اور سخراب کو خراسان سے طلب کر کے ہرقل کی لڑائی پر اپنی فوج کا سپہ سالار مقرر کر کے روانہ کیا۔ کسرسے اور ہرقل کے لشکروں سے مقام اذرعات اور بصرے میں مقابلہ ہوا۔ بڑی گہسام لڑائی ہوئی۔ لشکر فارس نے ہرقل کو شکست فاش دی۔ سخراب ارض روم میں داخل ہو گیا۔ اوس کے آبا و کاؤن کو ویران اور وہاں کے باشندوں کو قتل کرتے ہوئے قسطنطنیہ تک پہنچ کر واپس ہوا۔ پرویز نے اوس کو خراسان کی گورنری سے معزول کر کے اوس کے بہائی کو وہاں کا گورنر کیا۔ فارس اور روم کی اسی غالبیت اور غلبیت کے بارے میں سورہ روم کی اول آیات شریفہ نازل ہوئی ہیں۔ طبری کہتا ہے کہ آیہ کریمہ میں ”ادنی الارض“ سے اذرعات اور بصرے مراد ہیں۔ جہاں پر فارس اور روم کی ہم لڑائیاں ہوئی تھیں۔ پھر روم اس واقعہ کے سات برس کے بعد فارس پر غلبہ حاصل کیا اور سلیمان نے جناب باری عزاسمہ کے اسی وعدہ کو گوہن کو اس سے مطلع کیا کیونکہ قریش بوجہ بیستہ رستی فارس کی طرف داری کرتے تھے اور سلیمان اہل کتاب ہونے کے خیال سے روم کو براہ راست نہیں۔ اسی کے

طرف جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے وحیہ کلہی کو نامہ مبارک لیکر بھیجا تھا اسلام کی طرف دعوت کی تھی جیسا کہ ہم آئندہ اخبار ہجرت میں بیان کریں گے۔

شیرویہ

اپرویز نے اپنے آخری زمانہ میں جب زیادہ دنوں تک دستا

کرتار باج خلقی۔ ظلم و تعدی اپنا شیوہ کر لیا تو گون کا مال و اسبابِ ظلم چھین لینے لگا کسی کی فریاد نہ سنتا تھا فریادی کو دھکے دیکر نکلوا دینے لگا۔ رعایا اسنو سے اس سے بد دل ہو گئی۔ ہشام کہتا ہے کہ جب قدر اپرویز کا خزانہ تھا اسقدر

شامان فارس میں سے کسی کا نہ تھا اسکی فتح و نصرت کی سوجین خلیج قسطنطنیہ اور افریقہ تک پہنچ گئی تھیں۔ مدائن میں جاڑے کی فصل میں رہتا اور

کرمیون میں ہمدان چلا جاتا تھا اس کے بارہ ہزار ہیکمات تھیں ہزار جنگی ماہی پچاس ہزار سوار ہر روز سلامی کو آتے تھے صد ہا آشکدہ بنوائے اور

اون میں ہزار ہا سخاں مقرر کئے۔ اوس کے مصارف کو اپنے ملک کا اٹھارہ برکے خرچ وقت کر دیا۔ اس کے خزانہ کا کوئی حد و شمار نہ تھا یہہ اخیر زمانہ میں اسکو

مغرور ہو گیا کہ شرفا و درو سوار کو حیرت بخشنے لگا۔ چھتیس ہزار قیدیوں کو مار ڈالا حکم دیدیا جس سے اراکین دولت نے اسکی مخالفت کی داروغہ قید خانہ اون

سب کو چھوڑ دیا اور اوہ نہیں کے ساتھ اوس کے لڑکے شیرویہ کو بھی چھوڑ دیا اسکا نام قباد تھا اسکو بھی اپرویز نے اور لڑکوں کے ساتھ قید کر دیا تھا کیونکہ

نجومیون نے اس سے کہہ رکھا تھا کہ تیرا ہی لڑکا تجھ کو قتل کریگا۔ الغرض شیرویہ کے پاس جب وقت وہ کل قیدی جھگڑا مارے جائیگا اپرویز نے حکم دیدیا تھا

مجمع ہو گئے تو اوس نے شاہی قصر پر حملہ کر دیا اور اپرویز کو گرفتار کر لیا اپرویز نے خط و کتابت کر کے اپنی مخلصی کی راہ نکالی لیکن اہل دولت کی مخالفت

سے مجبور ہو کر شیرویہ نے اپنے باپ کو اوس کے حکومت کے اڑتیش میں سے بعد

قتل کر ڈالا جب اس کی خبر اوس کی دونوں بہنوں بوران۔ ازرمیدخت کو ہوئی تو وہ روتی ہوئیں آئین اور شیروہ کو سخت لعنت و ملامت کرنے لگیں شیروہ یہی رونے لگا۔ سر سے تاج اتار کر پہنیکد یا آہٹہ پہنے حکومت کر کے بعارضہ طاعون مر گیا اسکا انتقال ہجرت کے ساتویں سال واقع ہوا جیسا کہ سہیلی نے لکھا ہے۔

اردشیر
اور اسکے بعد

شیروہ کے مرنے کے بعد اردشیر بادشاہ بنا یا گیا یہاں اوس وقت میں سات برس کا تھا اس کے سوا شاہی خاندان نہ رہا تھا کیونکہ ابرو نیزے چھوٹے بڑے۔ لڑکے پوتے سہوں کو قتل کر ڈالا تھا خشنش بہادر (خوانسار) نے ملک کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا اس نے حکمرانی اچھی کی۔ شہر ایران (شہر پار) نامی ایک شخص انطاکیہ میں رہتا تھا اور وہ ابرو نیز کے سلطنت کا رکن شمار کیا جاتا تھا شام اسکو جاگیر میں دیا گیا تھا چونکہ اس سے بوقت تخت نشینی اردشیر مشورہ نہ لیا گیا تھا اسوجہ سے یا بوجہ کم سنی اردشیر بگڑ گیا لشکر لیکر چڑھ آیا خشنش بہادر کا شہر طیسون میں محاصرہ کر لیا اثناء لڑائی میں کسی سپاہی نے قلعہ کا دروازہ کھول دیا۔ شہر ایران قلعہ میں داخل ہو گیا۔ خشنش کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا۔ اور اوسکے ساتھ کسی امراء فارسی مار ڈالا اس واقعہ کے بعد اردشیر اوٹھا لیکن اوٹھتے ہی مارا گیا ڈیرہ برس اسکی حکومت رہی اردشیر کے قتل کے بعد شہر ایران تخت پر بیٹھا حالانکہ خاندان شاہی سے نہ تھا۔ اراکین سلطنت کو شہر ایران کا یہ فعل ناگوار گزرا وہ لوگ اس کے قتل کی درپردہ فکر کرنے لگے۔ ایک روز یہ ایرانی فوج کا جائزہ لے رہا تھا کہ ایک سوار نے پہونچ کر نیزہ مار کر گھوڑے سے نیچے گرا دیا پھر کیا تھا جتنے سوار اس وقت موجود تھے سبھوں نے مارنا شروع کر دیا۔ جب شہر ایران کا کام تمام ہو گیا

تو بادشاہ بنانے کی فکر ہوئی چونکہ شاہی خاندان میں اولاد ذکر سے کوئی
موجود نہ تھا اسوجہ سے بوران بنت ابروین تخت حکومت پر بیٹھائی گئی اس نے
انتظام و انصرام ممالک کے لئے فرخ بن ماجد شیراز کو جو صلیبی حکمرانوں کا بیٹا اور
شہر ایران کا رشتہ دار تھا اپنا وزیر بنایا اس نے لوگوں سے خراج معاف کر دیا
داد دہش سے رعایا کو خوش رکھا۔ صلیب کو جو وشلیم میں واپس بھیجا یا ایک
برس چار مہینے حکومت کر کے مر گئی اس کے بعد خشنشہ (اسکا چچا زاد بھائی)
بیس روز تک حکمران رہا بعد ازاں ارزمیدخت بنت ابروین حکمرانی کیلئے
منتخب کی گئی۔ یہ بہنایت حسین و جمیل عورت تھی۔ فرخ ہرمز۔ خراسان کا
گورنر اس پر عاشق ہو گیا شادی کا پیام بھیجا ارزمیدخت نے کہلا بھیجا کہ ”تم نے
یہ پہلے سے کیوں نہ کہا اب چونکہ میں ملکہ ایران ہو گئی ہوں اور یہ مجھ پر حرام
ہے تم شب کو میرے پاس آؤ میں دربان سے کہہ رکھوں گی“ فرخ ہرمز یہ سن کر
مارے خوشی کے پہولانہ سمایا۔ خراسان میں اپنے لڑکے رستم کو بجائے اپنے
چھوٹے ارزمیدخت کے پاس آ پہونچا اور شب کو شاہی محل میں داخل ہو نیلے
تھوڑے چلا ارزمیدخت نے داروغہ مجلس کو پہلے سے اسکے قتل کا حکم دے رکھا تھا
اوس نے اسکو پہونچتے ہی قتل کر ڈالا۔ جب اس واقعہ کی خبر رستم کو ہوئی
تو وہ ایک کثیر التعداد فوج لیکر مدائن پر چڑھ آیا۔ ارزمیدخت تاب مقاومت
نہ لاسکی۔ بعضہ کہتے ہیں کہ گرفتار کر کے قتل کی گئی اور بعضوں کا یہ خیال ہے
کہ زہر کے ذریعہ سے مار لی گئی۔ بہر کیف چہمہ جینے اسکی حکومت رہی اسکے بعد

۱۵ انگریزی مورخ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہیں کہ ہرقل جب ایران سے
واپس گیا تھا تو وہ اپنے ساتھ اس صلیب کو لگیا تھا جو اسکی کامیابی کی ہیبت بڑی
یادگار سمجھی جاتی ہے۔

اردشیر بن بابک کے نسل سے ایک شخص کو تاجدار بنا یا اور ہٹوڑے دونوں کے
 بعد اسکو بھی مار ڈالا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ شخص اپرویز کی اولاد سے تھا
 فرخ زاد بن خسرو اسکا نام تھا۔ خیر خواہان دولت قریب نصیبین کے حصن
 حجارہ سے اسکو ڈھونڈ کر مدائن میں لائے تخت پر بیٹھا یا پھر اسکو
 مخالف ہو کر تخت سے اوتار کر مار ڈالا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ شخص تاجدار
 مہرشنش مارا گیا تو اراکین سلطنت فارس بادشاہ بنائے کیلئے خاندان
 شاہی کی جستجو کرنے لگے اتفاق سے یسائی میں ایک شخص مل گیا جسکا فیروز بن
 مہرشنش نام تھا اسکو بعض خشنشہ بھی کہتے ہیں اسکی ماں پہا رخت بنت
 یزاد قرار بن الوشیر وان تھی اسکو لوگوں نے گراہتا بادشاہ بنا یا اور چند دنوں
 کے بعد اسکو تخت سے اوتار کر مار ڈالا۔ اس کے بعد ایک شخص حصن حجارہ
 (قریب نصیبین) سے لایا گیا۔ تخت حکومت پر بیٹھا یا گیا۔ پہرچہ مہینہ کے بعد
 نزع سلطنت کے ساتھ اسکی نزع روح بھی کر لی گئی۔

یزدجرد اسکے بعد یزدجرد بن شہریار بن اپرویز جو اپنے دادا کے خوف سے
 بہاگ گیا تھا اور آتشکدہ صطخر میں رہتا تھا اسکو اہل صطخر نے بادشاہ بنا لیا
 جب یہ سننا کہ اہل مدائن نے ابن خسرو فرخ زاد کو تخت سے اوتار دیا ہے اور
 اسکو اپنے ہمراہ لئے ہوئے مدائن میں لے فرخ زاد کو اسکی حکومت ایک برس
 کے بعد مار کر یزدجرد کو بادشاہ بنایا یہی فارس کا آخری بادشاہ ہے اس نے
 بالاستقلال حکومت کی اس کے زمانہ میں حکومت فارس کمزور ہو گئی چاروں
 طرف سے دشمنان دولت نکل پڑے اسی زمانہ میں اسکی حکومت کے دو سر برس
 اور جو روایت بعض چھ برس عرب کے مسلمانوں نے فارس پر حملہ کیا جن کے
 فتوحات اور کامیابیوں کے مفصل واقعات فتوحات اسلامی میں ہم لکھیں گے۔

یزدجرد تقریباً بیس برس حکومت کر کے مرو میں مارا گیا۔ یہی سلاطین
اکاسرہ ساسانیہ کے حالات تھے۔ طبری نے اس کے آخر میں لکھا ہے کہ جمیع
سنین عالم جنات آدم علیہ السلام زمانہ ہجرت تک بزعم یہود چار ہزار چھ سو بائیس
برس ہوتے ہیں۔ اور خیال انصار کے جیسا کہ یونانیوں کی توریت میں ہے
پانچ ہزار نو سو بانوے برس اور بقول اہل فارس زمانہ قتل یزدجرد تک چار ہزار
ایک سو اسی برس ہوتے ہیں۔ یزدجرد اون کے نزدیک سنہ ہجری میں قتل کیا گیا۔
اور اہل اسلام یہ روایت کرتے ہیں کہ مابین آدم اور نوح علیہما السلام کے دس
قرنین گزری ہیں۔ ایک تین سو برس کا ہوتا ہے۔ اور مابین نوح اور
ابراہیم علیہما السلام کے دس قرنین اور مابین ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام
کے دس قرنین گزری ہیں۔ نقل کیا اسکو طبری نے ابن عباس اور محمد
بن عمرو بن واقد اسلامی نے اہل علم کی ایک جماعت سے طبری بڑا مسلمان
فاریسی اور کعبہ اخبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہتا ہے کہ مابین جناب عیسیٰ علیہ السلام اور
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ فترت چھ سو برس تک ہا واللہ
اعلم بالحق في ذلك والبقاء لله المولود القهار۔

و (من ترجم) مجھکو اسوقت تک کوئی ایسی کافی شہادت نہیں ملی کہ جس میں
رستم گرد یا شاہنامہ کے عجیب غریب قصوں کو سچا باور کرتا۔ بعض واقعہ
اوس کے ضرور صحیح ہیں مثلاً رستم کا اپنے بادشاہ کیخسرو کے چوڑا نیکو جسوقت
وہ بین میں گرفتار ہو گیا تھا فوج لیکر جانا لیکن پہر ہی اوس کے مشہور بہت کچھ
روپہ نہیں چلنا جمیں رستم کو اپنی دلاوری۔ شجاعت و کہانی کا موقع ملا تھا گوہم
ممکن ہے کہ ان عجیب و غریب حکایات کا پتہ ایران کی پورانی تواریخ سے
مل جائے۔ مگر اون کی نسبت یہ امر مشہور ہو رہا ہے کہ ایرانی مورخ جو ہل

یونان - روم - لاطینی کے انساب

دنیا کی عظیم انشان گروہوں میں سے باعتبار حکومت و سلطنت کے ایک یہ گروہ بھی ہے انکی دو بڑی حکومتیں تھیں ایک اسکندر کی دوسری قیصرہ کی جبکہ زمانہ اسلام نے پایا ہے یہ وہی لوگ ہیں جو شام میں حکومت کر رہے تھے۔ باتفاق محققین یہ سب یافث بن نوح علیہ السلام کی طرف نسبتاً منسوب کئے جاتے ہیں۔ کندی سے روایت کی جاتی ہے کہ یونان۔ عابر بن قانع کی نسل سے ہے۔ اور وہ اپنے بہائی قحطان سے رنجیدہ ہو کر سحر اپنے اہل و عیال کے یمن سے جلا وطن ہو کر آخر تجہ (فرانس) اور روم کے درمیان آٹھرا سینیں اوسکا نسب مل جلیگا لیکن ابوالعباس نے اسکی مخالفت کی ہے جیسا کہ اوس کے اس قول سے ظاہر ہوتا ہے۔

تخلط یونان بقحطان ضلۃ * لعمری لقد باعدت بینہما جلا
اسیوجہ سے اسکندر کو قمع میں شمار کرتے ہیں حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ وہ یافث کے نسل سے ہے بعد اس کے محققین کل روم کو یونان اغریقی لاطینیون کی طرف منسوب کرتے ہیں اور یونان کا ذکر توریت میں آیا ہے کہ وہ یافث کے مہلبی اولاد سے ہے اسکا نام یافان ہوتا۔ عرب نے اوسکو سحر کر کے یونان کر دیا۔ ہریشوش نے غریقیون کے پانچ گروہ قائم کیا ہے جو ہر ایک یونان کے پانچ لڑکوں کی تھیں۔ حبیلہ۔ ترشوش۔ دو داغ۔ ایشانی کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور ایشانی کی نسل شاخون میں سجینیہ۔ ایشاش۔ شمالا۔ طشال۔ جدمون کو شمار کیا ہے اور روم لاطینیون کو کی طرف منسوب کیا ہے لیکن اون یاچون میں سے کسی خاص کی طرف انکو منسوب

ہنیں کیا اور افریج کو غطربا بن عومر بن یافت کے نسل سے لکھا ہے اور صفالہ کو
اوسکا نسی بہائی بتایا ہے۔ وہ تحریر کرتا ہے کہ اس گروہ میں حکومت بنی اشکان
بن عومر کر رہے تھے اور قوط کو مادائی بن یافت کی طرف منسوب کیا ہے اور افریج
او کھانسی بہائی قرار دیا ہے۔ پھر دوبارہ قوط کو ماعون بن یافت کی طرف
منسوب کر کے لاطینیوں کو اون کا نسی بہائی پھیرایا ہے اور اون میں سے
قاللین کو رفا بن عومار کی طرف اور طوبال بن یافت کی طرف اندکس۔
ایطالیہ۔ ارکادیوں کو اور طبراش بن یافت کی طرف اجناس ترک کو
منسوب کیا ہے۔ اوس کے نزدیک غریقیوں کا نام کل ابنا یونان کو شامل
ہے اوس نے روم کو غریقیوں اور لاطینیوں پر تقسیم کیا ہے۔ ابن سعید
بروایت یہ بھی تواریخ المشرق سے نقل کرتا ہے کہ یونان۔ علجان بن یافت
لڑکا ہے۔ اسوجہ سے اونکو علوج کہتے ہیں۔ اس نسب میں سوائے ترک کے
کل شمال والے شریک ہیں اور یقینی شعوب ثلاثہ۔ یونان کے اولاد سے ہیں۔
اغریقی۔ اغریقی بن یونان کے۔ روم۔ رومی بن یونان کے۔ لاطینی۔
لطین بن یونان کے نسل سے ہیں۔ اور کندر رومیون میں سے ہے۔ والد علم
انین سے جہان تک حکو علم ہے سردست ہم اونکی اون دو حکومتوں کا ذکر کیا چاہتے
ہیں جو زیادہ مشہور و معروف ہیں۔ والد الموفق للصواب۔

اخبار دولت یونان

یونانیوں کے دو شعبے ہیں ایک غریقی دوسرے لاطینی۔ ان لوگوں نے اپنے رہنے کے لئے معہ کل اپنے برادران بنی یافت مثلاً صقلیہ۔ ترک۔ افریجہ۔ وغیرہ کے معمورہ عالم میں شمالی جانب کو اختیار کر لیا اور اس کے وسط میں مابین جزیرہ اندلس بلاد ترک تک مشرق میں طولاً اور مابین بحر محیط اور بحر رومی میں عرضاً قابض و متصرف ہو گئے۔ لاطینیوں نے اس کے جانب غربی کو اور غریقیوں نے شرقی جانب کو اپنا مسکن بنا لیا۔ ان دونوں کے درمیان میں خلیج قسطنطنیہ واقع ہے۔ ان دونوں شعبوں میں دو بڑی مشہور سلطنتیں گزری ہیں۔ غریقیوں نے اپنے کو یونانیوں کے نام سے مخصوص اور موسوم کر لیا انہیں میں کا اسکندر بھی تھا جو دنیا کے نامور بادشاہوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ جیسا کہ ہم نے بیان کیا خلیج قسطنطنیہ کے شرقی جانب مابین بلاد ترک اور دروب شام کے رہتے تھے۔ بعد ازاں انہوں نے بلاد ترک۔ عراق۔ ہند اور ارمینیہ وغیرہ بلاد شام میں اور بلاد مقدونیہ۔ مصر۔ اسکندریہ لیبیا ان کے ملوک بلاد طینیہ کے نام سے معروف ہیں ہر وشیوش مورخ روم انہیں غریقیوں میں بنو مجدوں اور بنو اثناش کو شمار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ حکماء اثناشیوں انہیں کبیرف منسوب ہوتے ہیں۔ انہیں کے شعوب سے بنو لطان ہیں اور کل مجدوں بنو شمالا بن ایشاہیں لیکن پیردوسرے مقام میں لکھا ہے کہ مجدوں۔ شمالا کے بہائی ہیں۔ واللہ اعلم۔

اس گروہ کا یہ خاندانی تفرقہ فارس و قبط و بنی اسرائیل کے پہلے گروہ ہے اس میں اور ان کے برادران بھی لاطینیوں میں اکثر ایمان۔ فساد اچھوتے ہیں۔

تا آنکہ تخت فارس پر شاہان کینیہ کے بیٹے کا دور آیا اور ہونے لگا ان کو
 اپنی اطاعت پر مجبور کرنا چاہا مگر انہوں نے انکار کیا تب فارس والوں نے
 ان کے خلاف قبضہ کو اوہار کر ان سے لڑا دیا یونانیوں کو اس لڑائی میں
 ناکامی ہوئی اور انہوں نے مجبوراً فارس کے خراج کو قبول کر لیا فارس
 والوں نے صرف خراج لینے پر اکتفا نہ کر کے اپنی طرف سے ایک شخص کو اپنا
 گورنر مقرر کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ افریڈون نے اوپر اپنے لڑکے کو
 حاکم مقرر کیا تھا اور اسکندر کی دادمی اسی کے نسل سے تھی۔ ابن سعید
 کہتا ہے کہ بعد یونان کے اوسکا لڑکا اغریقش خلیج قسطنطنیہ کے جانب شرقی
 حکمران ہوا اسکے بعد اسکے لڑکے نسل بعد نسل حکمرانی کرتے رہے انہوں نے
 لاطینیوں اور روم کو زیر کیا ان کے ملک کا دائرہ ارمینہ تک بڑھ گیا۔
 ان میں سے بڑا بادشاہ ہرقل جبار بن ملکان بن سلقوس ابن اغریقش
 گزرا ہے مورخین بیان کرتے ہیں کہ اس نے ہفت اقلیم کے بادشاہوں
 سے خراج لیا۔ اس کے بعد اسکا لڑکا یلاق بادشاہ ہوا اسی کے طرف
 یلاقہ منسوب ہوتے ہیں جو اس وقت تک بحر سودان کے کنارے پر
 باقی ہیں یہ ملک اسی کے اولاد کے قبضہ میں رہا تا آنکہ اسکے بیسی بہائی
 روم کا غلبہ ظاہر ہوا اسکا پہلا بادشاہ ہرودس بن منطرون بن رمی
 بن یونان ہوا اس نے ہرتینون گروہون (لاطینی۔ رومی۔ یونانی) کو
 حکومت کی اس کے بعد کے ہر بادشاہ اسکے نام سے ملقب ہوتے تھے
 اور یہودیہ ان شام ہر اوس شخص کو جو اسکا قائم مقام ہوتا تھا اسی نام
 سے موسوم کرتے تھے بعد اسکے اسکا لڑکا ہرمس بادشاہ ہوا اس نے اور
 اہل فارس سے اکثر لڑائیاں ہوتی رہیں تا آنکہ فارس سے یہ مغلوب ہو گیا

اور اونہوں نے اسکو اپنا باہن گزار بنا لیا اسی کے زمانہ سے یونانیوں کی حکومت
 منسحل ہو گئی اور اونہیں چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم ہو گئیں افریقیوں نے
 اپنا ایک سردار علیحدہ بنا لیا اور اسطیس نے بھی ایک یس
 جداگانہ مقرر کیا مگر یہ کہ شاہنشاہ کا لقب صرف بادشاہ روم ہی کے لئے
 مخصوص رہا ہر مہم کے بعد اسکا لڑکا سطرلوس تخت حکومت پر بیٹھا نہی
 بدستور بادشاہ فارس کو خراج دیتا رہا اسکا پورا زمانہ حکومت لاطینیوں
 اور افریقیوں کی لڑائی میں صرف ہوا اس کے بعد فیلیقوس ابن سطرلوس
 سریر آراء حکومت ہوا۔ اسکی مان سترم نسل فریدون سے تھی جس کو
 افریدون نے اپنی طرف سے یونان کا حکمران مقرر کیا تھا یہ جس وقت
 تخت حکومت پر بیٹھا اس نے شہر افریقیہ کو ویران کر کے شہر مقدونہ اپنے
 ممالک محروسہ وسط میں خلیج قسطنطنیہ کے غریب جانب آباد کیا علم دوست
 حکماء سے محبت رکھنے والا تھا اسوجہ سے اس کے زمانہ حکومت میں علم و حکمت
 کی بہت ترقی ہوئی اس کے بعد اسکا لڑکا اسکندر بادشاہ ہوا اسکا علم
 حکیم ارسطو تھا۔

اسکندر ہر شیشوش تحریر کرتا ہے کہ اسکا باپ فیلیقوس بعد اسکندر
 بن تراوش کے تخت حکومت پر بیٹھا اور فیلیقوس نے بنادہ بت تراوش کا داماد
 جس سے اسکندر اعظم پیدا ہوا۔ اسکندر بن تراوش کی حکومت چار
 ہزار آٹھ سو سنہ دنیا و کمی میں بنا، رومہ کے چار سو برس بعد ہوئی ہے
 اور وہ اپنی حکومت کے ساتویں برس بحالت محاصرہ رومہ لاطینیوں
 کے ہاتھ سے مارا گیا اسکے مارے جانے کے بعد افریقیوں اور روم کا حاکم
 اسکی ہمیشہ کا داماد فیلیقوس ابن آمنہ بن ہرکلس ہوا۔ لوگوں نے اس کے

ابتدائے زمانہ حکومت میں اکثر بغاوتیں کیں لیکن اس کے حسن تدبیر اور
کوششوں اور خوفناک لڑائیوں نے انکو اسکا مطیع کر دیا اور اس نے
اون لوگوں پر پورا تسلط اور غلبہ حاصل کر لیا اس نے قسطنطنیہ بنانا چاہا
لیکن جو مانیوں نے مزاحمت کی تب اس نے کل روم اور غریقیوں کو مجتمع کر کے
اونپر حملہ کر کے المانیہ سے جبال ارمینہ تک اپنے قبضہ تصرف میں لے لیا اسی زمانہ
میں اہل فارس۔ شام۔ اور مصر پر محکم کے ساتھ حکمرانی کر رہے تھے اس نے
اون سے لڑنیکا ارادہ کیا لیکن اثناء راہ میں کسی لاطینی نے نامردی کے حملہ
سے اس کے زندگی کا خاتمہ کر دیا بعدہ اسکا لڑکا اسکندر تخت نشین ہوا۔
بادشاہ فارس نے بدستور سابق اس سے خراج طلب کیا جیسا کہ اس کے
باپ فیلقوس کے زمانہ میں خراج جاتا تھا۔ اسکندر نے یہ کہہ لیا ہیجا کہ میں نے
اوس مرغی کو ذبح کر کے کھا ڈالا جو سونے کا انڈہ دیتی تھی بعد اس کے اسکندر نے
بلا د شام پر حملہ کر کے بیت المقدس کو ڈھائی سو برس بعد فتح بخت نصر فتح کر لیا
اور نہایت ینک بنتی سے تقربا قربانی کی۔ اہل فارس کو اسکی یہ کامیابی
شان گذرین اسوجہ سے اونہوں نے دارا کو اسکی لڑائی پر اوہارا چنانچہ
دارا نے ساٹھ ہزار سواروں کو لیکر اسکندر پر حملہ کیا۔ اسکندر نے بھی
چہہ سوا اپنے ہم قوم کو لیکر مقام موصل میں دارا کا مقابلہ کیا دارا کو اس
لڑائی میں شکست ہوئی اور وہ اکثر بلاد شام کو فتح کر کے ترسوس میں لوٹ آیا
دارا نے اسکا ترسوس میں محاصرہ کیا لیکن پہر بھی ناکام رہا اسکندر نے
دارا کی ہزیمت کے بعد اسکندریہ کو آہا د کیا بعد ازان مشامت اعمال سے
دارا نے پہر پہر حملہ کیا اثناء لڑائی میں دارا کو دو سپاہیوں نے جو
اوسکے لشکر کے تھے مار ڈالا۔ پہر کیا تھا اسکندر نے بلا مزاحمت غریے فارس کے

قبضہ کر لیا شاہی شہر کو منہدم کر دیا اس کے معلم ارسطو نے یہی تدبیر سہجانی
کہ ملک فارس پر چھوٹے چھوٹے ملوک انہیں مین سے مقرر کر دیئے جائیں ہیں
سب آپس میں لڑیں بھڑینگے اور یونان ان کے طرف سے بے فکر رہیگا۔ اس تدبیر
نے یہی تدبیر کی فارس میں بہت سی چھوٹی چھوٹی سلطنتیں قائم کر کے
چلتا پھرتا نظر آیا۔ فارس میں اس وقت سے طوائف الملوک کا زمانہ شروع ہوا
ارسطو حکیم معلم ارسطو یونانیوں میں سے ہے اسکا مسکن شہر اٹینا
میں تھا نامی اوار بڑے حکماء عالم میں اسکا شمار ہے افلاطون حکیم یونانی کا
حکمت میں یہی شاگرد ہے اس کے میاں (پالکی) کے ساتھ صد ہاتھ ماذہ

۱۔ معلم ارسطو کا نام ارسطاطالیس فیلسوف ہے یہ ننّا نوے اولمپاد کے پہلے سنہ میں پیدا
ہوا اور ایک سو چودہ اولمپاد کے ۳۳۷ء میں انتقال کیا ترستھہ برس کی عمر پائی۔ اس کے
باپ کا نام نیقوماقوس حکیم تھا بادشاہ مقدونہ کا یہی مصاحب تھا۔ ارسطو شہر اسٹاچیر
(مضافات مقدونہ) میں پیدا ہوا اسکے ماں باپ عالم طفلی ہی میں انتقال ہو گئے اس کی وجہ سے
اسکا ابتدائی زمانہ عمر فسق و فجور میں گزرا سارا سرمایہ باپ کا جمع کیا ہوا مال عیش و
عشرت میں اوڑا دیا جب تنگدستی نے ستایا تو سپہگری سیکھنے لگا لیکن بوجہ مخالفت طبیبوں
گہیرا تا تھا ایک روز تنگ آکر دفعیس کاہن کے پاس گیا اس نے اسکو شہر اٹینا جانے اور
علم و حکمت سیکھنے کی ہدایت کی اس وقت اسکی عمر اٹھارہ برس کی تھی یہی حسب ہدایت
کاہن مذکور اٹینا میں پہونچکر مکتب افلاطون میں بیس برس تک پڑھتا رہا تنگدستی
کی وجہ سے بعض خاص خاص دوائیں اپنے ہاتھوں سے بنا کر فروخت کر کے اسکی قیمت
سے گزران اوقات کرتا تھا آواز اسکی باریک انگبین چھوٹیں بتلی پنڈلیاں سر پہ الفہم تھا
اکثر مسائل علمی میں اپنے استاد کا مخالف ہو جاتا تھا جب یہی مدرسہ افلاطون کے
فارغ التحصیل ہو کر نکلا تو اٹینا والوں نے اسکو بادشاہ فیلیپس (فیلقوس) پدر
باقی صفحہ ۶۹ میں

پڑھتے ہوئے چلتے تھے اسیوجہ سے اس کے تلامذہ مشائین کے نام سے مشہور ہوئے۔ افلاطون حکیم سقراط کا شاگرد ہے اسکو خود اسکی قوم نے زہر دیکر مار ڈالا۔ اسوجہ سے کہ اس نے اونکو بت پرستی سے منع کیا تھا اس نے علم و حکمت کی تعلیم حکیم فیثاغورس سے پائی بیان کیا جاتا ہے کہ فیثاغورس تالیس حکیم ملطیہ کا شاگرد ہے اور تالیس کو تلمذ ہے لقمان حکیم سے منجملہ حکماء یونان کے دیکھراطیس اور اکلثیاغورس بھی ہیں یہ لوگ علم حکمت کے علاوہ علم طب میں بھی کامل مہارت رکھتے تھے۔ اسی کے شاگردوں میں سے جالینوس بھی تھا جو زمانہ جناب عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام میں گزرا ہے اور اوسکی قبر صقلیہ میں ہے۔ ارسطو نے کتاب ہرمنس کی شرح لکھی اور جس کا ترجمہ مصری زبان میں یونانی سے ہوا اس میں اکثر علوم اور حکمت اور طلسمات کے اسرار اور اونکی شرح ہے اور اوسکی کتاب الاسطماخیس میں اہل اقلیم سبعہ کی عبادات کا حال لکھا ہے کہ یہ لوگ کو اکب سیارہ کی پرستش

(لغیہ نوٹ صفحہ ۶۸)۔ اسکندر کے پاس اپنا سفیر کر کے بھیجا اس نے حق سفارت خوب ادا کیا جب وہاں سے ایک مدت کے بعد مراجعت کر کے شہر اثنیا میں آیا تو مدرسہ افلاطون میں معلم اکسینو قراط کو درس دیتے ہوئے دیکھ کر خود درس و تدریس و تعلیم پیش قول ہو گیا اور برخلاف مذہب افلاطون ایک جدید مذہب ایجاد کیا جس سے جمیع علوم اور بالخصوص علم فلسفہ اور سیاست میں اسکی بہت بڑی شہرت ہو گئی بعد چندے بادشاہ فیلیپس نے اسکو شہر مقدونیہ اپنے لڑکے اسکندر کے تعلیم کے غرض سے طلب کر لیا اسکندر کی عمر اسوقت میں چودہ برس کی تھی یہ آٹھ برس تک اسکندر کو تعلیم دیکر پھر شہر اثنیا میں چلا آیا اور تیرہ برس تک لوگوں کو تعلیم دیتا رہا۔ سُبند کے کسی کاہن نے اسکو کفر و الحاد سے ہتم کیا یہ خوف جان اثنیا چھوڑ کر بہاگ نکلا جزیرہ انیون چلتے ہوئے بالقصد یا اتفاقاً دریامین ڈوب کر مر گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ ارسطو عارضہ قولنج میں مرا۔ والد اعلم۔ تاریخ فلاسفہ۔

کرتے ہیں فلان اقلیم والے فلان ستارہ کی پرستش کرتے ہیں الی غیر ذالک اور کتاب
الاستماطیس میں شہروں اور قلعوں کے فتح کرنے کی تدابیر بذریعہ طلسمات تحریر کی گئی ہیں
اوس میں پانی برسانے۔ پانی کھینچنے کی طلسمات بھی مذکور ہیں اور کتاب شطرنج
میں منازل قمری کا بیان ہے علاوہ ان کے اونکی تصانیف سے اور کتابیں بھی ہیں
جنہیں اوس نے فردا فردا اعضاء حیوانات اور احجار و اشجار و حشائش کے منافع
اور خواص لکھے ہیں۔

الغرض اسکندر فارس پر قابض ہونے کے بعد بلاد ہند کی طرف بڑھا اور
اوس کے اکثر حصہ پر قبضہ کر لیا اوس کے بادشاہ فور کو شکست پر شکست دیکر
متعدد ریٹائیوں کے بعد گرفتار کر لیا۔ چین۔ سندھ کے ملوک اس کے مطیع
ہو گئے افریقہ۔ مغرب۔ افریجہ (فرانس) صقالہ۔ سودان۔ بلاد خراسان۔
ترک کے ملوک اس کو سالانہ خراج اور نذرانہ بھیجتے تھے۔ غالباً تمام ملوک عالم
اس کے مطیع تھے بابل میں اس کا انتقال ہوا جب کہ اسکی عمر کے بیا لیس مرچے
طے ہو چکے تھے اور بارہواں سال اسکی حکومت کا ہتاسات برس قبل قتل دارا
اور پانچ برس اوس کے بعد بعضے کہتے ہیں کہ یہ سموم مرا ہے اسکے عامل نے جو قتل
میں رہتا تھا اس کو زہر دیکر مار ڈالا وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ اسکی مانجے اسکندر
سے اسکی کچھ شکایت کی تھی اور اسکندر نے اوس سے اسکی سزا دی کا وعدہ
کیا تھا۔ واللہ اعلم۔

حکومت بطالسمہ بطری کہتا ہے کہ اسکندر کے بعد جب اوس کے
لڑکے اسکندر روس کو تخت نشین کیا تو اوس نے سلطنت اور شاہی ترک کے
فقراۃ زندگی اختیار کر لی اسی وجہ سے شاہی خاندان کا ایک دوسرے شخص لوٹوس
نامی تخت حکومت پر بیٹھا یا گیا اور وہ بطلموس کے لقب سے ملقب ہوا مسعودی

کہتا ہے کہ اسکندر کے بعد ہر بادشاہ بطلمیوس کے لقب سے ملقب ہوتا تھا۔
 یہ لوگ شہر مقدونیہ کے رہنے والے تھے لیکن انہوں نے اپنا دار السلطنت
 اسکندریہ کو بنا رکھا تھا۔ انہیں تین سو برس کے اندر چودہ ملوک نے حکومت
 کی۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اسکندر کے حالات حیات ہی میں اوس کے چار امراء
 ممالک بعیدہ و قریبہ پر حکمرانی کر رہے تھے۔ چنانچہ بطلمیوس فلپا و اسکندریہ
 مصر مغرب پر اور فیلقوس مقدونیہ اور جو اس سے ملے ہوئے ممالک و م
 تھے اوپر (یہ وہی شخص ہے جس کے نسبت یہ مشہور ہے کہ اس نے اسکندر کو
 زہر دیا تھا) اور دمطرس شام پر اور سکفوس فارس و شرق میں حکمرانی
 کر رہا تھا۔ جب اسکندر مر گیا تو انہیں چاروں نے اپنے مقبوضات اور مقوضہ
 صوبوں کو اپنا بنا لیا۔

ہر وشیوش کہتا ہے کہ اسکندر کے بعد اوسکا سپہ سالار بطلمیوس بن
 لاوی حکمران ہوا اور اسکندریہ کو اوس نے اپنا دار السلطنت مقرر کیا۔
 کلمش بن اسکندر معہ اپنی ماں روشنک بنت دارا اور لینبادہ مادر اسکندر
 کے فمشاندر والی انطاکیہ کے پاس چلا گیا والی انطاکیہ نے ان سبہوں کو
 قتل کر ڈالا اور غریقیوں نے بطلمیوس کی حکومت کی مخالفت کی بطلمیوس
 نے سبہوں کو لڑ کر اپنا مطیع بنا لیا بعد ازاں فلسطین کی طرف بڑھا یہود کو
 شکست دیکر اون میں سے بعض کو قتل کیا۔ بعض کو قید کر لیا اور ان کے
 سردار و نکو فلسطین سے مصر میں جلا وطن کر لایا۔ چالیس برس اس کی
 حکومت رہی اسکا نام شنویشن بن لاغوش ہے۔ اس کے بعد اسکا لڑکا
 فلدیفیش (فیلو قوس) حاکم ہوا اس نے یہودی قیدیوں کو مصر سے آزاد
 کر دیا۔ بیت المقدس کے ظروف واپس کر دیئے بلکہ ظروف طلائی اپنے طرف

اور دیئے شہر اجبار (علماء) یہود کو جمع کر کے تواریث کا عبرانی زبان سے زبان
 روحی اور لاطینی میں ترجمہ کرایا اس نے اڑتیس برس حکومت کی بعد اسکے
 النظریس (اور اخطیس) حکمران ہوا یہ نہایت صلح پسند امن دوست تھا
 اس نے اہل افریقہ سے صلح کر لی اس کے زمانہ میں رومہ کے سپاہ لار نے
 غریقیون پر حملہ کیا اور وہ فائدہ میں رہے چھبیس برس حکومت کر کے
 یہ ہلاک ہو گیا پھر اسکا بہائی فلوڈ باڈمی (فیلونطول) صدر آراء کے حکومت
 اسپر رومہ کے سپاہ لار نے چڑھائی کی اس نے سپاہ لار رومہ کو نہر میت دی
 اور نہایت بیرحمی سے اسکی فوج کو مارتا ہوا رومہ تک پہنچا دیا بعد ازاں
 اس نے یہود پر حملہ کیا اور شام کو اون سے چھین کر اپنے طرف سے شام کا
 حاکم مقرر کیا۔ اثناء لڑائی میں اور بعد اس کے یہی یہودیو نہایت سختی کا
 برتاؤ جاری رکھا بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے تقریباً ستائیس ہزار یہود کو قتل
 کر ڈالا سترہ برس اسکی حکومت رہی بعد اسکا لڑکا ایفانش (افنیقوس)
 بادشاہ ہوا اوسے کے عہد حکومت میں اہل رومہ اور اہل افریقہ میں نزاع
 پیدا ہوئی جو تقریباً بیس برس تک قائم رہی اور اہل رومہ نے صقلیہ کو فتح
 کر لیا اسکا سپاہ لار افریقہ تک بڑھ گیا اور قرطاجنہ کو بھی فتح کر لیا جیسا کہ
 ہم اون کے اخبار میں بیان کریں گے۔ اس نے چوبیس برس حکمرانی کی یہ
 علم الافلاک اور نجوم خوب جانتا تھا کتاب مجسطی اسکی ہے زائد صائم تھا۔
 سترہ برس کی عمر پائی اسکے بعد اسکا لڑکا قلو مانظر تخت حکومت پر بیٹھا
 اسکے زمانہ میں غریقیون نے رومہ پر چڑھائی کی غریقیون کے ساتھ اس
 حملہ میں والی مقدونیہ۔ اہل ارمینیہ۔ عراق والے اور بادشاہ لویہ بھی
 شریک تھا لیکن رومانیون نے ان ہونکو نہر میت دیکر والی مقدونیہ کو

گرفتار کر لیا۔ قلو ماطر بطلموس اپنے ۳۵ سالہ جلوس میں ہلاک ہو گیا بعدہ ایریاں
 تحت نشین ہوا اس کے زمانہ میں اہل رومہ کی حکومت قوی ہو گئی اور انہوں
 نے اندلس پر چڑھائی کی۔ دریا کو عبور کر کے افریقہ پر چڑھ گئے اور اس کے
 بادشاہ اشدریال کو مار ڈالا اور اس کے شہر کو ویران کر دیا بعد اسکے
 کہ نو سو برس اور اس کے تعمیر کو ہو چکے تھے جیسا کہ ہم اون کے اخبار
 میں بیان کریں گے۔ پھر اہل رومہ نے غریقیون پر حملہ کر کے اون کی
 حکومت چھین لی اور ان کے سب سے بڑے شہر قنظہ کو لیلیا اس بطلموس
 کی ستائیس برس حکومت رہی اس کے بعد شوطار (سوطیرا) بن ایریاں
 سترہ برس حکمران رہا بعدہ اسکا بیٹا اسکندر دس برس پہر اسکا
 لڑکا دیونشیش ایک سو تیس برس تک حکمرانی کرتا رہا اسکے زمانہ
 میں رومانیون نے بیت المقدس پر حملہ کیا یہودیہ پر خراج مقرر کیا
 اور قیصر بولش نے معہ اپنے سپہ سالاران فوج کے افریجہ پر اور اسکے
 لمپاش سپہ سالار نے فارس پر چڑھائی کی اور سب پر غالب رہے
 قنظہ اور اس کے بلاد کو لیلیا اس زمانہ میں ترکون نے خرچ
 کر کے مقدونیہ پر دھاوا کیا لیکن رومانیون کے سپہ سالار مشرق
 ہامس نے اونکو لوٹا دیا اس کے بعد دیونشیش مر گیا اور بجائے
 اس کے اوسکی لڑکی کلابطرہ (قیلو نظورا) دو برس حکمران رہی
 بروایت ہرودیشوش تقریباً پانچ ہزار برس یا اس سے کچھ زائد بدو
 اور سات سو برس بنا، رومہ کے بعد اسکا زمانہ حکومت ہوا ہے
 اسی کے عہد سلطنت میں قیصر بولش نے رومہ پر قبضہ کر کے رومانیون
 کی حکومت کا خاتمہ کیا ہے اور یہ واقعہ اس وقت ہوا ہے جبکہ قیصر

جنگ افرنج (فرانس) سے واپس آیا ہے بعد ازاں قیصر نے مشرق کا
 رخ کیا بادشاہ ارمینہ مہانش بر سر مقابلہ آیا لیکن قیصر سے شکست کھا کر
 بغرض امداد ملکہ مصر کے پاس بھاگ گیا۔ مصر کی ملکہ اندون بھی کلا بطرہ
 ہتی اس نے بادشاہ ارمینہ کو بجائے مدد پونہچانے یا پناہ دینے کے اوکا
 سہ کاٹ کر اپنا رخ بڑانے کو قیصر کے پاس بھیج دیا لیکن اس سے
 ملکہ کلا بطرہ کو کچھ بھی فائدہ نہ حاصل ہوا قیصر نے اسپر بھی حملہ
 کر کے مصر و اسکندریہ اس سے چھین لیا یہی یونان کی آخری بطلیموس
 ہے ہیوقت سے یونانیوں کی حکومت جاتی رہی اور قیصر او نکیطر
 سے مصر اور اسکندریہ اور بیت المقدس کا حکمران ہو گیا۔
 بیہقی نے تحریر کیا ہے کہ ملکہ کلا بطرہ نے لاطینیوں پر حملہ کر کے
 انکو مغلوب کیا تھا اور اسکا ارادہ اندکس تک جانیکا تھا لیکن راستہ
 میں پہاڑ حائل ہونے کی وجہ سے رُک رہی بعد چندے بجیلہ و فریب
 اندکش گئے اور اسکو بھی فتح کر لیا اسکی ہلاکت او غشطش بولش ثانی
 قیصر کے ہاتھ سے واقع ہوئی۔ اور ایسا ہی مسعودی نے ذکر کیا ہے
 اور یہ بھی لکھا ہے کہ اس نے بائیس برس حکمرانی کی اس کا شوہر
 انطونیوش (مطرنوس) حکومت مقدونہ اور مصر میں اسکا سپہم تھا۔
 جب او غشطش قیصر نے حملہ کیا اور اسکا شوہر انطونیوش لڑائی میں
 مارا گیا تو قیصر او غشطش نے بعد فتحیابی کے بجز اس سے عقد کرنا چاہا
 اسوجہ سے کہ یہ بقیہ حکماء یونان ہتی لیکن ملکہ کلا بطرہ نے اس کو
 ناپسند کر کے اپنے اور اسکے مارنے کی یہ تدبیر نکالی کہ ایک راستہ میں
 لے یہ واقعہ عجیب و غریب شاید ایوجہ علامہ مورخ نے اسکو اپنی تحقیقات میں شامل نہیں کیا۔

ایک زہریلا سانپ پکڑ کے شہ نشین کے گلدستہ میں رکھ دیا اور جب قیصر کے آنے کا وقت ہوا تو اس نے خود گلدستہ کو اوٹھا کر سونگہ لیا جس سے وہ جیون کی تیون بیٹھی رہی جب قیصر آیا اور وہ اس واقعہ عجیب کے آگاہ نہ ہتا اس نے بھی گلدستہ کو اوٹھا کر جیسا ہی سونگہنا چاہا سانپ نے اسکو بھی کاٹ لیا۔ اسی حیلہ سے ان دونوں کا خاتمہ ہو گیا مگر ملکہ کے خاتمہ سے یونان کی حکومت کا بھی خاتمہ ہو گیا اور ان کے علوم بھی ناپید ہو گئے لیکن قدرے قلیل کتابیں ان کے کتب خانوں میں باقی رہ گئیں۔

ہتین جنکو خلیفہ مامون الرشید نے قیرس سے منگو کر عربی میں ترجمہ کروایا ابن عمید نے ملوک مصر و اسکندریہ بعد اسکندر کے چودہ نفر قرار دیا ہے جنکی آخری حکمران ملکہ کلا بطرہ ہے یہ سب بطلیموس کہلاتے تھے جیسا کہ مسعودی نے کہا ہے لیکن اس نے اسکندر کے بعد کے ملوک مشرق اور شام اور مقدونیہ کا کچھ ذکر نہیں کیا جنہوں نے اسکندر کے بعد ملک کو تقسیم کر لیا تھا مان یونانیوں میں سے بادشاہ انطاکیہ کا کچھ تذکرہ آگیا ہے۔ اس نے ملوک مصر کے اسماء بھی لکھے ہیں اگرچہ ان کی تعداد میں سخت اختلاف ہے مگر اس امر پر سبہوں نے اتفاق کر لیا ہے کہ ہر ایک اونمیں کا بطلیموس کہلاتا تھا۔ بطلیموس اول اسکندر کا بھائی یا غلام تھا اسکا نام فلا فاذا قسد یا ارندو اس یا لوغس یا فیلس تھا۔ کسی نے اسکا زمانہ حکومت سات برس اور بعض نے چالیس برس تحریر کیا ہے۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اس کے زمانہ میں کفیوس (میرا خیال یہ ہے کہ یہی بادشاہ مشرق سے) نے قمامہ حلب قنستین

لے کاش یہ بقیہ علوم پہنچ رہا ہو تاکہ دین اسلام انکی آمینش سے پاک و صاف رہتا۔

سلوکیہ ملاذقیہ آباد کیا ہوا اور قدس شریف میں شمعان بن حوینا اور بعد
 اوس کے اوسکا بیانی عازر کا ہن اعظم تھا اس کے حکومت کے نوین سال
 انطوخوس بادشاہ انطاکیہ نے یہود پر حملہ کیا ہوا اور گیارہویں سال حکومت
 میں روم سے لڑائی ہوئی جس میں اوسکا لڑکا اقفاش بطور ضمانت لیلیا گیا
 اور ۱۳۰ جلوس میں انطوخوس کا عقد ملکہ کلابطرہ بنت لوغش سے ہوا
 اور لوغش نے یلاد مقدس کو اوس کے مہر میں لیلیا اونیسویں سال جلوس
 میں اہل فارس اور مشرق نے اپنے اپنے بادشاہوں کو تخت سے اوتار کر
 مار ڈالا اور اون کے لڑکوں کو تخت پر بیٹھایا ہوا اس کے بعد لوغش
 مر گیا۔ پہرا بن عمید کہتا ہے کہ یونان کے ایک سواکٹیس برس کے بعد بطلمیوس
 اسکندروس بادشاہ ہوا اسکا لقب ”غالب اثر“ تھا اس نے مصر اور
 اسکندریہ اور بلاد عربیہ پر اکیس برس حکمرانی کی اسکو فیلادلفوس یعنی
 محب برادر بھی کہتے تھے اسی نے بہتر علماء یہود کو جمع کر کے تورات
 اور کتب انبیاء علیہم السلام کا عبرانی سے یونانی میں ترجمہ کرایا ان علماء
 میں شمعان (جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے) اور عازر بھی تھے جسکو انطوخوس
 نے اس بناء پر قتل کیا کہ انہوں نے بت پرستی سے اوسکو منع کیا ہوا۔

”و اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ تلمائی بطلمیوس تھا اور یہی ملوک
 مقدونیہ سے ہے جس نے مصر پر بھی حکمرانی کی ہے کیونکہ ابن کریون نے
 لکھا ہے کہ اسی زمانہ میں تلمائی نے جو اہل مقدونیہ سے تھا مصر پر قبضہ
 یہی علم دوست تھا اس نے یہود کے شتر علماء جمع کر کے تورات اور کتب
 انبیاء علیہم السلام کا ترجمہ عبرانی سے یونانی زبان میں کرایا اس کے زمانہ
 میں صادق کا ہن تھا“ اور اس نے پینتالیس برس حکمرانی کی جس کے بعد

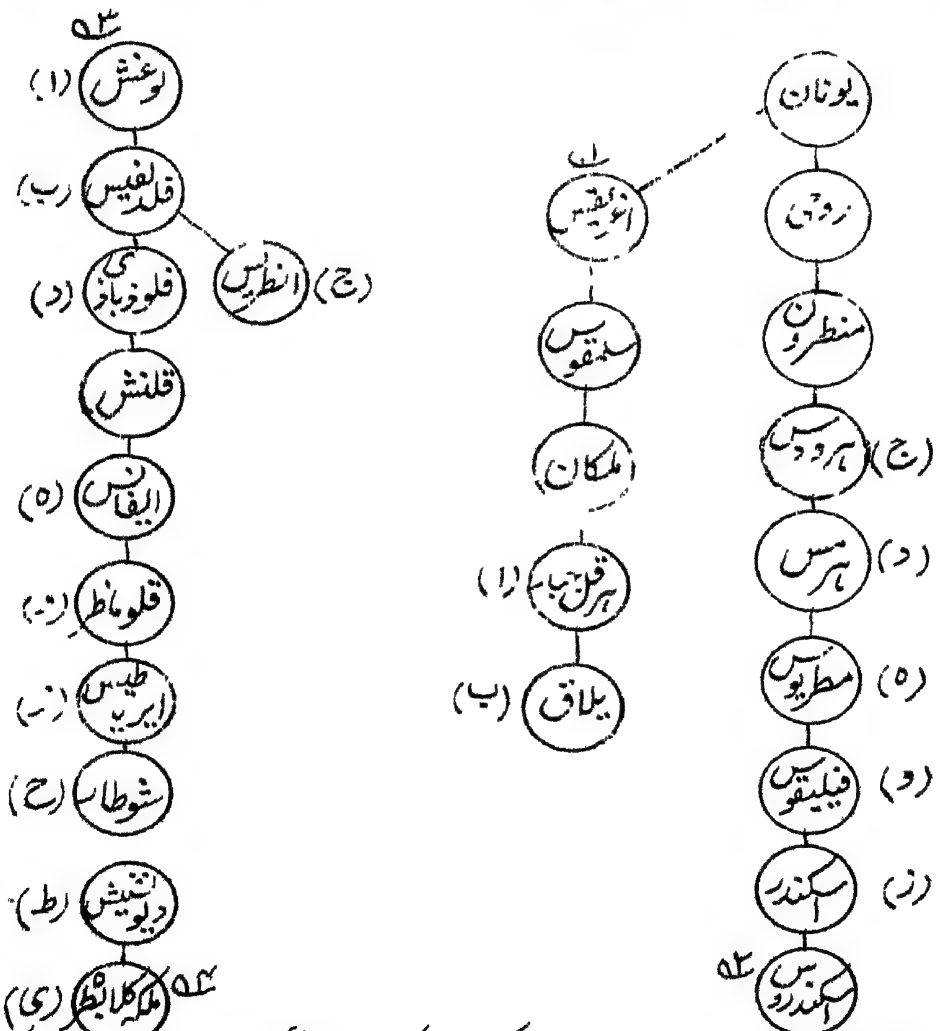
بطلموس ارنبا حاکم ہوا بعضے اسکا نام رغاد سی اور بعضے راگب الانبر
بتاتے ہیں اس نے جو بیکل یا ستائیس برس حکومت کی یہ وہی ہے جس نے
اسکندریہ میں گہوڑ دوڑ کا میدان بنوایا تھا جو زمانہ زیون قیصر میں
جلایا گیا۔ اس کے بعد بطلموس محب برادر حکمران ہوا بعضے اسکا نام ^{مخشطلش}
اور بعضے فیلادلفس بتاتے ہیں اسکا زمانہ حکومت سو نو برس ہوا اس کے
زمانہ میں انجیم کاہن تھا پہلے بطلموس الصانع پانچ برس حکمران رہا اس کے
بعد بطلموس محب پیدر ہوا اسکا نام کلا فاظر بتایا جاتا ہے اس نے سترہ
برس حکومت کی یہود سے جزیہ لیا اس کے بعد بطلموس مہظفر یا بطلموس
غالب یا محب مادر میں برس بادشاہت کرتا رہا اسکی حکومت آویسویں
سال متیتیا بن یوحنا بن شمعون کاہن اعظم نے بنی یوناذاہب کسل مارون
علیہ السلام سے خرچ کیا۔ انطیخوس بادشاہ انطاکیہ نے اپنے لڑکے غامیش کو
فوج کے ہمراہ قدس شریف پر حملہ کرنے کو بھیجا اس نے اوسپر قبضہ حاصل
کرنے میں حیلہ سے کام لیا غار کاہن کو قتل اور بنی اسرائیل کو بربت پہنچا
مجبور کیا متیتیا بن یوحنا ایک جماعت یہود کی لیکر ہارون میں چلا گیا
اور جب لشکر یونان نکلا تو وہ قدس شریف میں واپس آیا جیسا کہ
ہم نے بنی حشمتانی کے حالات میں تحریر کیا ہے۔ بطلموس محب مادر کے
بعد بطلموس محب پید پچیس برس حکمران رہا اس کے زمانہ میں قدس
میں یہود ابن متیتیا اور بعد اوس کے یوناذاہب بعدہ اوسکا بہائی
شمعون بعد ازان ہرقاٹوس گزرا جسکا نام یوحنا ہے یہی پہلا وہ شخص
ہے جو بنی حشمتانی میں بادشاہ کے لقب سے مشہور ہوا اس نے اپنے
لڑکے یوحنا کو قید و نوس پہلے لار انطیخوس سے لڑنے کو بھیجا یوحنا نے

اوسکو شکست دی اور یہود کا جزیرہ دینا موقوف کر دیا جو وہ بادشاہ
 سوریہ کو زمانہ فیاقوس بادشاہ مشرق سے دیتے چلے آ رہے تھے بطلمیوس
 نخب مادر کے بعد بطلمیوس ارغاد می ہوا اس نے بیس برس حکومت کی
 اس کے زمانہ میں انطیوخوس نے از سر نو انطاکیہ آباد کیا اور اپنے نام
 سے اوسکو موسوم کیا۔ ہرقانوس اور ادس کے تینوں لڑکے قدس میں
 حکمران ہوئے۔ شہر سامرہ سبسطیہ ویران کیا گیا۔ انطیوخوس نے
 قدس شریف پر حملہ کیا اس کے بعد بطلمیوس مخلص یا مقروطون حاکم
 ہوا اس نے اتھارہ یا بیس برس بادشاہت کی اسکے زمانہ میں سکندریہ
 تلمانی بن ہرقانوس ساتوان بادشاہ بنی حشمتائی کا قدس شریف میں تھا
 اور اسوقت یہود کے تین فرقے تھے۔ بطلمیوس مخلص کے بعد بطلمیوس
 مادر یا اسکندروس یا قیقتس یا اسکندر یا ابن المخلص دس برس
 حکمران رہا اس کے زمانہ میں ملکہ اسکندرہ قدس شریف میں تھی
 اور مملکت سوریہ کا دو سو سترہ برس کے بعد اسکے ہاتھوں خاتمہ ہوا
 اس کے بعد بطلمیوس قیناس یا ایریس یا منفی آٹھ برس یا تئیس برس
 یا اٹھارہ برس حاکم رہا منفی اسکو اسوجہ سے کہتے ہیں کہ ملکہ کلوطرہ نے
 اسکو ملک سے نکال دیا تھا بعض مورخ اسکو بطالسمہ میں ہنین شمار کرتے
 اسکے بعد بطلمیوس یوناشیش اکیس برس یا اکتیس یا تئیس علی اقل
 الاقوال تخت حکومت پر رونق افروز رہا اسکے زمانہ میں استیلوس اور
 اوسکا بہائی ہرقانوس قدس شریف میں ہوا بعد ازاں ملکہ کلوطرہ
 بنت دیوناشیش سریر آراہوی اسکا دور حکومت تئیس یا تیس برس
 رہا۔ بڑی حکیمہ فیلسوفہ تھی اسکے سگہ جلوس میں خلیج اسکندریہ درست

کیا گیا اور اسکندر یہ مین ہیکل زحل اور جیمیم مین ایک مقیاس اور دوسرا
 شہر الفناء مین بنایا گیا اور کتبہ جلوس مین اغانیوس اول قیصرہ۔ روم
 کے تخت حکومت پر بیٹھا چار برس اسکی حکومت رہی بعدہ بولیوش تیئج
 تک حاکم رہا پھر اغشطش بن مولو جس صدر آرا ہوا اس نے اطراف و
 وجوانب کے ممالک پر قبضہ کر لیا جب اسکی ملک گیری کی خبر ملکہ کلابطرہ
 ہوئی تو اس نے اپنے بلاد کے بچانے کی فکر کی پیل کے شرقی جانب غمار
 سے توبہ تک ایک دیوار اور دوسری دیوار اسکندر یہ سے توبہ تک
 نیل کے غربی جانب کھنچوائی یہی اسوقت حائط الحجوز کے نام سے معروف
 ہے۔ اوغشطش قیصر نے اپنے سپہ سالار انطریوس کو مصر حملہ کرنے کو
 بھیجا اس کے ہمراہ متر داب بادشاہ ارمن بھی تھا۔ ملکہ کلابطرہ نے
 اس سے دغا بازی کی چالاکی سے اس کے ساتھ عقد کرنے کا اقرار کیا
 جب اسکی اطلاع اس کے رفیق متر داب کو ہوئی تو اس نے انظر کو
 قتل کر کے ملکہ کلابطرہ سے خود عقد کر لیا اور اوغشطش قیصر باغی
 ہو گیا اوغشطش قیصر نے اوسپر فوج کشی کی مصر کو فتح کر لیا ملکہ کلابطرہ
 اور اس کے لڑکے اور شوہر کو قتل کر ڈالا۔ بعضے کہتے ہیں کہ ملکہ کلابطرہ
 نے اوغشطش کے لئے اپنی مجلس مین زہر رکھ چھوڑا تھا جس سے اوغشطش
 کی ہلاکت ہوئی۔ واللہ اعلم۔

ملکہ کلابطرہ کے ہلاک ہونے ہی مصر و اسکندر یہ و مغرب سے
 یونان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور یہ ممالک تا زمان فتوحات
 اسلامیہ۔ رومیون کے قبضہ مین رہے انتہی کلام ابن العمید۔
 (ابن عمید کا کلام ختم ہوا)۔ اس نے جو اختلافات نقل کئے ہیں وہ

مورخین سعید بن بطریق - یوحنا فم الذہب - منجی - ابن الرامب -
 الوفانیوس وغیرہم کی روایات ہیں بظاہر یہ لوگ مورخین نصاریٰ
 سے ہیں۔ والبقار لسا الواح۔ القہار سبحانہ لا الہ غیرہ ولا معبود سواہ۔
 شجرہ ملوک یونان شجرہ ملوک بطالسہ



۱۰۰۰ سالہ انگریزوں نے یونان کے بعد سب سے پہلے بادشاہ ہوا اسکے بعد ملوک یونان ہوئے اور پھر ترقی یافتہ ملوک ہوئے ہیں
 ۱۰۰۰ سالہ یہ اپنے باپ اسکن کے بعد تخت نشین کیا گیا تھا لیکن اس نے سلطنت پسند نہ کی۔
 ۱۰۰۰ سالہ یہ یونان کے شاہی نڈان تھا اسکا لقب بطریق تھا اس کے بعد جو بادشاہ ہو وہ اسی لقب کے معرود طور پر اس کے بعد
 حکومت بطالسہ تعمیر کرتے ہیں اس کے بعد یہی مصر و اندریہ بادشاہ ہوئے اور پھر یہی حسیہ بنے جس کے بعد ملوک یونان
 ۱۰۰۰ سالہ یہی آخری حکمران یونان ہے اس کے بعد مالک یونان رومیوں کے قبضہ میں تازمان فتوح اسلام میں ہے۔

لاطینی یعنی کتیم معروف بروم

یہہ گروہ عالم کے مشہور ترین گروہوں سے ہے بخیاں ہر شوش
یہہ غریقون کا دوسرا فرقہ ہے اور یہہ دولون نسباً یونان میں مجتمع
ہوتے ہیں اور بخیاں یہہ غریقون کا تیسرا گروہ ہے اور یہہ تینوں
نسباً یونان بن علجان بن یافث میں شریک ہیں اور روم کے نام سے
یہہ کل فرقے موسوم ہوتے ہیں کیونکہ اس میں رومیوں ہی کی بڑی سلطنت
ہوئی ہے۔

ان لاطینیوں کا ملک خلیج قسطنطنیہ کے غربی جانب بلاد افریجہ تک
مابین بحر محیط اور بحر رومی پھیلا ہوا تھا۔ ہر شوش کہتا ہے کہ لاطینیوں
میں سب سے پہلے جس نے حکومت کی وہ فنش بن شطرنش بن ایوب تھا
یہہ زمانہ بنی اسرائیل میں گزرا ہے اسکے بعد اسکا لڑکا بریامش اور
اوسکی آیتدہ اولاد حکومت کرتی رہی انہیں میں سے کرٹش بن مرشیہ
جن شیبین بن مزکہہ ہے جس نے زبان لاطینی کی بنا ڈالی اور اوسکے
حروف کی ترتیب و تالیف کی یہہ یوائیئر بن کلعا د (حکام بنی اسرائیل)
کے زمانہ حکومت میں بعد چار ہزار پچاس برس سنہ دینا وکی ہوا ہے
لاطینیوں اور غریقون میں ہمیشہ ان بن رہی دولون ایک
دوسرے کی تخریب کی کوشش کرتے رہے۔ غریقون ہی کے ماہتون
طرویہ لاطینیوں کا دار السلطنت چار ہزار ایک سو بیس برس سنہ دینا و
زمانہ عجدون (ملوک بنی اسرائیل) میں ویران ہوا ان دنوں ان کا
بادشاہ اناش (بریامش بن فنش بن شطرنش کے اولاد سے) تھا اسکے

بعد اسکا لڑکا اشکانیش حاکم ہوا اس نے شہر البآبآ دکیا بعد اس کے ملک اسیکے خاندان میں رہا اسکے اولاد سے برقاش زمانہ انقراض حکومت ملوک کسدائینین میں ہوا و سوقت ملوک بنی اسرائیل میں سے عزباہ بن امصیا حکومت کر رہا تھا۔ برقاش کو حکومت کی کرسی مازنیون اور سریانیون کے باہمی اختلاف کیوجہ سے نصیب ہوئی تھی اس کے بعد اسکا لڑکا روملس اور املش یکے بعد دیگرے حاکم ہوئے یہ وہی ہیں جنہون نے مشہور دنیاوی زمانہ حکومت حزقیابن احاز بادشاہ بنی اسرائیل میں شہر طرویہ کے چار سو برس ویران ہونے کے بعد روم کو آباد کیا۔ شہر رومہ دنیا بہر کے شہرون میں بڑا اور عظیم الشان اور مشہور سمجھا جاتا تھا اسکا طول شمال سے جنوب تک بیس میل عرض بارہ میل کا تھا اور شہر پناہ کی دیواریں اڑتالیس ذراع بلند تھیں ذراع عریض تھیں۔ یہی شہر لاطینیون اور اوہنین میں سے قیصرہ کا دارالسلطنت تانظمو اسلام رہا۔ اور یہی اس کے حاکم رہے۔ پیران میں روملس اور املش اور اس کے دو چار پشتون کے بعد شخصی حکومت کا نام و نشان اوڑا دیا گیا جمہوری حکومت کی بنا ڈالی گئی ہر شیوش لکھتا ہے کہ ستروزراہ سلطنت کا کاروبار دیکھتے تھے اور اسکو وہ غنشلش (یعنی جلسہ وزراء) کہتے تھے سات سو برس تک یہ طرح حکومت کا سلسلہ جاری رہا تا آنکہ قیصر بولکش بن غایش اول ملوک قیصرہ ان پر غالب آیا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

یہ گروہ اپنے زمانہ ترقی میں ہمیشہ ملوک سہادی سے لڑتا بڑھتا رہا چنانچہ پہلے یونانیون سے لڑا پھر فارس سے صف آرا ہوا اور

شام و مصر پر غالب آیا پھر جزیرہ اندلس بعد از ان صقلیہ پر قبضہ حاصل کیا اس کے بعد افریقہ کے طرف بڑھے اور اوس پر بھی قابض ہو کر شہر قرطاجنہ کو ویران کر ڈالا۔ اہل افریقہ نے دوسرے طرف سے عبور کر کے روم کا محاصرہ کیا تقریباً بیس برس تک فتنہ و فساد کی آگ شعل رہی۔

بعض علماء اخبار کا یہ خیال ہے کہ روم۔ عیصوبن اسحاق علیہ السلام کی اولاد دہین ابن کریون کہتا ہے کہ جس زمانہ میں جناب یوسف صدیق علیہ السلام اپنے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام کے تابوت دفن کرنے کیلئے مقام خلیل میں لئے جا رہے تھے عیصو کی اولاد نے اون سے لڑائی کی لیکن جناب موصوف نے اونکو شکست دیکر اون میں سے صفوا بن ایفاز بن عیصو کو گرفتار کر کے افریقہ کے طرف جلا وطن کر دیا۔ صفوا بن ایفاز چند کٹاہ افریقہ کے پاس رہا۔ جب شاہ افریقہ اغنیاس اور کیتیم میں مخالفت پیدا ہوئی اور اغنیاس نے اہل افریقہ کو جمع کر کے کیتیم پر حملہ کیا تو صفوا بن ایفاز کو اپنی شجاعت دکھانیکا بہت بڑا موقع مل گیا۔ اس نے کیتیم کو متعدد شکست دیکر پیچھے ہٹا دیا۔ بعد اس کے صفوا بن ایفاز ہم قومیت کی وجہ سے کیتیم میں آ ملا۔ اس ملجائے سے کیتیم کا عرب و داب بڑھ گیا۔ سرحدی ملوک اس سے ڈرنے لگے کیتیم نے اسکی شادی اپنے مین کر لی اور اپنا حاکم بنا لیا۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے بلاد اسپانیہ میں سب سے پہلے حکومت کی بچپن برس تک حاکم رہا۔ اسکے بعد ابن کریون نے سو کہ ملوک اسکے اولاد شمار کیا ہے جنکا آخری بادشاہ روملس بانی شہر رومہ ہے یہی داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں تھا جناب موصوف سے ڈاکر شہر رومہ آباد کیا اور اوس میں سیکل بنوایا اسکے بعد

ابن کریون نے پانچ ملوک کا ذکر کیا ہے پانچواں وہ ہے جس نے کسی شخص کی بیوی سے ناجائز تعلق پیدا کر لیا تھا جب اس شخص نے دیکھ لیا تو اس کی بیوی نے خودکشی کر لی اور اس شخص نے اوسکو ہیکل میں مار ڈالا اس کے بعد اہل رومہ نے شخصی حکومت سے انحراف کر کے جمہوری سلطنت کی بنا ڈالی اور تین سو بیس شیوخ کو ملک کا انتظام سپرد کیا یہی لوگ کاروبار سلطنت دیکھتے رہے اور خوب خوب ترقیاں کرتے رہے تا آنکہ قیصر کا زمانہ آیا اس نے اپنے آپ کو بادشاہ کے نام سے موسوم کیا پھر اس کے بعد جو ہوا وہی بادشاہ کہلایا۔ انتہی کلام ابن کریون (ابن کریون کا) کا کلام تمام ہوا۔

ابن کریون کا یہ قول ہر وشیوس کے خیال کی مخالفت کرتا ہے کیونکہ اوسکا یہ بیان ہے کہ داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں رومہ آباد کیا گیا اور ہر وشیوس کہتا ہے کہ حزقیا (چودہواں بادشاہ بنی یہود) کے زمانہ حکومت میں رومہ کی بنا پڑی۔ ان دونوں مدلون میں بہت بڑا تفاوت ہے۔ والد اعلم بحقیقۃ الامر۔

ملوک قیصرہ (کیتھ)

رومہ میں تقریباً سات سو برس تک زمانہ بنا اور رومہ یا اوس کے تھوڑے دنوں پہلے سے جمہوری حکومت قائم رہی ہر سال وزراء کا انتخاب ہوتا تھا اور جس پہ سالار کا نام قرعہ میں نکلتا تھا وہی اطراف و جوانب کے ملوک پر حملہ کرنے کو جاتا۔ ممالک اجینیہ کو فتح کرتا تھا یہ لوگ پہلے یونانی روم کے مطیع تھے جب اسکندر مر گیا اور یونانیوں کا کارخانہ درہم و برہم ہو گیا

تو ان روسیوں (لاطینیوں) کو اہل افریقہ کے مقابلہ میں کامیابی حاصل ہوئی اور انہوں نے شہر قرطاجنہ کو ویران کر کے پہر آباد کیا اور اندلس - شام - ارض حجاز کو لیبیا بیت المقدس کو فتح کر کے اوس کے بادشاہ کو قید کر لیا۔ ان دنوں یہود کا بادشاہ ارسٹبلوس بن اسکندر (آہوان بادشاہ بنی حشمنائی) بیت المقدس میں حکومت کر رہا تھا اسکو جلاء وطن کر کے رومہ لیکے اور اپنے ایک سپہ سالار کو شام کا نام مقرر کیا پہر نعلس نے اوس سے لڑائی کی اس اثناء میں بوکس بن غایش ظاہر ہوا اور اپنے چچازاد بہائی لوجیار بن مدکہ کے ہمراہ اندلس کی طرف گیا افریج اور جلا لقمہ سے اسکی لڑائی ہوئی برطانیہ اور شہونہ پر قبضہ کر کے رومہ کو واپس آیا اور اندلس میں اکتبیان اپنے بہائی کے لڑکے کو چھوڑ آیا جب یہ رومہ میں آیا اور وزیر اسکی راے سے آگاہی ہوئی تو اوہوں نے اس کے قتل کی فکر کی۔ اکتبیان یہ سنکر اندلس سے ایک فوج کثیر لیکر آ پہونچا۔ بوکس اسکی مدد سے رومہ - ارض قسطنطنیہ - فارس - افریقہ - اندلس پر قابض ہو گیا اور یہی قیصر کے لقب سے مشہور ہوا۔ پہر اس کے بعد جو بادشاہ ہوا وہی قیصر کہلا یا گیا۔

لفظ قیصر معرب ہے لفظ جاشر کا۔ جاشر رومیوں کے لغت میں بال کو کہتے ہیں اور اسکو بھی کہتے ہیں جو پہاڑ اٹھیا ہو۔ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ قیصر کی مان جبوقت یہ حمل میں تہا مگر گئی تھی اور یہہ اوسکا پیٹ پہاڑ کر نکالا گیا لیکن وایت اول صحیح اور اقرب الی لصواب ہے یہہ فخر کرتا تھا کہ جبکو کسی عورت نے نہیں جنایہہ ملوک اسکندریہ اور مقدونیہ کے خزائن رومہ میں اوٹھالا یا ملوک مشرق و شمال نے اسکی

اطاعت قبول کی شام میں اسکا عامل (گورنر) ہیرودس بن النطفر تھا۔ اور
مصر میں غایش اسکی طرف سے حکومت کر رہا تھا مسیح علیہ السلام اسی کے
زمانہ حکومت ۲۷ سالہ جلوس میں پیدا ہوئے۔ قیصر مذکور چھپن برس حکومت
کے سات سو پچاس برس بعد بنا رومہ کے شاہ دنیا وی میں مر گیا۔
انتہی کلام ہر شویوس (ہر شویوس کا کلام ختم ہوا)۔

ابن عمید مورخ مصر کے تحریر کرتا ہے کہ ان قیصرہ کے پہلے رومہ کا
انتظام شیوخ کے سپرد ہوتا وہی کل کاروبار سلطنت دیکھتے تھے ان لوگوں
کی تعداد تین سو بیس ^{۲۲} تھی ان بہون نے قسمیں کہا لی تھیں کہ شخصی حکومت
کی کو نہ دینگے ایک ان میں سے جسکے نام قرعہ نکلتا تھا میر مجلس ہوتا تھا اور
اوسکی رائے دورایوں کے قایم مقام سمجھی جاتی تھی یہی انتظام تا ظہور
اغاینوس جاری رہا اس نے چار برس تک رومہ کا انتظام کیا پہلی قیصر
کے نام سے موسوم ہے کیونکہ اسکی ماں اوسوقت مری ہے جبکہ یہہ حالت
حمل میں تھا جب یہہ اوسکا پیٹ پہاڑ کر نکلا گیا اور سن شعور کو پہونچا تو
شیوخ کی ریاست کا زمانہ ختم ہو گیا اس نے رومہ میں چار برس تک حکومت
کی پھر اس کے بعد بولیوس قیصر تین برس حاکم رہا بعد ازاں اوغشطش
قیصر بن مرلوخش ہوا۔

اوغشطش قیصر رومہ کے میر مجلس کا ایک سہ سالار تھا جو با جارت
اوس کے لشکر لیکر مغرب اور اندلس کے فتح کرنے کو گیا تھا اور حبش و ہان
سے کامیاب ہو کر رومہ واپس آیا تو اوس نے میر مجلس کو معزول کر دیا اور
بذاتہ حاکم ہو گیا۔ عوام الناس نے اس رد و بدل میں اوسکی موافقت کی۔
میر مجلس رومہ کا ایک سہ سالار نقیوس نامی ممالک مشرقیہ میں ہوتا اوسکو

جب اس واقعہ سے آگاہی ہوئی تو وہ لشکر لیکر رومہ پر چڑھ آیا اور غشطش
قیصر نے اوسکو ہزیمت دیکر قتل کر ڈالا اور ممالک مشرقیہ پر قبضہ حاصل کر لیا۔
اسکے بعد ایک لشکر چار ہسرداری اپنے دوسرے سالاران النطونیوس
اور مترداب بادشاہ ارمن مصر کے فتح کرنے کو بھیجا۔ ان دونوں ملکہ
کلا بطرہ یادگار بطاکسہ ملوک یونان۔ مصر و اسکندریہ میں حکومت
کر رہی تھی اس نے اس نقل و حرکت کی اطلاع پا کر اپنے بلاد کو محفوظ
رکھنے کے غرض سے نیل کے دونوں کناروں پر توبہ سے اسکندریہ تک
غربا اور فرما تک شرفا دو دیواریں کھجوا دیں جب النطونیوس مصر کے
میدان میں لڑائی کو آیا تو اوس نے اس نے فریباً عقد کر لیا اس نے
اپنے رفیق مترداب کو قتل کر ڈالا اور غشطش قیصر سے باغی ہو گیا
اور غشطش قیصر اسکی اس حرکت سے ناراض ہو کر خود ایک فوج لیکر مصر پر
چڑھ آیا النطونیوس کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا۔ ملکہ کلا بطرہ اور اوس کے
دونوں لڑکوں شمس و قمر کو بھی مار ڈالا مصر و اسکندریہ پر قبضہ کر لیا
ہیہ واقعہ اوس کے حکومت کے بارہویں برس واقع ہوا اور اس کے
۲۳ سالہ جلوس میں مسیح علیہ السلام تین ہجرت بعد ولادت یحییٰ علیہ السلام
کے سنہ پانچہزار پانچسودنیاوی اور بیت المقدس پر ہیرودس کے حکومت
کے بتیسویں سال اور بعض کہتے ہیں کہ اوسکی حکومت کے پینتیسویں سال پیدا
ہوئے لیکن سب اسی امر پر متفق ہیں کہ اور غشطش قیصر کے حکومت کے بتیسویں
برس مسیح علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ اور تواریخ کا سیاق اس امر پر متفق
ہے کہ ولادت مسیح علیہ السلام سنہ پانچہزار پانچسودنیاوی میں ہوئی کیونکہ آدم
علیہ السلام سے نوح علیہ السلام تک ایک ہزار چھ سو برس ہوئے ہیں اور نوح علیہ السلام

سے طوفان تک چھ سو برس اور طوفان سے ابراہیم علیہ السلام تک ایک ہزار بہتر برس اور
 ابراہیم علیہ السلام سے موسیٰ علیہ السلام تک چار سو چھپیس برس اور موسیٰ علیہ السلام
 سے داؤد علیہ السلام تک سات سو ساٹھ برس اور داؤد علیہ السلام سے اسکندر
 تک سات سو ساٹھ برس اور اسکندر سے ولادت مسیح علیہ السلام تک تین سو
 برس ہوتے ہیں لہذا ذکر ابن العمید (ابن عمید نے ایسا ہی ذکر کیا ہے) و انہا
 تواریخ النصارے و فیہا نظر (اور یہ بیشک نصارے کی تواریخ اور اوسمیں
 نظر ہے) اسکے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ قیصر اوغشطش کے زمانہ حکومت ۳۲
 جلوس میں مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے جس وقت بیت المقدس میں ہیرودس
 حکومت کر رہا تھا اور اسکے زمانہ انتقال کو سنہ پانچ ہزار دوسو دنیاوی میں
 لکھتا ہے حالانکہ ابن عمید ہی کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ قیصر اوغشطش کی
 حکومت سنہ پانچ ہزار پانچ سو پندرہ دنیاوی میں رہی ہے والدہ اعلم بالحق۔
 بہر کیف اسکے بعد طباریش قیصر حکمران ہوا اس کے زمانہ حکومت میں مسیح
 علیہ السلام کا ظہور ہوا یہود کی بغاوت شروع ہوئی اللہ جل جلالہ نے
 جناب موصوف کو زمین سے اٹھالیا۔ حواریوں نے دین مسیحی پہیلانے کا بار
 اپنے سر لیلیا یہود انکی مخالفت کرنے لگے ہدایت و ارشاد سے مانع ہوتے قید کرتے
 مارتے تھے۔ بلاطس نبطی جو یہود کا سردار بیت المقدس میں قیصر کجانب سے ہوا
 وہ مسیح علیہ السلام کے حالات اور یہود کی بغاوت۔ یوحنا محمد سے مخالفت کے
 احوال طباریش قیصر سے بیان کرتا تھا اور اس کے بعد حواریوں کی بیچارگی
 یہود کی زیادتی اور بیجا ظلم کے واقعات ظاہر کئے اور یہ بیان کیا کہ یہ
 لوگ حق پر ہیں طباریش قیصر نے یہ سنکر اون لوگوں کو یہود کے چبہ ظلم سے
 بچانے کا حکم دیا اور خود اون کے دین اختیار کرنے پر مائل ہوا لیکن اوسکی قوم نے

اس فعل سے روکا۔ اس کے بعد ہیرودس گرفتار کر کے روم میں لایا گیا اور وہاں سے جلا وطن کر کے اندلس بھیج دیا گیا یہ وہیں مر گیا اس کے جگہ پر اغرباس اس کے بہائی کا لڑکا تخت حکومت پر بیٹھا گیا اور حواریاں مسیح اشدائے دین کے غرض سے ممالک قریبہ و بعیدہ میں متفرق طور پر چلے گئے لوگوں کو اللہ کی عبادت کی تعلیم دینے لگے اس کے بعد طباریش قیصر نے اغرباس کو قتل کر ڈالا۔ روم میں حواریوں کے متبعین قتل کئے گئے اور طباریش تیئیس برس حکومت کر کے مر گیا۔ اس نے اپنے زمانہ حکومت میں شہر طبریہ ملک شام میں آباد کیا جو اس کے نام سے موسوم اور مشہور ہے اس کے بعد غانیس قیصر حاکم ہوا ہر و شیس لکھتا ہے کہ یہ طباریش کا بہائی اور قیصر روم کا جو تھا قیصر تھا یہ نہایت سخت تند مزاج تھا یہود نے بیت المقدس میں کچھ بنا نا چاہا تھا اس نے روک دیا۔ ابن عمید لکھتا ہے کہ اس کے زمانہ میں نصاریٰ نے بہت بہت سختیاں ہوئیں۔ یعقوب اور اس کا بہائی پوچھا حواری مارا گیا۔ پطرس قید کیا گیا پھر قید خانہ سے نکل کر انطاکیہ کی طرف بھاگ گیا اور وہیں قیام پذیر رہا بجائے اس کے دوسرا بطریق مقرر ہوا بعد ازاں انطاکیہ سے سلاسلہ جلوس غانیس قیصر میں وہ روم میں آیا اور نصرائیت کے پہلانے میں کوشش کرتا رہا بعد چندے اتفاق سے شاہی خاندان کی ایک عورت نصرائی ہو گئی جس سے نصرائیوں کو ایک گونہ قوت حاصل ہوئی اسی ابتداء میں اکثر یہود یان شام نے نصرائیان بیت المقدس کو تکالیف اور ایذا پہونچائی ان دنوں انکا اسقف یعقوب بن یوسف خطیب تھا۔ ابن عمید مسیحی سے نقل کرتا ہے کہ سلاسلہ جلوس بادشاہ غانیس میں فیلس بادشاہ مصر نے یہود پر حملہ کیا اور سات برس تک انکو پریشان کرتا رہا اور پہر اپنی

حکومت کے چوتھے برس اپنے عامل کو لکھہ بھیجا جو مقام سوریه (یعنی اورشالیم یا بیت المقدس) میں رہتا تھا کہ یہود کی عبادت گاہوں میں بُت رکھ دینے جائیں اس کے بعد اوس کے کسی سپہ سالار نے ایک ناکہانی حملہ سے اوسکی زندگی کا خاتمہ کر دیا بعدہ فلودیش قیصر حکمران ہوا۔ ہریشیوش کہتا ہے کہ یہہ طباریش کا لڑکا ہے اس کے زمانہ حکومت میں تین انجیلیں لکھی گئیں متی حواری نے اپنی انجیل بیت المقدس میں زبان عبرانی لکھی ابن عمید کہتا ہے کہ یوحنا نے اس انجیل کا زبان رومہ میں ترجمہ کیا۔ پطرس سردار حواریں نے اپنی انجیل زبان رومہ میں لکھ کر اپنے شاگرد مرقس کی طرف اوسکو منسوب کر دیا۔ لوقا حواری نے بھی زبان رومہ میں انجیل لکھی اور اوسکو بعض اکابر روم کے پاس بھیجا اسی زمانہ میں یہودیوں میں فتنہ و فساد شروع ہو گیا اونکا بادشاہ اغرباس۔ رومہ میں چلا آیا فلودیش قیصر نے اوس کے مدد کو اپنا لشکر اس کے ہمراہ کر دیا جنہوں نے بیت المقدس میں پہونچ کر ایک گروہ کیفر کو قتل کر ڈالا اور بے شمار یہودیوں کو گرفتار کر کے انطاکیہ اور رومہ کی طرف بھیج دیا۔ بیت المقدس دیران کر دیا گیا اور اوس کے رہنے والے جلا وطن کر دیے گئے اسیدوجہ سے ایک زمانہ تک قیصرہ روم کی طرف سے بیت المقدس میں کوئی عامل نہیں مقرر کیا گیا اسی زمانہ سے یہودیوں میں متعدد فرقے قائم ہو گئے مگر سب بڑے اون میں سات ہیں۔ سٹہ جلوس فلودیش میں روم کے ایک بطریق نے شمعون صفا کے ماہتہ اصطباغ حاصل کیا اور بیت المقدس میں صلیب نکالنے کے لئے آیا لیکن ناکامی کے ساتھ رومہ کو واپس ہوا اسی زمانہ میں چودہ برس حکومت کر کے فلودیش قیصر مرگیا بجائے اوس کے اوسکا لڑکا نیرون تخت نشین ہوا ہریشیوش کہتا ہے کہ یہہ چہا قیصر ہے

اسکا فسق و فجور حد سے متجاوز تھا جب اسکو یہ معلوم ہوا کہ اکثر اہل رومہ مذہب عیسوی قبول کرتے جاتے ہیں تو اس نے غصہ میں آکر انکے قتل عام کا حکم دیدیا اسی زمانہ میں بطرس (حواریوں کا سردار) مارا گیا اور بجائے اوس کے اریوکیش بطریق رومہ مقرر ہوا بطرس - رومہ میں پچیس برس تک بطریق رہا یہ حواریوں کا سردار اور رومہ کی طرف شیخ کا فرستادہ تھا۔

مرقس انجیلی اسکندریہ میں اوسکی حکومت کے بارہویں برس مارا گیا اسکے قتل کے سات برس پیشتر سے اسکندریہ - مصر - برقہ ممالک مغرب میں نصاریت کے موافق ہوا چل رہی تھی بجائے اسکے حنا نیا بطریق مقرر کیا گیا یہ مرقس انجیلی کے بعد اسکندریہ کا پہلا بطریق ہے اس نے اپنی نیابت کے لئے بارہ فیس منتخب کر رکھا تھا۔ ابن عمید مسیحی سے ناقل ہے کہ یرون کی حکومت کے دوسرے برس یہودیوں کا مجلس قاضی جو روم کی طرف سے ہٹا معزول کیا گیا اور بجائے اس کے قسطنس قاضی مقرر ہوا۔ بوٹا ربیت المقدس کے حجاز و نکا سردار مارا گیا اور اسی زمانہ میں قسطنس قاضی بھی مر گیا یہوڈی نصاریان بیت المقدس پر دفعۃً حملہ کر کے اون کے اسقف یعقوب بن یوسف بنجار کو مار ڈالا اون کے عبادت خانہ کو گرا دیا صلیب کو چھینکر دفن کر دیا تا آنکہ ہلانہ مادر قسطنطین نے اوسکو نکالا جیسا کہ آئندہ ہم بیان کریں گے۔ یعقوب بن یوسف بنجار کے قتل کے بعد اوسکا چچا زاد بھائی شعون بن کنا با عیسائیوں کی اسقف ہوا پھر سلسلہ جلوس ییرون میں یہود نے اڑھپڑ کر نصاریوں کو بیت المقدس سے نکال دیا وہ یحارے جلاء وطن ہو کر اردن کے کنارہ آئے۔ ییرون نے یہودیوں کے سرکوبی اور بیت المقدس کے ویران کرنے کو اپنے سپہ سالار اسباشیانس کو یروشلم کی طرف روانہ کیا یہود نے بیت المقدس کی قلعہ بندی

کر لی اور اوسکو بچانے کے غرض سے تین طرف جدید قلعہ بنائے۔ لیکن اونکو ان
 کوششوں نے کچھ فائدہ نہ پہونچایا اونکی قسمت میں اس سے پہلے ناکامی و
 ذلت لکھی جا چکی تھی سببشمالس نے یہود کا چاروں طرف سے محاصرہ کر کے
 اون کے قلعہات کو توڑ کر جلا دیا اور ایک برس تک وہیں ٹھہرا رہا۔ ہر شوش
 کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد مالک محروسہ بیرون قیصر میں
 بغاوت پھیل گئی چنانچہ اہل برطانیہ اسکی اطاعت سے نکل گئے۔ اہل ارمینہ
 اور شام۔ فارس کے مطیع ہو گئے بیرون نے اپنی بہن کے داماد شیشیان بن
 کوچہ کو لشکر لیکر باغیوں کے سر کرنے کو بھیجا اوس نے انکی بغاوت کی مشتعل آگ کو
 فرو کر کے یہودیان شام پر حملہ کیا کیونکہ یہ بھی قیصری حکومت کے خلاف لڑ رہے
 ہوئے تھے اثناء محاصرہ بیت المقدس میں بیرون قیصر اپنے لشکریوں کے ہاتھ
 مارا گیا جبکہ اسکی حکومت کا چودھواں سال پورا ہو چکا تھا اس نے اوسی زمانہ
 بغاوت میں ایک سپہ سالار اندکس اور سرزمین خوف کی طرف بھی بھیجا تھا جو برطانیہ
 کو فتح کر کے بعد قتل بیرون قیصر رومہ میں آیا اور رومیوں نے اوسکو اپنا حاکم
 بنا لیا جب ان واقعات کی اطلاع شیشیان کو ہوئی اور اوس کے مشیرون
 نے اوسکو رومہ کے طرف واپس ہونے کی رائے دی اور یہودیوں کے سردار نے
 اسکی بادشاہت کی بشارت دی جو اسکے یہاں قید تھا (معلوم ہوتا ہے کہ یہ یونان
 بن کر یونان ہے جسکا ذکر اس سے پیشتر ہو چکا ہے) تب شیشیان اپنے لڑکے
 طیطش کو بیت المقدس کے محاصرہ پر چھوڑ کر رومہ چلا آیا طیطش نے بیت المقدس
 فتح کر کے مسجد اقصیٰ کو شمار اور اسکی عمارات کو منہدم کر دیا جیسا کہ اس سے پیشتر
 بیان کیا گیا۔ ہر شوش کہتا ہے کہ اس واقعہ میں لاکھوں یہود مارے گئے
 اور ہندو بجا لیت محاصرہ ہو کون مر گئے۔ نوے ہزار کے قریب غلام بنا کر

فروخت گئے اور تقریباً ایک لاکھ یہودی رومہ میں اس غرض لاکر باقی رکھے گئے کہ رومی اطفال بحالت تعلیم فنون جنگ اوپیر اپنا ہاتھ صاف کرتے تھے۔ یہود کا یہ جلوہ کب لہتا یہ واقعہ ایک ہزار ایک سو ساٹھ برس بعد بنائیت المقدس سنہ ۵۲۲ء یا پچھڑا دو سو تیس دنیاوی میں آٹھ سو بیس برس بعد بنائیت المقدس واقع ہوا۔ یشبشیان نے رومہ میں پہونچ کر اس سپہ سالار کو تخت سلطنت سے اتار کر فرش مذلت پر بٹھا دیا جو اس کے آٹے سے پہلے۔ بعد قتل نیرون قیصر تخت حکومت پر بیٹھ گیا تھا اس وقت سے بولتے قیصر کے خاندان سے بعد ایک سو سو لہ برس کے حکومت و سلطنت کا سلسلہ جاتا رہا اور جمیع ممالک روم یشبشیان مستقل حکمران ہو گیا اور اپنے کو قیصر ہی کے لقب سے ملقب کیا۔ انتہی کلام ہر وشیوش (ہر وشیوش کا کھام ختم ہوا)۔

ابن عمید روایت کرتے ہیں کہ اسبشیا نس کو جبکہ وہ قدس شریف کا حاضر کئے ہوئے تھا نیرون کے قتل کی خبر پہونچی اور یوسف بن کر یون کا ہن طبری نے اس کو قیصر ہونے کی بشارت دی تب اس نے اپنے اڑکے طیطش کو بیت المقدس کے محاصرہ پر چھوڑ کر کچھ لشکر ہمراہ لیکر رومہ کا قصد کیا لیکن اس کے پہونچنے سے پہلے اہل رومہ نے بعد قتل نیرون قیصر۔ غلیان بن قیصر کو اپنا حکمران بنا لیا تھا غلیان قیصر نہایت بد طینت اور ظالم تھا اس کی حکومت کے نوین مہینہ گشتی دم نے حالت غفلت میں اس کو قتل کر ڈالا تب بجائے اسکے الون کو تخت نشین کیا۔ تین مہینہ کے بعد اس کو تخت سے اتار کر ابطالس کے سر پر تاج قیصری رکھا یہ آٹھ مہینہ تک حکومت کرتا رہا بعدہ اسبشیا نس نے (جب کو ہر وشیوش یشبشیان کہتا ہے) دو سپہ سالاروں کو رومہ کی طرف بھیجا انہوں نے ابطالس شکست دیکر مار ڈالا۔ اسبشیا نس نے اس واقعہ کے بعد رومہ کی زمام

حکومت اپنے ماتھے میں سیلی۔ اسی اشارہ میں طیطش نے بیت المقدس کو فتح کر کے بیشمار مال غنیمت اور غیر محدود یہودی قیدیوں کو رومہ میں اپنے باپ کے پاس بھیجا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اس واقعہ میں ایک لاکھ یہودی مارے گئے اور تقریباً نوے ہزار گرفتار کر لئے گئے۔ رومیوں نے ان قیدیوں کے ساتھ وحشیانہ رتاؤ کیا۔ بیت المقدس سے رومہ آتے ہوئے اشارہ راہ میں یہودیوں کو جیسے جی درندوں کے سامنے ڈالتے تھے بعضوں کو بورے میں باندھ کر شکاری گتھوں کے روبرو پہنک دیتے تھے اور وہ انکو پہاڑ اُلتے تھے غرض کہ اسی طرح پہلے قیدی مار ڈالے گئے۔ والد اعلم۔

طیطش کی اس کامیابی سے حسبہد یہودیوں کو نقصان جاتی اور لی پہونچا اور سیدر عیسائیوں کا فائدہ ہوا وہ عیسائی جو جلاء وطن ہو کر اردن کی طرف چلے گئے تھے یہ بیت المقدس میں واپس آئے اور ایک کنیسہ (گرجا) بنایا اندون اوکنا اسقف شمعان بن کلویا۔ یوسف بخارا کا چچا زاد بھائی تھا یہ بیت المقدس کا دوسرا اسقف ہے۔

اسباشیانس (یعنی عیشبشیان) اپنی حکومت کے نوین برس مر گیا اور بعد اوسکا ارکا طیطش قیصر دو برس یا تین برس بروایت ابن عمید حکومت اسکندر کے چار سو برس بعد رونق اور زحمت قیصری رہا یہ علوم حکمیہ بخوبی واقف اور نہایت نیک مزاج سخی۔ زبان لاطینی اور غریقی کو بھی جانتا تھا۔ اسکے بعد اسکا بھائی دومریان پندرہ برس حکمران رہا فرانس کی لڑائی میں مارا گیا۔ ہر شہوش کہتا ہے کہ یہ نیرون کا ہمیشہ زادہ۔ قاتل سفاک۔ نصا کا دنی دشمن تھا یوحنا حواری کو اسی نے قید اور یہود کو قتل کیا۔ ابن عمید نے اسکودا کنطیا نوس کے نام سے یاد کیا ہے اور اسکے زمانہ حکومت کو سولہ برس

محمد و دکر تاسے یہود کا سخت دشمن تھا اوں نے خاندان سلطنت کے بچے کو
 قتل کیا چونکہ اوس زمانہ کے بعض نصاریٰ کا یہ عقیدہ تھا کہ مسیح بعد چند
 پہر آوین گے اور حکومت کریں گے اسوجہ سے اس نے اوں کے قتل کا ہی حکم عام
 دیدیا اور یہوذا بن یوسف حواری کے اولاد کو قید کر کے رومہ میں بھیج دیا
 ان لوگوں سے بھی دربارہ مسیح سوال کیا گیا انہوں نے یہ جواب دیا کہ مسیح بعد
 انقضاء عالم آئیں گے۔ رومیوں نے یہ سنکر انکو چھوڑ دیا اس کے سلسلہ جلوس
 میں بطریق اسکندریہ ششمہ مسیحی میں نکالا گیا بجائے اسکے تیرہ برس میں ملوا اور
 اس کے مرنے کے بعد کراما ہو مقرر ہوا ابن عمید بروایت مسیحی تحریر کرتا ہے کہ اسکے
 زمانہ میں لیونیوس صاحب طلسمات کا واقعہ پیش آیا ذوسطیا لونس نے اسکو اور
 کل فلسفی اور منجھون کو رومہ سے نکلوا دیا اور یہ حکم دیدیا کہ انکو کسی قسم کا
 انعام و اکرام نہ دیا جائے بعد ازاں ذوسطیا لونس جسکو ہر ویش دومریان
 کہتا ہے مر گیا بجائے اس کے برادر زادہ طیطش دو برس حکمران رہا اس نے
 یوحنا حواری کو قید سے آزاد کر دیا مذہبی آزادی دیدی۔ اس نے لاولد ہوئے
 وہیں سے مرنے وقت طبریا لونس سپہ سالار کے حق میں بادشاہت کی وصیت کی ابن
 عمید اسکو اندیا لونس اور مسیحی طرنیوس کے نام سے یاد کرتا ہے اس نے باتفاق
 مورخین سترہ برس حکومت کی۔ اس نے شمعان بن کلویا استفت بیت المقدس
 اور اغناطیوس بطریق انطاکیہ کو قتل کر ڈالا نصراہینوں پر اسکے عہد حکومت
 میں بڑی بڑی سختیاں ہوئیں اوں کے مذہبی پیشوا مارے گئے عوام الناس
 نوٹھی غلام بنائے گئے یہ بعد نیرون کے تیسرا قیصر ہے یوحنا نے اس کے
 سلسلہ جلوس میں اپنی انجیل زبان رومہ میں لکھی یہودی پہر بیت المقدس
 میں داعیس آئے اور شامت اعمال سے بد عہدی پر آمادہ ہوئے اس نے

اونکی سرکوبی کے لئے ایک خوشخوار لشکر روانہ کیا جس نے اونہیں سے بے شمار
 یہودیوں کو قتل کر ڈالا ہروشیوش کہتا ہے کہ اس سے اور یہودیوں کی بہت
 لڑائیاں ہوئیں انہیں لڑائیوں میں محسقلان مصر۔ اسکندریہ ویران ہو
 یہودیوں کو اس مقام پر شکست ہوئی قیصری لشکر اونکو کوفہ تک مارتا پہنچاتا
 چلا گیا اور اونکی عظمت و شوکت کو مٹا دیا ابن عمید کہتا ہے کہ اسکے حکومت
 کے نوین سال کو ثیا نوبطریق اسکندریہ گیارہ برس متولی رہ کر مر گیا بجائے اسکے
 اخر عوبطریق مقرر ہوا یہ بارہ برس تک بطریق رہا بطليموس مصنف کتاب
 مجسطی کہتا ہے کہ شلوش حکیم نے اسی کے سلسلہ جلوس میں رومہ میں رصد
 بنائی ابن عمید کہتا ہے کہ یہہ بابل کی لڑائی میں مارا گیا بجائے اسکے اندریانو
 اکیس برس تک حکمران رہا اس نے اپنے ابتداء زمانہ حکومت میں یہودیوں پر
 سختی کی لیکن بعد چند سے اون تعدی اور جور کے عوض شہر مقدس پہر آباد کیا
 اور اوسکا نام ایلنار کہا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ یہہ نصارے کا دشمن تھا
 ایک گروہ کثیر کو اون میں سے مار ڈالا عوام بت پرستی کرنے لگے اس کے
 شہہ جلوس میں بیت المقدس ویران کیا گیا وہاں کے عوام الناس قتل
 کئے گئے اور شہر کے دروازہ پر ایک مینار بنایا گیا جسپر ایک لوح ہتی جس میں
 شہر ایلنار لکھا ہوا تھا بعد ازاں بابل سے ایک شخص نے اسپر خروج کیا اپنے
 اوسکو مصر تک سپا کر دیا پہر اس نے اہل مصر کی خواہش سے مجرائی میں سے
 مجرائی قلم تک ایک نہر کھدوائی جو اس کے بعد بند ہو گئی ہتی لیکن جب
 فتوحات اسلامیہ کی موجیں بڑھیں تو عمرو بن العاص نے اوسکو پہر کھدایا۔
 اسی اندریانو نے شہر مقدس آباد کیا یہودی پہر آکر وہاں سکونت
 پذیر ہوئے لیکن جب کو یہہ معلوم ہوا کہ یہودی عہد شکنی پر تگے ہوئے ہیں

اور زکریا نامی ایک شخص کو اپنے شاہی خاندان سے اپنا عالم بنا لیا ہے تو اس نے
ایک خوشخوار لشکر اوان کی سرکوبی کو بھیجا جس نے اوان کو بہت بُری طرح سے
قتل کیا اور شہر کو اوجاڑ ڈالا یہودی جلاوطن کر دیئے گئے اور یونانی بیت المقدس
میں نہر کئے گئے۔ بیت المقدس کی یہہ ویرانی ^{۵۲} شربن برس بعد ویرانی طیش
کے ہوئی ہے جو صلیوہ کبرئے تھا۔ نصاریٰ ان دنوں موضع قبر سے صلیب تک
پہر رہے تھے اور وہیں نماز پڑھتے تھے اور یہود وہاں کوڑا پھینکتے تھے یونانیوں
اوان کو وہاں نماز پڑھنے سے منع کیا اور اسی مقام پر ایک پیکل بنام زہرہ
بنوا دیا۔ ابن عمید مسیحی سے روایت کرتا ہے کہ سنہ چار جلوس بادشاہ
اندریا نوس میں عامل الرما باغی ہو گیا اسوجہ سے روسیوں کی جانب سے الرما
میں مختلف اوقات میں متعدد حکام بھیج گئے اور شہر آشپوش بین ایک دار الحکومت
بنوایا نامی نامی حکما کو تعلیم لئے مقرر کیا اور شہر جلوس میں۔ نشاط بطریق
اسکندریہ مقرر ہوا یہہ حکیمانہ مزاج علم دوست تھا گیارہ برس تک اس عہدہ کا
کام کرتا رہا اسکے مرنے کے بعد امانیتش بجائے اس کے ^{۱۶} سنہ جلوس اندریا نوس
میں مقرر ہوا اس نے یہی گیارہ برس اسی عہدہ پر گزارے یہہ سالوان بطریق تھا
اس کے بعد اندریا نوس اپنی حکومت کے اکیسویں برس مر گیا اور بجائے اسکے
اوسکارڈ کا انطونیش حکمران ہوا۔ ہرشپوش کہتا ہے کہ اسکا نام فیصرا رحم ہے۔
بزوایت ابن عمید اس نے بائیس برس اور زنجبال صعدی اکیس برس حکومت کی
اس کے حکومت کے پانچویں برس مرتیانو۔ بطریق اسکندریہ ہوا یہہ اوان میں کا
آہٹوان بطریق تھا اس نے نو برس تک اس عہدہ کا کام انجام دیا اس کے بعد
مکوتیانو چودہ برس تک بطریق رہا اور سالوین برس حکومت کے اور ایپانوس
حکیم مر گیا بطلموس صاحب طی کہتا ہے کہ اورا لیا نوس حکیم نے اعتدال خریفی کی

ر صد سہ جلوس بادشاہ انطونیش مین بنائی۔ واللہ اعلم۔
 انطونیش چار سو تیر سہ ^{۴۶۳} برس بعد اسکندر کے ہوا اور بائیس ^{۲۲} برس
 حکومت کر کے مر گیا بجائے اس کے اور الیا لونس برادر انطونیس موسوم بہ
 اوراکش حکمران بنا یا گیا اسکو انطونیش اصغر بھی کہتے تھے یہ اہل فارس
 سے اکثر لڑتار ہا پہلے ادنیوں نے ارمینہ اور سوریا کو اسکے ممالک مقبوضہ سے
 نکال لیا تھا لیکن آخری لڑائیوں کا اس نے یہ نتیجہ پیدا کیا تھا کہ اونکو اس نے
 مغلوب کر کے اپنے ملک سے نکال دیا تھا۔ اسی کے عہد حکومت میں دیا اور
 قحط کا بہت زور و شور ہوا نصارے کے ہتسقا سے پانی برسا دیا اور قحط دور
 بعد اسکے کہ نصارے پر بچہ سختیاں ہو چکیں تھیں اور ایک گروہ کثیر کو اون میں
 سے مار ڈالا تھا۔ نیرون قیصر کے بعد یہ چوتھی سختی تھی۔ ابن عمید لکھتا ہے کہ اس کے
 سہ جلوس مین اغریوس۔ اسکندریہ کا بطریق ہوا اور بارہ برس کے بعد اسکے
 ۹ جلوس مین مر گیا۔ بعد اس کے اسی کے زمانہ حکومت مین عیسائیوں مین
 طرح طرح کے بدعات ظاہر ہوئیں باہم وہ مختلف الاقوال ہو گئے مذہب و ملت سے
 کچھ سہ و کار نرمان مانی بابتیں گرہنے لگے بخلہ اون کے ابن ویسان وغیرہ تھے
 جس نے اسقف اہل حق نے مناظرہ اور مجاہدہ کیا اور انکی بدعات کو مندرس
 کرنے کی کوششیں کیں اور اس کے سہ جلوس مین اردشیر بن بابک اول
 بادشاہ ساسانیہ ظاہر ہوا اور مملکت فارس کو اپنے قبضہ مین لیلیا۔ جالینوس
 طبیب بھی اسی کے زمانہ حکومت مین تھا بلکہ اسکے ساتھ اسکی بھی پرورش
 ہوئی تھی۔ جب اکو یہ خبر معلوم ہوئی کہ انطونیش۔ رومہ کا بادشاہ ہوا ہے
 تو وہ یونان سے روم مین اسکے پاس چلا آیا۔ وحقرا طس حکیم بھی اسی
 زمانہ مین تھا اس کے مرنے کے بعد کودہ قیصر تیرہ برس تک بعد ازاں

رمیلوش میں جہینے تک رولق افزائے تخت قیصری رہا ابن عمید کہتا ہے
 کہ ابن بطریق اسکا نام فرطنوس ظاہر کرتا ہے علاوہ اس کے اور لوگوں نے
 فرطنوس اور صعیریوں نے برطالوس بتایا ہے اور زمانہ حکومت کو بالاتفاق
 دوہینے میں محدود کرتے ہیں اس کے مرنے کے بعد دوہینے بولیا نس قیصر بعد
 ازان سوریا لوس قیصر بادشاہ ہوا جس طرح اس کے نام میں لوگوں نے اختلاف
 کیا ہے اسی طرح زمانہ حکومت میں بھی اتفاق نہیں کیا بعضوں نے اسکو سورس
 اور ہروشیوش نے طباریش بن ارنت بن النطونیش کے نام سے یاد کیا ہے
 ابن عمید نے اسکے زمانہ حکومت کو بروایت ابن بطریق سترہ برس اور سچی اہوارہ
 برس اور ابو قانیوس سو کہ برس اور ابن الراہب تیرہ برس اور صعیدین صرف دو
 برس بتاتے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے سکہ جلوس میں عیسائیوں پر
 بحد سختیان ہوئے اسکندریہ اور مصر میں انکو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کیا اون کے
 کناہیں منہدم کرا دیے اور اسکندریہ میں ایک ہیکل موسوم بہ ہیکل الالہ بنوایا
 ہروشیوش کہتا ہے کہ شدت نیروں کے بعد یہ پانچواں ہلہ تھا۔ اس کے آخری
 زمانہ میں لاطینیوں نے بغاوت کی اور یہ اسی بغاوت میں مر گیا۔ بعد اسکے
 اقطونیش بروایت ابن بطریق چہ برس اور خیال سچی سات برس حکمران رہا
 اس نے اوسکو النطونیش قسطنس کے نام سے موسوم کیا ہے وہ بیان کرتا ہے
 کہ اسکا ابتدا زمانہ حکومت پانچویں پچیس برس بعد حکومت اسکندر کے ہوا ہے
 اسی کے زمانہ میں اردشیر بادشاہ نے نصیبین کا محاصرہ کیا اور اوس کے باہر ایک
 قلعہ بنوایا بعد ازاں اوسکو بغاوت خراسان کی خبر پہنچی تب وہ اون سے
 اس امر پر صلح کر کے واپس ہوا کہ اہل نصیبین اوس کے قلعہ سے متعرض نہ ہوں
 لیکن جیسا ہی اوس نے نصیبین کو چھوڑا اہل نصیبین نے فوراً قلعہ کے باہر سے ایک

دیوار کھینچ کر قلعہ کو شہر کے اندر لیلیا اردشیر خراسان سے کوٹنگر نصیبین پر پہنچا۔
 اور بمشورہ بعض حکماء اہل اللہ کے دعوے سے قلعہ پر قبضہ حاصل کیا۔ اردشیر کا
 اس کامیابی سے دل بڑھ گیا اور اس نے اکثر بلاد شام اور اطراف ارمینہ کو اپنے
 مقبوضات میں داخل کر لیا انطاکیہ نیش اہنین ٹرائون میں ہلاک ہو گیا۔ اردشیر
 مغربوں میں مگر کہ حاکم ہوا ایک برس کے بعد رومہ کے کسی سپہ سالار نے اس کو
 مار ڈالا بعد اس کے اسکندر روس و ساورین اردشیر کے خادمہ کے تیسویں
 برس حکمران ہوا تیرہ برس اس نے حکومت کی اسکی مان نصرائیون سے محبت
 رکھتی تھی ہروشیوش کہتا ہے کہ اس نے بیس برس حکومت کی اسکی مان عیسائی
 مذہب کہتی تھی نصرائیون کو اسکے زمانہ میں بہت آرام اور فراخی رہی ابن عمید
 کہتا ہے کہ اسکے حکومت کے ساتویں برس تا وکلا بطریق اسکندریہ ہوا یہہ
 نیز ہوان بطریق ہناسولہ برس تک یہہ اس عہدہ پر رہا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ
 سترہ جلوس میں اس نے ساورین اردشیر سے معرکہ آرائی کی اور جب اوپر
 فتحیابی حاصل کر کے واپس آیا تو اہل رومہ نے اوپر دفعۃً حملہ کر کے اسکو مار ڈالا
 بعدہ مختشیان بن لوجیہ تین برس حکمرانی کرتا رہا یہہ خاندان شاہی سے نہ تھا۔
 اراکین دولت نے بضرورت جنگ افرججہ (فرانس) اسکو اپنا بادشاہ بنا لیا،
 اسکے زمانہ میں عیسائیوں نے ظلم و تشدد ہوا یہہ بعد نیرون چھٹی ستمی تھی لیکن
 ابن عمید نے اسکو قیوموس کے نام سے یاد کیا ہے اور باقی ان سب باتوں میں
 اتفاق کیا ہے کہ اس نے نصرائیون میں سے سر جووس کو سلیمہ میں اور واکوس
 فرات کے کنارے اور بطریق اسکندریہ کو قتل کر ڈالا بیت المقدس کا سقف
 یہہ ٹکرا اپنی کرسی چھوڑ کر بخوف جان پہاگ نکلا اور اسکے حکومت کے تیسرے
 برس ساورین اردشیر بادشاہ ہوا برعکس خیال ہروشیوش کے کیونکہ

یہ بیان کرتا ہے کہ اوس نے اسکو مار ڈالا تھا الغرض فقیہ موسیٰ بن جعفر کے مرثیہ
 بعد بنو موسیٰ بن جعفر نے بادشاہت کر کے مارا گیا ابن عمید نے اسکو ابو فانیوں
 لوش قیصر اور ابن بطریق نے بلینا یوس کے نام سے یاد کیا ہے اور ہیروشوش
 نے اسکا کچھ تذکرہ نہیں کیا اس کے بعد عزدیا لوس قیصر بروایت ابن عمید
 چار برس اور پنج سال سچی اور صعدین چھ برس تحت قیصری پر رہا اسکو ان
 مورخین نے ابو فانیوس قودنیوس کے نام سے یاد کیا ہے اور صعدین
 اسکو قرطانیوس کہتے تھے وہ کہتے ہیں کہ اسکا زمانہ پانچ سو اکیاون برس بعد
 زمانہ اسکندر کے ہوا ہے۔ ہیروشوش کہتا ہے کہ عزدیار بن بلیسان
 نے سات برس بادشاہت کی اس سے اور فارس سے بہت لڑایا ہوا
 اس نے اوپر فتحیابی حاصل کی۔ اراکین دولت فارس کو فرات کے کنارے
 موت کے گھاٹ اوتارا۔ اس کے بعد قلفش بن اولیاق بن الطونیش
 سات برس بادشاہ رہا۔ سب سے پہلے ملوک روم میں سے اسی نے عیسائی
 مذہب اختیار کیا۔ ابن عمید۔ صعدین سے روایت کرتا ہے کہ اس نے
 چھ برس حکمرانی کی اسکی حکومت پانچ سو پچیس برس بعد حکومت اسکندر
 پہنچ پرایمان لایا اسکے پہلے سال حکومت کنوشیوس۔ اسکندر یہ کابطلق
 مقرر ہوا اور اونیس تک اس عہدہ پر رہا یہ چودہواں بطریق تھا اسنی کے
 زمانہ میں مرکیوش اسقف کے پہاگ جانے کے بعد عزدیا لوس بیت المقدس کا
 اسقف مقرر ہوا پھر جب مرکیوش واپس آیا تو دولون بالاشتراک اس عہدہ کا
 کام انجام دیتے رہے تا آنکہ ایک برس کے بعد عزدیا لوس مر گیا اور مرکیوش
 تین تہا دس برس تک بیت المقدس کا اسقف رہا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ
 قلفش قیصر کو داقیس (دقیانوس) نامی ایک فوجی افسر نے مار ڈالا اور خود

بجائے اوس کے تحت قیصری پر رونق افروز ہو گیا پانچ برس کی حکومت ہی
 یہہ شاہی خاندان سے تھا اسکے زمانہ میں نصرانیوں نے بہت سختیاں ہوئیں
 بطریق رومہ کو مارڈالا مذہب صابیہ کو ترقی دی بت پرستی پر نصرانیوں کو
 مجبور کیا شہر سسین ایک بہت بڑا بت خانہ بنوایا اسی کے زمانہ میں سات
 اشرف روم جو مومن تھے ہیاگ نکلے اور پھر بعد اس کے زمانہ تاودوسیوس
 میں ظاہر ہوئے انہیں کو اصحاب کہف کہتے ہیں۔ سہر وشیوش کہتا ہے کہ
 اسکے نام راجیہ بن محمد بن تھا اس نے صرف ایک برس حکمرانی کی اسکے
 زمانہ میں ساتویں بار پھر نصرانیوں پر بہت ظلم و تعدی ہوئی اسنے بطریق
 رومہ کو مارڈالا اسکے بعد غلاش قیصر بنے ان ہوا دو برس تک۔ اسکی حکومت
 رہی اس نے بھی نصرانیوں پر ظلم و ستم کیا اس کے زمانہ میں بہت بڑی
 وبا آئی جس سے سیکڑوں شہر ویران ہو گئے۔ سہر وشیوش کہتا ہے کہ غلاش

اصحاب کہف کا ذکر قرآن شریف میں ہی آیا ہے یہ لوگ شہر فسوس میں رہتے تھے دقیاوس
 بادشاہ وقت کے جبر و تعدی اور بت پرستی پر مجبور کرنے کے وجہ سے شہر چھوڑ کر ایک غار میں
 جا چپے تھے یہودی کہتے ہیں کہ وہ تین آدمی تھے جو تباہ و ٹکاتا تھا اور نصار نے کا یہ خیال ہے
 کہ وہ لغداد میں پانچ تھے چٹا اوٹکاٹا تھا مسلمانوں کا بہ قول ہے کہ اصحاب کہف سات
 آدمی تھے آٹھواں اوٹکاٹا تھا۔ سیاق و سباق کلام پاک سے یہی صحیح معلوم ہوتا ہے بہر کیف
 یہ لوگ ایک زمانہ دراز تک اسی غار میں پڑے سوتے رہے فرشتے جیکہ الہی اونکو ایک پہلو سے
 دوسرے پہلو پر کر دیتے تھے اور کتا اونکے رو برو لگے پاؤں پر سر رکھے ہوئے لیٹا رہا۔
 تا آنکہ ہر دایت طبری یقین ہو نو برس کے بعد اللہ جل شانہ نے بغرض اظہار قدرت کاملہ اونکو
 نکال دیا انہیں ایک شخص کہا ناخریدنے کو بازار میں آیا اوس کے پاس وہی دقیاوسی اشرفی
 ہتی اسوجہ سے وہ بچرم قلب سکھ گرفتار کر لیا گیا جب بادشاہ وقت نے اوس سے اسکی
 سرگذشت دریافت کی بت اوسکو اصحاب کہف کے قصہ کا خیال آج کا ذکر (باقی صفحہ ۱۰۳ میں)

بولیوش کا لڑکا ہے اور بن بطریق یہ بیان کرتا ہے کہ بولیاش۔ غالش کا
 و حکومت میں شریک۔ یہیم تھا لیکن یہ غالش کے پہلے ہی مر گیا۔ اسکی حکومت
 بندرہ برس رہی سچی اس تعداد سے اتفاق کرتا ہے مگر اسکا نام واقعہ میں بتاتا ہے
 اور غالیوش کو اسکا لڑکا کہتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اسکا نام اور لیوش تھا
 پانچ برس اسکی حکومت رہی بہر کیف ابن عمید کہتا ہے کہ یہیم بت پرست تھا اسکے
 زمانہ میں عیسائیوں پر متحد سختیان ہوئیں اسکے پہلے سال حکومت میں کیوش
 اسکندر یہ کا پد۔ ہوان بطریق مقرر ہوا بارہ برس تک یہیم اس عہدہ پر رہا۔
 سھنہ جلوس میں اس نے اسکندر و س کو بیت المقدس کا استغاثہ مقرر کیا
 اور بعد سات برس کے قتل کر ڈالا۔ اپنے لڑکے کو لشکر روم کا سپہ سالار کر کے
 فارس پر بھیجا سپہ سالار فارس نے میدان جنگ سے اوسکو گرفتار کر کے کسرے
 بہرام کے پاس بھیج دیا۔ کسرے نے بہرام نے اوسکو قتل کر ڈالا ہروشیوش کہتا
 ہے کہ اسکے بعد غلینوش قیصر حکمران ہوا بندرہ برس اسکی حکومت رہی اس کے
 زمانہ میں ہی نصرانیوں پر ظلم ہوتا رہا جاوید مارے جاتے تھے بیت المقدس
 بطریق مار ڈالا گیا۔ فارس سے اور اس سے لڑائیاں ہوئیں جس میں اس نے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۰۲) آسمانی کتاب میں تھا بادشاہ اور اوس کے اراکین سلطنت اوس کے ساتھ فار پر گئے
 جب ان لوگوں نے میچ کے پیدا ہونے اور دقیا نوس کے مرجانے کا حال سنا تو حکم الہی و فخرہ زمین
 گر پڑے اور مر گئے بادشاہ نے اوسی مقام پر ایک قبہ بنوا کر ایک پتھر پر ان کے نام لکھوا دیا۔
 ان لوگوں کے اسماء جیسا کہ مفسرین نے تحریر کیا ہے یہیم ہیں پیلخا۔ کشلیا۔ شلیا۔ ہروگ
 بادشاہ کے دائیں طرف اصحاب تھے مرشوش۔ دیرلوش۔ شاذلوش۔ یہیم لوگ بادشاہ
 کے بائیں جانب کے ہم نشین تھے۔ ساتواں وہ چرواہا جسے انکو غار کا راستہ بتایا تھا پہنچا
 کتا تھا جسکو قطیر کہتے ہیں۔

اسکے بادشاہ سائبور کو گرفتار کر لیا تھا بعد ازاں براہ احسان ازاں کر دیا اسکے
 عہد حکومت میں وہاں آئی اور عیسائیوں کی دغا سے دفع ہوئی۔ قوط اپنے بلاد
 سے نکل کر غزلیتھون اور مقدونیہ اور بلاد منبطہ پر قبضہ کر لیا غلینوش قیصر کو
 رومنہ کے ایک سپہ سالار نے مار ڈالا بعد اس کے اقا ویدوش قیصر ایک
 برس حکمران رہا۔ ابن عمید بروایت مسیحی لکھتا ہے کہ اس نے ایک برس نو مہینے
 ۶۷۵ء اسکندریہ میں حکومت کی اسکی حکومت کے پہلے سال میں یونشیم صانی
 انطاکیہ کا بطریق مقرر ہوا آٹھ برس تک اس عہدہ کا انجام دینا رہا یہ بطریق
 وحدانیت کا قایل اور کلمہ اور روح خدا کے حلول کرنے کا انکار کرتا تھا جب
 یہ مر گیا کل اساقف نے انطاکیہ میں مجمع ہو کر اس کے اقوال کی تردید و تکذیب
 کی۔ ہر وشیوش کہتا ہے کہ غلینوش قیصر کے بعد فلودیش ابن بلاریان بن
 سوکلہ حکمران ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ نامی سپہ سالاروں میں سے تھا۔
 خاندان شاہی سے اسکو نسباً کچھ تعلق نہ تھا اس نے قوط کو جو کہ پندرہ برس
 سے مقدونیہ وغیرہ پر قبضہ کے ہوئے تھے نکال باہر کیا لیکن دو برس حکومت
 کر کے مر گیا۔ ہر وشیوش کہتا ہے کہ اسکے بعد اسکا بہائی نظیل نے سترو یوم
 حکمرانی کی اسکو کسی سپہ سالار نے مار ڈالا۔ ابن عمید نے اسکا کچھ ذکر نہیں کیا
 بعد ازاں اوریلیان شچہ برس تک بادشاہ رہا ابن بطریق نے اس کو
 اولیوش اور سچی نے ارینوس اور ابوفامینوس نے اولیوش اور ہر وشیوش نے
 اورالیان ابن بلنسیان کے نام سے یاد کیا ہے اور اس نے اسکے زمانہ حکومت کو
 صرف پانچ برس میں محدود کیا ہے ابن عمید کہتا ہے کہ اس کے ساتھیوں
 میں تاونا۔ اسکندریہ کا سولہواں بطریق مقرر ہوا اور دس برس تک
 اس عہدہ پر رہا۔ اس سے پہلے عیسائی قومیں رسوم مذہبی اور نماز

پوشیدہ طور سے ادا کرتے تھے لیکن جب یہ بطریق مقرر ہوا تو اوہ نے ہدایا و تحایف دیکر روسیوں سے ایک کنیسہ (کلیسہ) خرید کر بنانے کی اجازت لیلی اس وقت سے عیسائی علانیہ اوس میں رسوم مذہبی اور نماز ادا کرنے لگے۔ ستھنہ جلوس میں قسطنطین پیدا ہوا میر و شیوش کہتا ہے کہ اسی اور لیان بن بلنسیان نے قوط سے مقابلہ اور مقاتلہ کیا اور اونپر فتحیاب ہوا۔ رومہ کو از سر نو آباد کیا۔ عیسائیوں پر نوین بار بعد نیرون کے اس کے زمانہ میں پہر سختی ہوئی۔ اس کے مارے جانے کے بعد طانیس بن الیاس ایک برس تک بعد اسکے فروکش قیصہ پانچ برس تک سخت کرتارہا ابو قانیوس کہتا ہے کہ اسکا نام فروش تھا۔ ابن بطریق بروایت ابن کثیر وصحید میں کہتا ہے کہ اسکو فروش کہتے تھے اس نے چہ برس حکومت کی تھی۔ مسیحی کہتا ہے کہ اسکا نام اکیوس تھا اسکا سات برس تک و حکومت رہا ابن عمید کہتا ہے کہ یہ ستھنہ جلوس سا بورزد والا کثاف میں بعد ستھنہ پانچ سو بانو۔ اسکندری کے گزرا ہے نظریون پر سجدہ سختیاں کرتا تھا ایک گروہ کثیر کو اس نے ناحق ذبح کر ڈالا کسی لڑائی میں یہ موعہ اپنے لڑکے کے مارا گیا ہیر و جوش کہتا ہے کہ اس کے مارے جانے کے بعد اسکا لڑکا منار بان بادشاہ ہوا اور دو ہی چار روز کے بعد مارا گیا ابن عمید نے اسکا کچھ تذکرہ نہیں کیا بعد اسکے بقلاد یا نوش نے اکیس برس اور بروایت مسیحی بیس برس ۵۹۵ اسکندری میں حکمرانی کی۔ اسکے سوا اور مورخین کہتے ہیں کہ اسکا نام عربیٹا تھا یہ خدمتگاری کے ذریعہ سے قیصر کے نظریون اسقدر عزیز تھا کہ فاریوش نے اپنا مشیر اور مصاحب خاص بنالیا تھا۔ اسکو فرامیر اور گلے میں بہت بڑا دخل تھا۔ فاریوش کی لڑکی اسپر عاشق ہو گئی تھی جب اسکا باپ فاریوش اور بہائی لڑائی میں مارا گیا تو روسیوں نے اس کے بہر پر تاج شاہی رکھا اس نے بقلاد یا نوش اور عربیٹا سے اپنا نکاح کر لیا اور ملک

و حکومت کو اوس کے سپرد کر دیا۔ اسوجہ یہہ جمیع ممالک روم پرستولی ہو گیا۔
 قسطنطش اسکا برادر زادہ اندلون بلا و شیا (ایشیا) و نیز لفظیہ میں تھا۔ اسنے
 جلوس عربطامین اہل مصر و اسکندریہ نے بغاوت کی عربطامنے بزور تیغ اسکو
 فرو کیا اس کے بعد وہ بٹ پرتی کی طرف مایل ہو گیا۔ کنالٹش کے بند کر رہے
 جائیکا حکم دیا۔ نصرانیوں پر بحد سختیاں کیں۔ مارجرٹس سس کو (جو کہ اکابر
 ابناء بطارقہ سے تھا) اول قسوس کو قتل کیا۔ سلسلہ جلوس میں ماربطرس سکنڈ
 کا بطریق ہوا دس برس کے بعد مارا گیا بجائے اوس کے اوسکا شاگرد اسکندروس
 بطریق اسکندریہ ہوا اسیکے ارشد تلامذہ سے اربوش ہے جو اسکا سخت مخالفت
 اور اس کے زمانہ بطریق میں نکال دیا گیا تھا لیکن بعد میں ماربطرس کے اربوش
 نے اپنے خیالات سے باز آیا جسکی وجہ سے وہ پھر کیسہ میں داخل کر کے قسطنطش دیا گیا
 ابن عمید کہتے ہیں کہ زمانہ دیقلا دیالونس میں قسطنطش (اوسکا چچا زاد بیٹا)
 اور اسکا نائب جو نیز لفظیہ اور ایشیا میں تھا اوس نے خروج کیا سماء ہلانہ جو شاہ
 خاندان سے تھی اور اسقف ارنٹا کے ہاتھ سے صطباغ حاصل کر چکی تھی) اوس نے
 اس سے شادی کر لی جس سے قسطنطین پیدا ہوا انجون نے اسکے پیدا ہونے پر
 اسکی حکومت کی پیشین گوئی کی اور یہہ کہا کہ یہہ تیرے ملک مال کا مالک ہوگا
 دیقلا دیالونس نے یہہ سنکر نہایت غصہ سے قسطنطین کے قتل کا حکم دیدیا ہلانہ
 اسن حکم سے آگاہ ہو کر اپنے بیٹے کو لیکر اتریا کی طرف چلی گئی بعد ازان بعد مرے
 دیقلا دیالونس کے واپس آئی جبکہ اوسکا شوہر بجائے دیقلا دیالونس کے روم
 میں حکومت کر رہا تھا قسطنطش نے ملک حکومت قسطنطین کے سپرد کر دیا۔
 جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔ دیقلا دیالونس نے پچیس برس حکومت کی سنہ ۶۱۶
 اسکندریہ میں اسکا آخری زمانہ ہوا۔ بعد ازان اوسکا لڑکا قیماٹوس بن بطریق

اور سچی اور ابن الراسب وغیرہ کہتے ہیں کہ مقطوس دیقلا دیا لوس کا حکومت و ملک میں شریک تھا یہ اوس سے کفر و عصیان میں بدرجہا بڑھا ہوا تھا لہذا لوس کے ان دونوں کے ہاتھوں بہت بہت سختیاں اڑھانی پڑیں ایک گروہ کثیر اور تیغ ظلم کے نذر ہو گیا۔ اسکے سلسلہ جلوس میں اسکندر و سشاگر و مار پطرس۔ اسکندر یہ کاشہور بطریق ہوا اور تیس سال برس تک اس عہدہ پر رہا۔ اور عہد حکومت مقیم لوس میں یہ خرافات قصے بیان کرتے ہیں کہ ساہو رشاہ فارس یہ تبدیل لباس روم گیا اور مقیم لوس کے دربار میں حاضر ہوا مقیم لوس نے اوسکو پچا کر قید کر لیا اور لگائے کی کہاں اوسکو پہنا کر اپنے لشکر کے ہمراہ لے ہوئے سلطنت فارس پر حملہ کرنے کو روانہ ہوا اثنائے راہ میں ساہو ر موقع پا کر قید سے بہاگ کھڑا ہوا اور فارس پہونچ کر اوس نے لشکر فارس کو مجتمع کر کے مقیم لوس کو شکست دی۔ اسی طرح کی اور روایات و حکایات تخیلہ و بعد از فہم بیان کرتے ہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ ساہو ر نے رومیوں پر چڑھائی کی مقیم لوس نے اوسکا مقابلہ کیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔

ہیر وشیوش نے مناربان فیصر بن قاریوس کے نسبت یہ بیان کیا ہے کہ یہ اپنے باپ کے بعد تخت نشین ہوا اور اسی وقت مارا گیا بعد اسکے وہ کہتا ہے کہ رومیوں کی زمام حکومت دیو قاربان نے اپنے ہاتھ میں لی اس نے قاتل قاریوس سے اوس کے خون کا بدلہ لیا پہر اس پر افریر بن قاریوس نے خروج کیا دیو قاربان نے اوسکو بعد متعدد اور طویل لڑائیوں کے گرفتار کر کے مار ڈالا اس واقعے کے بعد ایک طرف سے بلاد افرنجہ (فرانس) آئڈکس۔ افریقیہ مصر میں بغاوت پھوٹ اٹھی اور دوسری جانب سے ساہورڈ والا کتاف نے حملہ کر دیا دیو قاربان نے ان کھل لڑائیوں اور بغاوتوں کو مختصیان ہر کوریش کے جان توڑ کوششوں سے

رفع دفع کیا۔ بلاد افریجیہ کی بغاوت اندکس سے برطانیہ کی حکومت کا (جو سات برس
 سے قائم ہو گئی تھی) نہایت تھوڑی مدت میں قلع و قمع کر کے برطانیہ کو دوبارہ
 دیو قاربان کی اطاعت پر مجبور کر دیا بعد ازاں محشیاں نے اپنے داماد قسطنطش
 اور اوس کے بیانی محشس سپران ولایتس کو دیو قاربان کی نیابت پر مقرر کیا۔
 محشس نے افریقہ کی بغاوت فرد کردی اور اوسکو بدستور رومانیوں کی حکومت
 میں قائم رکھا۔ اور دیو قاربان قیصر نے مصر و کندرہ کے باغیوں کو شکست دیکر
 ایک ایک کوچن چنکر مار ڈالا اور قسطنطش۔ المانیوں کی طرف لیا اور وہاں کی بغاوت
 کی مشعل آگ کو بجھایا پھر محشیاں سباور بادشاہ فارس کے مقابلہ پر گیا ایک طویل
 اور خوفناک لڑائی کے بعد اوس پر غالب آیا اوس کے شہر غورہ اور کوفہ کو
 ویران کر دیا۔ وہاں کے سمنے والوں کو گرفتار کر کے غلام بنا لیا بعد اس کے
 دیو قاربان قیصر نے اسکو اہل غالش کے (جو کہ بلاد افریجیہ سے تھے) سر نیکو بھیجا
 اس نے اونکی یہی سہ کو بی اور یعقول گوشالی کی ان واقعات کے ختم ہونے پر
 دیو قاربان نے نصارے پر ہاتھ صاف کرنا شروع کیا قیصر نیرون کے بعد
 نصارے کی مصائب کا یہ دسواں ہلکہ ہوا دس برس تک یہ قوم انہیں صیدتوں
 میں گرفتار رہی۔ پھر دیو قاربان اور اوس کے نایب محشیاں کو اوس کے
 اراکین دولت نے معزول کر کے حکومت و سلطنت قسطنطش ابن ولایتس اور
 اوس کے بیانی محشس کے سپرد کر دیا ان دونوں میں رومیوں کی سلطنت اس طرح
 تقسیم کر دی گئی کہ محشس (جسکو غلادیش بھی کہتے ہیں) شرقی مالک کا مالک ہوا
 اور قسطنطش مالک مغرب و افریقہ و بلاد اندکس و افریجیہ پر حکومت کرنے لگا۔
 دیو قاربان اور محشیاں بحالت معزولی شام کے کسی شہر میں رہ گئے اور بعد میں
 قسطنطش کے اوسکا لڑکا قسطنطس۔ لاطینیوں کا بادشاہ ہوا۔ انتہی کلام

ہیر و ہوش (ہیر و ہوش کا کلام تمام ہوا)۔

قراین خارجی سے معلوم ہوتا ہے کہ جس بادشاہ کا نام ابن عمید و یقلا دیا کو ظاہر کیا ہے اوسیکو ہیر و ہوش دیو قاریان کے نام سے یاد کرتا ہے۔ اسکے بعد پھر اوقات اور روایتیں نہایت متشابہ اور اسماء بجد مختلف ہیں اس امر کو ناظرین اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں ایک غیر زبان کے اسماء کو دوسری زبان میں لانا نہایت شاذ ہے واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

”و (ترجم) سعودی کہتا ہے کہ کل ملک و ملیہ تالیس ہزار ہونے چار سو ستاسی برس نوناہ“
 ”و (ترجم) یوم سلطنت کی سب سے آخری بادشاہ تہی حبشکا ذکر اوپر ہو چکا بہت پرست ہوا اس کے بعد“
 ”و ملک روم نصرانی ہو گئے۔ اور قیصرہ منصرہ لقب یاد کئے جانے لگے۔“

اخبار قیصرہ منصرہ قسطنطنیہ و م تارمان فتح اسلامی

ملوک قیصرہ منصرہ دنیہ کے عظیم الشان اور مشہور ترین ملک سے شمار کئے جاتے ہیں انکی حکومت ساحل بحر رومی پر اندلس سے رومہ و قسطنطنیہ۔ شام مصر سیکیلیہ و افریقہ۔ مغرب تک پہنچی ہوئی تھی انہوں نے مشرق اور سودان میں ترک و فارس سے مغرب میں لوبہ وغیرہ سے مجاہدہ و مقاتلہ کیا۔ پہلے یہ لوگ دین مجوسی کے پابند تھے لیکن بعد ظہور حواریں عیسیٰ و شیوع دین نصرانیت انہوں نے دین مجوسی چھوڑ کر مذہب عیسائی اختیار کر لیا سب سے پہلے جس نے دین عیسائی اختیار کیا وہ قسطنطین بن قسطنطس بن ولتیش اور اوسکی ماں ہلانہ تھی۔

وجہ تسمیہ
 نصرانی
 دین مسیحی کو دین نصرانی اسوجہ سے کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام موضع ناصرہ میں رہتے تھے جبکہ وہ مصر سے مع اپنے ماں کو انیس

ہجرت تھے اور نصران مبالغہ کے صیغوں میں سے ہے معنی اسکے یہ ہیں کہ یہ دین

غیر اہل عصابت کلمہ جسکی اعانت اور تائید اسکی متبعین نے کی ہے۔

نسب قیصرہ

نسب قیصرہ یہ قیصرہ بنو الاصفہ کے نام سے معروف ہیں۔ بعض مورخ انکو عیسویں اسحاق کی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ محققین نے اسکا انکار کیا ہے ابو محمد بن حرم نے اسرائیل علیہ السلام کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ اسحاق کا ایک لڑکا اور سوک یقویث کے ہتھ جبکا نام عیصا تھا اسکی اولاد۔ جبال سراقہ۔ تہریر۔ شام میں تاجزار رہتی تھی اسکا تقریباً کل حصہ معدوم و لاپتہ ہو گیا لیکن بعض کا یہ خیال ہے کہ روم انکے اولاد سے ہیں حالانکہ یہ سراسر غلطی ہے منشاء اس غلطی کا یہ ہے کہ جہاں یہ رہتے تھے اوسکو روم کہتے ہیں اس سے انکو یہ خیال پیدا ہوا کہ روم اسی مقام کا ٹکڑا ہے اور یہ امر ایسا نہیں ہے کیونکہ روم رولس یا فی رومہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ میرے نزدیک ان بنو عیصو کا مسکن ایذوم میں تھا عرب نے اوسکو مغرب کرتے ہوئے زائر حجہ کو راجعہ سے بدل دیا اور یہیں سے غلطی واقع ہوئی۔ واللہ اعلم۔

قسطنطين

قسطنطنین
 این عمید کہتا ہے کہ قسطنطنین نے مقیمائوس پر حملہ کیا مقیمائوس
 شکست کھنا کر میدان جنگ سے رومہ کی طرف بھاگا پل پردولون بشکرونین
 دوبارہ مقابلہ ہوا مقیمائوس اور اوس کے لشکر کا اکثر حصہ دریامینٹی و بکر
 مر گیا قسطنطنین مظفر منصور رومہ میں داخل ہو کر اپنی کامیابی کا پہرہ
 کو کی بلند اور شاندار مینار پر اوڑا دیا بعد اس کے کہ وہ بیزنطیہ میں بعد
 اپنے باپ کے چیمیں برس حکومت کر چکا تھا اس نے عدلی و انصاف سے اپنی
 رعایا کو خوش کیا اسکا ایک سب سالار جو نواح قسطنطنیہ کا رہنے والا تھا
 اور رومہ میں اوسکی طرف سے عامل تھا اوس نے باوجود تاکید و مانعت
 از راہ بد عہدی نصرانیوں کو قتل کیا بیت پرستی کی بنا ڈالی ماریا دس بطریق کو

سولی دیدی قسطنطین نے یہ سکر اوس کے گرفتار کرنے کو ایک لشکر رومہ
 کی جانب روانہ کیا۔ وہ گرفتار ہو کر قسطنطین کے روبرو لایا گیا اور وہیں
 قتل کیا گیا بعد ازاں قسطنطین شہر نیقہ میں اپنے حکومت کے ۱۲ سالہ میں نصرانی ہو گیا
 بیت خانہ گروا دیئے کنائس (گرجے) بنوائے ۹۱۰ء جلوس میں شہر نیقیہ میں ساقفہ
 جمع ہوا اریوش گرجے سے نکالا گیا جیسا کہ ہم نے اس سے پیشتر بیان کیا اس مجمع کا قصد
 انجن اسکندروس بطریق اسکندریہ تھا یہ اس مجمع کے پانچ مہینے کے بعد اپنی ریاست
 مذہبی کے پندرہویں برس مر گیا۔ ابن الاصب کہتا ہے کہ اسکندروس بطریق
 ۱۰ سالہ جلوس قسطنطین میں بطریق ہوا بائیس برس تک اسی عہدہ پر رہا اسی کے
 عہد میں ہلانہ مادر قسطنطین بیت المقدس کی زیارت کو ائی کنائس (گرجے)
 بنوائے صلیب کو دریافت کیا سفار یوس اسقف بیت المقدس نے اوس کا پتا بتایا
 کہ یہود نے اوس کو زمین میں دفن کر دیا ہے اب اوس پر کوڑا اور غلیظ پینکٹے ہیں
 ہلانہ نے یہود کے کاہنوں کو جمع کر کے صلیب کے مدفن کو دریافت کر کے اوس
 مقام کو خس و خاشاک سے صاف کیا اور اوس مقام سے قین لکڑیاں نکالیں
 ہلانہ نے دریافت کیا کہ ان تینوں لکڑیوں میں صلیب کس کی ہے؟ اسقف
 نے کہا کہ جس لکڑی کے مس سے مردہ سے زندہ ہو جائے وہی اصلی صلیب
 ہے ہلانہ نے اوس کے کہنے کے موافق تجربہ کیا اور اس دن کو صلیب کے ملنے
 کی وجہ سے عید کا دن مقرر کیا اور اوس مقام پر کنیہ (قمامہ) بنا دیا اور اسقف
 سفار یوس کو کنائس (گرجے) بنوائے کا حکم دیا یہ واقعہ ۳۲۸ء میلادی سچی میں
 واقع ہوا ۱۰ سالہ جلوس قسطنطین میں اسکندروس بطریق کی ہلاکت ہوئی اور بجائے
 اسکے اوس کا شاگرد اثنا شیوش مقرر ہوا اسکی ماں اسکندروس کے ماترہ عیسائی
 ہوئی تھی اور اس نے اوسکی خدمت میں پرورش و تعلیم پائی اور اسی کے جگہ پر بطریق ہوا

ار یوش کے مقلدین نے اسکی دو مرتبہ کوشش کی لیکن ناکام رہے قسطنطین نے یہودیان قدس کو مذہب نصرانی اختیار کرنے پر مجبور کیا وہ لوگ ظاہر نصرانی ہوئے لیکن یہ راز خنریر (سور) نہ کہانے سے ظاہر ہو گیا قسطنطین نے برہم ہو کر اونہیں سے اکثر کو قتل کر ڈالا اور بعضے اونہیں سے بخوف جان عیسائی ہو گئے بعد اسکے قسطنطین نے شہر بیزنطیہ کو از سر نو آباد کر کے اوسکو اپنے نام پر قسطنطینہ کے نام سے موسوم کیا پھر اسکا ملک اس کے تین بیٹوں میں اطر جبر

قسطنطین پہلے ایک جزیرہ خالی مشابہ شکل تھا اتم قدیمہ اسکو ہفت کوہ کہتی تھیں یہاں کیا جاتا ہے کہ یہ یلیان علیہ السلام کی شکار گاہ تھی چھ سو ستر سہ ہر تین ل از مسیح اسکا ظہور ہوا اور پانچزار آٹھ سو برس بعد ہبوط آدم اسکی بنا پڑی۔ اسکی دولت اور زرغیزی اسوجہ بڑھی ہوئی ہے کہ اسکے بندر گاہ کا نام گو لڈن مارن (شاخ زریں) ہے سب سے پہلے اسپر ایران نے حملہ کیا اور بعد متعدد لڑائیوں کے اسکو فتح کر لیا ایک مدت تک یہ ایران کے قبضہ میں رہا پھر چار سو ترسہ برس قبل از مسیح لونیہ کی خطرناک بغاوت نے حکومت ایران کا خاتمہ کر کے یونانیوں کو اسکا حاکم بنا دیا چوبیس بار اسپر حملہ کیا گیا اور چھ بار یورش سے فتح کر لیا گیا اور ہر بار اسکے باشندے قتل اور بازاروں میں فروخت کئے گئے آخر کار قسطنطین اعظم نے اسکو فتح کر کے بجائے رومہ الکبرے کے اسکو اپنا دار السلطنت بنایا گیا یہ صدی تک یہ خوب ترقی پذیر رہا نئے نئے قلعے تعمیر ہوئے شہر کے باہر پانچ پہاڑیاں نئی قلعہ بندیوں میں محاط بنائی گئیں جسکا اس زمانہ میں یہی بھر ماورا نگیلون نشان ظاہر ہوتا ہے ۳۳۰ء سے ۳۳۵ء تک مستغرق بادشاہوں کی حکومت پر ملکی لڑائیاں بغاوت سے بہت زیادہ اسکی عظمت و شان کو نقصان پہونچا اسی عرصہ میں ایرانیوں نے پھر کئی بار اسپر حملے کئے عربوں نے اسپر چڑھائی کی۔ آخر آخر یہ ہو گیا تھا کہ شہنشاہان قسطنطینہ خلفاء عباسیہ کو خراج دینے لگے عیسائی مجاہدین نے یہی جو جنگ صلیبی میں ثواب کمانے آئے تھے اسکو نقصان پہونچایا اور اسکے باشندوں کو ایذا میں آخر کار سلطان محمد ثانی یا منی دولت عثمانیہ نے اسپر حملہ کیا اور سینے صوفیہ پر بجائے صلیب کے

تقسیم ہو گیا کہ قسطنطین اول، قسطنطنیہ اور اوس کے تعلقات پر حکمران ہوا اور قسطنطین بادشاہ کا اقصاء مشرق تک اور قسطنطوس رومہ اور اوس کے مضافات کا بادشاہ ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ قسطنطین نے پاس برس حکومت کی۔ چھبیس برس نیز لظیفہ میں قبل غلبہ مکیما لوس اور چوبیس برس بعد قبضہ روم اور بارہویں برس اپنے حکومت کے نصرانی ہوا اور ۴۵۰ء سنہ اسکندریہ میں مر گیا۔ ہر وشیوش کہتا ہے کہ پہلے قسطنطین بن قسطنطش دین بخوسی رکھتا تھا عیسائیوں پر نہایت سختی اور ظلم کرتا تھا اس نے بطریق رومہ کو نکال دیا جس کے بعد وہاں سے یہہ مجذوم ہو گیا۔ اطباء نے اسکو لڑکوں کے خون سے نہانے کو کہا چنانچہ اس معالجہ کے لئے متعدد لڑکے پکڑ لئے گئے اتفاقاً اسکو اونکی بیکیسی پر رحم آگیا اس نے اونکو ہونکو چھوڑ دیا شب کو اوس نے خواب میں دیکھا کہ بطریق رومہ کی اقتدار کرنے کی ہدایت ہوتی ہے صبح ہوتے ہی اوس نے بطریق رومہ کو پھر رومہ میں اعزاز و تکریم سے ہمچو دیا اور خود نصرانی ہو گیا۔ قوم کی مخالفت کے خیال سے اوس نے رومہ کو چھوڑ کر قسطنطنیہ میں قیام کیا اور اسی مضبوط فصیلین اور جدید قلعے بنوا اور اپنی نصرانیت کا علانیہ اظہار کر دیا اہل رومہ نے اس کے تبدیل مذہب سے بغاوت شروع کر دی قسطنطین نے اپنے قومی بازوؤں سے اسکو فرو کر کے اونکو مغلوب کر دیا اور نصرانیت کے پہلانے میں پوری مدد کی پھر فارس میں چڑھائی کی اور اون کے اکثر مالک کو اون سے چھین لیا۔ اسکے سلسلہ جلوس میں قوطر کا ایک گروہ باغیانہ طور پر اسکے ملک میں گھس آیا اس نے اونکی شورش کو بھی فرو کیا اور اپنے ملک سے اونکو نکال دیا بعد اسکے اوس نے خواب میں صلیب کو دیکھا اور

(نقیۃ نونہ صفحہ ۱۱۲) بلالی پھر یہہ اثر دیا پھر اس وقت سے آج تک مسلمانین کا یہہ پایہ تعلق ہے

اور سلام ہوں کے نام موسوم ہے گوان دو نون میں ہدوت و قد امرت کے اعتبار کیہ فرق ہے۔

کسی کہنے والے نے خواب میں کہا ”یہی تیرے لئے فحشائی کی علامت ہے“ صبح ہوئی اس نے اپنے خواب کو بیان کیا۔ اسکی ماں ہلانہ بیت المقدس میں گئی اور صلیب کو لٹکا اعطریات سے اوسکو مسطر کر کے اطلسی غلات میں لپیٹ کر اپنے ہمراہ لائی۔ کنائش (گرجے) مختلف شہروں میں بنوئے۔ پیران واقعات کے بعد قسطنطین اکمنیش برس حکومت کر کے مر گیا۔ انہی کلام ہیروشیوش۔

قسطنطین ثانی
اور اسکے بعد
قسطنطین کے بعد قسطنطین صغیر بن قسطنطین حکمران ہوا ہیروشیوش کو قسطنطش کے نام سے موسوم کرتا ہے ابن عمید کہتا ہے کہ اس نے چوبیس برس حکمرانی کی اسکا بھائی قسطوس اپنے باپ کے جانب سے روم میں حکومت کر رہا تھا شہر قسطنطین میں ایک لشکر رومہ پر بھیجا گیا اس نے رومہ کو فتح کر لیا اور یوش اسوقت یہیں جمع ہو رہا اور ایک گونہ اوسکا مذہب پھیل چلا تھا اسکے خیالات اہل قسطنطنیہ۔ الفلاکیہ مصر۔ اسکندریہ میں پورے طور سے اثر کر گئے تھے اس کے مقلدین کا ایک خانہ گردہ ہو گیا تھا بطریق اسکندریہ خوف جان اسکندریہ چھوڑ کر بھاگ گیا۔ قسطنطش کے بعد قسطنطین کے خاندان سے حکومت جاتی رہی اسکا چچا زاد بھائی بولیا نش (المیاننش) بادشاہ ہوا۔ اس نے نصرا نیت چھوڑ کر بہت پرستی اختیار کر لی گرچہ ہند کر وادی عیسائیوں پر سختی کی اونکی معافیان ضبط کر لیں۔ فارس پر زمانہ حکومت ساہور میں چڑھائی کی انشاء لڑائی میں ایک **عزیز** کا وہین مر گیا۔ ہیروشیوش کہتا ہے کہ یہہ فارس جاتے ہوئے رہا تھا یہوں کر ایک بیابان میں پڑ گیا دشمنوں نے اوسکو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا اس کے بعد بلیان بن قسطنطی نے ایک برس بادشاہت کی اس نے بادشاہ فارس پر حملہ کیا لیکن بلا کسی لڑائی کے صلح کے جب واپس آ رہا تھا افتخاراً

میں اتفاقاً کر گیا ابن عمید نے اسکا کچھ ذکر نہیں کیا وہ کہتا ہے کہ بولیاؤں
 کے بعد یوشاٹونش نے بالاتفاق ساہور کے حکومت کے سولہویں برس حکمرانی
 کی یہہ بولیاؤں کے لشکر کا سپہ سالار تھا جب وہ مارا گیا تو اہل لشکر نے متفق
 ہو کر اس شرط پر اسکی بیعت کی کہ وہ عیسائی مذہب اختیار کرے یوشاٹونش نے
 یہہ شرط قبول کر لی اور اپنے لشکر کا صلیبی پریرہ بنوایا نصیبین سے یہ کہ فارا
 کے قبضہ میں تھا عیسائیوں کو لاکر آمد میں بسایا اور اپنے دارالہکیمت میں
 پہنچا کر اساقفہ کو کناٹس کی طرف واپس کر دیا فملہ اول کے آٹھ شیش
 بطریق ہکندریہ ہی تھا اس سے اوس نے کونسل بنقہ کے عقیدہ متفقہ
 کے کہنے کی خواہش ظاہر کی اوس نے اساقفہ کو مجتمع کر کے دوبارہ اوس عقیدہ کو
 لکھایا اور اسکی پابندی کی ہدایت کی۔ ہیروش نے اس یوشاٹونش کا کچھ
 ذکر نہیں کیا بلکہ بجائے اس کے بلنسیان بن قسطنطس کو لکھا ہے اسکے زمانہ میں
 قوط کے دو فرقے ہو گئے ایک تو مذہب مار یوش کا پابند تھا اور دوسرا مجمع بنقہ
 کے مقرر عقیدہ متفقہ کا معتقد ہوا اور دہاش۔ رومہ کا بطریق ہوا بعد اس کے وہ
 بحار صہ فالج مبتلا ہو کر مر گیا بجائے اسکے والیش چار برس بادشاہ رہا یہ مذہب
 ار یوش کا معتقد تھا اسیدو جسے مجمع بنقہ کے مقلدین کو اس نے ستایا اول پر
 سختیاں کیں اکثر کو قتل کر ڈالا بعض عیسائی قومین باعانت اہل افریقہ اس سے
 باغی ہو گئیں اس نے اوپر بڑور تیغ فتح حاصل کی اور قرطاجنہ میں اونکو قتل کر کے
 قسطنطنیہ کو واپس آئے یا قوط اور دوسری قوموں سے جو اس سے باغی ہو گئے تھے
 اون سے لڑا اور انہیں لڑائیوں میں مارا گیا ابن عمید کہتا ہے کہ جو قیصر راگی
 وہ والیطنوس تھا اس نے بارہ برس حکومت کی عیساکہ ابن بطریق اور ابن الکا
 سے روایت کی گئی ہے روایت کی جاتی ہے کہ اس نے پندرہ برس حکمرانی کی

اور اسکا بہائی دآلیا شی اوسکا ملک میں شریک ہوتا ۴۷۶ اسکندری مطابق ۱۸۰
 جاوس سا یورکسہ رے میں یہ بادشاہ ہوا وہ کہتا ہے کہ اسی کے زمانہ میں اہل
 اسکندریہ نے اثناشیوش بطریق اسکندریہ کو گرفتار کر کے مارنا چاہا لیکن وہ
 اس سے واقف ہو کر بہاگ گیا اہل اسکندریہ نے بجائے اس کے لوقیوس کو
 بطریق بنایا جو کہ اریوش کی رائے کا مقلد رہتا بعد ازاں ایک کونسل بنی تھی
 پانچ ہینہ کے بعد پیر جمیع ہو کر اثناشیوش کو بطریق بنایا اور لوقیوس کو نکال
 باہر کیا اثناشیوش کے مرنے کے بعد اوسکا شاگرد پطرس دو برس تک بطریق
 رہا۔ لوقیوس کے ہوا خواہوں نے پیر سر اوٹھایا اور لوقیوس کو دوبارہ
 بطریق بنایا تین برس تک یہ اس عہدہ پر رہا پھر اہل کونسل بنی تھی یورش
 کے لوقیوس کو معزول کر دیا۔ اور بجائے اس کے پطرس کو مذہبی حکومت
 کی کرسی پر بیٹھا یا ایک برس کے بعد یہ مر گیا داریاؤس قیصر اور اریوش کے
 مقلدین میں بہت ناصافی رہی سچی کہتا ہے کہ ولپٹینوس اہل کونسل کے
 مقررہ عقیدہ کا معتقد اور اسکا بہائی دالیش مذہب اریوش کا متبع تھا۔
 اس نے اس مذہب کی تعلیم ثاد وکیس اسقف قسطنطنیہ سے پائی تھی اس نے
 اوس سے اس مذہب کی پابندی اور ظہار کا قول لیا تھا چنانچہ جب یہ بادشاہ
 ہوا تو اس نے کل اساقف کو (جو کونسل مذہب کے پابند تھے) نکال باہر کیا اور اریوش
 انطاکیہ سے اسکندریہ تک کے کناکس کا اسقف ہوا پطرس بطریق قید کر لیا
 پھر قید سے بہاگ کر رومہ میں جا بیٹھا۔ ولپٹینوس قیصر اور سا یورکسہ رے
 میں اکثر اربابان ہوئے اثنا لڑائی میں ولپٹینوس مر گیا بجائے اس کے
 دالیش حاکم ہوا ابن عمیدبر وایت ابن الراحب تجزیہ کرتا ہے کہ اس نے دو برس
 اور پو فانیوس کہتا ہے کہ تین برس حکومت کی اسکا نام دالاش تھا وہ کہتا ہے

کہ یہہ اودن د بادشاہون کا باپ ہے جنہون نے سلطنت چھوڑ کر رہبانیت اختیار
 کی تھی یعنی مکسیموس اور دو قادیوش اس کے سہ جلسوں میں طماناوس برادر
 بطرس بطریق اسکندریہ کی طرف بھیجا گیا سات برس کے بعد وہیں مر گیا اور نہ
 جلسوں میں دوسری کونسل قسطنطنیہ میں منعقد ہوئی جس کا ذکر پہلے ہو چکا اسی کے
 زمانہ حکومت میں بطریق قسطنطنیہ مر گیا بجائے اسکے اغریوس اسقف ہوا
 چار برس کے بعد مر گیا بعدہ والیش پر کسی نے عرب سے خروج کیا اور یہہ
 اوہنین ٹرائیون میں مارا گیا بعد اسکے اغرا دیا لوس قیصر ہوا ابن عمید کہتا
 ہے کہ یہہ والیش کا بھائی اور والینطوس ابن والیش اسکا ستریک تھا ایک
 برس اکی حکومت رہی ابوفانیوس کہتا ہے کہ دو برس اور ابن بطریق کی رودا
 ہے کہ اس نے تین برس حکومت کی ابن سمی اور ابن الراہب سے روایت
 کی جاتی ہے کہ تاوداسیوس کبیر ان دونوں کے حکومت میں شریک ہوا
 چھ سو نوے برس بعد اسکندر کے یہہ لوگ بادشاہ ہوئے اس نے کل اولن
 اساقف کو واپس بلا لیا جنکو والیش نے جلا وطن کر دیا تھا اور اولن کو
 نہراون کے عہدہ پر مقرر کیا ایک ہی برس میں اغرا دیا لوس اور اوسکا
 بہیتجا مر گیا ابن عمید کہتا ہے کہ ان دونوں کے بعد تاوداسیوس بادشاہ ہوا
 سترہ برس اکی حکومت رہی بالاتفاق چھ سو نوے برس بعد اسکندر کے سترہ
 جلسوں ساہور کسرے میں یہہ بادشاہ ہوا اسکے سترہ جلسوں میں اثنا شیشوش
 بطریق اسکندریہ مر گیا بجائے اوس کے اوسکا کاتب تاوفیل مقرر ہوا۔
 قسطنطنیہ کا بطریق یوحنا م الذہب اور قبرش کا اسقف ابوفانیوس تھا
 یہہ پہلے یہودی تھا بعدہ نصرانی ہو گیا۔ تاوداسیوس کے دو لڑکے ارقادوس
 اور برباریوس تھے۔ سترہ جلسوں میں وہ ساتون جوان ظاہر ہوئے جو اہل

کے نام سے مشہور ہیں اور زمانہ دقیانوس میں شہر چوڑ کر چلے گئے تھے یہ لوگ
 یقیناً سو کوڑے برس تک خواب میں پڑے رہے جیسا کہ قرآن میں اسکا ذکر آگیا
 ہے انکے ساتھ ایک تلبے کا صندوق اور ایک صحیفہ پایا گیا جس میں انکا قصہ
 لکھا ہوا تھا تاوداسیوس فیصر کو جب یہ خبر معلوم ہوئی تو اس نے انکو
 تلاش کرایا چنانچہ بعد عجب کے وہ لوگ مردہ پائے گئے تاوداسیوس نے اس
 مقام پر ایک کنیہ (گرجا) بنوا دیا اور اس دن کو انکے ظاہر ہونے کی خوشی
 میں عید کا دن مقرر کیا گئی کہتا ہے کہ اریشر کے مقلدین کنائش (گرجوں)
 میں چالیس برس سے حکومت کر رہے تھے اس نے ان سے چونک کر چون سے
 نکلوا دیا اور اپنے کشکولوں میں سے انکو موقوف کر دیا جو اس کے مذہب کے
 پابند تھے۔ کونسل نقیہ کے دو سو پچاس برس کے بعد دوسرا جلسہ قسطنطنیہ
 میں منعقد ہوا اور یہ طے پایا کہ جلسہ اولیٰ کا مقررہ عقیدہ بہت صحیح اور درست
 ہے نہ اس سے کچھ کم کیا جائے اور نہ اس پر کوئی کچھ اضافہ کرے۔ اسکے حکومت
 کے پندرہ سوین برس سا بورین سا اور شاہ فارس مر گیا بجائے اسکے بہرام۔
 بادشاہ ہوا اسکے بعد عترت میں حکومت کیے تاوداسیوس ہی مر گیا۔
 ہیرودوش۔ والیش کے تذکرہ کے بعد تحریر کرتے ہیں کہ بعد اسکے ولیطائش
 ابن فلنسیان برادر والیش چھ برس بادشاہ رہا یہ ملوک قیصرہ کی چالیسویں
 عدد پوزا کر رہا ہے طودوشین بن انطیلونس بن گونیان مشرقی ممالک میں
 اسکا گورنر تھا اور اپنی حکومت کو فتوحات کے ذریعہ سے وسیع کرنے میں مشغول رہا
 اسی اثنائے میں اہل روم نے یورش کر کے اپنے سپہ سالار کو مار ڈالا اور ولیطائش
 بادشاہی سے معزول کر کے طودوشین کو مشرق سے لا کر اپنا بادشاہ بنا لیا طودوشین
 نے تخت حکومت پر بیٹھتے ہی ہوائیوں کو سترائیں دیں اور نہایت اعتدال سے

چودہ برس حکمرانی کر کے مر گیا بعد اُسکا لڑکا ارکا دیکش حکمران ہوا۔

”ہیروشیوش کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ طودوشیش ہی تاوداسیوس ہے جسکا تذکرہ ابن عمید نے کیا ہے کیونکہ یہ دونوں اسی نام کے تھے۔ یہی متفق ہیں کہ اوسکا لڑکا ارکا دیکش ہے اور نیز یہ دونوں مورخ اُن کے مدت حکومت میں ہی اتفاق کرتے ہیں عجب نہیں کہ وکیطالٹش جسکا ذکر ہیروشیوش نے کیا ہے اغزا دیالونس ہو جسکا تذکرہ ابن عمید نے کیا ہے۔ والٹر اعلم۔“

ابن عمید کہتا ہے کہ ارکا دیکش (ارقادیوس) ابن تاوداسیوس اکبر نے بالاتفاق تیرہ برس حکومت کی سلسلہ جلوس بہرام بن ساہورین تخت

نشین ہوا یہ قسطنطنیہ میں رہتا تھا اور اسکا بھائی الفریش (اورلوزیوس) روم کا حاکم تھا۔ اس کے صلب سے صرف ایک لڑکا ہوا جسکا نام اس نے اپنے باپ کے نام پر طودوشیش رکھا جب یہ بڑا ہوا تو اوس نے اپنے استاد اریالونس کو طودوشیش کے تعلیم کے لئے طلب کیا اریالونس بہاگ کر مصر ہجرت

اور ترک دنیا کر کے راہب ہو گیا ارکا دیکش نے مال و زر کے طمع سے اوسکو بلانا چاہا لیکن وہ نہ آجا جیل مقطم کے ایک قریہ طرامین تین برس کے بعد مر گیا ارکا دیکش نے اوس کے قبر پر ایک کنیہ اوسکی یادگار میں بنوا دیا جو دیر القصر کے نام سے موسوم ہے اسی کے زمانہ حکومت میں ابو فانیوس

قبرص سے واپس آتے ہوئے دریامین ڈوب کر مر گیا اور یوحنا فم الذہب بطریق قسطنطنیہ کا انتقال ہو گیا اس کے سلسلہ جلوس میں بہرام ابن ساہور مر گیا جی اسکے زودجرد بادشاہ فارس ہوا پھر ارکا دیکش بھی ہلاک ہوا بجائے اسکے طودوشیس اصغر بن کا دیکش تیرہ برس تک بادشاہ رہا اسکے زمانہ میں لاطینیوں کا ملک تقسیم کر دیا گیا اطراف و جوانب کے عمال نے مخالف

افریقہ میں بہت بڑا فتنہ و فساد برپا ہوا قوس اس کے بہائی نے اسکو
 فرو کیا بعد ازاں افریقہ سے قبرص میں چلا آیا اور رہبانیت اختیار کر لیا
 پھر قوط نے رومہ پر حملہ کیا اور ریش شکست کہا کر رومہ چھوڑ کر ہیاگ گیا قوط
 نے بزور تیغ اسکو فتح کر لیا وہاں کے مال و اسباب کو لوٹ لیا گناکس
 کے اسباب و اموال اوٹھالے گئے۔ پھر جب ارکا دیکش قیصر مر گیا تو اوریش
 نے بجائے اس کے پانچ برس حکمرانی کی اور قوط کو رومہ سے نکال باہر کیا
 بعض کہتے ہیں کہ جب یہ مر گیا تو طودیش بن ارکا دیکش بادشاہ ہوا ابن عمید
 نے اوریش کا کچھ تذکرہ ہنیں کیا بلکہ اسکا بیان یہ ہے کہ ارکا دیکش کے
 بعد اسکا لڑکا طودیش اصغر بادشاہ ہوا بیا لیش برس اسکی حکومت ہی
 یہ بالاتفاق یزدجرد کے حکومت کے پانچویں برس حکمران ہوا اس سے اور
 اہل فارس سے اکثر لڑائیاں ہوئیں اسکے سلسلہ جلوس میں تاو فیلا بطریق
 اسکندریہ کا انتقال ہوا بجائے اوس کے اوسکا بہتیج کیر یوش کنیہ اسکندریہ کا
 افسر ہوا اسکا جلوس میں نسطوریش قسطنطنیہ کا بطریق مقرر ہوا چار برس
 تک یہ اس عہدہ پر رہا لوگوں میں اس کے عقاید مشہور اور پھیل چکے رفتہ رفتہ
 اسکی خبر کیر یوس بطریق اسکندریہ کو پہونچی اوس نے دربارہ عقاید نسطوریش
 بطریق رومہ اور انطاکیہ اور بیت المقدس سے مشورہ کو کے شہر افسیس میں
 دوسوا ساقفہ کو ایک کونسل میں جمع کیا اور بالاتفاق کل عہدہ داران گرجا
 نسطوریش کے کفر کا فتویٰ لکھا گیا اور گرجا سے نکال باہر کیا گیا نسطوریش
 قسطنطنیہ سے نکل کر خیم (صعید مصر) میں اگر مقیم ہوا سات برس تک یہیں ٹھہرا
 جزیرہ اور موصل میں فرات تک عراق اور فارس میں مشرقی بلاد تک سی کا
 مذہب پھیل گیا۔ طودیش نے قسطنطنیہ کے گرجا میں نسطوریش کے بھتیجوں کو

مقرر کیا تین برس تک یہ اس عہدہ پر رہا سکا۔ جلوس طودوشیش اسٹریٹ
 کیروش بطریق اسکندریہ مر گیا بجائے اس کے دیسقرس مقرر کیا گیا اور اس
 جلوس میں یزید و دکنسر کے مر گیا بھوض اوس کے پیرام جور بادشاہ ہوا اس
 اور خاقان بادشاہ ترک سے اکثر لڑائیاں ہوئیں پیرام جور ادا لڑائیوں
 سے اعراض کر کے ارض روم پر حملہ آور ہوا طودوشیش نے اوسکو نہایت دی
 بعد ازاں اوسکا لڑکایز و جرد بادشاہ ہوا ہیروشوش کہتا ہے کہ زمانہ طودوشیش
 میں قوطی رومہ پر تسلط حاصل کر لیا تھا اسی زمانہ کا بادشاہ بطریق
 مر گیا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے پیر ہورے ولون کے بعد رومہ
 قوطی سے بجائے رومہ اندکس دیکر مصداحت کر لیا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ
 طودوشیش کے بعد مرقیان قیصر تخت حکومت پر بیٹھا اس نے باتفاق ہون
 چھ برس حکمرانی کی طودوشیش کی بہن سے اسکا نکاح ہوا ہیروشوش
 اس قیصر کا نام رکیا ابن عمید کہتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کے زمانہ
 حکومت میں چوتھا کونسل مقام مقدونیہ میں ہوا جسکا ذکر اس کے پیشہ ہو چکا
 ہے یہ کونسل دیسقرس بطریق اسکندریہ کیونکہ منعقد ہوا تھا اس نے عقیدہ
 مقررہ جلسہ اولیٰ میں چند بدعات نکالی تھیں جس سے کل گرجے کے ہندو
 نے متفق ہو کر قیصرس کو گرجے نکال دیا اور بجائے اس کے برہمنوں کو
 مقرر کیا اس وقت سے مذہب عیسائیوں کے تین گروہ ہو گئے ایک طبقہ
 جو کہ عقیدہ مقررہ کونسل کے پابند ہیں جسکو مرقیان قیصر نے باجماع عہدہ
 گرجا مقرر کیا تھا اور یہ حکم دیا تھا کہ خلق دینی کے کونسل کے مقررہ عقیدہ
 کی پابندی نہ کی جائے۔ دوسرا یعقوبیہ ہے جو مذہب دیسقرس کا پابند ہے
 یعقوبیہ کی وجہ تسمیہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں تیسرا فسطویہ ہے یہ مذہب

مشرق میں زیادہ ہے کیونکہ زمانہ جلاء وطنی منطور ریش میں اسکا شیوع ہوتا تھا
 اسی امرکیان کے زمانہ میں سب سے پہلے نصرانیوں میں سے شمعون صوری نے ہٹا کیے
 رہبان ہوا اور یزدجرد کسرے امرگیا اور یہ خود ہی چہ برس حکومت کر کے
 ہلاک ہوا بعد اس کے لاؤن کبیر تخت نشین ہوا بروایت ابن عمیدہ سنہ
 اسکندری میں اس نے سو گاہ برس بادشاہت کی۔ ہیروشیوش اس مدت
 سے اتفاق کرتا ہے۔ یہ مذہب ملکیت کا پابند تھا جب اہل اسکندریہ نے
 امرکیان کے مرنے کی خبر پائی تو انہوں نے برطارس بطریق پر حملہ کر کے
 اسکو چھ برس اسکی تولیت کے مار ڈالا اور بجائے اس کے طیماناوسکی
 مقرر کیا یہ یعقوبی مذہب رکھتا تھا تین برس کے بعد قسطنطینہ سے ایک
 سپاہ لار آیا اور اس نے اسکو نکال کر سورس کو مقرر کیا جو کہ ملکیت مذہب کا
 پابند تھا پھر نو برس کے بعد حکم لاؤن قیصر سورس معزول کیا گیا اور طیماناوس
 بحال ہوا اس کے سالانہ جلوس میں بادشاہ فارس نے شہر آمد پر حملہ کیا اور
 اسکو ایک مدت تک محاصرہ میں رکھا شمعون رہبان کا اسی کے زمانہ میں
 انتقال ہوا پھر لاؤن قیصر سورس حکومت کر کے امرگیا ابن عمیدہ کہتا ہے
 کہ اسکے بعد لاؤن صغیر تخت حکومت پر بیٹھا یہ زینون بادشاہ کا باپ ہے
 ابن بطریق کہتا ہے کہ یہ ابن سینون ہے بہر کیف یہ یعقوبی تھا ایک برس
 اس نے حکمرانی کی ہیروشیوش نے اسکا کچھ ذکر نہیں کیا ہان زینون کی تذکرہ
 ہے جو اس کے بعد بادشاہ ہوا اور اسکا نام اوسنے بسین مہملہ تحریر کیا ہے
 اور یہ لکھا ہے کہ اس نے سترہ برس بادشاہی کی یعقوبی مذہب کا پابند تھا
 اسپر اسکے لڑکے اور ایک شخص نے جو اس کے قرابت داروں میں سے تھا
 خرچ کیا بیش بہنے تک لڑائی ہوتی رہی انجام کار وہ دونوں معہ

اپنے متبعین کے مارے گئے۔ بطریق قسطنطنیہ نے اسی اشار میں کتب خانہ ہی کو
 رد و بدل کر کے اور اپنے عقاید فاسدہ کو ظاہر کر رہا تھا اسوجہ سے زمینوں میں
 نے بطریق کو اس کے حال سے آگاہ کر کے کل گرجوں کے عہدہ داروں کو
 مجتمع کر کے بطریق قسطنطنیہ کو گرجا سے نکلوا دیا۔ سب جلوس میں طیماناوس
 بطریق اسکندریہ فوت ہوا بجائے اس کے بطرس بطریق مقرر ہوا جو
 آٹھ برس کے بعد مرا اور اس کے عوض اثنا شیشویں اسکندریہ کا بطریق
 ہوا سات برس کے بعد یہ بھی مقرر کیا اور زیون بھی اپنی حکومت کے سترہویں
 برس ہلاک ہوا بعدہ نشطاس ستائیس برس باوشاہ رہا یہ سترہ
 اسکندری میں تھا یعقوبی مذہب کا پابند تھا حاکم کی اس نے دو برس
 میں فیصل بنوائی اور وہیں سکونت اختیار کی پھر اپنی حکومت کے تیسرے
 برس متقل دارا میں ایک شہر آباد کئے جانے کا حکم دیا بعد ازاں اس سے
 اور اکاسرہ سے لڑائیاں شروع ہوئیں لشکر فارس۔ اسکندریہ پر آپہونچا
 اور اوس کے اطراف و جوانب کے باغات اور قلععات کو ویران کر دیا
 ایک عالم اس لڑائی میں مارا گیا اس کے ساتھ جلوس میں اثنا شیشویں
 بطریق اسکندریہ کا انتقال ہوا بجائے اس کے یوحنا یعقوبی مقرر کیا گیا
 یہ نو برس تک اس عہدہ پر رہا اس کے مرنے کے بعد یوحنا ثانی بطریق
 ہوا جو گیارہ برس کے بعد مرا اور بجائے اسکے دیسقرس جدید ڈھائی
 برس بطریق رہ کر فوت ہوا اور اسی کے زمانہ حکومت میں ساریوش
 انطاکیہ کا بطریق مقرر ہوا۔ یہ دونوں دیسقرس کے عقاید کے پابند
 تھے سعیدین بطریق کہتا ہے کہ ایلینا بطریق بیت المقدس نے مشطاش
 قیصر کو مذہب ملکیت کی طرف رجوع کرنا چاہا تھا اور اوس پر اس مذہب کی

حقایق ظاہر کرنے کو رہبانوں کو روانہ کیا تھا نشاط سس قیصران کی
 باتیں سنکر ان کے مذہب کی طرف مایل ہو چلا اور اس نے بحسن عقیدہ مخالفت
 اور صدقات کے لئے مال و اسباب روانہ کیا اتفاق سے ایک شخص قسطنطنیہ
 میں دیسقرس کے مذہب کا پابند اور عالم تھا وہ نشاط قیصران
 واقعات کے بعد ملا اور اس نے اپنی مذہب کی طرف اسکو پہنچایا نشاط
 قیصر نے اس مذہب کے اختیار کرنے کا عام حکم دیدیا بطریق رومہ کو جب
 یہ خبر معلوم ہوئی تو اس نے نشاط قیصر کو لعنت و ملامت کی
 قیصر نے برہم ہو کر اسکو نکال دیا اور بجائے اسکے انطاکیہ کا گرجا سونپ
 کے سپرد کر دیا ایلیا بطریق بیت المقدس نے جب یہ سنا تو اس نے
 رہبانوں اور اطراف و جواب کے رؤسا کو جمع کر کے سولوس کے تکلیف کا
 فتوے لکھا لیا اگرچہ نشاط قیصر نے یہ رنگ دیکھ کر سولوس کو نکال دیا
 لیکن یہ بھی کل بطریقہ اور اساقفہ نے مجتمع ہو کر اسکو بھی مجرم ٹھہرایا جس
 نتیجہ پایدہ نہ ملا ستائیس برس حکومت کر کے یہ مری گیا بجائے اس کے
 یسطیانس شہ اسکندریہ میں قیصر ہوا لو برس اسکی حکومت تھی اسکی
 حکومت کے تیسرے برس شاہ فارس نے بلاد روم پر حملہ کیا رومیوں
 اور اہل فارس میں خوب لڑائیاں ہوئیں پھر اس کے آخری زمانہ میں
 یعنی شہ جلوس میں شاہ فارس نے بلاد روم پر فوج کشی کی اس لڑائی
 میں مندر بادشاہ عرب بھی بادشاہ فارس کے ہمراہ تھا شاہ فارس لڑ
 تک بڑھ آیا رومی مغلوب ہوئے فریقین میں ایک گروہ کثیر فوات میں
 ڈوب مرا قیصر کے مرنے کے بعد اہل فارس اور روم میں صلح ہو گئی اسی
 قیصر کے نوین سال حکومت میں بربر نے روم پر حملہ کر کے اسکو اپنا

با جگزار بنایا ابن بطریق کہتا ہے کہ یہ قیصر ملکیہ مذہب کا پابند رہتا اور چنے
 کل اون لوگوں کو واپس بلا لیا جنکو نشاط قیصر نے جلا وطن کر دیا تھا
 ابن الراسب کہتا ہے کہ یہ مذہب مقررہ مجمع خلقدونیہ کا پابند رہتا اس نے
 بمشورہ شادیرش بطریق انطاکیہ اساقفہ مشرق کو مجتمع کر کے لوگوں کو
 مذہب مقررہ مجمع خلقدونیہ کا پابند کرنا چاہا تھا لیکن اونہوں نے جی نہیں
 تو بطریق انطاکیہ کو گرفتار کر لیا پھر بعد دو برس کے آزاد کر دیا۔ بطریق انطاکیہ
 قید سے رہا ہو کر مصر چلا گیا اس کے بعد ابولکینار یوس اسکندریہ کا بطریق
 آیا اس کے پاس کو نسل خلقدونیہ کے مقررہ عقاید کی کتاب تھی لوگوں
 نے اس سے انہیں عقاید کی تعلیم حاصل کی اور اوس کی تقلید کی جب
 یسطیناش اپنی حکومت کے نوین برس مر گیا تو بجائے اس کے یسطیناش
 قیصر ۸۴۰ اسکندریہ میں تخت نشین ہوا یہ مذہب ملکیہ کا پابند اور
 یسطیناش کے چچا کا لڑکا تھا جو کہ اس سے پہلے قیصر ہوا ہے اس نے چالیس
 برس حکمرانی کی ابو فانیوس کہتا ہے کہ اس نے تیسری برس حکومت کی
 اس کے سبب جلوس میں کسرے نے بلاد روم پر فوج کشی کی۔ ایلیا کو جلا
 صلیب کو جو وہاں تھی اوٹھا لیا اور سالہ جلوس میں سامریہ نے بغاوت
 کی اس نے اون کے شہروں کو او جاڑ دیا اور سالہ جلوس میں حارث
 بن جبلة امیر عساکر و عرب نے بر یہ شام میں قیصر کے جانب سے صف آرا
 کی اور شاہ فارس کو شکست دیکر قیدیوں کو چھوڑا لایا اس کے بعد روم
 اور فارس میں مصالحت ہو گئی اسی کے زمانہ حکومت میں عید میلاد بجا
 چنے کا لون کے چوبیسویں کا لون میں مقرر کی گئی تھی کہتا ہے کہ یسطیناش
 نے لوگوں میں مذہب ملکیہ کے پہلانے کا قصد کیا تھا لیکن اس بطریق نے

نے یعقوبی ہونے کی وجہ سے مخالفت کی تھی۔ انش نے قتل کرنے کے ارادہ
 سے اسکو گرفتار کر لیا لیکن پہرہ کچھ سوجھ بکھر چھوڑ دیا بطریق اسکندریہ رہائی
 کے بعد مصر چلا گیا تھی۔ انش نے بجائے اس کے پولس کو مقرر کیا یہ مذہب
 ملکیت کا مقلد تھا اسکو یعقوبی مذہب والوں نے ہنہین مانا یہ دور برس تک
 اس عہدہ پر رہا۔ سید ابن بطریق کہتا ہے کہ اس کے بعد قیصر نے
 بولینار یوس سپہ سالار کو بطریق اسکندریہ مقرر کر کے روانہ کیا بولینار یوس
 لشکر الہاس پہنچے ہوئے کینہ میں داخل ہوا پہرہ اسکو اتار کر مذہبی لباس
 زیب تن کیا اس نے لوگوں کو بجز مذہب ملکیت کی ہدایت کی جس نے
 کچھ ہی مخالفت کی اسکو یہ تیغ کیا اسی تھی۔ انش کے زمانہ حکومت میں
 نے ارض فلسطین میں بغاوت کی۔ سید عیسائیوں کو قتل لیا اونکے گرجاؤں کو
 منہدم کر دیا قیصر نے یہ سنکر اونکی سرکوبی کو لشکر روانہ کیا جس نے سامرق
 سر پر پہنچ کر معقول گوشمالی دی اور گردہ اون کو از سر نو جیسا کہ اس سے پیشتر
 تھی بنوا دیا تھا بیت اللحم کا اگر پہلے چھوٹا تھا اسی زمانہ میں اسی قیصر کے حکم سے
 وسیع بنایا گیا جیسا کہ اب موجود ہے پانچواں جلسہ مذہبی عیسائیوں کا ایک سو
 ۱۶۳ برس بعد جلسہ خلفد وینہ کے ۲۹ جلسہ جلوس قیصری میں منعقد ہوا
 جیسا کہ بیان کیا گیا بولینار یوس سپہ سالار بطریق اسکندریہ شہرہ برس
 مذہبی ولایت کر کے اسی کے زمانہ میں مر گیا وہی اس جلسہ کا صدر انجن اور
 بانی تھا بجائے اس کے یوحنا مقرر کیا گیا یہی مذہب ملکیت کا مقلد تھا
 تین برس کے بعد یہی ہلاک ہوا بعد اس کے مذہب یعقوبیہ کا اسکندریہ
 کے گرجا میں دور دور ہوا اسکندریہ میں اون دنوں اکثر قبطی رہتے تھے
 اونہوں نے اپنے طرف سے طود و شئوش کو بطریق مقرر کیا جو بتیس برس تک

اسکندریہ کے گرجا میں رہا۔ ملکیہ والوں نے واقیا نوس کو بطریق
 بنا کر چٹے چھینے طودوشیوش کو گرجا سے نکال دیا نسطینا نش قیصر نے
 طودوشیوش کے بجال کرنے کا حکم صادر کیا اور یہی لکھا کہ واقیا نوس ملکیہ کا
 بطریق شامسہ میں ہے اسکندریہ والوں نے قیصر کے اس حکم کی تعمیل کی
 پھر قیصر نے طودوشیوش کو لکھا کہ وہ یا اجتماع مجمع خلقد و نیہ کا مقلد ہو یا
 عہدہ بطریق سے کنارہ کش ہو جائے طودوشیوش نے پھیلی شق کو اختیار
 کر لیا قیصر کے حکم سے بجائے اس کے بولس مقرر کیا گیا اہل اسکندریہ نے
 نہ اسکو منظور کیا اور نہ وہ احکام جو یہ لاتا تھا اسکو قبول کیا۔ بعد ازاں
 یہہ مرگیا اور قبط کے گرجے بند کر دیے گئے انلوگون نے اہل مذاہب ملکیہ سے
 بہت ایذا میں پائیں طودوشیوش کا یسطینا نش قیصر کی حکومت کے سینتیسویں
 برس انتقال ہوا بجا اسکے اسکندریہ میں پطرس بطریق مقرر ہوا بعد دوسرے
 کے یہہ بھی فوت ہو گیا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ کسرے انوشیروان نے اسی
 زمانہ حکومت میں بلاد روم پر حملہ کر کے انطاکیہ لیلیا ہتا پھر اس کے بعد
 یسطینا نش قیصر مرگیا بعد اس کے یوشطونش چیشویں سال جلوس انوشیروان
 مطابق ۵۸۵ء اسکندریہ میں تخت قیصری پر بیٹھا پھر برسہا کی حکومت ہی
 اسکی حکومت کے دوسرے سال پطرس بطریق اسکندریہ مرگیا بجائے اسکے
 دامیا نو مقرر کیا گیا چھتیس برس تک یہہ اس عہدہ پر رہا اسکے ۳۲
 جلوس میں بعد روانگی لشکر و یلم پھر اہی سیف بن ذی یزن (تباہ) کے
 کسرے انوشیروان مرگیا اور لشکر دیلے نے یمن کو ملوک حبشہ لیلیا
 اسی وقت سے یمن میں لاطین ایکاسرہ کے حکمرانی کا پرچم اوڑنے لگا بعد تیرہ
 برس کے یوشطونش قیصر ہی مرا بعدہ طپار لیش قیصر ہوا ہر مزب انوشیروان

کے حکومت کا تیسرا سال اور ۳۹۲ء اسکندریہ تھا اسکی حکومت تین برس
 رہی اسی کے زمانہ میں روم اور فارس کی مصالحت کا خاتمہ ہو کر گڑائیوں کی
 دوبارہ دروازہ کھلا فارس کا لشکر خابوہ تک بڑھ آیا مورق (بطریق
 روم) نے نکل کر لشکر فارس کو پسپا کیا اوس کے بعد ہی طباریش قیصر بھی
 آچھو پچا جس سے فارس کو شکست فاش ہوئی اور سید لشکر فارس اس گیا
 چار ہزار کے قریب قید کر لئے گئے جو بعد ختم جنگ جزیرہ قبرص کو بھیج دیے
 بعد اسکے بہرام مرزبان ہرمز کسرے کا مخالف ہو کر اوسکو ملک سے نکال دیا
 ہرمز کسرے طباریش قیصر کے پاس چلا آیا اور اس نے اوسکی چار ہزار
 لشکر سے مدد کی ہرمز کسرے نے باعانت لشکر روم مدائن اور واسط
 کے مابین بہرام کا مقابلہ کیا اور اوسکو شکست فاش دیکر دوبارہ تخت
 نشین ہوا اور طباریش قیصر کے خدمت میں ہیشمار مال و اسباب اور
 سخاوت بدرجہا زیادہ اوس سے کہ قیصر نے اسکو دیا تھا روانہ کیا اور
 کل وہ چیزیں اور بلاد جو کہ اس سے پیشتر فارس نے رومیوں سے چھین
 کیا تھا واپس کر دیا اور طباریش قیصر کے کہنے سے مدائن اور واسط
 دو ہیکلین بنوا دیں بعد اسکے طباریش قیصر مر گیا اور موریکش قیصر ہرمز
 کے حکومت کے چھٹے برس ۳۹۵ء اسکندریہ میں تخت نشین ہوا اس نے
 با تفاق مورخین پیش برس حکمرانی کی نیک سیرت اور عادل تھا اسکے
 سالہ جلوس میں کسی یہودی نے انطاکیہ میں مسیح کی تصویر کے ساتھ
 نے ادبی کی ہتی جسکے پاداش میں اکثر یہودی قتل کر ڈالے گئے اور باقی
 جلا وطن کر دیے گئے۔ اسی کا زمانہ حکومت تھا کہ ہرمز کسرے کو
 بہرام نے جو اس کے قرابت مندوں سے تھا تخت سے اتار دیا تھا اور

خود تخت پر بیٹھ کر حکمرانی کرنے لگا تھا ہر جن کے بیٹے اپرویز نے موریکش قیصر کے دربار میں استخاثہ پیش کیا موریکش قیصر نے اسکی امداد کی اور بہرام کو قتل کر کے ملک و تخت اپرویز کو دیدیا اپرویز نے یہی اپنے باپ کی طرح تخت نشینی کے بعد قیصر گنج دست میں تحائف اور بیش بہا اسباب روانہ کیا۔ اپرویز نے موریکش قیصر کے لڑکی مریم سے خطبہ (منگنی) کیا موریکش نے اپنی لڑکی کا عقد اپرویز سے کر دیا طرح طرح کی قیمتی چیزیں اور بیش بہا اسباب چیزیں دیا بعد چندے کسی غلام نے موریکش کو بطریق قو کا کی سازش سے بحالت عفت مار ڈالا اور خود تخت قیصری پر بیٹھ کر حکومت کرنے لگا یہ واقعہ ۱۲۱ء اسکندریہ مطابق ۵۱۰ھ جلوس اپرویز میں واقع ہوا اس غلام نے آہٹ برس حکمرانی کی موریکش کی اولاد کو جن جن کو قتل کیا اتفاق سے ایک لڑکا اون میں سے بچ کر طور سینا پر چلا گیا اور رہا بنیہ زندگی سے اپنی عمر کے بقیہ ایام پورے کیے اس واقعہ کی اطلاع جب اپرویز بادشاہ فارس کو ہوئی تو اوس نے اپنے خسر کا بدلہ لینے کو لشکر جمع کیا ایک حصہ اپنے لشکر کا بسر کر وہی ایک سپہ سالار کے قدس شریف کی طرف روانہ کیا اور اوس سے یہود کے قتل کرنے اور اون کے بلاد کے ویران کرنے کا عہد لیا۔ دوسرا سپہ سالار مصر و اسکندریہ کی جانب روانہ کیا گیا۔ تیسرا حصہ لشکر کا اپنے ہمراہ لیکر اپرویز خود قسطنطنیہ کی طرف بڑھا اسکا پہلا سپہ سالار جو شام کی طرف گیا تھا اوس نے برعکس عہد شام میں پہونچ کر جو وقت یہو طریہ و جلیل و ناصره و صور اوس کے پاس جمع ہو گئے عیسائیوں پر مارتہ صاف کرنا شروع کر دیا اون کے کنائس (گرجے) منہدم کر دیئے اور نکال مال و اسباب لوٹ لیا گیا۔ صلیب اوٹھالے گئے عیسائی قیدیوں میں ذخرا

بطرلق ہی تھا اسکو معہ صلیب کے مریم بنت موریکیش زوجہ اپرویز نے اپنے شوہر سے مانگ لیا۔ الغرض شام جبوقت رؤیوں سے خالی ہو گیا اور اہل غارس قسطنطنینہ پر چڑھے جاسے ہتے یہودیوں نے قدس و خلیل و طبریہ و دمشق و قہرص میں ہزار کے قریب مجتمع ہو کر صور پر قبضہ کرنے کو بڑھے صور میں اندرون چار ہزار یہودی موجود تھے جنکو ان کے پہونچنے سے پہلے وہاں کے بطرلق نے گرفتار کر لیا تھا محاصرہ یہودیوں نے صور کے باہر کے کنا کس (گرچی) منہدم کرنا شروع کر دیا اور بطرلق یہودی قیدیوں کو قتل کر کے ان کے سروں کو محاصرین کی طرف پھینکنے لگا تا آنکہ مقید یہودی کل فنا ہو گئے اور کسریٰ اپرویز یہ شکر قسطنطنینہ سے صور پر پہونچا یہودی باعنی اس کے آتے ہی شکست کہا کر بہاگ گئے۔

ابن عمید کہتا ہے کہ قوقاص قیصر کے حکومت کے چوتھے برس یوحنا الرجوم ملکیکہ بطرلق اسکندریہ و مصر میں مقرر ہوا جب اوسکو اہل فارس کے حملہ کی خبر معلوم ہوئی تو وہ معہ والی اسکندریہ۔ قبرص کو بہاگ گیا۔ سات برس تک اسکندریہ میں اسکی جگہ خالی رہی فرقہ یعقوبیہ نے ہکنوبہ میں درمانہ حکومت قوقاص قیصر میں انشطانیوش کو بطرلق بنایا تھا جو بارہ برس تک بطرلق رہا فرقہ ملکیکہ نے مجبور ہو کر تبرکات کلیسہ فرقہ یعقوبیہ کو دیدیا اور یعقوبیہ وہاں کے گرجاؤں پر تسلط و ستولی ہو گئے انشطانیوش بطرلق انطاکیہ تحالف و ہدایا لیکر اساقفہ اور راہبوں کے ہمراہ انشطانیوش سے ملنے کو آیا اور اس عہدہ پر پہونچنے کی اوسکو مبارکباد دی چالیس روز ٹھہر کر اپنے مقام پر چلا گیا اور انشطانیوش اپنی ولایت کے

نقلہ الرجوم کہو ہو رہے کہتے ہیں کہ یہ نہایت رحمدل اور رقیق القلب تھا۔

بارہویں برس یمن سونہیں برس بعد حکومت بادشاہ دیقلا دیا لوس کے مر گیا۔
ہرقل اپرویزم سے فارغ ہو کر ہر قسطنطنینہ پر جا پہنچا اور نہایت
 سختی سے حصار کر کے آمد و رفت رسد و غلہ بالکل بند کر دیا بطریقوں نے
 علوقیا میں مجتمع ہو کر براہ دریا کہا نے پیٹے کا کافی ذخیرہ ایک کشتی میں ہرقل
 (ایک بطریق تھا) کے ہمراہ قسطنطنینہ میں پہنچا دیا رومی محصور اس کشتی
 کے پہنچنے سے بہت خوش ہوئے ہرقل کو انتظام ملکی میں شامل کر لیا او
 قواص کے طرف سے بدظن ہو کر اس فتنہ و فساد کا اوسکو باعث سمجھ کر قتل
 کر کے اسکندریہ میں ہرقل کو تخت قیصری پر بیٹھا دیا ہرقل نے تخت پر
 بیٹھتے ہی اپرویز کو حکمت عملی قسطنطنینہ سے نکال دیا اور اس کے بعد بیفکری کے
 ساتھ اکتیس برس چہرہ ہینے حکومت کرتا رہا ابن الراہب کہتا ہے کہ اس نے
 بیس برس حکمرانی کی اور بحیال ابن بطریق اسکی حکومت کا زمانہ اول
 سنہ ہجری سے شروع ہوتا ہے اور ہر وشیوش کہتا ہے کہ یہ واقعہ
 ۹۰ سنہ ہجری کا ہے اور کو ہرقل بن ہرقل بن الطونیش کہتے ہیں جب
 یہ حکمران ہوا تو اس نے اپرویز کے پاس صلح کا پیام بھیجا اپرویز نے
 خراج قائم کرنا چاہا ہرقل نے اس سے انکار کیا اور چہرہ برس تک اس کے
 محاصرہ میں رہا پھر جب ہرقل نے اسکے محاصرہ سے اپنی مخلصی نہ دیکھی تو براہ
 فریب خراج دینا قبول کر لیا اور تاوان جنگ ادا کرنے کے لئے چہرہ ہینے کی
 مہلت مانگی اپرویز انقضائ وعدہ کے انتظار میں ٹھہرا رہا اور ہرقل اپنے
 بہائی قسطنطین کو قسطنطنینہ میں چھوڑ کر پانچزار رومیوں کو لیکر دوسری

لہ ہرقل کو رومی زبان میں ارقلیس کہتے تھے سکہ ہرقلیہ درہم و دینار کا اسی کے عہد
 میں بنایا گیا۔

راہ سے فارس کی طرف چلا گیا ملک فارس اپنے معین اور یاوروں سے
 خالی ہونے کے سبب ہرقل کے ہاتھوں خوب خوب خراب اور ذرا بڑا
 ابرویز کسرے کے دونوں لڑکے قباد اور شیرویہ کو جو بطن مریم بنت موسیٰ
 سے تھے ہرقل نے گرفتار کر لیا حلوآن اور شہر زور مڑتے ہوئے مدائن کے
 طرف آیا اور وجہ سے عبور کر کے ارمینہ کی طرف بڑھا جب ہرقل قسطنطنیہ
 کے قریب پہنچا تو ابرویز ہمہ شکر اپنی سلطنت کو واپس ہوا۔ پھر ہرقل نے
 اپنے ساتھ جلوس میں بغرض فراہمی مال و سہا ب و ملک گیری خروج کیا ایل
 دمشق منصور بن سرحون نے پہلے کسرے کا باجگذار اور سطح ہونے کا
 عذر کیا لیکن جب ہرقل اس کے سر پر پہنچ گیا تو ایک لاکھ دینار دیکر اپنی
 جان بچائی ہرقل نے مزاحمت خستہ اند کے لحاظ سے اس کو اس کے عہدہ پر
 بحال رکھا بعد ازاں وہ بیت المقدس کی طرف گیا یہودیوں نے تحائف
 پیش کئے ہرقل نے ان کو اپنے ظل عافیت میں لیا اساقفہ اور رہبان
 نے یہودیوں کی حرکات اور ظلم کی شکایت کی جب ہوئے کلیسیوں کے
 کھنڈیل اور اپنے مقتولوں کی ہڈیوں کے ڈھیر دکھائے تب ہرقل
 نے اسوجہ سے برہم ہو کر یہودیوں کے قتل کا حکم عام دیدیا بشمار یہودی
 آن واحد میں تلوار کے گھاٹ اوتار دیئے گئے سوائے اون یہودیوں
 کے جو مفرور یا روپوش ہو گئے تھے کوئی نہ بچا اسکے بعد ہرقل نے کنائس
 (کلیسون) کو از سر نو تعمیر کرایا۔ اسکے ساتھ جلوس میں اندرا سکون
 فرقہ یعقوبیہ کا اسکندریہ میں بطریق مقرر ہوا چہ برس تک اس عہد پرنا
 اسکے مرنے کے بعد بینا میں سینٹس برس تک بطریق رہا اسوقت تک مصر و
 اسکندریہ شاہ فارس کے ماتحت تھا۔ ہرقل ہمہ قدس شریف فارغ ہو کر

مصر جا پہونچا اور اوس پر بڑو رتیغ قبضہ حاصل کر لیا اہل فارس کو قتل کیا۔
 اسکندر یہ مین قوس کو اپنا نائب مقرر کیا یہ بطریق ہی تھا اور عامل ہی تھا
 بنیامین نے اس کے مقرر ہونے سے پہلے خواب میں یہ دیکھا تھا کہ کوئی شخص
 اوس سے کہہ رہا ہے کہ ”اوٹھ اور روپوش ہو جاتا آنکہ خداوند کا غضب فرو
 ہو جائے“ بنیامین خواب سے بیدار ہو کر روپوش ہو گیا اور ہر قل نے اوس کے
 بہائی مینا کو گرفتار کر کے مذہب مقررہ کو نسل خلد و نیہ کا متبع کرنا چاہا مینا
 نے انکار کیا ہر قل نے اوس کو زندہ آگ میں ڈال دیا جب وہ جل کر خاک ہو گیا
 تو اوسکی راکھ دریا میں بہا دی گئی بعد ازاں ہر قل قسطنطینہ کے طرف
 واپس آیا بعد اس کے کہ اوس نے دمشق حصہ حماۃ حلب سے بشمار
 مال و اسباب جمع کر لیا تھا اس نے مصر کی آبادی بڑھائی اور وہ یونان
 فیوٹا آبادی اور صنعت و حرفت میں ترقی پذیر ہوتا رہا تا آنکہ اسکو
 عمرو بن العاص نے ۳۵۴ء میں سوسٹاؤن برس بعد بادشاہ دقلدیاؤس
 کے فتح کیا۔ ہر قل نے بنیامین کو بعد چند روز کے امان دیا اور وہ تیرہ
 برس کے بعد اسکندر یہ مین واپس آ

تاریخی معلومات ابن عمید کہتا ہے کہ حکومت ہر قل کے گیارہویں
 برس ۳۳۹ء اسکندر سی مطابق ۳۳۹ء عیسوی میں تاریخ ہجری کی بنا پر
 مسعودی کہتا ہے کہ جناب رسول صلعم کی ولادت زمانہ حکومت نیشطیاش
 ثانی میں ہوئی ہے جسکو اوس نے نوسطیونس لکھا ہے اسی نے اربا کا
 کلیسہ بنوایا بیس برس اسکی حکومت رہی اسکے بعد ہر قل بن نوسطیونس
 پندرہ برس حکمران رہا اسی نے سکہ بہ قلیہ کا رواج دیا بعد اسکے مورق
 بن ہر قل تخت قیصری پر جلوہ افروز ہوا مسعودی کا یہ ہی بیان ہے

کہ مشہور لوگوں میں یہ ہے کہ ”واقعہ ہجرت اور زمانہ شیخین۔ عہد حکومت ہرقل
 بادشاہ روم میں گزرا ہے“ پھر وہ کہتا ہے ”کہ کتب سیر میں یہ تحریر ہے کہ
 ہجرت۔ زمانہ قیصر بن مورق میں ہوئی بعد اسکا لڑکا قیصر بن قیصر زمانہ
 ابوبکرؓ میں اور ہرقل بن قیصر زمانہ عمرؓ میں تھا اسی کے زمانہ میں اسلامی
 فتوحات نے اسکو شام سے نکال باہر کیا تھا۔“ یہ بھی اوسید کا بیان ہے کہ
 قیصرہ تنصرہ کا زمانہ حکومت۔ ہجرت تک ایک سو پچتر برس تک باطری
 کہتا ہے کہ بقول انصار کے تعمیر بیت المقدس بعد تخریب تختصر سے زمانہ
 ہجرت تک کا فاصلہ ایک ہزار برس کا ہے اور حکومت اسکندر سے
 ہجرت تک کا زمانہ نو سو بیس برس اور اسکندر سے مولد عیسیٰ تک کا
 زمانہ تین سو تین برس کا ہے عیسیٰ کی عمر وقت رفعت بیس برس کی تھی
 اور زمانہ رفعت عیسیٰ سے ہجرت تک کا زمانہ پانچ سو پچاسی برس میں
 محدود ہے ہر وشیوش کہتا ہے کہ ہرقل کی حکومت کے نوین برس ۶۱۱ء
 میں ایک ہزار ایک سو برس بعد بناء رومہ ہجرت ہوئی ہے اس نے اوسکو
 ہرقل بن انطونیوس کا لڑکا بتایا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

اخبار قیصر متصرہ از زمان ہرقل و اسلا تازمان انقراض حکومت قیصرہ

ابن عمید کہتا ہے کہ سلسلہ بھری میں اپرویزر (بادشاہ فارس) نے ایک لشکر حمالک شام اور جزیرہ کی طرف روانہ کیا اوس نے اون حمالک پر قبضہ حاصل کر لیا۔ بلاد روم کو خوب پامال کیا۔ عیسائیوں کے کنائس (گرجے) منہدم کر دیئے اور ان میں جو اسباب اور ظروف طلائی و نقرئی ملے ٹوٹ لیگئے اپرویزر نے ایک عیسائی طبیب کے کہنے سے (جو کہ اوس کے پاس تھا) اہل الرما کو یعقوبیہ مذہب کا مقلد بنایا اور اس سے پیشتر وہ ملکیہ مذہب کہتے تھے۔ پھر سلسلہ بھری میں شاہ فارس نے بلاد روم پر فوج کشی کی اس فوج کا سپہ سالار مرزبانہ شہر یار تھا اس نے بلاد روم کو برباد ویرا کیا قسطنطنیہ کا مدتوں محاصرہ کے رہا اثناء محاصرہ میں شاہ فارس کسی وجہ سے اس سے بذلن و رنجیدہ ہو کر دوسرے فوجی افسروں کے نام کو ایک خط (جس میں اسکی گرفتاری کا حکم تھا) روانہ کیا اتفاق سے یہ خط ہرقل کے ہاتھ پڑ گیا ہرقل نے بجنسہ یہ خط مرزبانہ شہر یار کے پاس بھیج دیا مرزبانہ شہر یار یہ خط دیکھتے ہی آگ بگولا ہو گیا اپنے ولی نعمت قدیم سے باغی ہو کر ہرقل سے مدد کا خواستگار ہوا ہرقل بنفسہ تین لاکھ رومی اور چالیس ہزار ترکمانوں کو لیکر اس کے مدد کو آیا اور اوس کے ہمراہ بلاد شام اور جزیرہ کی طرف روانہ ہوا جن شہروں کو اس سے پہلے شاہ فارس نے لے لیا تھا اس نے اونکو فتح کر لیا بجلہ اون کے ارعینہ یہی تھا پوء ازان موصول

سیطرت گیا لشکر فارس سے مقابلہ ہوا بیشمار فارس کا لشکر تیر تیر تیغ ہوا جو بچ گیا وہ جان بچا کر میدان جنگ سے بہاگ نکلا پرویزہ شاہ فارس چند ہزار ہو کر لیکر مدائن سے بہاگ گیا ہر قتل نے اوس کے خزانے پر قبضہ کر لیا شیر و بہ بن کسریٰ کو (جو کہ ایک مدت سے قید میں تھا) شہر یار عزربان نے قید سے نکال کر تخت حکومت پر بیٹھا یا ہر قتل سے اور اس سے دوستانہ تعلقات قائم کئے گئے اس کے بعد ہر قتل - مدائن سے مراجعت کر کے آمدین آیا بعد اس کے کہ اس کا بہائی نذا و س جزیرہ اور شام کا حکمران ہو گیا تھا پہر وہ الرہامین آیا اور ایک برس تک یہیں ٹھہرا رہا۔ اس نے عیسائیوں اور یاقوتیہ کو پہر اوسی مذہب کا پابند کر دیا جس کو انہوں نے بجز واکراہ ترک کیا تھا۔

ہر قتل اور دعوت اسلام

ابن عمیر کے سوا دوسروں کی یہ روایت ہے کہ آخری سلسلہ ہجری میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وحیہ کلبی کے معرفت ایک خط ہر قتل کے پاس بھیجا تھا جس میں جناب محمد تھم الیہ نے ہر قتل کو اسلام کی دعوت کی تھی۔ عبارت اوسکی (جیسا کہ صحیح بخاری میں مذکور ہے) یوں ہے: **بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ** **الیہا قل عظیم الروم سلام علی من اتبع الہدی** **اما بعد** **فانی ادعوك بد عایة الاسلام** **اسلم لتسلم یو تاک** **اللہ** **اجراک مرتین فان تولیت فان علیک اثم لا یسین ویا اهل** **الکتاب تعالوا الی کلمۃ سوا عیدتنا ویدینکم ان لا**

۱۔ ابن حجر نے لکھا ہے کہ یہ خط ہر قتل کے پاس سلسلہ ہجری میں پہونچا تھا ان دونوں واقعوں میں اس طرح تطبیق ہو سکتی ہے کہ آخر سلسلہ ہجری میں خطر وانہ کیا گیا اور اویل سلسلہ میں یہ خط ہر قتل کے پاس پہونچا۔ واللہ اعلم۔

نَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذُ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا
 مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ“
 (ترجمہ شروع کرتا ہوں ایسے اللہ کے نام سے جو کہ رحمن اور رحیم ہے۔ از محمد رسول اللہ صلعم
 یہ ہر قل عظم الروم۔ سلام اوس شخص پر ہو جو کہ ہدایت کا تابع ہو۔ بعد اسکے میں یہ شک تجھ کو
 اسلام کی طرف بلاتا ہوں اسلام لا سلامت رہیگا خدا تجھ کو دو چند اجر دیگا اور اگر تو نے
 اسلام لانے سے منہ پھیرا تو بے شک تجھ پر تیرے متبعین کا یہی گناہ ہوگا اور اے اہل کتاب! اے
 ایسے کلمہ کی طرف جو کہ ہم میں اور تم میں برابر ہے یہ کہ نہ پرستش کریں ہم کیسی سوائے
 اللہ کے اور یہ کہ کسی کو اوس کا شریک نہ کریں اور یہ کہ سوائے اللہ کے ایک دوسرے کو
 رب نہ بنائیں پس اگر اس سے بھی وہ روگردانی کریں تو کہو تم کہ شہادت دیتے ہیں ہم اس
 امر کی کہ ہم سلمان ہیں) ہر قل کے پاس جبوقت یہ خط پہنچا اوس نے اونکو گونگو
 ایک جلسہ میں مجتمع کیا جو قبیلہ قریش کے اوسوقت وہاں موجود تھے اور اوس
 اوسکو دریافت کیا جو نبی جناب سرور کائنات علیہ التحیات والصلوات سے
 قریب تھا اون لوگوں نے ابوسفیان بن حرب کی طرف اشارہ کیا ہر قل نے
 ابوسفیان کو دیکھ کر موجودین قریش سے کہا کہ میں اس سے (ابوسفیان)
 اُس شخص (جناب رسول اللہ صلعم) کا حال دریافت کیا چاہتا ہوں تملوگ
 ذرا سنئے رہنا کہ یہ کیا کہتا ہے بعد اس کے ہر قل نے ابوسفیان سے وہ
 حالات دریافت کیے جو کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے واجب یا کہ اوس سے
 اونکو منزه اور پاک ہونا ضروری ہوتا ہے اور ابوسفیان نے اوس کے کل
 سوالات کے جوابات صحیح طور سے دیدئے ہر قل ان امور سے خوب واقف ہوتا
 آسمانی کتابوں پر اوسکی نظر تھی اوس نے آپ کی نبوت کی تصدیق کی جیسا کہ

امام بخاری نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط بدست شجاع بن وہب اسدی حرث ابن ابوسمیر غسانی واری غسان (سرزمین بلقاملک شام) کے پاس بغرض دعوت اسلام روانہ کیا شجاع ابن وہب روایت کرتے ہیں کہ جبوقت میں یہ خط لیکر حرث کے پاس پہونچا اسوقت یہ غوطہ (دمشق) میں قیصر کے اوتارنے کی تیاری کر رہا تھا چند دنوں وہ مجھ سے غافل ہو گیا ایک روز اوس نے مجھے طلب کیا اور نامہ نامی پڑھ کر کہنے لگا "وہ کون شخص ہے جو مجھ سے میرا ملک لیدینگا میں خود اوس کے طرف بڑھتا ہوں اگرچہ وہ یمن میں ہو" اس کے بعد وہ تیاری میں مصروف ہوا اور قیصر کو اس حال سے آگاہ کیا قیصر نے اوس کو اس عزیمت سے روک دیا تب اوس نے مجھے واپس ہونے کا حکم دیا۔

شام پر مسلمانوں کا
پھل احمد

شہہ ہجری میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر اسلام کو شام کی طرف بڑھنے کا حکم صادر فرمایا یہ لڑائی غزوہ موصلیہ کے نام سے مشہور ہے اس میں تین ہزار مسلمان تھے اس لشکر کی سرداری زید بن حارثہ کو مرحمت ہوئی تھی روانگی کیوقت آپ نے فرمایا تھا کہ اگر زید بن حارثہ اثناء لڑائی میں کام آجائے تو جعفر ابن ابوطالب پہر عبد اللہ بن رواحہ کے بعد دیگرے سردار بننا جائیں الغرض جبوقت یہ لشکر معان (سرزمین شام) میں پہونچا ہر قتل پہاں ایک لاکھ رومی اور چند فوجیں جذام - غیدہ - ہرام - بلفقین کو لئے ہوئے ماب (سرزمین بلقاملک) میں اونکی جلوگری کو آپہونچا بلفقین کا سردار مالک بن اقلہ تھا مسلمانوں کا لشکر دوشب تک معان میں پھیرا رہا بعد اسکے بقصد حملہ بلقاء

۱۔ اس غزوہ اور دیگر غزوات کے مفصل حالات آئندہ اسلامی تاریخ میں بیان کئے جائیں گے
(۲) ابن اثیر نے لکھا ہے کہ جو کچھ تحریر بنو حنظل و بلفقین کی تعداد یہی ایک لاکھ تھی۔

کیطرف بڑھا ہر قتل نے مات سے نکل کر مقام موتہ میں اوسکا مقابلہ کیا لڑائی
 نہایت سخت اور خوفناک تھی پہلے زند پھر جعفر پھر عبداللہ شہید ہوئے
 اور جب خالد بن ولید سردار بنائے گئے تو انہوں نے لڑائی موقوف
 کر دی اور شکر اسلام کو لیکر مدینہ واپس آئے۔

دوسرا حملہ پھر سلسلہ پھیری میں بعد فتح مکہ وحنین و طائف جناب
 رسول اللہ صلعم نے روم پر جہاد کرنے کا حکم صادر فرمایا یہ لڑائی غزوہ
 تبوک کے نام سے مشہور ہے جسوقت جناب موصوف مقام تبوک میں پہنچے
 والیان ایلہ و جرباء و اذرح خدمت مبارک میں آئے اور جزیہ دینا
 منظور کیا والی ایلہ اندلون یوحنا بن روبہ بن نقایہ (ازبطون حذا) ہوا
 اس نے ایک نچر سفید بطور ہدیہ پیش کیا تھا اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ
 کیطرف بھیجے گئے تھے وہاں کا حاکم اکید بن عبد الملک تھا اسکو خالد بن ولید
 نے ایک روز چاندنی شب میں گرفتار کر لیا اور اوسکے یہاں کو مار ڈالا
 جناب رسول اللہ صلعم کے پاس جسوقت یہہ حاضر لایا گیا آپ نے اوسکا
 خون مباح کر دیا لیکن اوس نے یہی جزیہ دینا منظور کر لیا جس سے اوسکی
 جان بچ گئی اور اپنے شہر کو لوٹا دیا گیا تقریباً دس مشبک جناب رسول اللہ صلعم

صلعم ابن ابی قحطافہ کہ پہلی لڑائی مشارف میں ہوئی ہے بہر یہاں سے سلمان ہٹ کر
 موتہ میں آئے ہے مسلمانوں کے میمنہ کے افسر قطیبہ بن قتاوہ عذری اور میسرہ کے سردار
 عبایہ بن مالک انصاری تھے لڑائی نہایت سختی اور تیزی سے شروع ہوئی جب زید بن
 حارثہ اثناء لڑائی میں شہید ہوئے تو حسب حکم جناب رسول صلعم رایت اسلام جعفر بن ابی طالب
 نے لیا جب یہہ ہی شہید ہو گئے تو عبداللہ بن رواحہ نے سنبھالا جب یہہ ہی شہید ہوئے
 تو ثابت ابن ابی قحطافہ انصاری سردار ہوئے پھر ہونج ملک خالد بن ولید کو امیر مقرر کیا انہوں نے مسلمانوں
 لڑائی موقوف کر دی اور لوٹ آئے۔

بتو کہ میں مقیم ہے جب کوئی شخص نہ تو رومیوں میں سے اور نہ عرب متصرہ سے
مقابلہ پر آیا تو آپ مدینہ کو واپس آئے اس کے بعد جب ہر قل کو یوحنا
کے حالات سے آگاہی ہوئی تو اس نے بنظر تنبیہ اوسے کے شہر میں اوسکے
قتل اور صلیب دینے کا حکم دیا۔ انتہی الکلام من غیر ابن العمید (ابن عمید
کے سوا دوسروں کا کلام تمام ہوا)۔

اسلام دمشق میں

ابن عمید کہتا ہے کہ ۳۱۳ء ہجری حضرت ابو بکر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے عساکر اسلامیہ عرب کو شام کے فتح کرنے کو
روانہ کیا عمرو بن العاصی فلسطین پر اور زید ابی سفیان حمص پر
اور شریح بن جہشہ بقاء پر پہنچ گئے ان سب کے افسر اعلیٰ ابو عبیدہ بن
الجراح تھے اور خالد بن سعید بن العاصی کو سواہ کی طرف بڑھنے کا حکم
دیا گیا ماہاب بطریق رومیوں کا ایک گروہ لئے ہوئے انکا مقابلہ ہو خالد
نے اوسکو دمشق کی طرف ہزیمت دیکر مرج الصفر میں قیام کیا پھر آگے بڑھ کر
اوسکا راستہ روک لیا اور اوسپر دوبارہ حملہ کیا ماہاب بطریق عساکر اسلامیہ
کی طرف لوٹ پڑا اس لڑائی میں اوسکا لڑکا مارا گیا اسی اشارہ میں حضرت
ابو بکر نے خالد بن ولید کو عراق سے شام میں مسلمانوں پر افسر اعلیٰ
مقرر کر کے روانہ کیا چنانچہ لشکر اسلام خالد بن ولید کی ماتحتی میں دمشق
کی طرف بڑھا اور اوسکو فتح کر لیا جیسا کہ ہم فتوحات (اسلامیہ) میں
بیان کریں گے۔

جنگ یرموک

اور عمرو بن العاصی نے اطراف فلسطین پر حملہ کیا
رومیوں نے نہایت مسددی سے اوسکا جواب دیا لیکن وکی قسمت
میں ناکامی پہلے سے لکھی جا چکی تھی وہ ہزیمت پا کر میدان جنگ سے

بہاگ کر بیت المقدس اور قیساریہ میں پناہ گزین ہو گئے اس کے بعد عساکر روم نے نہر طرف سے دو لاکھ چالیس ہزار کی جمعیت سے مسلمانوں پر حملہ کیا مسلمانوں کی تعداد اس وقت تقریباً تیس ہزار تھی دو لاکھ لشکروں کا مقابلہ مقام یرموک میں ہوا رومیوں کو باوجود اس کثرت کے نہر بیت ہوئی اور انہوں نے شمار رومی مارے گئے یہ واقعہ ۵۱۵ھ ہجری کا ہے اس لڑائی کے بعد رومیوں کو نہر بیت پر نہر بیت ہوتی گئی۔

فتح قنسٹرین و بیت المقدس وغیرہ

پہر ابو عبیدہ اور خالد بن ولید نے حمص کا محاصرہ کیا اور جزیہ لیکر اہل حمص سے صلح کر لیا بعد اس کے خالد بن ولید قنسٹرین پر جا پہنچے میناس بطریق نے رومیوں کو مجتمع کر کے ان کا مقابلہ کیا خالد بن ولید نے نہایت تیزی سے اس کو نہر بیت دیکر قنسٹرین فتح کر لیا اس لڑائی میں بھی رومیوں کی ایک تعداد کثیر ماری گئی عمرو بن العاصی اور شرجیل بن حسنہ نے شہر رملہ کا محاصرہ کیا حضرت عمر بن الخطاب شام میں آئے اور اہل رملہ پر جزیہ مقرر کر کے صلح کر لیا اس کا اند حضرت عمرؓ نے عمرو اور شرجیل کو بیت المقدس کے محاصرہ کرنے کو روانہ کیا جب اہل قدس طول محاصرہ اور کثرت جدال و قتال سے تنگ آ گئے تو انہوں نے صلح کا پیام اس شرط سے پہنچا کہ بذات خود حضرت عمر فاروقؓ آکر ان کو امان دین چنانچہ جناب موصوف آئے اور ان کو امان نامہ اس طور پر لکھ دیا "بسم الله الرحمن الرحيم من عمر بن الخطاب لاهل ايليا ٢ لهم امنون على دماءهم واولادهم وناسائهم وجميع كنانتهم لا تشكروا ولا تهكموا (ترجمہ بسم الله الرحمن الرحيم از عمر بن الخطاب اہل ایلیا (بیت المقدس) کیلئے یہ ہے کہ بیشک و نکو او انکی جانوں اور اولادوں اور عورتوں کو

امان دیجاتی ہے اور کل کنائس (گرچے) نہ تو آباد کئے جائیں گے اور نہ سمار کئے جائیں گے۔
 اس کے بعد خلیفہ ثانی عمر ابن الخطاب بیت المقدس میں داخل ہوئے اور
 کلیسہ قمامہ کے صحن میں بیٹھے رہے نماز کا وقت آیا تو آپ نے بطریق سے فرمایا
 کہ ”نماز پڑھا جا ہتا ہوں“ بطریق نے عرض کیا ”اسی مقام پر نماز پڑھ لیجئے“
 جناب موصوف نے اس سے انکار کیا اور قمامہ کے باہر دروازہ پر تنہا نماز
 ادا کی اور جب نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو بطریق سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ”اگر
 میں کلیسہ کے اندر نماز پڑھتا تو میرے بھائی مسلمان اس کلیسہ پر قبضہ کر لیتے
 اس حیلہ سے کہ عمر نے یہاں نماز پڑھی تھی عمر ابن الخطاب نے علاوہ اس
 امان نامہ کے یہ بھی لکھ دیا کہ قمامہ کے درجہ میں نہ تو نماز پڑھی جائے اور
 نہ اذان دیجائے اس کے بعد بطریق سے مخاطب ہو کر کہا کہ ”مکو کوئی ایسا
 مقام بتاؤ جہاں ہم مسجد بنائیں بطریق نے کہا کہ صخرہ زیادہ مناسب ہوگا
 جس پر یعقوب علیہ السلام سے اللہ جل شانہ نے کلام کیا ہے۔ عمر ابن الخطاب
 نے صخرہ کو پسند فرمایا اور بنفسہ اس کو صاف کرنے لگے آپ کو صاف کرنے
 ہوئے دیکھ کر اور مسلمانوں نے یہی بات کہہ لگا دیا فوراً دم زدن میں صاف
 ہو گیا عمر ابن الخطاب نے اپنے مبارک ہاتھ سے مسجد کی بنا ڈالی بعد ازاں
 عمرو ابن العاصی کو مصر کے محاصرہ کرنے کو بھیجا اور انکی مدد کو زبیر ابن
 العوام کو چار ہزار مسلمانوں کا افسر مقرر کر کے روانہ کیا سقوطِ قفس والی مصر
 نے ہزیہ (خراج) دیکر صلح کر لیا پھر عمرو ابن العاصی نے اس ہم سے فارغ
 سکندریہ کا رخ کیا بعد چند ایام کے محاصرہ کے اس کو بھی فتح کیا۔

سلسلہ پھری خطاب (۶۳۵ء) میں بادشاہ
 روم (ہرقل) بحسبائیہ جزیرہ کی تحریک سے

سیر قل: آخری زمانہ
 اور اسلامی فتوحات

مسیحی لشکر لیکر حمص کی طرف بڑھا حمص میں اندلوان ابو عبیدہ بن الجراح
 موجود تھے انہوں نے ہر قتل کو نہر میت دی وہ میدان جنگ سے بہاگ کے
 انطاکیہ کی طرف آیا۔ اسی اثناء میں مسلمانوں کے باقی ماعی سر راہ فلسطین
 طبریہ اور کل ساحل فتح کر چکے تھے جس سے عرب منصورہ غسان کچھ حدام
 میں ایک خاص قسم کا جوش پیدا ہو گیا تھا ماباب بطریق اور نکا افسر ہو کر
 مسلمانان عرب سے لڑنے کو چلا منصور بن سرحون اپنے عامل دمشق سے
 مالی مدد طلب کی منصور بن سرحون نے چونکہ اس سے پہلے سے کشیدہ خاطر
 مدد دینے سے انکار کیا ماباب بطریق برہم ہو کر مسلمانان عرب سے اجراض
 کر کے دمشق کے جانب بڑھا لیکن اسکی روانگی سے پہلے عامل دمشق منصور کچھ
 سوچ سمجھ کر سامان رسد و غلہ لیکر دمشق سے نکلا اتفاقات زمانہ نے جسوقت
 یہ مقام جابیہ خولان میں پہونچا اوسی روز شب کو لشکر روم ہی آگیا عامل
 دمشق نے طبل اور بجل بجایا لشکر ماباب نے یہ خیال کر کے کہ یہ لشکر
 مسلمانان عرب کا ہے حملہ کر دیا دولون میں خوب گھمسان مڑائی ہوئی
 صد ہا جانیں ضایع ہو گئیں ماباب بطریق مارے شرم کے طو سینا پر چلا گیا
 اور وہیں راہبانہ زندگی سے اپنی بقیہ عمر تمام کر دی۔ بقیہ لشکر روم نے
 منصور کے ہمراہ دمشق میں جا کر دم لیا مسلمانوں نے مناسب موقع سمجھ کر
 دمشق کا محاصرہ کر لیا۔ دوسرے طرف سے رومیوں نے بھی جمع ہو کر اوسکو
 گھیر لیا بعد چپہ ہینہ کے منصور عامل دمشق مجبور ہو کر خالد بن ولید
 سے امان کا خواستگار ہوا خالد بن ولید نے اوسکو امان دیا اور باب مشرقی
 سے شہر میں داخل ہوئے رومی لشکر دوسرے دروازوں سے نکل کر
 بہاگ گیا علاوہ خالد بن ولید کے اور امراء اسلام جو دوسرے دروازوں

بزرگ تیغ داخل ہوئے تھے اور انکو اس مان دہی کی اطلاع نہ تھی اس وجہ سے
 کسی قدر مشق کوٹا گیا بعد ازاں اہل دمشق کو وہی رعایتیں دیکھیں جو
 اہل اسکندریہ کو عمرو بن العاصی نے دی تھیں۔

ہرقل کے بعد ان واقعات کے بعد ہرقل ۳۰۶ء ہجری (مطابق

۳۲۶ء عیسوی) میں اکتیس برس حکومت کر کے مر گیا بجائے اسکے قسطنطینہ

میں رومیون کا بادشاہ قسطنطین بن ہرقل ہوا اسکو چھ مہینہ کے بعد اسکی

کسی سوتیلی ماں نے مار ڈالا تب بجائے اسکے ہرقل بن ہرقل تخت نشین ہوا

بعد چندے رومیون نے اسکو تخت سے اتار کر مار ڈالا اور قسطنطینوس بن

قسطنطین کو تخت حکومت پر بیٹھا یا یہ چھ برس حکومت کر کے ۳۳۷ء ہجری

(مطابق ۴۵۷ء عیسوی) میں ہلاک ہو گیا۔ اسی زمانہ میں امیر معاویہ نے

۳۳ء ہجری میں بلاد روم پر چڑھائی کی وہ اندلون شام کے امیر تھے

انہوں نے اکثر شہروں کو فتح کیا بعد اسکے مسلمانوں نے براہ دریا قبرص پر

فوج کشی کی اکثر قلعے کو اس کے فتح کر کے ۳۷ء ہجری میں اہل قبرص پر جزیرہ

(خراج) قائم کیا۔ عمرو بن العاصی نے جسوقت اسکندریہ کو فتح کیا تھا تو

بنیامین بطریق یعقوبیہ کو امان نامہ لکھ دیا تھا چنانچہ وہ بعد تیرہ برس کے

واپس آیا اسکو ہرقل نے اول سنہ ہجری میں اسکندریہ کا متولی کیا تھا

جیسا کہ پہلے اس سے پیشتر بیان کیا لیکن جب شاہ فارس نے مصر و اسکندریہ

زمانہ حصار قسطنطینہ میں قبضہ کر لیا تھا اور دس برس تک اسکی وہاں

حکومت رہی تو اوسے زمانہ میں بنیامین روپوش ہو گیا تھا دس برس پہلے

اور تین برس زمانہ حکومت اسلامیہ میں غایب رہا پہر جب عمرو بن العاصی

نے اسکو امان دیا تو وہ اسکندریہ میں واپس آیا اور ۳۹ء ہجری (مطابق

۶۵۹ عیسوی) میں مرگیا بجائے اسکے اغا ثوا اسکندریہ کے گرجا کا ستروں
 عہدہ دار رہا اور حبسطنطینوس بن قسطنطین ۳۷۵ء ہجری (مطابق ۶۵۶ء)
 میں ہلاک ہوا تو بجائے اس کے رومیوں کا بادشاہ اسکا لڑکا یوطیا لوس
 بارہ برس تک رہا ۳۷۵ء ہجری میں اسکے مرنیکے بعد طیار یوس بادشاہ ہوا
 اسکی حکومت سات برس رہی اسی کے زمانہ میں یزید بن معاویہ نے قبر وہی
 عساکر اسلامیہ قسطنطینہ پر چڑھائی کی ایک مدت تک اسکو محاصرہ میں رکھا
 ابوالیوب الفزاری اسکے حصار میں شہید ہوئے اور وہیں دفن کر دیئے گئے
 بعد چند دنوں کے محاصرہ کے یزید بن معاویہ اور طیار یوس قیصر کے اس
 امر پر صلح ہوئی کہ شام کے کل کنائس (گرجے) معطل کر دیئے جائیں اور
 کوئی شخص ابوالیوب کی قبر سے کچھ نقرض نہ کرے۔ اس مصالحت کے ہو جانے
 سے اسلامی لشکر و الہر آ یا اور طیار یوس قیصر ۳۷۵ء ہجری (مطابق ۶۵۶ء)
 میں مارڈالا گیا اور تخت قیصری پر اوغسطش قیصر جانشین ہوا اس کے
 زمانہ حکومت میں اغا ثوا بطریق یعقوبیہ اسکندریہ میں مرگیا اور یوحنا
 بطریق مقرر کیا گیا تھوڑے دنوں کے بعد اوغسطش قیصر کو کسی خادم
 نے مارڈالا بعدہ اسکا لڑکا اصطفانیوس قیصر ہوا ۳۷۵ء ہجری (مطابق
 ۶۵۶ء) زمانہ حکومت عبدالملک بن مروان میں ہوا عبدالملک بن مروان
 نے اپنے عہد حکومت میں مسجد اقصیٰ کو بڑا یا صخرہ کو حرم میں داخل کر لیا بعد جبکہ
 اصطفانیوس سے سلطنت چین لی گئی اور لاون تخت حکومت پر بیٹھا یا گیا
 ۳۷۵ء ہجری (مطابق ۶۵۶ء) میں مرگیا اور طیار یوس ثانی قسطنطینہ کا
 بادشاہ ہوا سات برس اسکی حکومت رہی ۳۷۵ء ہجری (مطابق ۶۵۶ء)
 میں یہ ہلاک ہوا اور طیار یوس حکمران مقرر کیا گیا یہ زمانہ حکومت ولید

ابن عبد الملک میں تھا یہ وہی شخص ہے جس نے دمشق میں جامع مسجد بنی امیہ بنوایا بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اس مسجد کی تعمیر میں چار سو صدقین صرف کیں ہر صدوق میں چودہ چودہ لاکھ دینار تھے مسجد میں چھ سو زنجیریں طلائی قندیلوں کے لشکائے کوہتہیں زینت اور آرائش ایسی تھی کہ جس سے دیکھنے والوں کو چکا چوند ہوتا تھا اور سلمان فتنہ میں پڑتے تھے عمر بن عبد الغریز نے اپنے زمانہ حکومت میں ان سب چیزوں کو اوتار کر بیت المال میں داخل کر دیا سلسلہ ہجری (مطابق ۱۸۷۹ء) میں سطیا نوس کے بعد ڈیڑہ برس تک تداوس حکمران رہا بعد ازاں لاؤن ثانی چوبیس برس تک حکمرانی کرتا رہا بعد اسکا لڑکا قسطنطین تخت نشین ہوا ۱۸۷۹ء ہجری میں ہشام بن عبد الملک صائفیسرے اور اس کے بہائی سلیمان صائفیسرے نے رومیوں پر چڑھائی کی قسطنطین نے اسکا مقابلہ کیا میدان جنگ سے اسکا لشکر بے قابو ہو کر بہاگ نکلا اور یہ خود گرفتار کر لیا گیا لیکن بعد چندے آزاد کر دیا گیا زمانہ حکومت مروان بن محمد اور ولایت مویشی بن نصیر میں عیسائی ان اسکندریہ اور مصر تباہی اور دولت میں پڑے صدقہ اور خیرات پر بطریق گزران ہونے لگا جب اکی خبر بادشاہ توبہ کو پہونچی تو وہ ایک لاکھ فوج لیکر مصر پر چڑھ آیا لیکن عامل مصر کی تیزی و ہوشیاری سے بلا جال و قتال واپس گیا اور زمانہ ہشام بن عبد الملک میں فرقہ ملیکہ کے کنائس (گرجے) گروہ یعقوبیہ کے ہاتھوں سے نکال لئے گئے اور اونکا اونہیں کے مذہب کا بطریق مقرر کیا گیا ان واقعات کے تمام ہونے پر قسطنطینہ میں ایک غیر شخص جو خاندان شاہی سے نہ تھا جرجس نامی بادشاہ ہوا اور نہایت اہتری اور سود حالی سے زمانہ سفلح اور امن صورت تک باقی رہا

اس کے مرنے کے بعد قسطنطین ثانی بن لاؤن بادشاہ ہوا اس نے
 متعدد دہر آباد کئے اہل ارمینہ کو اون میں آباد کیا جب یہہ مر گیا تو لاؤن
 بن قسطنطین ثانی اور اس کے مرنے کے بعد نغفور بادشاہ ہوا ۸۷۴
 (مطابق ۸۷۲ء) میں خلیفہ الرشید نے قلعہ ہرقلہ کا محاصرہ کیا
 نغفور نے خراج دیکر صلح کر لیا خلیفہ الرشید مراجعت کر کے رقبہ میں آیا
 اور تاناقضاء موسم سرما یہیں ٹھہرا رہا نغفور نے یہہ سمجھ کر کہ خلیفہ الرشید
 چلا گیا ہے عہد شکنی کی خلیفہ الرشید یہہ نکر لوٹ پڑا اور نہایت سختی کے
 ساتھ اس معاہدہ کی اس سے پابندی کرائی اور خراج لیا اس کے بعد
 عساکر صائفہ درب صفصاق سے داخل ہوئے سرزمین روم کو اپنے تیز
 گھوڑوں کا جولان گاہ بنایا نغفور نے ہر چند اونکی مدافعت کی کوشش کی
 لیکن اسکی قسمت نے اسکا ساتھ نہ دیا مقام صنعاء میں نغفور کو نہر میت
 ہوئی چالیس ہزار رومی مارے گئے اور نغفور زخمی ہو کر میدان جنگ سے
 جان بچا کر بہاگ نکلا پیر ۱۹۰ ہجری (مطابق ۸۰۵ء) میں خلیفہ الرشید
 نے اسپر چڑھائی کی ایک لاکھ بیس ہزار اس کے ہمراہ فوج تھی قلعہ ہرقلہ پہنچ
 پہلے اسی نے اسلامی جہنڈا گاڑا سولہ ہزار رومی علاوہ حجر و حین کے قید کر لئے گئے
 نغفور نے مجبور ہو کر جزئیہ (خراج) دینا قبول کیا اور تاعمر اس عہد کی پابندی
 کرتا رہا تا آنکہ زمانہ خلافت میں یہہ مر گیا اور بجائے اسکے استبراق قیصر تخت
 نشین ہوا ۸۱۵ ہجری (مطابق ۸۱۳ء) میں پیر خلیفہ الرشید نے بلاد روم
 حملہ کیا متعدد قلععات فتح کر کے دمشق میں واپس آیا پھر وہ یہہ خبر سن کر کہ بادشاہ
 روم نے طرسوس اور صیصہ پر حملہ کر کے تقریباً ایک ہزار چہبہ سو آدمیوں کو ملے ڈال دیا
 یہہ اوٹھ کھڑا ہوا اور انطاغوا کا محاصرہ کر کے اسکو بصلح و امان فتح کر لیا اور

المعتمد نے حملہ کر کے تقریباً تیس قلعے رومیوں سے چھین لئے اور یحییٰ بن اکنم
 نے رومیوں کے بلاد کو خوب خوب پامال کیا اس کے بعد خلیفہ الرشید دمشق
 کی طرف لوٹا اور پھر بعد چند سے بغرض جہاد بلاد روم میں داخل ہوا اپنے
 مولے (غلام آزاد) عجیف کو ایک دستہ فوج کا افسر مقرر کر کے شہر لولہ کے محاصرہ
 کرنے کو بھیجا قیصر روم اس واقعہ سے مطلع ہو کر شہر لولہ کے مدد کو آہو سچا الرشید
 نے عجیف کے مدد پر ایک دوسری فوج بھیج دی قیصر روم اپنے کو اون کے مقابلہ
 سے عاجز دیکھ کر خائب و خاسر لوٹ آیا اور شہر بصلح فتح کر لیا گیا بعد اسکے الرشید
 نے سلحوس اور بقرہ کو فتح کیا اور اپنے لڑکے عباس کو بسرگروہی عساکر
 اسلامیہ رومیوں پر حملہ کرنے کو روانہ کیا اس نے بھی رومیوں کے شہر ونگو
 لوٹا اور غارت کیا اور ایک شہر میل درمیل آباد کیا اوس کے شہر پناہ کے
 چار دروازہ بنوائے بلاد روم کو تاحیات پامال کرتا رہتا تا آنکہ بحالت جہاد
 ۲۱۸ ہجری میں اسکا انتقال ہو گیا۔ ۲۲۳ ہجری (مطابق ۸۳۷ء) میں
 خلیفہ المعتمد نے عموریہ فتح کیا جسکا واقعہ اوسکے حالات میں لکھا جائیگا۔ انشا اللہ
 یہاں تک تو ابن عمید کا کلام ہوتا ہم نے اسکی باتوں میں بطارقہ کے حالات
 زمانہ فتح اسکندریہ سے نہ لکھا کیونکہ چند ان کی ضرورت نہ تھی مان اس سے
 کچھ دنوں پہلے بعد فتح اسکندریہ بطریق اعظم جو اسکندریہ میں رہتا تھا اوسکی
 کرسی حکومت رومہ میں مقرر کی گئی تھی اور وہ مذہب ملکیہ کا مقرر تھا وہ
 لوگ کو البابا (پوپ) کہتے تھے جسکے معنی ابوالبابا ہیں اور بلاد مصر میں ستائین
 نصاب کے کا مذہب یعقوبیہ کا بطریق رہنے لگا یہی ملوک نوبہ و حبشہ اور کل
 اس اطراف و جوانب کا مذہب ہی پیشوا مانا گیا۔

سودی نے زمانہ ہجرت اور فتح سے قیصرہ روم کو اسی ترتیب سے

ذکر کیا ہے جیسا کہ ابن عمید نے لکھا ہے لیکن پہرہ کہتا ہے کہ لوگوں میں لو
 مشہور ہے کہ ہجرت اور زمانہ شیخین میں روم کا بادشاہ ہرقل ہتا کتب شیر
 یون بیان ہے کہ ہجرت زمانہ قیصر بن مورق میں ہوئی ہے بعد ازاں قیصر
 بن قیصر زمانہ ابو بکر میں بعد ہرقل بن قیصر عہد خلافت عمرؓ میں تھا یہی
 قیصر زمانہ جنگ جدال ابو عبیدہ اور خالد بن ولید اور یزید بن ابی سفیان
 میں شام سے نکالا گیا ہے اور محض قسطنطنیہ کی حکومت اس کے قبضہ
 میں اس وقت رہی ہے بعد اسکے مورق بن ہرقل زمانہ خلافت عثمانؓ میں
 اور اس کے بعد مورق بن مورق زمانہ علیؓ اور معاویہؓ میں حکمران ہوا
 ہے آخری زمانہ معاویہؓ اور یزید اور مروان بن الحکم میں قلفط بن مورق
 نے بادشاہت کی ہے اس قیصر کے باپ مورق اور معاویہؓ سے مراد خط
 و کتابت قائم تھی مورق نے معاویہؓ کی حکومت اور شہادت عثمانؓ کی
 پیشین گوئی کی تھی اور معاویہؓ کو اسکی اطلاع دیدی تھی جسوقت معاویہؓ
 علیؓ سے لڑنے کو جا رہے تھے اس نے عرب پر حملہ کرنے کا قصد کیا تھا اور
 معاویہؓ نے اوسکو ہتھ دیا بذریعہ خط کے اپنے حملہ کرنے کی دہلی دہی تھی
 چنانچہ بعد اختتام جنگ (صفین) معاویہؓ نے بسرگروہی یزید ایک لشکر
 قسطنطنیہ پر حملہ کرنے کو روانہ کیا جسکے زمانہ حصار میں ابوالہب انصاری
 شہید ہوئے الغرض قلفط بن مورق کے بعد لاؤن بن قلفط زمانہ
 حکومت عبد الملک بن مروان میں اور بعد اس کے حیرول بن لاؤن
 زمانہ ولید اور سلیمان اور عمر ابن عبد العزیز میں حکمران رہا ہے اسکے
 مسلمانوں نے ہر چار طرف سے اون کے بلاد پر ہمارا جہاد شروع
 کر دیا قسطنطنیہ کے دروازہ تک کو اپنے لوگ دار نیز و کھنڈہ پہنچایا

ملوک روم ابتری کے حالت میں ہو گئے جرجیس بن مرعش نامی ایک غیر شخص
 (جو خاندان سلطنت سے نہ تھا) لوبرس رومیوں پر حکمرانی کرتا رہا تا آنکہ
 قسطنطین بن ایون تخت حکومت پر بیٹھا اسکی صفحہ سنی کیوجہ سے اسکی
 حکومت و انتظام سلطنت میں شریک رہی اس کے بعد نفور بن اسحاق
 زمانہ حکومت الرشیدین تخت نشین ہوا نفور اور الرشیدین باہم اکثر
 لڑائیاں ہوتی رہیں تا آنکہ رشید کی سطوت اور رعب نے نفور کو جزیرہ
 دینے پر مجبور کیا اور اسی امر پر فریقین میں مصالحت ہوئی پھر نفور نے
 غمدشکنی کی اور رشید اوس کے زیر کرنے پر آمادہ ہوا سالہ ہجری میں اس نے
 قلعہ ہرقلہ کو اوس سے فتح کر لیا تب نفور نے دوبارہ خراج دینا قبول کیا
 اور تاحیات اپنے قول کی پابندی کرتا رہا اس کے بعد اسحاق بن نفور غمدشکنی
 امین میں حکمران ہوا بعد چند قسطنطین بن قلفط نے اسکو مغلوب کیا
 اور خود زمانہ مامون میں حکومت کرتا رہا اسکے بعد نوفیل زمانہ خلافت
 المعتصم میں گزرا ہے المعتصم نے اس سے عموریہ بزور تیغ فتح کیا اور اس میں
 حیدر علی بن یون کو پایا او کو قتل کر ڈالا بعدہ سچائیل بن نوفیل زمانہ
 خلافت الواثق اور المتوکل اور القادر المستعین میں قیصر رہا پھر رومیوں
 میں ملک کے باریمن باہمی نزاع ہو کر نوفیل بن سچائیل کو تخت پر بیٹھا یا بعد
 چند سچائیل صفی اسپر منتوالی ہو گیا یہ خاندان سلطنت سے نہ تھا اس کا
 زمانہ ایام المعتز اور المتہدی اور بقدر المعتز میں گزرا اسکے بعد ایون
 بن سچائیل بقیہ ایام المعتز اور ابتداء زمانہ حکومت المعتصم میں رہا پھر اس کا
 بیٹا اسکندر بن بادشاہ ہوا اسکی سیرت باجمود تھی پھوڑے دونوں کے بعد
 معزول کر دیا گیا بجائے اسکے لاوسی بن ایون اسکا بیٹا بنی قائم ہوا اسکا

ملک بقیہ ایام المعتضد و المکتفی اور شروع زمانہ المقتدر تک باقی رہا
 اس کے مرنے کے وقت صرف ایک سن لڑکا قسطنطین نامی موجود تھا اسکی
 کمسنی کیرجہ سے ارسنوس بطریق ملک کا انتظام کرنے لگا اور اپنی لڑکی سے ہسکا
 عقد کر دیا اس بطریق کو دستی ہی کہتے تھے یہ وہی شخص ہے جو سیف الدین
 (بنی حمدون) والی شام سے لڑائی لڑا ہے اسکی حکومت بقیہ ایام المقتدر
 اور القاہرہ اور الراضی اور المکتفی تک باقی رہی اس کے بعد روم کی حکومت
 نہایت ابتر ہو گئی بادشاہی خطاب سے قسطنطینہ میں ارسنوس یاد کیا جائے گا
 یہ سب ملوک خلفاء اسلام کے باجگزار اور مطیع تھے پھر اس کے بعد سعودی کہتا ہے
 کہ کل ملوک روم زمانہ قسطنطین میں ہلانہ سے اسوقت (یعنی ۳۳۳ء)
 تک اکتالیس نفیس پانچ سو سات برس انکی حکومت رہی اس حساب زمانہ
 ہجرت میں انکی حکومت کی عمر ایک سو پچیس برس کی تھی۔ والہ اعلم۔ انہی
 کلام المسعودی (سعودی کا کلام تمام ہوا)۔

تاسیخ ابن اثیر میں یہ تحریر ہے کہ ارماتوس (ارمنوس بطریق) کے
 مرنے کے بعد اس کے دو لڑکے کمسن موجود تھے دستی فوقاش نے اسی کے
 زمانہ میں ۳۳۲ء ہجری (۶۳۹ء) میں با مان کیلیا ہتا تغور سلام کا
 ۳۳۲ء دستی فوقاش کے ہمراہ پچاس ہزار رومی لشکر ہتا ایک مدت تک یہ ملطیہ کا محاصرہ کئے رہا
 طول محاصرہ سے اکثر اہل ملطیہ ہو گئے انہام کا رخہ حمادی الثانی ۳۳۲ء قریبی اس طرح
 با مان ملطیہ پر قبضہ حاصل کیا کہ اسنے میدان میں دو ٹپے نصب کرائے ایک پر صلیبی نشان تھا اور
 دوسرا بلا نشان کے تھا باہر کھڑا یہ خود کہہ مانتا کہ جو شخص نہراخت قبول کرے وہ صلیبی ٹپہ کی طرف جائے
 تاکہ اوسکے اہل و عیال اوسکے پاس آدے جائیں اور جو شخص سلمان رہنا چاہے وہ دوسرے ٹپہ میں جائے
 ذاتی امان حاصل ہے انکو اونکے اہل و عیال اور مال کو سباب نہ دیا جائیگا اوسکے علاوہ اوسنے اور بھی
 افعال و حرکات نامساعدہ کئے تھے جنکا ذکر کتب تواریخ میں موجود ہے۔

اندون سیف الدولہ بن حمدون مالک تھا جب قوقاش نے علاوہ مطیہ کے مقامات مرش و غزیرہ اور اسکے قلععات کو فتح کر لیا اور مکرر سہ کر طر سوا پہ حملہ کیا تو سیف الدولہ نے اسکے ملک پر فوج کشی کی خزشہ صا ر خہ کو اس کے قبضہ سے نکال لیا اکثر شہروں کو اون کے پامال اور متعدد قلععات کو فتح کر کے واپس آیا رمالونس (ارمنوس) نے ان واقعات سے پریشان ہو کر نغفور کو دستق مقرر کیا دستق کے معنی ہیں خلیج شرقی کے مالک کے جس کے حکمران اندون بنی عثمان (سلاطین عثمانیہ) ہیں پس نغفور دستق ہوئے کے بعد بلاد اسلام کی طرف چلا گیا اسی اثنا میں ارمالونس و چوٹے چوٹے لڑکے چہو کر مر گیا جب یہہ واپس آیا تو امراء روم نے مجتمع ہو کر تاج شاہی اس کے سر پر رکھا اور ارمالونس کے لڑکوں کے انتظام و تدبیر کے لئے اسکو آگے کیا (مطابق ۹۶۲ھ) مین اس نے حلب پر حملہ کیا سیف الدولہ کو اس معرکہ میں ہزیمت ہوئی شہر پر نغفور دستق کا قبضہ ہو گیا لیکن قلعہ پر بدستور مسلمانوں ہی کا قبضہ رہا قلعہ کے اثناء محاصرہ میں اسکا ہمشیرہ زادہ مارا گیا جس سے اس نے بوجہم ہو کر کل اون مسلمان قیدیوں کو شہید کر ڈالا جو اسکے قید میں تھے بعد اسکے ۳۸۰ھ ہجری (مطابق ۹۶۶ھ) میں اس نے قیساریہ کے قریب ایک جدید شہر (بغرض نقصان رسانی بلاد اسلامیہ) آباد کیا اہل طرسوس نے ڈر کر اس سے امان طلب کی اس نے

نغفور رضائی الاصل نہ تھا بلکہ یہہ ایک مسلمان کا لڑکا تھا لیکن رضائی ہو گیا تھا اہل طرسوس اسکو ابن نقاس کہتے تھے اس نے بعد قتل قیصر روم اسکی بی بی عقد کر لیا ہتلبلیس نے اس کے دونوں لڑکوں کو (جو نسل قیصر سے تھے) مارنا چاہا تو اسکی مان نے ہ سازش اس کو قتل کرادیا۔

او سپر بہ امان قبضہ حاصل کر کے مصیصہ کو بزور تیغ فتح کر لیا بعد ازاں اس نے
 اپنے بھائی کو دوبارہ ۵۹ھ تک ہجری میں حلب کی طرف روانہ کیا ابوالمعالی
 بن سیف الدولہ شکست کھا کر بہاگ گیا۔ فرغویہ نے بعد اس کے کہ قلعہ پر
 اسکا قبضہ ہونے پایا تھا صلح کر لی جب یہ حلب سے واپس ہوا تو ارسلان
 کی بی بی (جسکے دو لڑکے تغفور و مستنق کے کفالت میں تھے) تغفور سے
 رنجیدہ ہو گئی ابن الشیشق نے اس کے اشارہ سے ۳۶۲ھ تک ہجری (مطابق ۹۶۹ء)
 میں تغفور کو مار کر ارمانوس کے بڑے لڑکے شبیل کو تخت نشین کر دیا اور
 مستنق ہو کر انتظام سلطنت کرنے لگا ارسلان مہارقین اور اس کے اطراف
 و جوانب پر بدفعات حملے کئے ابو تغلب بن حمدان والی موصل نے کسی قدر
 مال دیکر اسکو مال دیا پہر اس نے ۳۶۲ھ تک ہجری (مطابق ۹۶۹ء) میں بلاد
 اسلامیہ کی طرف خروج کیا ابو تغلب نے اپنے چچا ابو عبد الدین حمدان کے
 لڑکے کو اس کے مقابلہ پر بھیجا اس نے اسکو شکست دیکر گرفتار کر لیا پہر
 چندے آزاد کر دیا شبیل کے مامون نے (جو اس کے وزارت کا کام کرتا تھا)
 ابن الشیشق کو زہر دیکر مار ڈالا بعد اس کے شبیل بن ارمانوس نے
 سقلاریوس کو دستن مقرر کیا ۳۶۵ھ تک ہجری (مطابق ۹۷۲ء) میں اس نے
 بغاوت کی سلطنت کا مدعی ہوا شبیل نے اسکو زیر کیا پہر اسپر بامداد
 ابو تغلب بن حمدان و رو بن منیر (نامی بطریق) نے خروج کیا شبیل کو
 پے در پے ہر میت ہوئی اکثر بلاد پرورد بن منیر نے قبضہ کر لیا شبیل نے
 مجبوری و رد پس لاؤن (یعنی برادر زادہ تغفور) کو قید سے نکال کر
 ورو بن منیر کے مقابلہ پر بھیجا ورو بن منیر کو اس معرکہ میں شکست ہوئی
 میدان جنگ سے بہاگ کر مہارقین میں عقیقہ الدولہ کے پاس جا کر

پناہ گزین ہوا شہبیل نے عضد الدولہ سے اس کے بارے میں خط و کتابت
 کی عضد الدولہ نے درویش کو حکمت عملی گرفتار کر کے بعد اذ ہجیر یا پہرے کے
 لڑے صمصام الدولہ نے پانچ برس کے بعد اسکو اس شرط سے آزاد کر دیا
 کہ مسلمان قیدیوں کو قید سے رہا کر دے اور چند قلعہات بلا دروم سے
 دست کش ہو جائے اور آئندہ بلا واسلام پر کسی قسم کی دست درازی نہ کرے
 درویش آزاد ہونے کے بعد پہلے ملطیہ پرستولی ہوا پھر قسطنطنیہ کا چاکر محاصرہ
 اسی اثنا میں درویش مارا گیا شہبیل اور درویش مصاحبت ہو گئی بعد چند
 ورہ مر گیا تو شہبیل اس کے مقبوضات پرستولی ہو کر بلغار پر چڑھ گیا اور
 اون کے ملک پر قبضہ حاصل کر کے چالیس برس تک اون پر حکمرانی کرتا رہا
 ۸۱۷ھ ہجری (مطابق ۱۴۱۹ء) میں انجو تکین والی دمشق نے خلیفہ مصر کے
 جانب سے او سپر حملہ کیا شہبیل نہریت پا کر ابو الفضائل بن میت الدولہ کے
 پاس جا کر پناہ گزین ہوا انجو تکین کوٹ کر دمشق آیا پہر وہاں سے حص
 اور شیرز پر جا پہونچا اور او سپر بزور قبضہ حاصل کر لیا پہر اس نے
 طرابلس کا محاصرہ کیا ابن مروان نے دیار بکر دیکھ کر صلح کر لیا پہر دوس
 دمشق نے خروج کیا والی مصر نے ابو عبد اللہ بن ناصر الدولہ بن حمد
 کو اسکے مقابلہ پر روانہ کیا دوس دمشق کو نہریت ہوئی اور اشادار و گیر
 میں مارا گیا ان واقعات کے بعد شہبیل ۸۱۹ھ ہجری (مطابق ۱۴۱۹ء)
 میں مر گیا اس کے بعد قسطنطنیہ اسکا بیٹا نو برس تک حکمران رہا اسکے
 مرنے کے بعد تین لڑکیاں اسکے خاندان کی باقی رہیں سبکا بیٹی لڑکی
 تحت نشین کی گئی اس نے اپنے ماموں زاد بیٹا کو اپنے ملک کا منتظم
 و منصرم مقرر کیا اور اس کے ساتھ شادی کر لی اسوجہ سے حکومت ارم

یہیہ تہو لی ہو گیا لیکن خود اس کے مامون سیخائیل کو اس کے مزاج میں یہ سہج
 بلکہ اس کے طرف مایل ہو گئی اور سیخائیل نے بسا زش ملکہ اراماوس : اپنے
 مامون) کو قتل کر کے اس کے مقبوضات پرستولی ہو گیا پھر اس نے ۳۲۲ ہجری
 میں ابن مروان کو شکست دیکر ارباب اور سروج پر قبضہ کر لیا درہم نے
 خلافت علویہ کی طرف سے اسکا مقابلہ کر کے پسپا کر دیا اس کے بعد رومیون نے
 بلاد اسلام کی طرف خروج کرنے سے اقتصار کیا اور سیخائیل نے تقریباً کل
 مدعیان سلطنت کو گرفتار کر لیا اور اپنی نیک سیرتی سے اہل ملک کو خوش کرنے لگا
 بعد چندے اپنی بی بی سے نزع سلطنت کر کے مستقل حکمرانی کرنے کا مدعی ہوا
 اسکی بی بی نے انکار کیا تب سیخائیل نے اپنی بی بی کو کسی جزیرہ میں جلاوطن
 کر کے ہیجریا اور خود رومی حکومت پر ۳۳۳ ہجری میں تہو لی ہو گیا اس فعل سے
 بعض بطریق برہم ہوئے اور انکو اسکی یہ حرکت شاق گزری سیخائیل نے
 در پر رہاوس کے قتل کی کوشش کی اتفاق سے اسکی خبر بطریق کو ہو گئی
 بطریق نے گرجا میں کھڑے ہو کر سیخائیل سے نزع سلطنت کا حکم دیا اور اوسکو
 قلعہ میں گھیر کے اوس کے جلاء وطن ملکہ بلا لیا سیخائیل اپنی حکمت علی سے
 محاصرہ سے نکل آیا اور ملکہ (اپنی بی بی) کو بدستور جلاء وطن کر دیا اس کے
 بعد کل بطارقہ اور عوام الناس رومیون نے متفق ہو کر ملکہ بنت قسطنطین
 (زوجہ سیخائیل) کو تخت سے اتار کر اسکی دوسری بہن تو دورہ کو تخت پر
 کر کے سیخائیل کے سپرد کر دیا پھر ہوا خواہان تو دورہ اور سیخائیل میں نزاع پیدا
 ہو گئی اور یہیہ فساد ایک مدت تک قائم رہا رومیون نے گھبرا کر اس امر پر
 اتفاق کر لیا کہ جو شخص اس فساد کو فرو کر دے وہی روم کا بادشاہ بنایا جائے
 چنانچہ مدعیان سلطنت کے نام قرعہ ڈالا گیا قسطنطین کا نام قرعہ میں نکلا

اور یہی اوسکا حکمران بنایا گیا اور تو دور رہے اسکی شادی کر دیکھی یہ واقعہ
 ۳۳۳ھ ہجری (مطابق ۹۴۵ء) کا ہے۔ ۳۳۴ھ ہجری (مطابق ۹۴۶ء) میں
 قسطنطین کے مرنے کے بعد ارماتوس حکمران ہوا اسکا زمانہ ظہور و شو قیہ
 اور اوس زمانہ کا مقدار ہے جبکہ باغی ایک افراد پرستولی ہوا تھا ان
 دونوں حکمرانوں نے پہر سپر آذر با بجان کی طرف سے جہاد شروع کر دیا
 اسکا لڑکا البارسلاں (الپرسلاں) نے بلاد کرخ کے اکثر شہر و نیر قبضہ کر لیا
 روسیوں کے آباد بلاد کو پامال کیا اور روسیوں نے منچ پر چڑ پائی کی اس
 مرد اس اور ابن حسان اور عرب کے لشکر کو نہایت ہونج البارسلاں یہ
 ۳۳۳ھ ہجری (مطابق ۹۴۵ء) میں روسیوں کی طرف بڑھا ارماتوس
 دو لاکھ فوج رومی اور عرب اور دوس اور کرخ کی لیکر نواح ارمینہ کے
 اسکے مقابلہ پر آیا اور ایک خونریز لڑائی لڑا لیکن کہیت مسلمانوں ہی کے
 ماتہ رہا اثناء لڑائی میں مسلمانوں کے ماتہ گرفتار ہو گیا بعد چندے بمصاحت
 تاوان جنگ اور زرقذیہ دیکر اپنی رہائی کرائی اس کے زمانہ غیر حاضری
 میں دوبارہ میخائیل حکمت روم پرستولی ہو گیا تھا جب یہ قید سے رہا ہو کر
 قسطنطنینہ میں پہونچا تو میخائیل نے اسکو داخل نہونے دیا اور خود اون
 شرائط کا پابند ہو گیا جو ارماتوس اور البارسلاں سے طے پائے تھے
 ارماتوس غریب (جسے بجموری سلطنت ترک کی تھی) راہب ہو گیا اور اسی
 حالت میں مر گیا۔ انتہی کلام ابن الاثیر (ابن اثیر کا کلام تمام ہوا)۔

ان واقعات کے بعد ملک الافریج (شاہ فرانس) کے ظہور کا زمانہ آیا
 اور وہ رومتہ وغیرہ کے حکومت پرستولی ہونے کا مدعی ہوا۔ روم نے جسوقت
 نصرانیات اختیار کی تھی تو اوہنوں نے اور اقوام کو جو انکے ہمسایہ تھیں

بحیرہ و اکراہ عیسائی بنایا منجملہ اون کے اہل ارمین ہیں (جنکا نسب اس سے
 پیشہ ناحوز برادر جناب ابراہیم علیہ السلام تک ہم تحریر کر چکے ہیں) انکا ملک
 ارمینہ اور دار السلطنت خلاط ہے۔ اور اہل گرج بھی ہیں (جو کہ روم
 کی ایک شاخ ہیں) یہ خرمین مابین ارمینہ اور قسطنطنیہ کے شمال و شوار گزار
 پہاڑوں میں ہوتے تھے اور چرکش بھی ہیں (جو کہ ترک کے شعوبے ہیں)
 یہ لوگ دریائے نیطش کے شرقی کنارے کے پہاڑیوں میں فروکش تھے
 اور اہل روس بھی اونہیں میں سے ہیں جو جزائر دریائے نیطش اور
 اوس کے شمالی کنارے میں آباد ہیں اور بلغاری (جو دریائے نیطش
 کے شمالی ساحل پر ہیں) اور برجان ہیں (جو جانب شمال آباد ہیں) حال
 بوجہ بعد معلوم نہیں ہوا کہ یہ سب ترک کی شاخیں ہیں عیسائیوں کو
 سب سے زیادہ ترقی فرانسوی قوم سے ہوئی انکا دار السلطنت فریکہ یا فرنسہ
 (یعنی پیرس) میں ہے جو بحر رومی کے شمالی جانب ہے جسکے مغرب میں جزیرہ
 اندلس ہے۔ ان دونوں مقامات کو چند ہزار اور ر شوار گزار کہا تھا
 ایک دوسرے سے جدا کرتی ہیں جسکو وہ لوگ البون کے نام سے موسوم
 کرتے ہیں اس میں جلالتہ آباد ہیں جو بذاتہ افریج (فرانس) کی ایک شاخ
 ہیں شاہ فرانس کل اون ملک سے عظیم الشان مانا جاتا ہے جو دریائے
 رومی کے شمالی جانب حکمرانی کرتے ہیں یہ اکثر جزائر بحر یہ مثلاً صقلیہ
 قبرص۔ افریطش۔ جزائر بلاد اندلس میں برشلونہ تک پرستولی ہیں
 بعد حکومت قیصر اول انہیں کی حکومت کا سکہ چلاتا تھا انہیں کے گروہ
 سے بناد قہ ہیں یہ لوگ اوس خلیج پر رہتے ہیں جو بحر روم سے سات سو
 میل کے فاصلہ پر شمال مغرب کے جانب نکلا ہے یہ خلیج خلیج قسطنطنیہ کے

مقابل بلاد جنوا سے آہٹہ منزل پر واقع ہے اسکے بعد شہر روم ہے جو ان کے
بادشاہ کا دار الحکومت اور بطریق اکبر کا (جسکو یہ الیابا کہتے ہیں) مقدر
مقام ہے افرنجہ ہی گروہ میں علاقہ بھی داخل ہیں انکا مسکن بلاد اندلس
ہے یہ سب اور نیز ائم سودان و حبشہ و نوبہ اور جواہر اور ملوک حکومت
روم کے ماتحت تھے مثلاً برابرہ مغرب میں اور نفر اوہ و ہوارہ افریقہ
میں اور مصادمہ مغرب اقصیٰ میں باتباع ملوک مصرانی ہو گئے لیکن جب
اللہ جل شانہ نے اسلام کو ظاہر فرمایا اور اسکا دین کل ادیان پر غالب ہوا
تو اس نے پہلے کل حدود جنوبیہ شام و مصر و افریقہ و مغرب سے ملوک
روم کی حکومت چھین لی جبکی سلطنت کل بحر رومی پر پھیلی ہوئی تھی اور
نیز وہ خلیج بلخ سے عبور کر کے اندلس کو قوط (گاتھ) اور علاقہ کے قبضہ سے
نکال لیا اسوقت ملوک روم کی حکومت ایک اعلیٰ جوتک پہونچ کر ضعیف ہو گئی
بعد اس کے افرنجہ (فرانس) نے اندلس اور جزایر میں عرب سے زمانہ
عبدالرحمن و ابی عبدالرحمن سے اندلس میں اور عبداللہ و پسران
عبداللہ شیعہ۔۔۔ علاقہ بن مہرکہ آرائیان کین اور اون جزایر بحر رومی
(جنہ وہ حکمرانی کر رہے تھے) مثل صقلیہ و سیورقہ و دانیہ وغیرہ کو اون
سے چھین لیا اسی زمانہ سے حکومت ملوک روم کی ضعیف ہو گئی اور افرنجہ
کے قدم سلطنت پر چھنے لگے تا آنکہ کل اون بلاد اور جزایر بحر کو جنہ پر مسلمانوں
نے ان سے قبضہ حاصل کر لیا تھا پہر لیا لیکن تقریباً چودہ منزل طولا بحر رومی
اسلامی پہریرہ اوڑتار ما اسکے بعد افرنجہ (فرانس) نے ملک شام اور
بیت المقدس کی طرف رخ کیا (جو ان کے دین کا مطلع اور ان کے انبیاء کی
مسجد تھی) چنانچہ اونہوں نے پانچویں صدی کے آخری میں اوسپر قبضہ

حاصل کر کے سواصل اور قلعوں اور بلاد اسلامیہ کی طرف بڑھے بیان کیا جاتا
 ہے کہ المستنصر عبیدی نے انکو اس امر پر حراوت دلائی تھی اور اوسی نے
 ملوک سلجوقیہ کی حکومت و سلطنت کو بڑھتے ہوئے دیکھ کر براہ رشک حسد
 انکو بلاد اسلامیہ پر حملہ کرنے کو بلایا تھا اندلون فرانس کا بادشاہ یردو بلایا
 اور اسکا داماد زجار حکمران صقلیہ اسکا ماتحت و مطیع تھا ان دونوں نے
 فوجیں آراستہ کر کے بقصد بلاد اسلامیہ براہ قسطنطنیہ ۹۱۱ھ تک پجری مین اپنے
 ممالک سے خروج کیا رومی بادشاہ نے پہلے انکو اپنے ملک سے گزر جانیکی اجازت
 نہ دی جب انہوں نے انکو ملطیہ بشرط فتح دینے کہا تو اس وقت دیدیا چنانچہ یہ
 دونوں بعد اے مراحل و قطع منازل بلاد ابن قلعش کے قریب پہونچے ابن
 قلعش اندلون مرہ اور ارزن اور اقصہ اور ہواس وغیرہ پر متولی ہوئے
 تھے اتفاق زمانہ سے اولن دونوں کو بلاد اسلامیہ تک پہونچنے کی نوبت نہ
 آئی درمیان ہی مین انہیں اور رومیوں مین نزاع پیدا ہو گئی اور ان
 مین سے ہر ایک نے ملوک اسلام سے سازش پیدا کرنا شروع کر دیا یہ فتنہ
 و فساد فقہاً ایک صدی تک قائم رہا ملوک روم کی حکومت مضحل اور
 اوس کے فوجی نہ عیف ہو گئے زجار و والی صقلیہ آئے دن قسطنطنیہ پر
 حملہ کرنے کو تیار رہتا تھا بحر روم مین جو کشتیاں (خواہ وہ تجارتی ہوتیں
 یا شاہی ہوتیں) پاجاتا گرفتار کر لیجاتا تھا اسکا پجری جنگی سپہ سالار جرجین
 میخائیل ۹۱۱ھ تک پجری مین قسطنطنیہ کے مینا تک پہونچ کر شاہی محل پر آشباری
 کی یہ زمانہ رومیوں کے ابتری اور تباہی کا تھا اس کے بعد فرانس نے
 آخری چھٹی صدی مین پھر قسطنطنیہ پر استیلا و حاصل کیا اسی زمانہ مین
 رومی بادشاہ قسطنطنیہ نے اپنی بہن شاہ فرانس سے بیاہادی ان

واقعات کے چند دنوں کے بعد رومی بادشاہ کے بہائی نے سرا دٹھایا اور دفعۃً حملہ کر کے اوسکو تخت سے اتار کر خود حکمران بن بیٹھا رومی بادشاہ کا لڑکا شاہ فرانس کے پاس سخت ہو کر گیا اگرچہ اسکے پیو پیچنے سے پہلے اوس نے جنگی کشتیاں دوبارہ بیت المقدس کے واپس لینے کو روانہ کر دیا تھا (اس معرکہ میں دو قس صاحب مراکب بحر بہ اور مرکش سپہ سالار فرانس اور ان سب کا افسر علی کید قلیہ شریک تھا) لیکن بادشاہ فرانس نے ان کو پہلے قسطنطنیہ کی طرف جانیکا حکم دیا اور باہم حیا اور ہیبت میں مصالحت کر دینے کی تاکید کی۔ جب یہ لوگ قسطنطنیہ کے قریب پہنچے تو موجودہ رومی بادشاہ نے ان سے معرکہ آرائی کی یہ لوگ نہایت مردانگی سے شہر میں داخل ہوئے موجودہ رومی بادشاہ پہاگ گیا شہر کے بعض محلوں کو انہوں نے جلا دیا اور لڑکے کو تخت حکومت پر بیٹھا دیا اس رد و بدل کا اثر شہر اور اہل شہر پر بہت بُرا پڑا اوباشوں نے کنائس کے اسباب لوٹ لئے فرانسیسیوں کے چلے جانے کے بعد اہل شہر نے متفق ہو کر اس لڑکے کو تخت سے اتار دیا اور دوبارہ اس کے چچا کو تلاش کر کے تخت پر بیٹھا یا فرانس کو جب یہ معلوم ہوا تو اوس نے پہرانکا محاصرہ کیا محصور بادشاہ رومی نے سلیمان بن قلیچ ارسلان والی قونیہ و بلاد روم شرقی قلیچ کو اپنے امداد پر اوہارا لیکن اسکے پیو پیچنے سے پہلے اون فرانسیسیوں نے بلطاف اخیل شہر پہاگ کا دروازہ کھولا یا جو اوسوقت شہر میں موجود تھے پہر کیا ہوا لشکر فرانس نے شہر میں داخل ہو کر اٹھ روز تک قتل و غارت کا بازار گرم کر رکھا رومی کینسہ عظمیٰ موسومہ بہ دہموقیا میں جان کے خوف سے جا چپے ایک گروہ قیسین اور اساقفہ اور رہبان کا اخیل اوصلیب لئے ہوئے الامان الامان چلاتے ہوئے نکلے

لیکن اہل فرانس نے نہ تو اودن کے ہندسب ہونے کا کچھ خیال کیا اور نہ اودن کے
 عہد و پیمان پر نظر کیا سبہون کو دم زدن میں قتل کر ڈالا اس کے بعد اہل فرانس
 نے قسطنطنیہ کے شاہی کے لئے قرع ڈالا کید فکید کا نام قرع میں نکلا چنانچہ یہی
 قسطنطنیہ اور اوس کے تعلقات کا بادشاہ ہوا اور دوقس بنا دوقہ جزائر
 بحریہ مثل اقریطش و رودس وغیرہ کا اور مرکیش سب سالار اودن بلاذکا
 حکمران ہوا جو خلیج کے شرقی جانب واقع ہیں ان واقعات بعد روم کا ایک
 بطریق لشکری نامی شرقی خلیج پر غالب آیا اور فرانسسیوں کو وہاں سے
 نکال دیا اس کے بعد قسطنطنیہ پر یسحائیل نامی ایک شخص ستولی ہوا پھر
 اوس نے ازسرنو قسطنطنیہ کو آباد کیا اور فرانسسی کشتیوں پر سوار ہو کر یہاں
 گئے اس نے اوس بادشاہ کو قتل کر ڈالا جو اس سے پہلے قسطنطنیہ پر حکمرانی
 کر رہا تھا اس نے منصور قلاوون والی حال مصر و شام سے صلح کر لیا ۸۶۸ء
 (مطابق ۸۶۲ء) میں اس کے مرنے کے بعد اسکالر کا ماندت نشین ہوا
 اسکالقب دوقس اور لشکری کے نام سے مشہور ہوتا۔ دولت بنی قلیچ
 ارسلان کے منقرض ہونے کے بعد اودن کی سلطنت و مالک کے مالک تتر ہو
 جیسا کہ ہم اودن کے اخبار میں بیان کریں گے اور بنو لشکری اسی زمانہ تک
 قسطنطنیہ پر حکمرانی کرتے رہے اور بلاد روم سے دولت تتر کے منقرض ہونے
 بعد شرقی خلیج پر ابن عثمان جن امیر الترمکان حکمران ہوا اور اس کی اولاد قسطن
 تک قسطنطنیہ اور اوس کے جمیع اطراف و جوانب پر حکم اور تصرف ہے پڑا
 مابغنا سن اخبار الروم سن اول دولتم منذ یونان والقیاصرة لهذا العهد وال
 وارث الارض ومن علیہا و ہو خیر الوارثین۔

(۱) منی ۸۶۸ء

اخبار قوم قوط (گاتہ) ملوک ہند

تازمان فتح اسلامی

یہ گروہ بھی منجملہ اون استون کے ہے جنکی عظیم الشان دولتیں اول طبقہ تائیدہ عرب کے معاصر ہے بین ہم نے لاطینیون کے بعد انکا تذکرہ اسوجہ سے کیا ہے کہ انکو تکست و سلطنت او نہیں میں سے حاصل ہوئی تھی جیسا کہ اس پیشتر ہم بیان کر چکے ہیں۔ زمانہ قدیم میں یہ گروہ سیسیین کے نام سے معروف تھا اس نظر سے کہ ابین فارس اور یونان کے مشرق میں اس لئے اس سرزمین کو آباد کیا تھا انسا انکو صین (چین) سے تعلق ہے یہ ماخو خ بن یافت کے اولاد سے ہیں ملوک سریا نین سے اور ان سے اکثر حجاز بے پیش آئے مومن مالی بادشاہ سریا نین نے زمانہ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام میں انہر حملہ کیا تھا اور انہوں نے اونکی مدافعت کی تھی پھر زمانہ تخریب بیت المقدس اور ایام بنار و رومہ میں یہ فارس سے بھی لڑے تھے پھر جب انہر اسکندر غالب آیا تو یہر اوس کے محکوم ہو کر قبایل روم اور یونان میں شامل ہو گئے بعد رور ایام و زمانہ اسکندر جب رومیون کی حکومت مضحک ہو گئی تو انہوں نے غریقیون کے بلاد اور نیز مقدونیه اور سبطہ پر زمانہ غلیفوس بن بارایان تیسرے میں قبضہ کر لیا ایک مدت تک انہیں باہم لڑائی قائم رہی اس کے بعد پھر قیصر ہ نے انکو مغلوب اور زیر کر لیا پھر جب قیصر کا دارالحکومت قسطنطنیہ میں آ رہا اور اونکی قوت رومہ میں گہٹ گئی تو یہر قوط (گاتہ) نے رومہ پر حملہ کر دیا اور نہجیر او سپر قبضہ حاصل کر لیا پھر زمانہ طود و میش جن ارکاہش میں متعدد دلائیون کے بعد رومہ سے نکالے گئے

اس زمانہ میں اونکا سردار انظرگ تھا یہہ طودوشیش ہی کے زمانہ میں مر گیا
 اس نے اپنے کو ملوک رومہ کے نام سے موسوم کرنا چاہا تھا لیکن کامیاب نہ ہوا
 پھر رومانیوں سے اور اس سے اس امر پر مصاحبت ہوئی کہ بلاد اندلس سے
 جس شہر کو یہہ فتح کرے اوسکا مستقل حکمران یہہ خود رہے یہہ مصاحبت پہچ
 سے رومانیوں نے کر لی تھی کہ انکی حکومت اندلس میں ضعیف ہو گئی تھی غریقیوں
 کے تین گروہ ابیون۔ شوانیون۔ قندلس۔ نے پہونچ کر باہم اوسکو تقسیم کر لیا تھا
 قندلس ہی کے نام سے اندلس موسوم ہوا اندلس میں ان سے پہلے ارباریون
 حکمرانی کر رہے تھے جو طوال بن یافتہ کے اولاد سے ہیں یہہ نسب الظالمین
 کے بہائی ہیں بعد طوفان کے یہہ اسی مقام پر آباد ہوئے اور ایک زمانہ تک
 رومہ کے حکومت کے مطیع رہے تا آنکہ ان غریقیوں نے اس پر قبضہ حاصل کیا
 جس زمانہ میں قوط (گاتہ) نے شہر رومہ پر حملہ کیا اور ان امتوں کو مغلوب
 کر دیا جو طوال کے اولاد سے ہیں قبضہ یہہ کہتے ہیں کہ یہہ اغریقی طوال
 بن یافتہ کے اولاد سے ہیں۔ والدنا علی
 ان لوگوں نے اس ملک کو یون تقسیم کیا تھا کہ قندلس نے حلیقیہ کو
 اور شبونہ نے فاروہ۔ طلیطلہ اور شوانش نے مرسیہ کو لیلیا اشبیلیہ
 قرطبہ۔ جیان۔ طالہ پر ابوق نے قبضہ کر لیا انکا سردار عنذریش برادر
 لشیش تھا جس زمانہ میں رومہ پر قوط نے حملہ کیا تھا۔ اسکی حکومت چالیس
 برس تک رہی بعد ازاں طشریک بادشاہ ہوا اسکو رومانیوں نے قتل کر کے
 بجائے اسکے ماسہ کو قائم کیا تین برس تک یہہ بادشاہ رہا اسکی بہن عقد
 طودوشیش بادشاہ رومہ سے ہوا طودوشیش نے اس سے اس شرط پر
 مصاحبت کر لی تھی کہ بلاد اندلس سے جس شہر کو یہہ فتح کرے اوسکا حکمران

یہ خود رہے پہر اس کے مرنے کے بعد لزیق تیرہ برس تک حکمران رہا یہی شخص ہے جس نے اندلس پر چڑھائی کی اور اس کے بادشاہ کو قتل کر کے کل اون طوائف الملوک کو اندلس سے نکال باہر کیا جو اس سے پیشتر وہاں موجود تھے لزیق کے بعد طور دیق سترہ برس تک بادشاہت کرتا رہا بعد چندے بستکس نامی ایک شخص نے بغاوت اختیار کی اسکی بغاوت کے فرو کرنے کے بعد طور دیق مر گیا بعد اسکے دیک تئیس برس تک حکمرانی کرتا رہا اس کے زمانہ میں شاہ افرنج (فرانس) نے اندلس پر حملہ کرنے کی تیاری کی اور اس غرض کے پورا کرنے کو ایک کثیر التعداد لشکر مجتمع کیا دیک کو جب یہ معلوم ہوا تو اس نے اپنے خروج سے پہلے قوط کو مجتمع کر کے فرانس پر حملہ کر دیا اور بخوف و خطر اون کے ملک میں گھسٹا چلا گیا اہل فرانس نے اسکو دور انداز و اصرار پا کر گرفتار کر لیا اسکو اور اس کے عام مصاحبین کو قتل کر ڈالا۔

اس سے پیشتر اخبار دولت بلنسیان بن قسطنطین (قیصرہ تنصرہ) میں ہم بیان کر چکے ہیں کہ اندلس میں داخل ہونے سے پہلے قوط کے دو گروہ تھے ایک گروہ اندلس کی طرف چلا آیا اور دوسرا اطراف رومہ میں مقیم رہا جب اس گروہ کو دیک والی اندلس کی حالت سے آگاہی ہوئی تو اسے بمشورہ اپنے امیر طور دیک فرانس پر حملہ کر دیا اور بلاد اندلس میں جس قدر اس قوم کے لوگ آباد تھے اوہوں نے اسکی موافقت کر کے فرانس کو زیر کر کے اندلس سے نکال دیا بعد اختتام جنگ والی اندلس دیک کے لشکر کے تحت نشین کر کے اپنے ملک کو واپس آیا اس کے بعد پہر فرانس نے اشتریک پر چڑھائی کی اور مقام طلوسہ میں اسکو فاش نہر میت دی

پانچ برس حکومت کر کے اشتراک کر گیا بجائے اس کے بشلیقش پانچ برس بعد
طو در بق اکسٹہ برس حکمران رہا طو در بق کو خود اس کے کسی مصاحب نے
اشبیلیہ میں مارڈ الاتب بجائے۔ اسکے ابرئیق پانچ برس بعد طو دس
تیرہ برس اور طو دسکل دو برس زان بعد ایلہ پانچ برس یکے بعد دیگرے
حکمران ہے اس کے زمانہ میں اہل قرطیہ باغی ہو گئے تھے اس سے اور
ان سے لڑائی ہوئیں بعدہ طینحہ د پندرہ برس یہ کہ ایک برس لوہلیہ
اٹھارہ برس بادشاہت کرتے ہے اسکے زمانہ میں اطراف و جوانب میں
بغاوت پھوٹ نکلی اس نے اسکو نہایت خوبی سے فرو کیا پھر عیسیا یون
نے اور اس کے مسئلہ توحید (تثلیث) پر چکر اہوا جسکے اثناء میں یہہ را گیا
اور بجائے اس کے اسکا لڑکا زدر بق سولہ برس بادشاہ رہا یہہ لڑکا
کی توحید مثلث کا معتقد اور قائل ہو گیا اس نے قرطیہ میں اپنے نام
سے دو ایک شہر آباد کئے وجوب اسکا بھی خاتمہ ہو گیا تو قوط (کاہنہ) پر یہہ
نے دو برس تبدلیقا عند مارنے دو برس شیشوط نے اسی برس یکے بعد
دیگرے حسب ترتیب حکومت کی اسی کے زمانہ میں قسطنطنیہ اور شام
حکمران ہر قل ہتا جس کے عہد حکومت میں ہجرت واقع ہوئی تھی شیشوط
کے مرے پر زدر بق ثانی میں ہمیں شتہ تین برس سنشادس پانچ برس
خنشوندسات برس جنشوند تیئیس برس بترتیب مسطور بادشاہت و
حکومت پر قائم رہے اسکے زمانہ حکومت سے قوط کے قوائے حکمرانی ضعیف
اور مضحل ہو گئی بعد ازاں مانیہ آہٹہ برس بعدہ لوری آہٹہ برس رقیہ
سولہ برس غطسہ چودہ برس حکمران رہا ان کے بعد زدر بق ثالث و
برس بادشاہت کی یہہ وہی شخص ہے جسپر لمانون نے حملہ کیا تھا اور

اسکے زمانہ میں اندلس میں قوط مغلوب ہوئے تھے اور اسلامی پھر یہ اندلس
کی پہاڑیوں پر اوڑا گیا تھا جیسا کہ ہم وقت ذکر فتح اندلس بیان کرتے۔ انشاء اللہ
قوم قوط (گاہتہ) کی یہ خبریں ہم نے ہیروشیوش کے کلام سے نقل کیا
اور وہی ہمارے نزدیک و مورخین کے اخبار سے اصح اور قابل اعتبار ہے
واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

کتاب ثانی

حصہ اول مشعر احوال و اسباب حکومت طبقہ ثالثہ عرب

عرب بادیہ کا یہ گروہ اون لوگوں میں سے ہے جو خیموں میں گزران
اوقات کرتے تھے کسی مکان کے پابند نہ تھے یہ ہمیشہ اُحم عالم اور اجیال خلیفہ
سے بڑھتے کہی انکی ترقی کی یہ حالت ہو جاتی تھی کہ عزت و غلبہ و قوت
انکے ہمرکاب ہوتی انکی فتوحات کی سوجھیں مضبوط مضبوط ممالک کے دیواروں
گرا دیتی اور ان کو اُنپر عزت و سطوت کے ساتھ قبضہ دلا دیتی تہن پر بعد
چندے عیش و عشرت پسندی انکو ہلاک کر دیتی یہ اپنے معاصرین سے
مغلوب ہو جاتے بعضے قتل کئے جاتے اور بعضے بہاگ کر کھلے میدانوں میں
چلے جاتے بدستور سابق زندگی بسر کرتے۔ انہیں سے وہ لوگ (جو ریاست
و حکومت کے بانی تھے) عشرت پسندی آرام طلبی کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے
اور انکی حکومت و امارت بعد و رد ہو رد و سرون کے قبضہ میں چلی
جاتی۔ یہ لوگ اپنے معاصرین اور ہمسایہ امارت سے ہر زمانہ میں بغرض
حلبت معاش و رزق اکثر لڑتے پڑتے رہتے تھے درحقیقت فطرت انسانی کا
تقاضا یہی ہے کہ انسان اپنے جلب منفعت کے لئے رگوں امید موم پڑنی

کیون نہ ہوا غیرون سے لڑے اور دفع حضرت کے خیال سے اپنے کو بچائے۔
 الغرض جب بوجہ غلبہ زمام حکومت عرب کے قبضہ میں آئی تو طبقہ
 اولیٰ میں عمالقہ اور طبقہ ثانیہ میں تبا بچہ اوس کے مالک اور کثرت کیوجہ
 سے اوس زمانہ میں وہ یمن و حجاز اور عراق و شام میں پہلے سے جبے نکا
 ملک اون کے ہاتھوں سے جاتا رہا اور عراق میں اونہیں سے کچھ لوگ باقی
 رہے تو وہ زیر حمایت شاہ وقت وہیں مقیم رہے۔

اس مقام پر اہل عرب کے آئین کا سبب یہ بھی بیان کیا جاتا ہے
 کہ جب وقت اہل و برتنے اطراف عدن (یمن) میں اپنے بنی شعیب بن
 ذبی جہدم کو شہید کیا تو اللہ جل شانہ نے ان پر اور غیذ بنی اسرائیل پر
 بوجہ سرکشی اور بغاوت کے نختصر کو مسلط کیا اللہ جل و علا ذکرہ نے
 ارمیا بن حزقیاہ و بر خیا علیہما السلام پر وحی نازل فرمائی کہ نختصر کو
 یہیہ اون عرب کی گوشمالی کو روانہ کریں جنکے گہر دروازہ ہنن میں یعنی
 جو لوگ بیا بالون میں بسر اوقات کرتے ہیں) یہیہ اونکو قتل کرے اونکے
 گہرون کو او جاڑوئے لیکن اونکی عورتوں کو مباح نہ کرے نختصر یہیہ
 شکر بولاکہ میں نے ہی ایسا ہی دیکھا ہے اور لشکر سوار اور پیادوں کے
 مرتب کر کے عرب کی طرف بڑھا عرب بھی اپنے جزیرہ ملک کے رہنے والوں کو لیکر
 مقابلہ پر آیا سب پہلے عدنان کو شکست ہوئی باقی جب قدر رہے وہ گرفتار
 کر لئے گئے نختصر نے وقت مراجعت بابل کل قیدیان عرب کو انبار میں
 ہٹیرایا ابن کلبی کہتا ہے کہ نختصر نے جب عرب پر حملہ کرنے کی تیاری کی
 تو اس نے اون اہل عرب کو رسد رسانی کے لئے گرفتار کر لیا جو اس کے
 ملک میں موجود تھے اور اونکو حیرہ میں لا کر ہٹیرایا پھر جب وہ لشکر لیکر

اور اون میں سے چند قبائل اوس کے ہمراہ ہو گئے تو اوس نے انکو شط
 فرات پر جہان اوسکا لشکر تھا ٹھہرایا ان لوگوں نے اوس مقام کو انبار
 کے نام سے موسوم کیا پھر بعد چندے اُسے انکو وہاں سے منتقل کر کے حیرہ
 میں لایا یا پس وہ یہیں تازمانہ مختصر مقیم ہے پھر جب وہ مر گیا تو انبار
 میں چلے آئے۔ طبری کہتا ہے کہ تبع البکر کے زمانہ ارد شیر بہمن میں
 جب عراق پر چڑھائی کی تھی اور براہ جبل طے اور وہاں سے انبار ہوتے
 ہوئے مقام حیرہ تک شب کو پہونچا راستہ نہ ملنے کی وجہ سے متحیر ہو کر
 وہیں ٹھہر گیا اسیوجہ سے اوس مقام کا نام حیرہ رکھ دیا پھر وہاں روانہ
 ہوتے ہوئے اپنی قوم ازد۔ تخم۔ جذام۔ عاملہ۔ قضاعہ میں سے چند لوگوں کو
 وہیں چھوڑ دیا یہ لوگ وہیں رہنے لگے اور ان میں چند لوگ قبیلہ سے۔
 کلب۔ آیاد۔ حارث بن کعب وغیرہ کے آکر شامل ہو گئے اور اوس کے ساتھ
 وہیں رہنے لگے۔ اسی روایت سے ملتی ہوئی یہ روایت ہے کہ جب وقت
 تبع بن عرب کو لیکر عراق کی طرف بڑھا تو کوفہ کے باہر پہونچ کر حیرت زدہ ہو کر
 شب کو رہتے ہوں گیا صبح کے وقت چند ضعفاء لشکر کو وہیں چھوڑ کر آگے
 بڑھ گیا اسیوجہ سے اوس مقام کا نام حیرہ ہو گیا پھر جب وہ واپس ہو کر
 اس مقام پر پہونچا تو ان لوگوں کو آباد پایا جنکو وہ چھوڑ گیا تھا تبع نے
 انکو مصلحتاً وہیں رہنے دیا ان میں عرب کے اکثر قبائل ہذیل۔ تخم۔ جعفی۔
 طلی۔ کلب۔ بنو حیان (جریم) کے آدمی موجود تھے۔ ہشام بن محمد تحریر
 کرتا ہے کہ مختصر کے مرنے کے بعد جنکو اس نے حیرہ میں آباد کیا تھا وہ انبار
 میں چلے آئے انکے ساتھ وہ لوگ بھی تھے جو بنو اسماعیل اور بنو معد
 کے انہیں شامل ہو گئے تھے۔ پھر معد کی اولاد کی کثرت ہوئی اور وہ

لوگ بلادین اور شارق شام کی طرف بطلب معاش نکلے اور تہامہ (عرب) سے مالک و عمرو پسران فہم بن قثم اللہ بن اسد ابن وبراہ بن قضاعہ اور مالک بن زہیر و ابن عمرو بن فہم اپنی قوم کی ایک جماعت کو لئے ہوئے اور خثفا بن الحیق بن عمرو بن معد بن عدنان معہ اہلبیت بکثرین میں چلے آئے بعد چند غطفان بن عمرو بن لظمان بن عبد مناف بن یعدم بن دغمی بن ایاد بن ارقص بن صبیح بن حارث بن اقصی بن دغمی اور زہیر بن الحارث ابن الیل بن زہیر بن ایاد ہی اگر ان میں شامل ہو گئے بکثرین میں ان دنوں قوم ازدا باد و مقیم تھی جو میں سے زمانہ خروج فریقیا میں یہاں چلی آئی تھی عرب کا اجتماع بکثرین میں زمانہ طو الکف الملوکی میں ہوا ہے ملوک بکثرین متفرق طور پر مختلف اور معد و دیند بلاد کے مالک تھے ہر ایک اون میں سے دوسرے پر حملہ کر دیتا تھا اور ہمیشہ ایک دوسرے کی خرابی کی فکر میں رہتے تھے اسی زمانہ میں اہل عرب بکثرین میں آئے اور اس خیال سے کہ مبادا عجمی بکثرین پر غالب یا اوسکی حکومت میں شریک نہ ہو جائیں عرب نے اوس اختلاف کو رفع کر دیا جو باہمی و باج حکمرانوں میں واقع ہو رہا تھا اور اون کے احرار و رؤسا کو مجتمع کر کے عراق کے طرف بڑھنے کی تحریک کی سب سے پہلے اون میں سے خثفا بن الحیق استلاء فخص بن معد معہ چند آدمیوں کے سواد اعراق کی طرف بڑھے ارض جزیرہ میں وصل تک بنو ارم بن شام (جو اس سے پہلے دمشق کے ملوک اور بقیہ عرب اولیٰ تھے) ملوک الطوائین سے محاربہ و مقاتلہ کرتے تھے عرب نے انکو سواد عراق سے نکال باہر کیا بعد اسکے مالک و عمرو پسران فہم اور مالک بن زہیر (بنی قضاعہ سے) غطفان بن عمرو

روصیح بن صبیح زہیر بن احرث نخعی (آباد سے) سعد اور لوگوں کے جو
بنو غسان اور ان کے خلفاء انبار میں موجود تھے عراق کی طرف خروج کیا۔
بنو ارم کے قبضہ میں جو بقیہ بلاد تھے وہ بھی نکل گئے سواد عراق پر انکی
حکومت کا برا سے نام بھی اثر نہ پا ان کے بعد نمارہ بن قیس اور نمارہ
ابن نخعم بامداد قبائل کندہ - حیرہ میں آکر آباد ہو گئے تا آنکہ تیج البکر کا
اس طرف سے گزر ہوا اور اُس نے اپنے کمزور لشکریوں کو یہاں چھوڑ دیا
پس وہ لوگ وہیں آباد ہو گئے اور بنین ہر قبیلہ کے آدمی تھے جیسا کہ اُس
پیشتر میں بیان کیا ہے اور ایک گروہ تنوخ کا خیمون میں مابین حیرہ
اور انبار کے میدانون میں رہنے لگا نہ وہ شہروں میں آتا اور نہ
اہل شہر سے مخالفت و مجالست پسند کرتا تھا یہ لوگ عرب ضاحیہ کے
نام سے مشہور تھے سب سے پہلے ان میں سے زمانہ ملوک الطوائف میں
مالک بن فہم بعد اس کے عمرو بن فہم بعدہ خذیمہ الابرش بن فہم حکمران
ہوئے جیسا کہ آئندہ اسکا ذکر آئیگا۔

الغرض رفتہ رفتہ عرب کا یہ گروہ شام و عراق میں پھیل گیا اور
چند لوگ (یعنی خرا عہ) ان سے علیحدہ ہو کر حجاز میں چلے آئے بنی جرہم سے
مکہ میں لڑے اور انکو مغلوب کیا نصر بن الازد عمان میں اور غسان جبال
نشرات میں جا بھرے ان سے اور بنی سعد سے معرکہ آرائیاں ہوئیں تا آنکہ
مابین حجاز و شام انکا بھی مقدر و مقام ہو گیا یہ حال عرب کے اوس گروہ
ہے جو عراق اور شام میں جا تھا باقی انہیں کے چہ قبیلہ مذجج - کندہ شغری
حمیر - انمار (ابو خثعم) بجیلہ میں ہیں ہے۔ یمن میں حکومت پہلے حمیر میں
پھر تبا لبعہ میں آئی اس کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ خروج فریقہ اور ازد کا

ابتداء زمانہ حکومت ثیابہ یا اوس سے چند دنوں پیشتر ہوا ہے۔
 باقی ہے بنو معد بن عدنان۔ اونکا یہہہ اجرا ہے کہ جب ارمیا
 اور برخیا علیہما السلام کو ہذریعہ وحی عرب پر مختصر کے حملہ کرنیکی اطلاع
 دی گئی تو یہہہ ہی حکم دیا گیا کہ وہ دونوں گروہ عرب سے معد بن عدنان کو
 نکال لائیں کیونکہ معد بن عدنان ہی کی اولاد (حضرت محمد بنی آخر الزما
 صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونگے) چنانچہ ارمیا و برخیا علیہما السلام عرب میں
 تشریف لیکے اور معد بن عدنان کو اوس گروہ سے نکال لائے معد
 بن عدنان کی عمر اسوقت بارہ برس کی تھی مقام حران میں انہیں
 دونوں بیوں کے سایہ عاطفت میں انہوں نے پرورش پائی۔ مختصر
 نے عرب کو زیر و زبر کیا اور عدنان کا انتقال ہو گیا ایک مدت تک بلاد عرب
 ویران پڑے ہے پہر جب مختصر ہلاک ہو گیا تو معد بن عدنان انبیاء بنی
 اسرائیل کے ہمراہ حج کرنے کو آئے تلاش کرنے سے معلوم ہوا کہ حرث بن
 مضاض جو بھی کی اولاد اور قبایل دوس کے کچھ لوگ باقی رہ گئے ہیں
 معد بن عدنان نے جرہم بن حلہمہ کی لڑکی معانہ سے عقد کر لیا جس کے
 بطن سے نزار بن معد پیدا ہوا۔ سہیلی کہتا ہے کہ معد بن عدنان نے حجاز
 کی طرف اوسوقت مراجعت کی ہے جبکہ اللہ جل شانہ نے عرب کے کل مخصوصات
 اور مصائب دور کر دیئے تھے اور بقایا عرب جو اطراف و جوانب میں
 منتشر ہوئے بعد بمیصال حضور و اہل الرس (جنکی سطوت سے عرب پر
 چھائی ہوئی تھی) و تخریب مختصر عرب میں واپس آئے ہیں (انہی کلام
 السہیلی) اس کے بعد معد کی کثرت اولاد ربیعہ و مضر و ایادین جوئی
 اور یہہہ لوگ عراق اور شام میں پھیل گئے سب پہلے انہیں سے اشلانہ

قدم نکالا تھا جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اور ان کے بعد قدم بقدم اور عرب آئے جو احیاء یمینہ کے ساتھ (جنکا ذکر اس سے پیشتر ہو چکا ہے) یمین میں بٹہرے تباہیہ کے ساتھ اکثر جدال و قتال کرتے تھے۔

پھر عراق و شام و حجاز میں زمانہ ملوک الطوائف اور بعد حکومت تباہیہ یمینہ و عدنانیہ کے حکومتیں و سلطنتیں ہوئی ہیں بعد اس کے کہ احیاء سابقہ اور احوال سابقہ منقضی ہو چکے تھے اسوجہ سے یہہ گروہ اس امر کا ضرور مستحق ہے کہ گروہ سابق سے علیحدہ کیا جائے اور مطابق سابقہ جداگانہ سمجھا جائے اور جبکہ انشاء و عروبت میں انکا کچھ اثر نہیں سمجھا گیا اور نہ اس کے لغت میں انکا دخل پایا گیا اور یہہ لوگ کل احوال میں اپنے سلف کے تابع ہے ہیں تو مناسب یہہ ہے کہ عرب تابعہ للعرب کے نام سے یہہ گروہ موسوم کیا جائے پس طبقہ یمانیہ میں ایک زمانہ تک ریاست و حکومت رہی اور احیاء سضر و ربیعہ حکومت و سلطنت میں انکے تابع ہے چنانچہ حیرہ میں کح (بنی منذر) اور شام میں غسان (بنی جفنه) اور یثرب میں اوس و خزرج بنو قیلہ کی حکومت قائم ہوئی علاوہ انکے عرب کے رہنے والے اکثر بادیکشیں تھے گوادون میں خال خال ریاست کا یہی وجود پایا جاتا ہے لیکن حقیقت وہ ریاستیں انہیں میں سے کسی ریاست کی ماتحت و مطیع سمجھی جاتی ہیں بعد چندے تمام حکومت و سلطنت سضر کے ماتہ میں آئی مکہ اور اطراف حجاز میں قریش کا ایک زمانہ تک ظہور رہا اطراف و جوانب کے حکمران انکی تعظیم کرتے ہے پھر اسلام کے روشن آفتاب نے اس گروہ کو اپنے نورانی شعاعوں سے منور کیا بنی سضر حکومت اور نبوت سے سرفراز کئے گئے اسلامی حکومتیں تقریباً کل اسی قبیلہ میں ہوئیں لیکن یہہ کہ بعض حکومتیں جو عجم میں علاہ

اس قبیلہ کے قائم ہوئیں وہ اسی کی شاخ اور اسی دولت کی تہذیب بھی جاتی ہیں
جیسا کہ آئندہ ہم بیان کریں گے سرے دست مناسب یہ ہے کہ اس طبقہ کے قبائل
قحطان و عدنان و قضاعہ کا بالائے فرد ہم ذکر کریں اور انکی حکومت و سلطنت
کی قبل و بعد اسلام کی مفصل کیفیات ہم معرض تحریر میں لائیں۔

عرب کا نسب کل عرب کا نسب سلسلہ عدنان - قحطان - قضاعہ پر مبنی ہوتا

ہے عدنان با تفاق علماء نسب اسماعیل علیہ السلام کے اولاد سے ہے باقی
ربما ان دونوں میں شتون کا شمار۔ وہ ایسا امر ہے جس سے کوئی یقینی امر
نہیں معلوم ہو سکتا۔ عدنان کے سوا اسماعیل کی اور اولاد سے کوئی سلسلہ
نسلی نہیں چلا اور نہ اون میں سے کوئی شخص روئے زمین پر باقی رہا۔
قحطان کے بارے میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ اسماعیل کے

اولاد سے ہے۔ امام بخاری کا ظاہری کلام اسی امر کی شہادت ہے رہا ہے

کیونکہ امام موصوف نے باب نسبہ الیمن الی اسماعیل میں جناب رسول
مقبول صلعم کا یہ قول ارشاد کیا ہے اسماعیل فان ابائکم کان راسیاء جو آپ نے
اوس قوم کے لئے فرمایا تھا جو میں کی تھی تحریر کیا ہے پہر گے چلکر تحریر کیا
ہے کہ ابن افضی بن حارثہ بن عمرو بن عامر بن خزاعہ اسلام لایا یعنی خزاعہ

سب سے ہے اور اوس و خزرج اوہنین میں ہے اس قول کے قائل یہ
کہتے ہیں کہ قحطان - ہمیشہ کا اور وہ امین بن قیدار بن نبت بن اسماعیل کا
رٹکا ہے اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ قحطان - یقطن کو کہتے ہیں جس کا
ذکر تورات میں بزمہ اولاد عابر آیا ہے اور حضرموت - قحطان کے
شعوب سے ہے۔

قضاعہ کی نسبت ابن اسحاق - کلبی اور گروہ سورفین کا یہ خیال ہے

کہ یہ حمیر ہے کہی اس بیان کی تائید کے لئے وہ حدیث پیش کجاتی ہے جسکو ابن کثیر نے عقبہ بن عامر الجہنی سے روایت کی قال یا رسول اللہ فمن سخن قال انکم من قضاعہ ابن مالک (عقبہ بن عامر نے کہا یا رسول اللہ ہم کس قبیلہ سے ہیں فرمایا جناب موصوف نے تم لوگ قضاعہ ابن مالک کے نسل سے ہو عمرو بن مرہ صحابی کہتے ہیں ۵

سخن بنو الشیخ العجاز الازہری قضاعہ بن مالک بن حمیر
 زہیر کا یہ خیال ہے کہ قضاعہ اور اوس کے یہائی مضر یہ حمیر بن معد بن عدنان سے ہیں پہلی کہتا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ چونکہ مادر قضاعہ (عکبرہ) کا شوہر مالک بن حمیر اور وقت فوت ہوا ہے جبکہ اسکے حمل میں قضاعہ ہتا اور عکبرہ نے بعد بیوہ کی معد بن عدنان سے عقد کر لیا بعد اس کے قضاعہ پیدا ہوا اسوجہ سے قضاعہ - معد بن عدنان کی طرف منسوب ہوتا ہے یہی قول زہیر کا بھی ہے حکماء متقدمین یونان مثل بطلمیوس - ہرودس وغیرہما کی کتابوں میں قضاعیوں اور اونکی لڑائیوں کا تذکرہ ہے لیکن اوس سے یہ نہیں مفہوم ہو سکتا کہ وہ ان قضاعیوں کے اسلاف سے ہیں یا کہ یہ اُن کے معاصر ہیں - کہی اس قول پر کہ قضاعہ نسل عدنان سے ہے یہ شہادت پیش کجاتی ہے کہ بلاد قضاعہ بلادین سے متصل نہیں بلکہ بلاد شام اور مالک بنو عدنان سے ملا ہوا ہے اور اصل تو یہ ہے کہ انساب بعیدہ میں یہ نسبت یقین کے ظن کا احتمال غالب ہے - والد علم -
 چونکہ زمانہ قدیم میں عرب کی حکومت سبا بن اشجب بن یثرب بن قحطان میں تھی پھر اوس کی حمیر بن سبا اور کہلان بن سبا میں شاخیں پہلی تھیں بعدہ بنو حمیر نے حکومت و مملکت میں علیحدہ

بطون حمیر
 قحطانیہ

روش اختیار کر لی انہیں مین سے ملوک تباۃ مین جنگی دولت و حکومت مشہور عالم ہے لہذا ہم پہلے قحطانیہ میں حمیر کے حالات لکھتے ہیں بعد ازاں قضاعہ کے اخبار تحریر کریں گے اسوجہ سے کہ بلحاظ قول مشہور قضاعہ کو حمیر سے منسوب تعلق ہے پہر اسی کے بعد ہی کہلان برادر حمیر (قضاعی) کا ذکر کر کے بنو عدنان کے حالات لکھیں گے۔

اس سے پیشتر اون بنو حمیر کے کل شعوب کا ذکر ہم کر چکے ہیں جنگی دولت و حکومت ملوک تباۃ کے پہلے ہتی اور یہہ ہی لکھ چکے ہیں کہ حمیر بن سبا کے لڑکے تھے ہمیسع۔ مالک۔ زید۔ عریب۔ وائل۔ مشروح۔ معد۔ نجش۔ اوش۔ مرہ۔ پس بنو مرہ حضرموت میں جا رہے اور حمیر سے ابن بن زہیر بن الفوث بن ابن بن الہمیسع بن حمیر ہے انہیں کیطرف عدنان میں منسوب ہوتا ہے اور انہیں مین سے بنو املوک اور بنو عبد شمس ہیں جو وائل بن الفوث بن قطن بن عریب بن زہیر کے لڑکے ہیں۔ عریب اور ابن بن دو لون بہائی ہیں اور بنو عبد شمس سے بنو شرعب بن قیس ابن معاویہ بن جشم بن عبد شمس ہیں جس شخص کا یہ خیال ہٹا کہ جشم اور عبد شمس دو لون بہائی اور وائل کے لڑکے ہیں اسکا قول اس سے پیشتر بیان کر دیا گیا ہے اور صحیح وہی ہے جو ہم نے اس مقام پر بیان کیا ہے اور بنو خیران اشعبان پسران عمرو برادر شرعب بن قیس ہیں اور زید الجہور بن سہل برادر خیران و شعبان ہے اور چوتھا اونکا حسان القیل بن عمرو ہے جسکا اس سے پیشتر ذکر ہو چکا اور زید الجہور سے ذورعین ہے جسکا نام یریم بن زید بن سہل ہے اسکے طرف عبد کلیل منسوب ہوتا ہے جسکا ذکر ملوک تباۃ میں ہو چکا ہے حارث اور عریب پسران عبد کلال بن عریب بن یشرح

بن مدان بن ذی رعیں وہ ہیں جنکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا تھا اور انہیں مین سے کعب بن زید الجہور (لقب بہ کعب الظلم) اور انہما سببا الاصغر بن کعب ہے اسکے طرف ملوک پتیا بچہ کا نسب سلسلہ منہتی ہوتا ہے اور زید الجہور سے بنو حصور بن عدی بن مالک بن زید ہے۔ ان جہوں کا تذکرہ ہم اس سے پیشتر لکھ چکے ہیں۔

اہل یمن کہتے ہیں کہ انہیں مین سے شعیب بن ذی مہدم بنی تھے جنکو اونکی قوم نے شہید کر ڈالا تھا پس بخت نصر نے اونپر چڑھائی کی اور اونکو قتل کیا اور بعض کہتے ہیں کہ جناب موصوف حصور بن مخطان سے ہیں جسکا نام توریت مین لفظن لکھا ہے۔

انہیں مین سے بنو یمیم اور بنو خالہ پسران سعد بن عوف بن عدی بن مالک برادر ذورعین ہیں اور یہ عوف حصور کا بیہائی ہے اور اسکے بیہائی احاطہ اور یمیم بنو حراز بن سعد ہیں پس یمیم سے کعب اجبار ہے (یعنی کعب بن نافع بن ہشوع بن ذی بھری بن یمیم) اور احاطہ سے مرہط ذوالکلاع ہے (یعنی سمیع بن ناکور بن عمرو بن یعضر بن زید) اور وہی ذوالکلاع الابیہ بن النعمان بن احاطہ ہے اور عمرو بن سعد الجبار و سحول سے بنو سوادہ بن عمرو ابن الغوث بن سعد بحصب اور ذواصح ابرصہ بن الصباح ہے جو عہد اسلام میں یمن کا بادشاہ تھا اسکا نسب اور اس کے حالات ہم بیان کر چکے ہیں۔ انہیں مین سے مالک بن النس امام دار البجرہ (مدینہ منورہ)

سہ کینت انکی ابو عبد اللہ ہے شہید بھری مقام مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے ذوات نافع بن ابی نفیم سے سبکی اور زہری نافع مولیٰ ابن عمرو سے حدیث کی سماعت کی چوراشی برس کی عمر بائی ۱۷۹ھ ماہ ربیع الاول میں انتقال کیا۔ اور حالات انکے آئندہ موقع پر لکھے جائیں گے۔

ورئیس فقہاء سلف میں نسب ان کا یوں ہے۔

”مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر (نافع) بن عمرو بن الحارث بن عثمان
بن عثیل ابن عمرو بن الحارث (ذوالصبح)۔“

اور ان کے دونوں لڑکے یحییٰ و محمد اور چچا اور بس و ابوسہیل و ربیع۔ بیٹی سلیم
قرشی کے حلفاء سے تھے اور زید الجہمور سے مرثد بن علس بن ذی جد بن
الحارث ابن زید سے جس سے امرؤ القیس نے بنی اسد اپنے باپ کے قاتل پر مدد
مانگی تھی اور بنو سبا اصغر سے اوزاع (یعنی بنو مرثد بن زید بن شد بن زرعہ
بن سبا اصغر) ہیں انہیں کے بہائیوں میں سے بنو یحضر ہیں جنہوں نے حکومت
یمن پر غلبہ حاصل کیا تھا جیسا کہ تذکرہ ملوک میں عہد حکومت عباسیہ میں ہم بیان
کریں گے نسب اس کا یوں ہے۔

”یعضر بن عبد الرحمن بن کریت بن عثمان بن الوضاح بن ابراہیم بن مالخ
بن عون بن تدرص بن عامر بن ذی مغار البطین بن ذی مریش
بن مالک بن زید بن عوث ابن سعد بن عوف بن عدی بن لک بن شد
بن زرعہ۔“

آخری بادشاہ بنو یعفر کا یمن میں الحسان اسعد بن ابی یعفر ابراہیم بن محمد
بن یعفر ہوا ہے ابو ابراہیم نے منعوا پر قبضہ حاصل کر کے یمن میں قلعہ کحلان بنوایا
اس کے بعد وراثت اس کے لڑکے حکومت کرتے رہے تا آنکہ انہیں صلیحیون نے ہمدان
سے بدعوت و دولت عبیدہ شیعہ سے تیلہ حاصل کر لیا جیسا کہ ہم ماون کے
حالات میں بیان کریں گے۔

(۵)

۱۷ بعضوں نے بجائے عثمان کے غمان یحییٰ بن محمد و یائے تھانیہ لکھا ہے۔

۱۸ بجائے اس نام کے بعض مورخ جیشل بن یحییٰ و ثائے مثلثہ و یائے تھانیہ ساکنہ لکھتے ہیں۔

زید الجہور سے ملوک تباہ اور ملوک حمیر صفی بن سبا اصغر بن کعب
 بن زید سے ہیں ابن خرم کہتا ہے کہ صفی کے نسل سے تیج اسعد ابو کر حسان
 ذومعابر اور تیج زرعم بھی ہے جو ذولوز اس کے نام سے معروف ہے اس نے
 خود یہودیت اختیار کر لی تھی اور اہل یمن کو یہودی بنا ڈالا تھا بعض نے
 یوسف کے نام سے یہی مشہور کرتے ہیں اس نے نصرانیان نجران کو قتل کیا تھا
 انہیں تباہ سے شمر عرش بن یاسر نعم بن عمرو ذی الاذعار اور افریقش
 بن قیس بن صفی اور بلقیس بنت ایللی اشرح بن ذی جدن بن ایللی شح
 بن الحمرث بن قیس بن صفی ہے ابن خرم کا یہ بھی خیال ہے کہ تباہ
 کے انساب میں نہایت تخلیط اور اختلاف ہے اون کے اخبار اور حالات
 سے کم خبر میں ایسی ہیں جو صحیح اور پایہ تصدیق کو پہنچتی ہیں۔

زید الجہور سے ذویزن بن عامر بن اسلم بن زید بن نجیل بن
 حرم عامری ذویزن ہے اور اسکی اولاد سے سیف بن النعمان بن
 عفیر بن زرعم بن عفیر بن الحمرث بن النعمان بن قیس بن عبید بن سیف
 بن ذی یزن ہے یہ سیف بن ذی یزن وہی ہے جو کسرے شاہ فارس
 کے پاس ملوک حبشہ کے ظلم و جور کی شکایت لیکھا تھا اور فارس کو
 یمن میں لایا تھا۔

بطون حمیر اور اون کے انساب یہی ہیں انکا ملک یمن میں صنعاء
 سے ظفار و عدن تک تھا انکے حکومت کے حالات اس سے پیشتر ہم بیان
 کر چکے ہیں واللہ وارت الاارض ومن علیہا وهو خیر الوارثین۔

قبائل حضرموت چونکہ مورخین حمیر بن سبا کے انساب کے ساتھ حضرت
 اور جرہم کے بھی انساب ذکر کر دیا کرتے ہیں لہذا ہم بھی حمیر بن سبا کے

النساب کے ساتھ ہی حضرموت اور جرہم اور اون کے شعوب کے انساب
تحریر کیا چاہتے ہیں کیونکہ حضرموت اور جرہم سبا کے بہائیوں میں سے ہیں
جیسا کہ توریت میں مذکور ہے اور ہم اسکو بیان کر چکے ہیں اور سوائے
ان دونوں کے قحطان کے اولاد سے بعد سبا کے کوئی معروف العقب
نہیں رہا۔

حضرموت اور اون کے ملوک کا تذکرہ عرب باندہ کے ذیل میں ہم
بیان کر چکے ہیں اور وہیں اشارۃً ہم نے لکھ دیا ہے کہ ان کے اجداد تباخرہ
طبقات غیر میں شامل ہو گئے ہیں اسوجہ سے ہم اون کو اس طبقہ ثالثہ
میں ذکر کیا چاہتے ہیں ابن حزم کہتا ہے کہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرموت
یقطن برادر قحطان کا لڑکا ہے والد اعلم اس خاندان میں حکومت و
ریاست عہد اسلام تک قائم رہی ہے انہیں مین سے وائل بن حجر ہیں
جنکو صحبت رسول صلعم نصیب ہوئی تھی نسب انکا اس طرح ہے۔

“وائل بن حجر بن سعید بن مسروق بن وائل بن المغیر بن ربیعہ بن الحارث
“بن عوف بن سعد بن عوف بن عدی بن شریل بن الحارث بن مالک
“بن مرہ بن حمیر بن زید بن لابی بن مالک بن قدامہ بن اعجب بن مالک
“دولابی بن قحطان“

اسکا لڑکا علقمہ بن وائل ہے ابن حزم کے نزدیک حجر بن سعید اور سعید
ابن مسروق میں ایک پشت چوٹ گئی ہے جسکا نام سعد ہے اور وہ سعید
لڑکا ہے پہرا بن حزم تحریر کرتا ہے کہ بنو خلدون اشبیلی ہی انہیں میں سے
جبار بن علقمہ بن وائل کے اولاد سے ہیں اور انہیں مین سے علی المذہب
بن محمد اور اسکے لڑکے قرمونہ اور اشبیلیہ مین ہے جن کو ابراہیم بن حجاج

نے بیک وقت کیا یہ دو لون عثمان ابو بکر ابن خالد بن عثمان ابو بکر بن مخنف
 معروف بخلدون کے لڑکے ہیں (جو کہ مشرق میں داخل ہوا تھا) اور صد
 بن اسلم بن زید بن مالک بن زید بن حضرت موت اکبر بھی بنو حضرت موت سے
 ہے انہیں حضرت میمون میں سے علاء بن الحضرمی بھی ہیں جنکو جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کا والی مقرر کیا تھا اور ابو بکر و عمرؓ نے یعنی بعد
 جناب موصوف اسی عہدہ پر قائم رکھا تھا تا آنکہ سلمہ میں انکا انتقال
 ہوا اور یہ علاء۔ عبد اللہ بن عبدہ بن حماد بن مالک حلیف بنو امیہ بن
 عبد شمس کے بیٹے ہیں اور انکا بھائی میمون ابن الحضرمی بن الصدق
 ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے عبد اللہ بن حماد بن اکبر بن ربیعہ بن مالک
 بن اکبر بن عرب بن مالک بن الحضرمی بن الصدق ابن حزم کہتا
 کہ انہیں علاء بن حضرمی کی بہن صبیحہ بنت الحضرمی۔ طلحہ بن عبد اللہ
 کی مان ہیں۔ انتہی۔

بنو جرہم کے نسبت لوگوں کے مختلف خیال ہیں ابن سعد کہتا
 ہے کہ یہ وہ گروہ ہے ایک گروہ تو زمانہ عاد میں تھا اور ایک گروہ
 جرہم بن قحطان کی اولاد سے ہے یہ وہ جرہم ہے جو کہ حجاز کا مالک
 ہوا تھا جبکہ اسکا بھائی یعرب بن قحطان نے یمن پر اپنی حکمرانی کا سکہ
 چلایا تھا بعد اسکے اسکا لڑکا عبد یلیل بن جرہم پہ اسکا لڑکا جرشم
 بن عبد یلیل پہ لجا اسکے اسکا لڑکا عبد المدان بن جرشم بعد ازاں
 نفیلہ بن عبد المدان بعدہ عبد المسیح بن نفیلہ پہ اسکا لڑکا مضاض بن
 عبد المسیح پہ عمرو بن مضاض زان بعد اسکا بھائی حرث بن مضاض
 بعد ازاں عمرو بن الحرث پہ اسکا بھائی بشر بن الحرث پہ مضاض

قضاء

ابھی یہ بیان ہو چکا ہے کہ قضاء ہے۔ بنو حمیر سے ہے یا کہ بنو عدنان سے اور اس مقام پر فریقین کے دلائل مختصر طور پر نقل کر دیئے گئے ہیں اور ضبط ترجیح اس قول کے کہ قضاء حمیر کے خاندان سے ہے بنو حمیر کے بعد ہی قضاء کا نسب لکھ دیا گیا ہے اس کے بعض کہتے ہیں کہ قضاء مالک بن حمیر کا لڑکا ہے اور اگلی لکھتا ہے کہ قضاء۔ مالک بن عمرو بن عمرہ بن زید بن مالک بن حمیر کے نسل سے ہے بروایت ابن سعید۔ قضاء بلا دشحہ پر حکمران تھا بعد اس کے اوسکا لڑکا الحاف پہر اوسکا لڑکا مالک حاکم ہوا۔ قضاء اور وائل بن حمیر سے اکثر لڑائیاں ہوئیں پہر بلا دشحہ پر جہرہ بن حیدان بن الحاف بن قضاء مستقل طور پر حکمران ہوا بعد چند سے بنو قضاء نے بحر ان پر بھی قبضہ کر لیا پہر ان پر بنو حرث بن کعب ابن الازد مستولی ہوا اور بنو قضاء حجاز میں چلے گئے اور قبائل معد میں مل جُل گئے اس وقت سے بنو قضاء غلطی سے معد کی طرف منسوب کر دیئے گئے۔

علاء نسب اس امر پر اتفاق کر لیا ہے کہ قضاء کا سوا سے الحاف (الحافی) کے اور کوئی لڑکا نہ تھا اس سے کل قبائل قضاء منشعب ہو گئے ہیں الحافی (الحاف) کے تین لڑکے عمرو۔ عمران۔ سلم (بضم اللام) تھے۔

عمرو بن الحافی سے حیدان و بلی و ہیر اور حیدان سے مہرہ ہوا اور بلی کے نسل سے مشاہیر صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی ایک جماعت ہے بجمہ اور کعب بن عجرہ خدیج بن سلامہ۔ سہل بن رافع ابو بردہ بن نیارہ بن اور ہیرا کی اولاد سے بھی صحابہ کی ایک جماعت ہے ازاجملہ مقداد بن عمرہ بن یہ اسود ابن عبد یغوث بن وہب (خال یعنی مامون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں کیونکہ انہوں نے اونکو اپنا بھتیجا کیا تھا بیان کیا جاتا ہے کہ خالد بن برمک (خاندان برمک کا مورث اعلیٰ) بنی ہیرا کا مولیٰ (غلام آزاد) تھا

اسلم بن الحافی سے سعد ہذیم - جہینہ - ہند (بنو زید بن لیث ابن
سود بن اسلم) ہوئے جہینہ اس وقت تک حجاز کے میدان میں مابین بنیع و مدینہ
منورہ موجود ہیں اور ان کے شمال میں عقبہ ایلہ تک بلی کے مساکن و موطن
ہیں اور یہ دو لون بھر قلم کے شرقی سمت میں واقع ہیں ایک گروہ
انہیں کا بحر قلم کے غری جانب نکلمر مابین صعیہ و بلاد حبشہ پھیل گیا
وہیں اونکی کثرت ہوئی اور انہوں نے بلاد لونہ پر استلاء حاصل کیا اور
انکی جماعت کو منتشر کر کے انکے قبضہ سے حکومت و سلطنت چھین لیا بلکہ
حبشہ سے بھی اڑے اور اس وقت تک ان کے خون سے اپنے تلوار کی پیا
بچھڑاتے ہیں سعد ہذیم سے بنو عذرہ ہیں جو عرب میں محبت اور پیار میں مشہور
ہیں انہیں میں سے جمیل بن عبداللہ بن عمر اور اونکی صاحبہ بنینہ بنت حبابا
ابن حزم کہتا ہے کہ ثنینہ کے باپ کو صحبت رسول صلعم نصیب ہوئی تھی اور
عروہ بن خرام اور انکی صاحبہ عفرہ اور زراج بن ربیعہ (قصی بن کلاب کا
برادر مامری) بھی انہیں میں سے ہے یہ زراج بن ربیعہ وہی شخص ہے
جسکی اعانت سے قصی بن کلاب اور اسکی قوم بنو سعد بن زید بن
مناتہ بن قیس کو مغلوب کیا ہوا اور اس وقت سے قریش کی ریاست کی
بنا پڑی تھی۔

عمران بن الحافی سے بنو سلیم (یعنی عمرو بن حلوان بن عمران) اور
بنو ضحیم بن سعد بن سلیم (جو شام میں روم کی طرف سے غسان کے پہلے حکمران
تھے) اور قبیلہ بزرگ بنو جرم بن زبان بن حلوان بن عمران ہیں اس خاندان
کے اکثر صحابی ہیں انکا مسکن و موطن مابین غزہ و جبال شرات (شام میں ہے)
اور ثعلب بن حلوان سے بنو اسد - بنو النمر - بنو کلب کے بڑے بڑے قبائل ہیں

جو سب کے سب بنو وبرہ بن تغلب کی طرف منسوب ہوتے ہیں بنو نمڑ سے بنو خنین
 بن النمر اور بنو اسد بن وبرہ سے تنوخ ہیں اور وہ فہم بن تیم اللات بن اسد
 ہے جنہیں سے مالک بن زہیر بن عمرو بن عمرو بن فہم ہے یہ سب بنی حزم کے
 حلفاء تھے اور بنو تیم اللات وغیرہ سے بھی تین قبیلہ ہیں جو قبایل عرب
 کندہ - نخم - جذام - عبد القیس کے احلاف کہلاتے ہیں۔ بنو اسد بن وبرہ
 سے بنو القیل ہیں اسکا نام لغمان بن جسر بن شیع اللات بن اسد تھا اور
 بنو کلب بن وبرہ بن تغلب بن حلوان سے بنو کنانہ بن بکر بن عوف بن
 عذرہ بن زید اللات بن رفیدہ بن لؤثر بن کلب کا بڑا قبیلہ ہے جس میں
 تین بطون ہیں۔ بنو عدی۔ بنو زہیر۔ بنو علیم۔ اور بنو جناب بن ہبیل
 بن عبد اللہ بن کنانہ انہیں میں کا ایک بہت بڑا قبیلہ ہے ازاںجملہ عبیدہ
 بن ہبیل شاعر قدیم ہے جسکو بعض لوگ ابن حرام کہتے ہیں اور بنو عدی
 سے بنو حصین بن ضمضم بن عدی ہے جنہیں سے نائلہ بنت الفرافصہ بن
 الاخص بن عمرو بن ثعلبتہ بن الحمرث بن حصن زوجہ عثمان ابن عفان
 (رضی اللہ عنہ) تھیں اور انہیں میں سے ابو الخطاب الحسام بن ضار بن
 سلمان بن جشم بن ربیعہ بن حصن (امیر اندلس) اور منسبہ بن تحیم بن منجاش
 بن فرخو بن منجاش بن ہزیم بن عدی بن زہیر اور اسکا ابن الابرہ بن
 بن مالک بن بحدل ہے زمانہ اسلام میں ریاست و حکومت بنو کلب میں
 بنی بحدل کے لئے مخصوص تھی انہیں کے اعقاب سے بنو منقذ ملوک شیرزمین
 اور بنو زہیر بن جناب سے خظلمہ بن صفوان بن توہل بن بشر بن جنظلمہ
 جن حلقہ بن نثر جیل بن ہریرہ بن ابی جابر بن زہیر ہے جو ہشام کی طرف
 سے افریقہ کا والی ہوا تھا اور علیم بن جناب سے بنو معقل ہیں اور قبیلہ

بنو کلب بن عوف بن بکر بن عوف بن کعب بن عوف بن عامر بن عوف سے درجہ
 (رضی اللہ عنہ) بن خلیفہ بن فروقہ بن فضالہ بن زید بن امر القیس بن النضر بن
 عامر بن بکر بن عامر بن عوف (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انکی صورت پر کبھی
 کبھی جبریل علیہ السلام جناب موصوف کے پاس آئے تھیں) اور منصور بن جہول
 حضر بن عمرو بن خالد بن حارثہ بن العجید بن عامر بن عوف (رضی اللہ عنہ) اور
 یزید بن الولید نے کوفہ کا والی مقرر کیا تھا) اور اسامہ ابن زید (رضی اللہ عنہ)
 بن حارثہ بن شراحیل بن عبد العزی بن عامر بن النعمان بن عامر بن عبد ود بن عوف
 ہیں (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ترین صحابہ تھے اسامہ کے باپ یدایم
 جاہلیت میں گرفتار ہو کر حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے قبضہ میں آئے تھے
 اور انکو حضرت خدیجہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا تھا اس کے
 بعد اون کے باپ حارثہ آئے آپ نے زید کو باپ کے ساتھ جانے کی اجازت دیدی
 لیکن زید اپنے باپ کے ساتھ نہ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو آزاد کر دیا اور ان کے لڑکے اسامہ نے آپ ہی کے سایہ عاطفت میں
 پرورش پائی) اور بنو کلب بنو کنانہ بن بکر بن عوف سے مشہور نسابہ ابن کلبی (ابو
 ہشام بن محمد بن سائب بن بشر بن عمرو بن الحارث بن عبد العزی بن امر القیس)
 ہے اور امر القیس عامر بن النعمان بن عامر بن عبد ود بن عوف بن کنانہ
 بن عذرہ ہے اور بقیہ نسب اس کے پیشتر گزر چکا۔

ان قضاعیوں کی حکومت مابین شام و حجاز عراق تک ایلہ میں اور
 جبال رگ سے مشارف شام تک پہنچی ہوئی تھی۔ روم نے انکو بادیہ عرب پر
 حکمران کیا تھا سب سے پہلے انہیں حکومت کا تاج تنوخ کے سر پر رکھا گیا بروایت

ابن ابی شیبہ کہ انہیں کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانہ ہجری میں خط لیکر قیصر روم کے پاس بھیجا تھا۔

مسعودی سواران میں تین بادشاہ ہوئے نعمان بن عمرو پہ اسکا لڑکا عمرو
 بن النعمان پہ اسکا لڑکا حواری بن عمرو۔ بعد اسکے یہ بنو سلج سے مغلوب ہو گئے
 انہیں حکومت بنو صخر بن معد میں تھی۔ یہ وہ زمانہ میں تھا جبکہ طیطش قیصر نے
 شام پر غلبہ حاصل کیا تھا اس نے انکو اپنی طرف سے بادیہ عرب کا بادشاہ
 بنایا تھا یہ اس کے بہر حکم کی اطاعت کرتے تھے تا آنکہ انہیں زیادہ بن ہولتہ
 بن عمرو بن عوف بن صخر حکمران ہوا اور غسان نے یمن سے خروج کیا وہ اس
 مغلوب ہو گئے اور عرب کی زمام حکومت شام بنی حنفہ کے قبضہ میں آ گئی اور
 بنو صخر کی حکومت و سلطنت جاتی رہی۔ ابن سعید کہتا ہے کہ زیادہ بن
 ہولتہ بعد غلبہ غسان بقیۃ السیف کو لیکر حجاز کی طرف چلا گیا جسکو حجر اکمل طرار
 کنذی نے مار ڈالا جو تھا بچہ کعبہ سے حجاز کا حکمران تھا اون لوگوں میں
 جو زیادہ کے ہمراہ نہایت کم آدمی جانبر ہوئے ابن سعید کا یہ بھی خیال ہے
 کہ بعض مورخ تنوخ کا اطلاق بنو صخر اور دوس پر کرتے ہیں جنہوں نے بحرین میں
 قیام اختیار کیا تھا پہر آگے چلکر وہ تحریر کرتا ہے کہ بنو عبید بن الابرص بن عمر
 بن اسحج بن سلج کے قبضہ میں ایک ملک اور تھا جسکے آثار اسوقت تک بریہ بجا
 میں باقی ہیں جسکا آخری حکمران ضیمر بن معاویہ بن عبید تھا جسکو جرهم
 ساطرون کے نام سے یاد کرتے ہیں اور اسکا قصہ جو بادشاہ ساہور ذو الجہور
 کے ساتھ پیش آیا تھا معروف ہے۔

قضا عیون میں سے بنو کلب بن وبرہ نے حکمرانی کی ہے انکے قبضہ
 میں دومۃ الجندل اور تبوک وغیرہ تھا اس خاندان نے مذہب عیسائی اختیار
 کر لیا تھا عہد ہمام میں اسکا حکمران اکید بن عبد الملک بن سکون تھا بیان
 کیا جاتا ہے کہ یہ کنذی تھا اور اون حکمرانوں کے ذریعہ سے تھا جسکو ملوک تباہ

نے کلب کا حاکم مقرر کیا تھا اس کو خالد بن ولید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) گرفتار کر کے رسول اللہ صلعم کے خدمت میں لائے تھے بنو کلب کے یادگار نسلین اس وقت تک خلیج قسطنطنیہ پر کثرت سے آباد ہیں بعض ان میں سے مسلمان ہیں اور روحانی زندگی سے بھر کر رہے ہیں اور بعض عیسائی مذہب رکھتے ہیں۔

بنو کہلان

بنو کہلان بن سبا بن شجب بن یعرب بن قحطان۔ بنو حمیر بن سبا کے نسبى بہائی ہیں ابتدا یہ بنو حمیر کے ساتھ ملک و حکومت میں شریک تھے بعد چندے زمانہ حکومت صرف بنو حمیر کے قبضہ میں آگئی اور بنو کہلان یمن میں ان کے ماتحت رہے پھر جب بنو حمیر کی حکومت منقرض ہو گئی تو عرب باد یہ پر بنو کہلان حکمران ہوئے بطون کہلان سے بنو کندہ ہیں جن کی حکومت یمن و حجاز میں تھی بعد چندے بنو کہلان ہی کے شعوب سے مزلقیا کے ہمراہ یمن سے بنو ازد نکلا کر سرزمین شام میں پھیل گئے شام کی حکومت بنو جفنے میں اور یرب کی اوس و خزیج میں اور عراق کی بنو فہم میں رہی پھر کھن و طی انہیں کے شعوب سے ظاہر ہوئے اور ان کی حکومت و سلطنت حیرہ میں آل منذر کے صورت میں پیدا رہی ہوئی جیسا کہ ہم آئندہ ذکر کریں گے۔

کہلان کا کل نسلی سلسلہ زید بن کہلان سے چلا ہے اور اس کی شاخیں مالک بن زید اور عریب بن زید اور ربیعہ بن زید سے پھیلی ہیں۔ مالک بن زید سے بطون ہمدان کا تعلق ہے ان کا مسکن و موطن ہمیشہ شرقی یمن میں رہا یہ خاندان بنو اوسلہ کے نام سے مشہور ہے اور یہ ہمدان لڑکا ہے مالک بن زید بن اوسلہ بن ربیعہ بن الجبار بن مالک بن زید بن لوف بن ہمدان کا۔ اور شعوب حاشد سے بنو یام بن اصفی بن مالغ بن مالک بن جشم بن حاشد ہیں

۱۰ مورخین لکھتے ہیں کہ سبا بن شجب نے اپنی حکومت اپنے دونوں لڑکوں حمیر و کہلان میں اس طرح تقسیم کیا تھا کہ حمیر کو سیاست ملک و انتظام سلطنت سپرد کیا اور کہلان کو اطرائ و جوانب کا افسر و نگرانی حمیر مقرر کیا چنانچہ حمیر اور کہلان لگاتار بعد لگاتار اس طریقہ پر بسر کرتے رہے تا آنکہ بنو حمیر کا زمانہ شباب و ترقی منقضی ہو گیا اور بنو کہلان بجائے ان کے تخت حکومت پر بیٹھ گئے۔

اور انہیں مین سے طلحہ بن مصروف شمار کئے جا رہے ہیں لیکن جب اللہ جل شانہ نے
نور اسلام سے عرب کی پہاڑیوں اور ریگستانوں کے درّات کو روشن کیا تو
اکثر بنو ہمدان اطراف و جوانب میں منتشر ہو کر پھیل گئے اور جو باقی رہ گئے وہ مین میں
باقی رہ گئے یہ لوگ جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ شریفیت
(مقابلت یا گروہ) میں شامل ہے جس وقت کہ صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) میں
مشاجرت واقع ہو رہی تھی یہ اسی تشیع کی حالت میں تازمانہ اسلام ہے ان
میں سے علی بن محمد الصلیح بنویام کے اولاد سے تھا (جو کہ دعوت دولت
بعید یہ کامیں میں قائم کر لے والا تھا) بنویام کا نسب تعلق حاشد سے ہے یہ وہی
زمانہ میں حصن حرار سے توی ہو گیا تھا جسکی حکومت اسکے بعد نسل بعد نسل اسی کے
خاندان میں رہی اگلے پہلے اور بعد فریدیہ کے زمانہ میں بنو الرسی کی حکومت
صعدہ میں تھی یہی کہتا ہے کہ بعد منتشر ہونے کے ان کے کسی قبیلہ کا نشان
باقی نہ رہا سوائے اس کے کہ چھ لوگ مین میں باقی رہے حالانکہ یہ عرب کے اعظم
قبائل سے تھے ابن سعید کہتا ہے کہ بنو ہمدان سے بنو الزریع زیدیہ میں جو
عدن و حیرہ میں ملک حکومت کے مالک تھے ہمدان کا نسب بہائی الہان بن
مالک بن زید بن اوسلہ ہے اور مالک بن زید سے بنو ازد (یعنی از دین الغوث
بن حبت بن مالک بن زید) اور خشم و مجملہ لیسران انصار بن اراش (برادر از دین الغوث)

اس بعض مورخ اسکو بنو الاسد (بجائے زاد کے مین محلہ لکھتے ہیں لیکن جو ہر ہی نے کہا ہے کہ ازد
اسد سے زیادہ فصیح ہے یہ بہت بڑا قبیلہ تھا اسکو جو ہر ہی نے تین قسموں پر تقسیم کیا ہے (۱) از
شہر بنو نصران (۲) از د السراہ (۳) وہ ہیں جو بنو المازد کے مقام سیرۃ
اسلام لکھتے ہیں جو کہ منیم ہوئے تھے اور اسی منارہ میں سے یہم ازد سے سیرۃ کس طرف مضاف
کروا گیا (۱) از د عمان یہ وہ ہیں جو بنو المازد بن سے عمان میں جا کر آباد ہوئے تھے اور یہی
منارہ سیرۃ لکھتے ہیں ان کے نام اس وقت ہوئے کہ

ہیں بعضے کہتے ہیں کہ انمار۔ نزار بن محمد کا لڑکا ہے لیکن صحیح نہیں ہے بہر کیف بنو الازد
 کا بہت بڑا قبیلہ ہے جس سے بہت سی شاخیں نکلی ہیں از انجملہ بنو دوس۔ نصر
 بن الازد کے نسل سے یعنی دوس بن عدنان (بالتاء المشلشہ) ابن عبد الدہ بن
 زہران بن کعب بن الحارث بن کعب بن مالک بن نصر بن الازد اور جذیمہ بن
 مالک بن فہم بن غنم بن دوس ہیں جبکہ ملک اطراف عمان میں پہر بعد انقضاء
 حکومت دوس و جذیمہ۔ عمان میں ان کے بنی بہائی بنو نصر بن زہران بن کعب
 حکمران ہوئے چنانچہ ان میں سے قبیلہ اسلام مستکبر بن مسعود بن الحجار بن عبد
 بن بخولہ بن شمس بن عمرو بن غنم بن غالب ابن عثمان بن نصر بن زہران تھا
 اور جس نے اول میں سے اسلام کا زمانہ پایا ہے وہ جیفہ بن الجندہ می بن کر
 بن مستکبر اور اس کا بہائی عبد اللہ والی عمان تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
 دولوں صاحبوں کی طرنت نامہ نامی ارسال فرمایا تھا اور ان کے اطراف و
 جوانب کا عمرو بن العاصی کو متولی مقرر کیا تھا۔ بنو الازد ہی میں سے بنو مازن
 بن الازد کے نسل سے بنو عمرو و فریقیا ابن عامر (ملقب بہ ماء السواء) ابن حارثہ
 الغطریف ابن امر و القیس لہلول ابن ثعلبہ بن مازن بن الازد ہیں یہی
 عمرو اور اس کے ابا و اجداد حمیر کے ساتھ یاد یہ کہلان پر ہیں مگر انی
 کرتے تھے بعد انکی حکومت کو قیام ہو گیا سرزمین سیا (بلادین میں) سرزمین
 بلاد سے تھی اور یہی اوکریول کی مدافع تھی جو دو پہاڑوں سے گزرتے تھے
 ان دولوں پہاڑوں کے مابین سبیل و مطر روکنے کے غرض سے دیواریں
 (یا بند) قائم کر دی تھیں جنہیں جابجا کہرکیان بھی ہوئی تھیں جس کے حسب
 حاجت پانی لیلیا جاتا تھا یہہ بند یاد دیواریں زمانہ حمیر تک قائم رہیں
 انکی حکومت جاتی رہی اور انکی سلطنت کا کارخانہ درہم و برہم ہو گیا

ارض سب پر بنو کہلان کا دور دورہ ہوا تو رد و بدل میں بے مرستی کی وجہ سے وہ بند اور دیوار میں خراب ہو گئیں اور اوس کے نگہبان ادھر اُدھر پریشان ہو کر چلے گئے عمرو مزلقیا (انکے بادشاہ) نے بند کے خراب ہو جانے کے وجہ سے شہر کے ویران ہونے سے اہل شہر کو آگاہ کیا۔ ابن ہشام پر روایت ابو زید انصاری تحریر کرتا ہے کہ عمرو مزلقیا نے خواب میں دیکھا تھا کہ کہوس بند کو کہو درہی ہے جس سے اوسنے یہہ تعبیر کیا کہ نہ تو اب اس شہر کو قیام ہوگا اور نہ بند باقی رہے گا اور اپنی قوم کو جمع کر کے شہر چھوڑ دینے پر آمادہ کیا اسکی قوم نے کہا کہ جسوقت یہہ حالت پیش آئے تو اپنے چھوٹے لڑکے کو اس سیل کے نذر کر دینا عمرو مزلقیا نے کہا کہ میں ایسے شہر میں نہیں قیام کیا چاہتا جہاں پر میرا چھوٹا لڑکا لقمہ تنگ جل کیا جائے عمرو مزلقیا نے یہہ یہہ کہہ کر اپنے مال و اسباب کو فروخت کر ڈالا اور اپنے لڑکوں اور پوتوں کو ہمراہ لیکر نکل کھڑا ہوا از دہی عمرو مزلقیا کو نکلے ہوئے دیکھ کر سفر پر آمادہ ہو گیا چنانچہ یہہ دونوں سہہ بقایا بنی مازن کے اپنے ملک میں سے جدا ہو کر حجاز میں چلے آئے۔ سہیلی کہتا ہے کہ انکی علیحدگی میں سے حسان بن تہان اسعد (ملوک تبا لعم) کے زمانہ میں ہوئی ہے الغرض جب یہہ میں سے جدا ہو کر چلے تو پہلے یہہ بلاد ملک مابین زبید و زمع میں جا اترے بادشاہ سے اور از دہ سے لڑائی ہوئی اس کے بعد وہ اطراف بلاد میں پھیل گئے چنانچہ بنو نصر بن الازد۔ ثرات و عمان میں اور بنو ثعلبہ بن عمرو مزلقیا شرب (مدینہ منورہ) میں اور بنو حارثہ بن عمرو۔ مر الظہران (مکہ) میں جا پہنچے بیان کیا جا رہا ہے کہ یہی خزاہ تھا یہہ لوگ اثناء سفر میں مابین زبید و زمع ایک چشمہ پر (جسکو غسان کہتے ہیں) ہو کر گزرے پس جس نے بنو مزلقیا

میں سے اس چشمہ سے پانی لیا وہ اسی نام سے موسوم ہوا اس پانی کے پینے والے بنو مالک۔ بنو احرث۔ بنو جفنه۔ بنو کعب ہین اور یہی غسان کے نام سے موسوم ہوتے ہین اور چونکہ بنو ثعلبہ عتقار نے ہنین پیا تھا اسوجہ سے وہ اس نام سے معروف نہ ہوئے۔ جفنه کی اولاد سے ملک شام ہین جبکا ذکر و بیان آئندہ آئیگا اور ثعلبہ عتقار کے نسل سے اوس و خزرج۔ یثرب (مدینہ) کے ملک زمانہ جاہلیت میں گزرے ہین جیسا کہ ہم بیان کرینگے اور عمرو و زلیخا سے بنو افضل ابن حارثہ بن عمر دہین۔

بجیلہ کا ملک سروات بحرین و حجاز میں تھا کہ تک تھا یہ لوگ مانہ فتوحات اسلامی میں پریشان ہو کر نکل گئے معدودے چند اپنے ملک میں باقی رہ گئے جنہیں سے زمانہ حج میں ہر سال مکہ میں آتے ہین جبکہ چہرون سے تنکی عیش کے آثار نمایاں رہتے ہین بطون بجیلہ سے قسری یعنی مالک بن عبقر بن انمار اور بنو احمس بن العوث بن انمار ہین۔

بنو عزیب ابن زید بن کہلان سے طمی۔ اشعریون۔ مذحج۔ بنو مرہ ہین اشعریون۔ اشعر یعنی نسبت بن اود کے لڑکے ہین انکا شہر۔ زید کے شمالی جانب تھا ابتداء اسلام میں انکو ایک گونہ سطوت و غلبہ حاصل تھا لیکن اسلامی فتوحات کی موجیں بڑھیں تو یہ لوگ پریشان ہو کر اپنے وطن سے نکل گئے معدودے چند جو میں میں باقی رہ گئے وہ زمانہ مامون میں آئے دن کی لڑائیوں سے ضعیف ہو کر حکمرانی کے سلسلہ سے نکل کر عایا میں شمار کر لئے گئے اور بنو طمی بن اود میں میں رہتے تھے از د کے نکلنے کے بعد ہی یہ ہی میں سے نکل کھڑے ہوئے اور بنی اسد کے جوار میں مقام سمیرا و فید میں کونت اختیار کر لی یہ ایک زمانہ تک ہنین مقیم رہے لیکن شروع زمانہ فتوحات اسلامیہ میں یہ بھی شہر گئے

ابن سعید کہتا ہے کہ امنین کے اس وقت تک اپنے ملک میں ایک گروہ کثیر موجود
 ہیں جسے حجاز و شام و عراق کی پہاڑیاں پہری ہوئی ہیں یعنی اس وقت تک
 قبائل طے عراق و شام و مصر میں حکومت کر رہے ہیں منجملہ انکے سبب اور
 غالب دو قبیلہ بڑے مشہور و معروف ہیں پس بنس لڑکا ہے معاویہ کا او
 وہ شیل بن عمرو بن العوث بن طی کا اور اون کے ساتھ جعفر بن ثعل بھی ہے
 اور انہیں میں سے زبید بن حسن بن عمرو بن عس بن سلمان بن ثعل (بربر
 سنجار میں) اور غالب بنو ثعلبہ بن رومان بن جذب بن خارجہ بن سعد
 بن فطرہ بن طے اور ثعلبہ بن جدعان بن فہل بن رومان ہیں اور بنو لام
 بن ثعلبہ اسی گروہ سے ہیں انکے مساکن مدینہ کے پہاڑوں میں ہیں اکثر
 اوقات یہہ یثرب میں چلے آتے ہیں اور جو غالب سعید مصر میں ہیں وہ
 نسل سے ثعلب بن عمرو بن العوث بن طے کے ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں
 بنو ہنی بن عمرو بن العوث ابن طی۔ طی پر حکومت کرتے تھے اسی کے اولاد
 سے ایاس بن قبیصہ ہے جس کو کسرے ابروینے بعد قتل لغمان بن منذر کے
 عرب کا حاکم مقرر کیا تھا اور طے کو مقام حیرہ میں بجائے نجم کے ٹھہرایا تھا
 یہہ ایاس۔ قبیصہ بن ابی یعفر بن لغمان بن خبیب بن الحرث ابن حوثر
 بن ربیعہ بن مالک بن سعد بن ہنی کا لڑکا ہے اسکی ریاست و حکومت زمانہ
 انقراض حکومت فارس قائم رہی اسی ایاس کے اعقاب سے بنو ربیعہ
 بن علی بن مفرح بن بدر بن سالم بن قصہ بن بدر بن سمیع اور ربیعہ سے
 آل مراد اور آل فضل کی شاخیں اور آل فضل سے آل علی اور آل حنکلی شاخیں
 منسوب ہیں پس علی اور مہنا بیٹے ہیں فضل کے اور فضل و مراد بیٹے ہیں
 ربیعہ کے اور سمیع جو اس کے طرف منسوب ہوتا ہے۔ وہ درحقیقت قبیصہ

بن ابی یعفر کی اولاد سے ہے۔

عہد حکومت دولت عبیدیہ میں طلی پر بنو مفرج حکومت کرتے تھے پھر بنو مراد بن ربیعہ حکمران ہوئے یہ سب کے سب شام میں ارض غسان کے وارث تھے پھر بعد چند بنو علی اور بنو مہنا پسران فضل بن ربیعہ بالاشتر حکمران رہے لیکن اندلون مشارف شام و عراق و بریہ نجد میں بنو مہنا بالانفراد حکمرانی کرتے تھے ان کا ظہور عہد دولت الیوبیہ اور اس کے بعد ملوک ترک و شام میں ہوا ہے جیسا کہ آئندہ بیان کیا جائیگا۔

مندج کا نام مالک بن زید بن آد بن زید بن کہلان ہے اسی سے مراد (حبکا نام نجابر بن مندج) اور سعد العشیرہ بن مندج ہے جو ایک بہت بڑا قبیلہ ہے جس سے بہت سی شاخیں نکلیں ہیں منجلہ اون کے جعفر بن سعد العشیرہ اور زبید بن صععب بن سعد العشیرہ اور بطون مندج سے نخع۔ رہا سبیلہ۔ بنو حوث بن کعب بن نخع۔ جس بن عمرو بن علقہ بن جلد بن مندج اور سبیلہ ابن عامر بن عمرو بن علقہ اور رہا ابن مبنہ بن حرب بن علقہ ہے اور بنو حوث کا باپ حوث ابن کعب بن علقہ ہے یہ اطراف نجران میں رہتے تھے بنو ذهل بن مزریق (از نسل ازد) اور بنو حارث بن کعب بن عبد اللہ بن مالک بن نصر بن الازد ان کے مجاورت میں آکر ٹھہرے۔ نجران میں اس سے پہلے جڑی قبیلہ حکمران تھا اون دنوں اونکا بادشاہ افعی کاہن تھا جو اولاد نزار بن معد کا حکم ہوا تھا جبکہ اون لوگوں میں بعد موت نزار آتش فتنہ و فساد مشتعل ہو رہی تھی اسکا نام غلس اور غمر مار بن ہمدان بن مالک بن منقاع بن زید بن وائل بن حمیر کا بیٹا ہے یہ ملکہ بلقیس کی طرف سے نجران کا حاکم اسکو ملکہ بلقیس نے سلیمان علیہ السلام کے پاس سفیر کر کے بھیجا تھا اس نے

جناب موصوف کے رسالت کی تصدیق اور آپ پر ایمان لایا اور تاحیات اوسی
 دین پر قائم رہا پھر نجران میں بنو احرث بن کعب بن علقمہ بن جلد بن مذحج کا دور
 دورہ ہوا بنو افعی مغلوب ہو گئے پھر اس کے بعد یمن سے ازد نے خروج کیا اور
 انکے طرف ہو کر گزرا آپس میں لڑائیاں ہوئیں آخر الامر انکے جوار میں بنو نصر
 الازدا اور بنو ذہل بن مزقیہ ٹھہر گئے اور ریاست و حکومت کو باہم تقسیم کر لیا
 انہیں مذحجیوں میں سے بنو حرث بن کعب سے بنو زیاد میں نام اسکا یزید بن
 قطن بن زیاد بن احرث بن مالک بن کعب بن احرث ہے یہ مذحج کا بہت بڑا
 خاندان اور نجران کا حکمران رہا ہے آخر زمانہ میں ریاست عبد المدا
 بن الدیان کے خاندان میں آگئی تھی یہ حکومت بعثت سے چند دنوں پیشتر
 یزید بن عبد المدا تک پہنچی ہوئی تھی اسکا بہائی عبد الجبر بن عبد المدا
 خالد بن ولید کے ہمراہ جناب رسول اللہ صلعم کی خدمت میں وفد ہو کر
 آیا تھا اور اسکا بہت بجا زیاد بن عبد اللہ بن عبد المدا سفاح کا مامون تھا
 جسکو اس نے نجران و یامہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔

ابن سعید لکھتا ہے کہ ایک مدت تک نجران کی حکومت بنو عبد المدا
 میں رہی پھر اون میں سے بنو ابی الحجاج اور چھٹی صدی میں عبد القیس بن
 ابی الحجاج پھر اس زمانہ میں اعاجم کے بعد دیگرے حکمران ہوئے۔ پہلے
 بن کعب سے بنو معقل (یعنی ربیعہ بن احرث بن کعب) کا تعلق ہوا بیان
 کیا جاتا ہے کہ اسوقت جو مغرب قضی میں بنو معقل ہیں وہ اسی بطن سے ہیں
 معقل بن کعب قضاعی کے نسل سے نہیں ہیں اسکی تائید میں یہ کہا جاتا ہے
 کہ یہ کل بنو معقل۔ ربیعہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور ربیعہ نام ہے اسی

لہ اعاجم جنح ہے عجم کی۔

مقتل کا ہذا کما رایت واللہ تعالیٰ اعلم۔

بنو مرہ بن ادد۔ طلی و مذحج و اشعر ہیں کے بہائی ہیں یہ قبیلہ
ہے اس سے بہت سی شاخیں نکلی ہیں جو سب کے سب مثل خولان و معافر
و لخم و جذام و عاملہ و کندہ کے حرث بن مرہ تک منہتی ہوتی ہیں۔ معافر۔
بنو یوسف بن مالک بن الحارث بن مرہ ہیں زمانہ فتوحات اسلام میں یہ سب منتشر
ہو گئے انہیں میں سے منصور بن ابی عامر۔ ہشام والی اندلس کا مصحاب تھا
خولان کا نام افکل بن عمرو بن مالک اور عمرو بن ابراہیم ہے یہ لوگ شرقی
جبال یمن میں رہتے تھے زمانہ فتوحات اسلام میں یہ بھی منتشر ہو گئے تھے
الا آنکہ اون میں سے کچھ لوگ یمن میں باقی رہ گئے لیکن پہر ہی وہ اور
ہمدان اس وقت اعظم قبایل عرب میں سے شمار کئے جاتے ہیں اور اہل یمن
اور اوس کے اکثر قلعوں پر انکو استیلا حاصل ہے۔ لخم کا نام مالک بن عدی
بن الحارث بن مرہ ہے یہ بھی بہت بڑا خاندان ہے جس سے بڑے بڑے
قبایل نکلے ہیں از انجملہ بنو الدار بن ماتی بن حبیب بن نمارۃ بن لخم اور
اس کے بڑے لڑکے سے بنو نصر بن ربیعہ بن عمرو بن الحارث بن مسعود بن
مالک بن عثم بن نمارۃ بن لخم ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ نمارۃ۔ آل منذر کا
قبیلہ ہے انہیں میں بنو لخم سے بنو عبادہ ہیں جو اشبیلیہ کے حکمران ہے ہیں۔
جذام کا نام عمرو بن عدی ہے یہ لخم بن عدی کا بہائی ہے یہ قبیلہ بھی کثیر

اول جس شخص نے بنو عبادہ سے اشبیلیہ پر حکمرانی کی وہ قاضی محمد بن اسماعیل بن قریش ابن عبادہ تھا
جذام لغت میں ایک خاص بیماری کو کہتے ہیں ممکن ہے کہ یہ ماخوذ جذم سے ہو جسکے معنی قطع کے
میں جو ہری لکھتا ہے کہ سنا یہ فکر کا یہ خیال ہے کہ یہ مصر کی اولاد سے ہے جو مقتل ہو کر یمن چلے گئے
تھے جس سے لوگوں نے انکو اہل یمن سے سمجھ لیا ہے۔

غطفان و امصی و بنو حرام بن جذام و بنو خبیہ و بنو مخرمہ و بنو لعیج و بنو لکافہ
 اسی قبیلہ کے بطون ہیں انکا ملک اطراف ایلہ میں اول اعمال حجاز سے نیچ
 تک پہنچا ہوا تھا علاوہ اس کے معان (ارض شام) میں بنو نافرہ (بطن نقایہ)
 کی ریاست تھی پہراول میں سے فروقا بن عمرو بن النافرہ حکمران ہوا یہی ہم
 کی طرف سے اپنی قوم اور اول عرب کا جو اطراف معان میں رہتے تھے
 حاکم تھا یہ وہی شخص ہے جسکے پاس جناب رسول اللہ صلعم نے نامہ نامی
 بھیجا تھا اس نے خدمت اقدس میں ایک سپہنچر بطور ہدیہ ارسال کیا تھا
 قیصر نے یہ سنکر حارث بن ابی شمر غسانی والی غسان کو اسکی گرفتاری کو
 روانہ کیا حارث نے پہونچکر اسکو گرفتار کر کے مقام فلسطین میں صلیب چڑھی
 اس قبیلہ کے اخلاف اپنے مسکن اولی میں دو شعب کے پیرایہ میں ظاہر ہوئے
 ایک شاخ بنو عابد کے نام سے مشہور ہے جو کہ مابین بلبیس (اعمال مصر)
 وعقبہ ایلہ اور جانب فلسطین سے کرک تک آباد ہیں اور دوسرا گروہ بنو عقبہ
 کہلاتے ہیں یہہ بربرہ حجاز میں کرک سے ازلم تک اور مابین مصر و مدینہ مویہ
 حدود وغزہ تک شام میں پہلے ہوئے تھے۔ عاملہ اسکا نام حارث بن عدی
 ہے یہہ ہی تخم و جذام کا بہائی ہے اسکو عاملہ اسوجہ سے کہتے ہیں کہ اسکی ماں
 عاملہ قضاعیہ تھی یہہ اپنی ماں کے نام سے موسوم و معروف ہوا یہہ ہی
 بہت بڑا قبیلہ ہے اسکا وطن بربرہ شام میں تھا۔ کندہ کو ثور بن عقیق
 عدی کے نام سے موسوم کرتے ہیں عقیق۔ تخم و جذام کا بہائی ہے۔ انکے
 خاندان میں حکومت و سلطنت رہی ہے اسوجہ سے کندہ الملوک کہلاتے ہیں

لکھنا احب حاة تخریر کرتا ہے کہ کندہ کو اسوجہ سے کندہ کہتے ہیں کہ اس نے اپنے باپ کی کفران
 کی تھی اسی قبیلہ کے امراء القیس بن عیسیٰ کندی صحابی جناب رسول صلعم ہیں۔

انکی حکومت باد یہ حجاز میں عدنان کی جانب سے ہتی جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے
 انکا وطن جبال یمن (متصل حضرموت) میں تھا اس کے تین قبیلہ بزرگ مشہور
 ہیں ایک معاویہ بن کندہ جس سے ملوک بنو حرث بن معاویہ الاصغر ابن لوث
 بن اسرج بن معاویہ دوسرا سکون تیسرا سکسک ہے۔ سکون سے نجیب کا قبیلہ
 یعنی بنو عدی و بنو سعد بن اشعرش بن شیب ابن سکون ہے۔ بنو سکون
 کی حکومت دومتہ الجندل میں تھی اسکا والی عبد المعیث بن اکیدر بن
 عبد الملک بن عبد الحق بن اعمی بن معاویہ بن حلاوة بن اثامہ بن شکامہ
 بن شیب بن اسکون تھا اسکے سر کو بی کو غزوۃ تبوک میں جناب سولہ صلعم
 نے خالد بن الولید کو روانہ کیا تھا خالد بن الولید اسکو گرفتار کر لائے تھے
 جناب موصوف نے پہلے ہسکا خون بجل کر دیا پھر اس نے جزیہ دیکر صلح کر لیا
 چنانچہ بعد مصالحت یہ اپنے دارالقیام کو واپس کر دیا گیا اور معاویہ بن کندہ
 سے بنو حجر بن الحمرث الاصغر ابن معاویہ بن کندہ ہیں جس سے حجر اکمل المرار ابن
 عمرو بن معاویہ ہے اور یہ حجر پدر ملوک بنو کندہ ہے جسکا ذکر آئندہ آئے گا۔
 اسی قبیلہ سے اشعث بن قیس بن معدی کرب بن معاویہ اور حبیلہ بن عدی
 بن ربیعہ ابن معاویہ بن الحمرث اکبر جاہلی اسلامی ہیں۔
 یہی قحطانیہ یمن کے قبائل ہیں انکے بطون اور انساب کو ہم نے
 ہما اکن بالاستیعاب بیان کیا اب ہم انہیں سے انکا ذکر کیا چاہتے ہیں جو
 شام و حجاز و عراق میں حکمرانی کرتے تھے واللہ المعین بکرمہ و منہ
 لاہاب غیرہ ولاخیر الاخیرہ۔

حصہ دوم ذکر ملوک حیرہ از آل منذر

عرب کے گروہ اول (یعنی عرب بادیہ) کے عراق میں حکمرانی کے حالات بوجہ بعد زمانہ ایسی تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں کہ جنگی تفصیل اور تشریح ہمو قابل اطمینان نہیں معلوم ہوئی مان اس قدر ہم کہہ سکتے ہیں کہ قوم عاد و عمو لقمہ نے عراق پر حکمرانی کی تھی اور بعض مورخین کا یہ قول ہے کہ ضحاک بن سنان انہیں میں سے تھا جیسا کہ اس سے پیشتر بیان کیا گیا باقی رہا عرب کا دوسرا گروہ (یعنی عرب استعربہ) پس انکی حکومت ممتاز و منفرد حکومت نہ تھی بلکہ انکا ملک بالکل غیر آباد اور انکی حکومت بدوی تھی اور انکی ریاست ان لوگوں پر تھی جنکا کسی ایک خاص مقام پر قیام نہ تھا دراصل عرب پر حکمرانی تبا بعه کر رہے تھے جو کہ اہل یمن سے تھے ان سے اور فارس سے اکثر لڑائیاں ہوا کین کبھی یہہ اوپر غالب آجاتے تھے اور کل یا کسی جزو عراق پر قبضہ حاصل کر لیتے تھے اور گاہے یہہ ادن سے مغلوب ہوجاتے تھے لیکن ہمارا خیال یہہ ہے کہ اہل یمن بعد قبضہ عراق دوبارہ مغلوب نہیں ہوئے جیسا کہ مختصر کا عراق میں جانے اور وہاں اہل یمن کے تنگ کرنے کا حال بیان کیا گیا۔

سواد عراق اور اطراف شام و جزیرہ بین ارمانی (ارمنی) ارم بن شام کے اولاد سے اور وہ عرب کے لوگ سکونت پذیر تھے جو عساکر ابن تیج حنفی و کلب و تمیم و جریم و غیرہ کے وہاں باقی رہ گئے تھے اور بعد اس کے تنوخ و ثعلبہ بن نخم و قنص بن معدانہن آئے جیسا کہ اس سے پیشتر بیان کیا گیا یہہ

گروہ عرب کا ما بین حیرہ و فرات اطراف انبار تک پھیلا ہوا تھا یہ لوگ
 عرب الفیاحیہ کے نام سے موسوم ہوتے ہیں۔ پہلے جس نے انہیں سے زنا :
 ملوک الطوائف میں حکومت کی ہے وہ مالک بن فہم بن قثم بن تیم اللہ بن ہمدان
 ویرہ بن ثعلبہ بن حلوان بن قضاعہ تھا بعد اس کے اسکا بیٹا عمر بن
 فہم پیران دونوں کے بعد جذیمہ الابرش بارہ برس تک حاکم رہا۔ مالک
 بن فہم بنوزہران ازد سے ہے یہہ مزریقا کے پہلے ہیں سے نخل کہ عراق میں
 چلا آیا تھا اور بعض کہتے ہیں جفنه بن مزریقا کے اولاد کے ساتھ یہہ ہیں سے
 نکلے ہیں پس جب بنو ازاد اطراف و جوانب حمالک میں متفرق ہو گئے تو یہہ
 بنوزہران شرات و عمان میں ٹھہر گئے جسوقت طوائف الملوک شروع ہوئی
 یہہ ہی ایک قطعہ زمین دبا بیٹھے مالک ابن فہم اسی خاندان کے بادشاہوں
 میں سے ہے اور شطر فرات کے شرقی جانب عمر بن الطرب بن حسان
 بن ادبنہ رنسل سے سمیدع بن ہونریاد کا رنسل عاملہ کی حکومت تھی اسکی
 حکومت کا سکہ مشارف شام و جزیرہ میں چل رہا تھا اور اسکا دارالحکومت بین
 خابور و قریسا ایک تنگ مقام پر تھا اس سے اور مالک بن فہم سے اکثر لڑائیاں
 ہوتی رہیں اتفاقاً عمر بن الطرب اوہنین لڑائیوں میں مر گیا بجائے اس کے
 اسکی لڑکی الزباد بنت عمر و تحت نشین ہوئی طبری کے نزدیک اسکا نام نکلا تھا
 سہیلی کہتا ہے کہ ملکہ الزباد سمیدع بن ہونری کی وزیریت سے ہے جو کہ بنو قیطور
 (اہل مکہ سے تھا یہہ سمیدع بیٹا ہے مرثد ابن لاوی بن قیطور بن کرکی بن عملا
 اور لڑکی ہے عمر بن ادبنہ بن الطرب بن حسان کی اس حسان اور سمیدع
 جبر ہوتے ہیں چونکہ الزباد اور سمیدع کا زمانہ ایک دوسرے سے
 بہت دور تھا لہذا اس وجہ سے اسکی صحت پر اطمینان نہیں ہو سکتا

رانہی ملام السہیلی الغرض مالک بن فہم اور الزبار بنت عمرو بن یزید
 برابر سلسلہ جاری رہا تا آنکہ مالک بن فہم اسپر اور نیز اور ملوک الطوائف پر توی
 ہو گیا ابو عبیدہ کا یہ بیان ہے کہ یہ عرب کا عراق میں پہلا بادشاہ ہے
 سب سے پہلے اس نے مخنیق بنائی ساٹھ برس کی حکومت رہی جب یہ عمر گیا
 تو جذیمہ ابو صراح (جسکو جذیمہ الابرش بھی کہتے ہیں) تخت نشین ہوا اسکی
 کنیت ابو مالک تھی عیسیٰ علیہ السلام کے تیس برس بعد اسکا زمانہ ہوا ہے زنا
 ملوک الطوائف میں کچھ تر برس کی حکومت رہی الزبار بنت عمرو سے اور اس
 کبھی صلح اور گاہے جنگ چھری رہی تا آنکہ الزبار نے بحیلہ شادی اور اسکو
 بلا بیجا قصیر بن سعد اسکا وزیر اس حیلہ سے آگاہ ہو گیا اور اس جذیمہ الابر
 جانے سے منع کیا لیکن اس نے قصیر کے کہنے پر نہ عمل کیا لشکر کو آراستہ کر کے
 الزبار کے دار السلطنت کو روانہ ہوا قصیر کو جبکہ وہ الزبار کے دار السلطنت
 میں پہونچا الزبار کے مکرو فریب کا پورا یقین ہو گیا اسوجہ سے وہ لوٹ کر آیا
 اور جذیمہ شادی کے اشتیاق میں الزبار کے محاصرہ میں داخل ہوا غریب علیہ السلام
 کی مشاوت آنکھیں الزبار کے حسن جمال کے دیکھنے سے سیر ہونے پائی تھیں کہ اس کے
 حکم سے جذیمہ الابرش کی رگ ہفت اندام کاٹ دی گئی جس سے اسقدر خون
 بہا کہ جذیمہ مر گیا جیسا کہ کتب اخبار میں مرقوم و مذکور ہے طبری کہتا ہے کہ
 جذیمہ ص ملوک عرب سے صائب رائے ہوا مکرو فریب سے و روعہ و ن اور
 غلام کا سچا تھا سب سے پہلے اسکو کل عراق پر حکومت حاصل ہوئی اور اس نے
 لشکر کو مرتب کیا استو بر ص ہو گیا تھا اسوجہ سے تعظیماً اسکی کنیت وضاح رہی تھی
 لہذا رگ ہفت اندام کو نہرا بہن بھی کہتے ہیں اس رگ کے کہوں دینے سے کل بدن کا خون آتا ہے
 اگر بدن نہ کیا جائے تو کثرت ہتفراغ دم سے انسان مر جائے۔

اطراف و جوانب کے لوگ اسکو ہدایا و تحائف بھیجتے تھے مختلف ممالک سے اس کے پاس و فود آتے تھے اس نے اپنے زمانہ حکومت میں طسم و جدیسے اون کے ملک ایمامہ میں جا کر لڑائی کی جب حسان بن تیج نے بھی اونپر حملہ کیا تو اس نے مراجعت کی اثناء مراجعت میں حسان بن تیج نے اس کے لشکر پر شیخون مارا اس کے لشکریوں نے حسان بن تیج کا منہ پہیر دیا بجائے نفع کے اسکو نقصان اوٹھانا پڑا جذیمہ اکثر عرب عاریہ سے لڑتا رہا یہہ کاہن بھی تھا اس نے نبوت کا دعوئے کیا تھا بنوایا دیر بھی اس نے حملہ کیا تھا جو عیدن ابانغ میں بہتے تھے بنوایا داس کی لڑائی سے تنگ ہو کر صلح کے خواستگار ہوئے بنوایا دین علی بن نصر بن ربیعہ بن عمرو بن الحارث بن مسعود بن مالک بن عمرو بن نمارہ بن لخم نہایت حسین جوان تھا جو بنوایا دے کے بہن کی اولاد سے تھا جذیمہ نے اسکو بنوایا د سے طلب کیا جب بنوایا د نے اس کے دینے سے انکار کیا تو جذیمہ نے نہایت ہی سختی سے لڑائی کی دہمکی دیا بنوایا د نے جذیمہ کے اون دونوں بتوں کو چروا منگایا جسکی وہ پرستش کرتا تھا جذیمہ کو جب یہہ معلوم ہوا تو اس نے بنوایا د سے اون بتوں کو طلب کیا بنوایا د نے اس شرط سے اون بتوں کے واپس دینے کا وعدہ کیا کہ لڑائی سو قوف کر دیجائے جذیمہ نے اس شرط کو قبول کر لیا لیکن اوس کے ساتھ یہہ شرط اور بڑھا دی کہ اون دونوں بتوں کے ساتھ عدی بن نصر بھی آئے۔ بنوایا د اور جذیمہ سے باہم اس شرط پر صلح ہو گئی جب عدی بن نصر جذیمہ کے پاس آیا تو جذیمہ نے عدی بن نصر کو اپنا شراب دار بنا لیا جذیمہ کی بہن (رقاش) اس پر عاشق ہو گئی عدی نے ملنے سے انکار کیا تب رقاش نے عدی کو یہہ ترکیب بتلائی کہ جسوقت جذیمہ شراب نوشی میں مشغول ہو تو اس سے

میرے ساتھ منگنی کی درخواست کرنا پہلے تو عدی اس امر پر راضی نہ ہو لیکن جب رقاش نے اصرار کیا اور لوگوں نے اسکو اوہارا تو عدی نے عین شراب نوشی کے وقت جذبیہ سے کہا جذبیہ نے منظور کر کے اوسی شب رقاش کا عقد عدی سے کر دیا جب دوسرا دن ہوا اور جذبیہ کا فتنہ مڑا اور لوگوں کے زبانی رقاش کے عقد کا حال سنا تو جذبیہ رنج اور غصہ سے اپنے ہونٹہ چبانے لگا عدی یہ سنا کہ خوف جان بہاگ کر بنوایا دین جا پہنچا تا آنکہ اوہین میں اسکا انتقال ہو گیا جذبیہ نے عدی کی بڑی تلاش کی لیکن وہ ہاتھ نہ آیا مجبور ہو کر رہ گیا اتفاق وقت سے رقاش اوسی شب میں عدی سے حاملہ ہو گئی تھی چنانچہ بعد انقضائ مدت حمل اس کے بطن سے عمر و پیدا ہوا عمر و نے اپنے مامون جذبیہ کی آنکھوں شفیقت میں پرورش پائی جب یہ بڑا ہوا تو یہ تجنون ہو کر یا یہ کہ جن نے اسکو بہوش کر دیا اسوجہ سے گھر سے غائب ہو گیا جذبیہ نے اطراف و جوانب میں اس کے غائب ہونے کی خبر کر دی اتفاق وقت سے مالک و عقیل پسران فارح بن مالک بن العنس (از بنو عتقا قضا عد) عمر و کو رہتہ میں مل گئے مالک و عقیل نے اسکا نام و نسب دریافت کیا جب انکو اسکی حالت سے آگاہی ہوئی تو وہ دونوں عمر و کو جذبیہ کے پاس لے آئے جذبیہ اور اسکی ماں اس کے آنے سے بہت خوش ہوئی - جذبیہ نے ان دونوں کو اپنی مصاحبت میں رکھ لیا اور جس کام کو وہ آئے تھے وہ کام اون کا پورا کر دیا جیسا کہ کتب اخبار میں بالتفصیل لکھا ہے -

طبری کہتا ہے کہ ارض حیرہ و مشارف شام میں عرب کا بادشاہ عمرو بن ظرب بن حسان بن آدنبہ بن السمیدع بن ہوشرہ علقم تھا اس سے

اور جذیمہ سے لڑائی ہوئی اثناء لڑائی میں عمرو بن لظرب مارا گیا تب بجائے
اس کے اسکی لڑکی الزبا جسکو نالکہ کہتے تھے تخت نشین ہوئی اس کے لشکر
میں بقایا و خالقبہ (ازعاد اولی) اور ہند و سیح پسران حلوآن اور وہ لوگ
جوانکے ساتھ قبائل قضاہ کے تھے موجود تھے ملکہ الزبا رشتہ فرات پر رہتی تھی
اور وہیں اس نے ایک محل بنوایا تھا جب اسکی حکومت کو ایک گونہ مضبوطی
اور استقلال ہو گیا تو یہہ اپنے باپ کا بدلہ جذیمہ سے لینے کو مستعد ہوئی لیکن
مصلحتاً لڑائی کے عیوض حیلہ سے کام لینا زیادہ مناسب سمجھ کر بجکت علی جذیمہ کو
اس امر پر او بہار کہہ اوس نے ملکہ الزبا سے شادی کا پیام بھیجا ملکہ الزبا نے
اس کے پیام کو قبول کر کے اپنے ملک میں بلا بھیجا اس امر میں جذیمہ کی قوم نے
جذیمہ کے ساتھ موافقت کی مگر قصیر بن سعد بن عمرو بن جذیمہ بن قیس بن
ازلی بن شمارہ بن نجم نے بنظر انجام بینی جذیمہ کو اس غریبت سے روکنا چاہا لیکن جذیمہ
نے اس کے کہنے پر کچھ خیال نہ کیا پھر جذیمہ نے عمرو بن عدی (اپنے بہائیخے) سے
اس امر میں مشورہ کیا عمرو بن عدی نے جذیمہ کے رائے سے اتفاق کیا
اسوجہ سے جذیمہ نے بجائے اپنے عمرو بن عدی کو اپنے قوم میں اپنا قائم مقام
کیا اور لشکر کی حکومت و سرداری عمرو بن عبد الحمز کو دیکر خود براہ غزنی فرات
ملکہ الزبا کے طرف روانہ ہوا جب یہہ ملکہ الزبا کے ملک کے قریب پہونچا
تو ملکہ کی طرف سے ہدایا اور سخاوت آئے بعد اس کے خود ملکہ نے اپنے
لشکر کے ساتھ اسکا استقبال کیا قصیر نے اسوقت ہی جذیمہ کو سمجھایا اور
یہہ کہا کہ اگر ملکہ الزبا کی فوج تجھ کو گہیرے تو یہہ سمجھنا کہ ملکہ نے دغا دیا ایسی
حالت میں جس طرح ممکن ہو صفوف لشکر کو ہٹا کر محل آنا جذیمہ نے قصیر کے
کہنے پر کچھ خیال نہ کیا اور بے تامل ملکہ کے پاس تنہا چلا گیا ملکہ نے اس کا

تہایت احترام کیا بعد چند ساعت کے اسکی رگ ہفت اندام کاٹ دی گئی جس سے
خون بہتے بہتے جذبہ مر گیا قصیر یہ واقعہ دیکھ کر لوٹ کھڑا ہوا جب اپنے ملک
میں پہونچا تو اسکی قوم اس سے برگشتہ ہو کر عمرو بن عبد المجن کی طرف مایل ہوئی
تب قصیر نے ایسی حقول چال اختیار کی کہ جس سے اسکی قوم عمرو بن عدی
قبیلہ میں آگئی تب اس کے عمرو بن عدی نے اپنے ناموں جذبہ کے خون کا بدلہ
اپنے کی نیاری کی ملکہ الزبا سے کاہنوں نے یہ کہہ دیا کہ تری ہلاکت فلان
شخص کے ہاتھ سے ہوگی اور اسکی علامات بتا دیا ملکہ الزبا کو سخت تشویش
پیدا ہو گئی اس نے اُسی وقت ایک مصور عمرو بن عدی کی تصویر کھینچ لیا
متعین کیا چنانچہ مصور عمرو بن عدی کی تصویر سے اسکے لشکروں کے کھینچ لایا
ملکہ الزبا نے عمرو بن عدی اور اس کے لشکروں کے تصویریں ادیکھ کر اس امر کا
یقین کر لیا کہ میری ہلاکت اسی کے ہاتھ سے ہوگی اور ایک راستہ اپنے
دربار سے قلعہ تک زمین کے اندر اندر بنوا لیا عمرو بن عدی نے قصیر کے پاس
ملکہ کے پاس روانہ کیا قصیر نے ملکہ کے پاس پہونچ کر عمرو بن عدی کی سخت
شکایت کی اور یہ ظاہر کیا کہ مجھ پر یہ کل مصائب اسوجہ سے ڈالے گئے ہیں
کہ عمرو بن عدی کو یہ شبہ پیدا ہو گیا ہے کہ جذبہ میرے سازش سے مارا گیا
میں اُس کے پاس پہونے سے موت کو بہتر سمجھتا ہوں ملکہ نے یہ سن کر قصیر کی بھد
عزت کی اور اپنے دربار میں حاضر رہنے کا حکم دیا جب الزبا کو قصیر پر اعتبار
کامل ہو گیا تو کئی اونٹوں پر اسباب تجارت بار کر کے عراق کی طرف روانہ کیا قصیر
اور عمرو بن عدی سے حیرہ میں ملاقات ہوئی عمرو بن عدی نے قصیر کے کل
مال و اسباب خرید کر کے قصیر کو پہر ملکہ الزبا کے پاس روانہ کر دیا ملکہ الزبا کو
قصیر کے واپس آنے سے اور زیادہ اعتبار اور پرور سم ہو گیا دوبارہ او

زیادہ مال و اسباب لے کر روانہ کیا عمرو بن عدی نے پہلے سے اس مرتبہ زیادہ معاوضہ دیکر واپس کیا۔ تیسرے بار عمرو بن عدی کے لشکریوں نے قصیر کے قافلہ کو لوٹ لیا اور عمرو بن عدی بھی اون میں شامل تھا قصیر واپس ہو کر ملکہ الزبار کے پاس آیا ملکہ الزبار اپنے محل سے قافلہ کے لینے کو نکلی جسوقت یہہ قافلہ میں پہونچی تو اسکو معلوم ہوا کہ یہہ وہ قافلہ تجارت نہیں ہے جسکو اس نے روانہ کیا بلکہ اس میں عمرو بن عدی کے لشکری ہیں ملکہ الزبار اسی شش و پنج میں تھی کہ عمرو بن عدی نے پہونچا اور اس راستہ کو روک لیا جو ملکہ الزبار کے دربار سے قلعہ کو نکالا گیا تھا اور اس کے لشکریوں نے تلواریں نیام سے نکال لیں ملکہ الزبار نے کسی نہ کسی طرح اپنے کو اس مجمع سے نکال کر اس راستہ تک پہونچا جسکو اس نے اپنی جانبری کا باعث سمجھہ رکھا تھا لیکن اسکی بد قسمتی سے عمرو بن عدی وہاں موجود تھا اس نے ایک ضرب شمشیر سے اسکا کام تمام کر دیا بعد اس کے اہل شہر پر جو کچھ گذرنا تھا گذرا اور عمرو بن عدی بعد چند مظفر و منصور واپس آیا۔

عمرو بن عدی نے اکیسویں برس کی عمر پائی یہہ ہمیشہ لڑائیوں میں مہنمک رہا محل میں آرام سے بیٹھنے پر لڑائی کے خوفناک میدان کو اس نے ہمیشہ فضیلت دی ملوک عرب سے سب سے پہلے اسی نے حیرہ کو دارالسلطنت بنایا اور اہل حیرہ نے اپنی کتابوں میں ملوک عرب سے اسی کو عراق کا حکمرانی کرتے ہوئے پایا ہے ملوک الطوائف اس سے دہتے تھے تا آنکہ اردشیر بن بابک کا اہل فارس میں دور حکومت آیا۔

ہشام بن کلثبی بروایت ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ آل نصر کے

عراق میں آئیںکی یہہ وجہ ہوئی کہ ربیعہ بن نصر نے ایک خواب دیکھا تھا جسکی تعبیر
 شق اور سطح کا ہنوں نے یہہ کی کہ حبشہ اون سے حکومت پس چہین لین کے
 پس اسوجہ سے ربیعہ بن نصر نے اپنے اہل بیت (خاندان) سے جنگو جنگو منسب
 سمجھا عراق کیطرف روانہ کر دیا اور ایک خط شاہ فارس (سابور بن خرزاد)
 لکھہ دیا شاہ فارس نے اس کے خاندان والوں کو حیرہ میں ٹھہرایا اور ہار گار
 نسل ربیعہ بن نصر سے نعمان بن منذر بن عمرو بن عدی بن ربیعہ بن نصر ہے
 بعضے کہتے ہین کہ منذر پادشاہ ساطرون (تفوخ قضاہ) کے اولاد سے ہے ابن
 اسحاق نے علماء کوفہ سے اسکی روایت کی ہے۔ اور جبیر بن مطعم صحابی سے روایت
 کیجاتی ہے کہ جبوقت نعمان کی تلوار عمر رضی اللہ عنہ کے خدمت میں لائے گئے تو
 آپ نے جبیر بن مطعم کو طلب فرمایا جبیر بن مطعم عرب اور قریش کا نسب خوب جانتے
 تھے انہوں نے اسکی تعلیم ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پائی تھی۔ پس عمر رضی اللہ
 وہ تلوار جبیر کو سپرد کر دیا اور دریافت کیا کہ تمہیں کان النعمان یا جبیر
 (لے جبیر نعمان کن سے تھا) جبیر نے کہا کان من اسلاف قنص ابن معل
 (وہ نعمان) قنص ابن معل کے اسلاف سے تھا۔ یہی کہتا ہے کہ قنص بن معل کی
 اولاد حجاز میں منتشر ہو گئی اسوجہ سے کہ اون میں اور ان کے یکجہری خاندان
 میں شہر تنگ ہونے کے وجہ سے لڑائیاں شروع ہو گئیں پس قنص بن معل
 کی اولاد سواد عراق کیطرف چلی آئی اور یہہ زمانہ لوگ لطوایف کا تھا انہوں نے
 اردو اینوں سے معرکہ آرائی کی اور بعض لوگ لطوایف پر حملہ کر کے انکو سواد عراق
 سے نکال دیا اسکے بعد اشار نے انکو زیر کیا اور قبائل عرب میں شامل ہو کر انکے
 نسب میں داخل ہو گیا۔ طبری کہتا ہے کہ جبوقت عمر رضی اللہ عنہ نے جبیر بن مطعم
 سے نعمان کا نسب دریافت کیا تھا اسوقت جبیر نے کہا تھا کہ عرب کا یہہ خیال ہے

کہ اشلاہ قنص بن معد سے ہے اور وہ سب عجم ابن قنص کے نسل سے ہیں لیکن یہ کہ لوگوں نے عجم کی تصحیف کر دی اور بجائے اس کے عجم کہنے لگے۔ ابن اسحاق کہتا ہے کہ کل عرب کا یہ خیال ہے کہ نغان بن المنذر عجم کے اولاد سے ہے جسے ربیعہ بن نصر بن پروش پائی تھی واللہ اعلم۔

الغرض عمرو بن عدی کے ہلاک ہونے کے بعد عرب اور کل بوادی عراق و حجاز و جزیرہ پر امر القیس بن عمرو بن عدی حکمران ہوا۔ آل نصر اور عجم فارس میں سے سب سے پہلے اس نے عیسائی مذہب اختیار کیا۔ بروایت ہشام ایک سو پندرہ برس زندہ رہا بچھلہ اس کے زمانہ ساہور میں تیس برس اور زمانہ ہرہز بن ساہور میں ایک برس اور زمانہ بہرام بن ہرہز میں تین برس اور زمانہ بہرام بن بہرام میں اٹھارہ برس اور زمانہ ساہور میں ستر برس اور اسی کے زمانہ میں یہ ہلاک ہوا تب بجائے اس کے عمرو بن امر القیس ان تیس برس کی حکومت رہی بعد اس کے ادس بن قلام علقی حاکم ہوا ہشام روایت کرتا ہے کہ بنو عمرو بن علق سے ہے پانچ برس کی حکومت رہی حجب بن عتک بن عجم نے اسکو مار کر حکومت لیلی زمانہ بہرام بن ساہور میں کر گیا بجائے اس کے امر القیس بن عمرو بچھلہ برس حکمرانی کرتا رہا زمانہ یزدجرد اٹھم میں ہلاک ہوا بجائے اس کے نغان بن امر القیس حاکم ہوا اسکی مان شقیقہ ربیعہ بن ذہل بن شیبان صاحب خوانق کی لڑکی ہے نغان بن امر القیس ملوک آل نصر میں سب سے زیادہ جری اور بہادر تھا تیس برس اس نے حکومت کی پھر زاہد ہو گیا ترک سلطنت کر کے بیابان کی طرف چلا گیا بعض مورخ کہتے ہیں کہ یزدجرد اٹھم نے اپنے لڑکے بہرام کو تعلیم کے لئے اسی نغان بن امر القیس کے سپرد کیا تھا لیکن طبری باستان و علماء فارس کہتا ہے کہ جسکے سپرد بہرام کی تربیت کی گئی تھی وہ متذرا

بن النعمان بن امر القیس ہے الغرض بہرام بعد تکمیل و تسلیم فنون جنگ آداب شاہی اپنے باپ کے پاس آیا اور تہوڑے دلوں بھر کر بہر منذر کے پاس چلا گیا اس اثناء میں یزدجرد انہم مرگیا اہل فارس نے ایک شخص کو اردشیر کے اولاد سے تخت نشین کر دیا اور بہرام سے اسوجہ سے اعراض کیا کہ اس نے عرب میں پرورش پائی تھی اداب عجم سے ناواقف تھا جب اسکی اطلاع منذر کو ہوئی تو اس نے ایک لشکر مرتب کیا اور زید افسری اپنے لڑکے نعمان کے فارس کی طرف روانہ کیا اسغرض کہ شاہ مال فارس کو تخت سے اوتار کر بہرام کے سر پر شاہی تاج رکھا جائے چنانچہ نعمان بن منذر نے فارس پر پہونچ کر شاہی شہر کا محاصرہ کر لیا اس کے بعد منذر معہ لشکر عرب اور اس کے ساتھ بہرام بھی آیا اہل فارس نے ڈر کر بہرام کی بادشاہت کو تسلیم کر لیا اور بہرام نے منذر کے کہنے سے اہل فارس کی خطائیں معاف کر دیں اور منذر اپنے ملک کو واپس آیا۔

ہشام بن الکلبی کہتا ہے کہ پیر حوث ابن عمرو بن حجر الکندی ایک لشکر عظیم لیکر بلا دمعد اور حیرہ پر چڑھ آیا اسکو تیج بن حسان ابن تیج نے حکمران بنا دیا نعمان بن امر القیس نے نکل کر اسکا مقابلہ کیا اثناء جنگ میں نعمان اور چند لوگ اس کے خاندان کے مارے گئے اس کے ہمراہی میدان جنگ سے بہاگ نکلے اور منذر بن النعمان الاکبر اور اسکی ماں ماء السماء کو سجات ملگنی آل نعمان کی حکومت پر لیشان ہو گئی اور حوث بن عمرو اور کل بلاد کا مالک ہو گیا جنکی حکمرانی آل نعمان کر رہے تھے۔ ہشام کے سوا اور مورخین کا یہ بیان ہے کہ جس نعمان کو حوث نے قتل کیا ہے وہ منذر بن نعمان کا لڑکا ہے اور اسکی ماں ہند زید مناتہ بن زید اللہ بن عمرو بن ربیعہ بن ذہل بن شیبان ہے پھر آگے چل کر ہشام تحریر کرتا ہے کہ جب حوث بن عمرو نے آل نعمان کی حکومت

چہین لی تو قباد نے اس سے چہیر چہاڑ شروع کی حرت بن عمرو کی حکومت
 چونکہ کمزور رہتی اسوجہ سے اوس نے قباد سے اس شرط پر صاحت کر لیا کہ
 عرب۔ فرات سے آگے نہ بڑھیں پہر جب حکومت فارس ضعیف ہو چلی تو اس
 عرب کو اطراف سواد میں فرات کے پر کی طرف لوٹ و غارت کر نیکا اشارہ
 کر دیا جب شاہ فارس نے پہر کو لڑائی سے دہمکایا تو اس نے کہلا ہوجا
 کہ عرب کا گردہ ایک ہنہیں ہے جبکو میں روک لون بلکہ اون میں مختلف قبائل
 ہیں اونکو سوائے مال کے کوئی چیز لوٹ مار کرنے سے ہنہیں روک سکیگی شاہ
 فارس نے پہر کو عرب کو ایک حصہ سواد کا دیدیا اسکے بعد حرت نے ایک
 طرف سے شاہ یمن کو فارس پر حملہ کرنے کو اوہارا اور اپنے برادر زادہ شمر و الجناح
 دوسری طرف سے قباد سے لڑنے کو بھیجا چنانچہ شمر و الجناح نے قباد سے لڑائی کی
 اور رے تک اسکا تعاقب کر کے قتل کر ڈالا پہر شمر خراسان کی طرف بڑھا
 اور تیج نے اپنے لڑکے حسان کو سعد کی طرف روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ ستر
 چہین تک لڑتا ہوا چلا جائے اور اپنے برادر زادہ یعفر کو روم کی طرف
 بڑھنے کا حکم دیا اس نے قسطنطینہ کا محاصرہ کیا تا آنکہ اہل قسطنطینہ نے
 خراج دینا اور اسکی اطاعت قبول کر لی بعد اس کے اس نے روم کی طرف
 قدم بڑھائے لیکن طاعون نے اسکے ایسے ہاتھ پاؤں ڈھیلے کر دیے کہ ان
 سب کو رومیوں نے دفعۃً حملہ کر کے قتل کر ڈالا۔ شمر و الجناح جو خراسان
 کی طرف گیا ہوتا اوس نے بلطایف الحیل بعد محاصرہ کے سمرقند پر قبضہ کر لیا
 بعد اس کے چہین کی طرف بڑھا اور ترک کو نہریت دی لیکن اس کتین برس
 پہلے حسان یہاں پہونچ گیا ہوتا یہ دو لون اکیس برس تک وہاں ٹھہرے رہے
 تا آنکہ وہیں حسان مگر گیا ہشام یہ واقعات لکھ کر کہتا ہے کہ صحیح اور متفق علیہ ہے

کہ یہہ دونوں اموال و ذخایر جو امہرات لیکر اپنے ملک کو واپس آئے تھے اسکی
 وفات یمن میں ہوئی ہے بعد اس کے کہ اس نے ایک سو بیس برس حکومت کی
 پہر اس کے بعد ملوک یمن سے کسی نے بقصد لڑائی خروج نہیں کیا بیان کیا جاتا
 ہے کہ اس نے دین یہودی اختیار کر لیا تھا ابن اسحاق کہتا ہے کہ جو تبع تابع
 مشرق کی طرف گیا ہے وہ تبع اخیر یعنی تباہ اسعد ابو کرب ہے۔ واللہ اعلم۔
 ہشام کہتا ہے کہ انوشیروان نے حرث بن عمرو کے بعد منذر بن نغمان کو
 حیرہ کا حاکم بنایا جو وقت قتل اپنے باپ نغمان کے بجگیا تھا پہر فارس کی طرف
 سے اسود بن منذر کے بعد منذر بن منذر عرب کا سات برس تک بادشاہ رہا
 اسکی ماں ماویہ بنت نغمان ہے اس کے بعد نغمان بن اسود بن منذر چار برس تک
 حکومت کی اسکی ماں ام الملک ہشیرہ حرث بن عمرو تھی پہر ابو یعفر بن علقمہ بن
 مالک بن عدی بن الذمیل بن ثور بن اسد بن ازی بن شمارہ بن کھم تین برس
 تک اسکا جانشین رہا پہر منذر بن امر القیس بادشاہ ہوا اسکی ماں ماہ اسد
 بنت عوف بن جشم بن ہلال بن ربیعہ بن زید مناۃ بن عامر بن خبیب بن سعد
 بن الخزرج بن تیم اللہ بن نمر بن قاسط ہے او سچاٹس برس اسکی حکومت رہی
 بعدہ اسکا لڑکا عمرو بن منذر بادشاہ ہوا اسکی ماں ہند بنت الحرث بن عمرو
 بن حجر اکل اطرا ہے سولہ برس اسکی حکومت کا زمانہ رہا اسکی حکومت آٹھویں
 برس عام الفیل ہوا جس میں جناب سولہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت
 ہوئی ہے پہر عمرو بن ہند نے شقیقہ قابوس کو چار برس تک حاکم بنا رکھا بعد
 اس کے منذر چار برس پہر نغمان منذر بائیس برس تک آٹھ برس زمانہ ہنتر
 میں اور چودہ برس زمانہ اپرویز میں حکمران رہا اسی نغمان کے عہد حکومت
 میں آل نصر کی حکومت جزیرہ میں منعزل ہو گئی بلکہ اس کے بعد پہر کوئی آل نصر کا

بادشاہ ہنواہیہ وہی ہے جسکو کسریٰ پرویز نے قتل کر کے بجائے اس کے
 حیرہ و عرب کی حکومت کا مالک ایاس بن قبیصہ طائی کو کیا تھا بعد اس کے حیرہ
 کی ریاست مرزبانان فارس کے قبضہ میں چلی گئی تا آنکہ اسلام کا نورانی آفتاب
 چمکا اور حکومت فارس کی بھی جاتی رہی ایاس بن قبیصہ حیرہ میں زیر نگرانی
 مہر جان مرزبان فارس نو برس تک حکومت کرتا رہا اس کے بعد حیرہ میں
 دوسرا مرزبان آیا جسکا نام رازدویہ بن مایان ہمدانی ہتاہیہ سات برس تک
 تادمہ توران بنت کسریٰ حکمران رہا پھر اس کے بعد منذر بن لغمان بن منذر
 حاکم ہوا عرب کو غزوہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں جو کہ یوم اجداث بحرین
 میں مارا گیا اور مسلمانوں نے جسوقت اعراق پر چڑھائی کی تھی اور خالد
 بن الولید نے حیرہ کا محاصرہ کر لیا تھا اور اہل حیرہ کو اپنے ہلاکت کا یقین
 ہو گیا تب ایاس بن قبیصہ شرفاء حیرہ کو ہمراہ لیکر خالد بن الولید کے خدمت
 میں آیا اور ایک لاکھ ساٹھ ہزار درم دیکر مصالحت کر لی خالد بن الولید
 نے عہد نامہ اور امان نامہ اسکو لکھ دیا یہ پہلا جزیہ تھا جو عراق میں
 مسلمانوں نے وصول کیا۔ الغرض ایاس بن قبیصہ نے جب مسلمانوں
 جزیہ دیکر صلح کر لیا تو کسریٰ فارس کو اسکا یہ فعل سخت شاق گذرا اسنو
 سے اسکو معزول کر دیا اسکی حکومت نو برس رہی اس کے ایک برس لوہمہنی
 کے بعد مسلمانوں نے مختلف ممالک پر چڑھائی کی انہیں ایام میں عمر ابن
 الخطاب (رضی اللہ عنہ) سے یرغلافیت پر رونق افروز ہوئے اور انہوں
 نے سعد ابن ابی وقاص کو جنگ فارس کے لئے روانہ کیا جب یزدجرد کو
 اس واقعہ سے آگاہی ہوئی تو اس نے مرزبان حیرہ کو لکھ بھیجا کہ قابوس
 بن قابوس بن منذر کو عرب کے مقابلہ پر بھیجے اور اس سے یہ عہدہ کرے

کہ قابوس عرب کے جس شہر کو فتح کرے گا اسکا وہی مالک ہوگا جیسا کہ اس سے پیشتر اس کے ابا و اجداد سے عہد و پیمان تھا۔ ایسا ہی عہد و پیمان بکر بن وائل کے ساتھ کیا گیا قابوس تو اس خبر کے سنتے ہی قابوس سیمین جا پہنچا اور بکر بن وائل کو ذی قار میں مثنیٰ بن حارثہ نے گرفتار کر لیا اور قابوس پر قابوس سیمین یہ واقعہ گذرا کہ اثناء جنگ میں اسکا لشکر بے قابو ہو گیا اور خود یہ میدان جنگ میں مارا گیا یہ یادگار اون لوگوں کا تھا جو ملوک آل نصر بن ربیعہ سے باقی رہ گئے تھے اور انکی حکومت فارس کے حکومت کے ساتھ جاتی رہی۔ مغیرہ بن شعبہ نے ہندہ بنت لہان سے اور سعد بن وقاص نے صدقہ بنت لہان سے عقد کر لیا تھا اسکا واقعہ نہایت مشہور ہے۔

ہشام کے نزدیک پانچ سو بیس برس میں ملوک آل نصر میں سے بیس نفر نے حکومت کی اور بروایت مسعودی تیس نفر کی چھ سو بیس برس حکومت رہی بیان کیا جاتا ہے کہ ابتداء آبادی حیرہ سے زمانہ ویرانی تک قریب بنائ کو فہ پانچ سو برس کی مدت ہوتی ہے واللہ اعلم۔

اکل نصر بن ربیعہ بن کعب بن عمرو بن عدی اول کے ملوک کی یہ ترتیب وہی ہے جسکو طبری نے ابن کلبی وغیرہ سے نقل کیا ہے لیکن سوائے اسکے اور مورخین ملوک آل نصر کی ترتیب میں اختلاف کرتے ہیں بعد اس کے کہ اوہون نے اس امر پر اتفاق کر لیا ہے کہ عمرو بن عدی کے بعد اسکا لڑکا امر القیس پہ اسکا لڑکا عمرو بن امر القیس تخت حکومت پر بیٹھا، اور یہ اون میں کا تیسرا بادشاہ ہے۔

علی بن عبدالعزیز حیر جانی اسکے انساب میں بعد ذکر عمرو و تحریر کرتا ہے کہ ”پہرہ اس بن قلام علقم نے دفعۃً حملہ کر دیا اور خود حکمران بن گیا بعد

چندے حجب بن عتیک لجنی نے اسکو مار کر حکومت چہین لی پہر اسکے بعد
 امر القیس بن عمرو ثالث پہر اسکا لڑکا نغان اکبر بن امر القیس بن
 الشقیقہ (جس نے ترک سلطنت کر کے فقیری اختیار کر لی تھی) بعد ازاں اسکا
 لڑکا منذر بعدہ اسکا لڑکا اسود بن منذر پہر اسکا بہائی منذر بن منذر
 پہر نغان بن اسود بن منذر پہر ابو یعفر بن علقمہ بن مالک بن عدی
 بن الذمیل بن ثور بن آش بن رنی بن نمارہ بن لخم پہر بعد اس کے
 امر القیس بن نغان اکبر پہر اسکا لڑکا امر القیس حکمران ہوا اس کے
 بعد حرث بن عدی کنندی کا واقعہ پیش آیا تا آنکہ دونوں میں مصاحبت
 ہو گئی اور منذر نے اسکی لڑکی ہند سے شادی کر لی جس کے بطن سے عمرو
 پیدا ہوا پہر بعد منذر کے عمرو بن ہند پہر قابوس بن منذر اسکا بہائی پہر
 منذر بن منذر اسکا دوسرا بہائی پہر اسکا لڑکا نغان بن منذر حاکم ہوا
 جرجانی کا یہ بیان طبری کی تحریر کے بالکل موافق ہے سوائے حرث بن
 عمرو کنندی کے کیونکہ طبری نے نغان اکبر بن امر القیس اور اسکے لڑکے
 منذر کے بعد حرث بن عمرو کا واقعہ تحریر کیا ہے اور جرجانی نے منذر بن
 امر القیس بن نغان کے بعد لکھا ہے اس منذر اور منذر بن نغان اکبر
 میں بائیس ملوک گذرے ہیں جبہ بن ابویعفر بن الذمیل ہی کے والد اعلم بالاضو
 سعودی اس ترتیب کی مخالفت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بعد نغان
 کے امر القیس نے (جسکو قائد الفارس کہتے ہیں) پیشہ برس حکمرانی کی
 بعد اس کے اسکا لڑکا منذر پچیس برس حاکم رہا یہاں تک تو طبری اور
 جرجانی کی ترتیب سے ملتا ہے پہر آگے چلکر ان دونوں کی مخالفت کرتا ہے
 اور تحریر کرتا ہے کہ نغان بن منذر نے پینیس برس چہرہ پر حکمرانی کی

(یہ وہ ہے جس نے خورنق آباد کیا تھا) اور اسود بن نعمان نے بنیٰ برس اور اس کے لڑکے منذر نے چالینس برس حکومت کی اسکی مان ماہ السماء۔ ثم بن قاسط (بطن ربیعہ) سے ہے اور یہ اسی کے طرف منسوب ہوتا ہے پہر اسکا لڑکا عمرو بن منذر جو بیس برس بعد از ان اسکا بہائی نعمان بادشاہ ہوا اس کی مان کا نام یامہ تھا اسی کو کسرے نے قتل کیا ہے اور یہی ملوک حیرہ کا آخری بادشاہ ہے سہیلی کہتا ہے کہ منذر بن ماہ السماء کے دو لڑکے۔ عمرو و نعمان تھے عمرو۔ ہند بنت الحرث اکل المرار کے بطن سے ہے یہ اعظم ترین ملوک حیرہ تھا اسکو محرق کے لقب سے بھی یاد کرتے ہیں اسوجہ سے کہ اس نے شہر ملوک کو یامہ کے قریب جلادیا تھا یہ کسرے الوشیروان کی جانب سے حکومت کرتا تھا بعد اس کے اسکا بہائی نعمان بن منذر حاکم ہوا اسکی مان یامہ تھی اسکو کسرے نے اپرویز بن ہرقر بن الوشیروان بوجہ سازش زید بن عدی بن زید عنادی کے قتل کر ڈالا اس کے بعد اس نے اس کے مارے جائیکا قصہ اور ایاس بن قبیصہ طائی کی حکومت کا حال لکھا ہے اور اس کے بعد حرب ذی قار کا حال تحریر کیا ہے حمین عرب عجم پر غالب آئے تھے۔

ابن سعید انکی حکومت کی ابتدا یون بیان کرتا ہے کہ بنو نمارہ۔ عمارہ کے لشکریوں میں سے تھے اور یہ شام و حیرہ میں انکے طرف سے الزباء کے ساتھ حکمرانی کرتے تھے جب الزباء نے جذیمہ کو تہ تیغ کیا تو عمرو بن عدی جو جذیمہ کے بہن کا لڑکا تھا اپنے ماموں کے خون کا بدلہ لینے کو اوہٹھ کھڑا ہوا اور الزباء کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا اور یرلب فرات ارض عراق میں حیرہ کو آباد کیا صاحب تواریخ الاعم کا یہ بیان ہے کہ عمرو بن عدی نے زمانہ ملوک الطوائف میں ایک سو اٹھائیس برس حکومت کی اس کے بعد امر القیس بن عمرو حاکم ہوا جب

یہہ مر گیا تو اردشیر بن ساہور نے حیرہ پراس بن قلام علقی کو حکمران مقرر کیا
بعد اس کے اعر القیس بن عمرو بن اعر القیس معروف بہ محرق پہ اسکا لڑکا
نعمان بن شقیقہ (جس نے شیبان آباد کیا اور خورنق کی بنیاد لی اور جو آخر عمر میں
تارک الدنیا ہو گیا) تینس برس بعد اس کے اسکا لڑکا منذر (جس نے ہرم گور کی
مدد کی تھی) چالیس برس بعد اسکا لڑکا اسود پہ اسکا بہائی منذر بن منذر
پہر نعمان بن اسود حاکم ہوا کسرے نے ناراض ہو کر اسکو معزول کر دیا اور بجائے
اس کے الذمیل بن لحم کو بادشاہ بنایا یہہ شاہی خاندان سے نہ تھا بعد اس کے
پہر اسی خاندان میں حکومت آگئی چنانچہ اعر القیس بن نعمان اکبر (جو ابن شقیقہ کے
نام سے معروف ہے) حکمران ہوا یہہ بکزن وایل سے ہم بنرہ ہوا اس کے بعد
اسکا لڑکا منذر بن مار السماء حاکم ہوا مار السماء کلیب کی بہن ہے قباد نے
مردک زندیق کی اتباع پر اسکو مجبور کرنا چاہا جب اس نے انکار کیا تو اسکو معزول
کر کے بجائے اس کے حرث بن عمرو بن حجر گندی کو حاکم بنایا پہر اسکو انوشیروان
نے حاکم بنایا تا آنکہ حرث اعرج غسانی نے یوم حلیمہ کو قتل کیا جیسا کہ آئندہ
بیان کیا جائیگا بعد ازاں عمرو بن ہند بادشاہ ہوا ہند کا نام یا مہ تھا یہہ اعر القیس
بن حجر کی پہوپی تھی عمرو بن ہند کو محرق ثانی بھی کہتے ہیں اس لحاظ سے کہ اس نے
بنو دارم کو قبیلہ یقیم سے جلادیا تھا کیونکہ انہوں نے اس کے بہائی کو قتل کر ڈالا تھا
جب اسکی خبر عمرو بن ہند کو ہوئی تو اس نے قسم کھالی کہ بعوض ایک خون کے
میں اون میں سے سو آدمیوں کو جلادوں کا چنانچہ ایسا ہی کیا سو گہ برس
اس نے زمانہ حکومت انوشیروان میں حکمرانی کی بعد ازاں اسکا بہائی قابو
بن ہند حاکم ہوا یہہ اعرج تھا اسکو بنویشکرین سے کسی نے مار ڈالا تھا پس بجائے
اس کے انوشیروان نے حیرہ پر اپنے کسی مرزبان کو مقرر کیا جب عرب نے اس کی

اطاعت نہ کی تو مجبور ہو کر منذر بن منذر بن ماء السماء کو حاکم بنایا منذر تخت حکومت پر بیٹھتے ہی شام کی طرف اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کو بڑا حارت اعرج غسانی نے اسکو بھی مار ڈالا تب بجائے اس کے اسکا لڑکا نعمان بن منذر حاکم ہوا یہہ ملوک حیرہ میں سے زیادہ مشہور ہے عرب کے وفود اس کے پاس بکثرت آئے اس نے بنو جفنے سے بہت آدمیوں کو گرفتار کر لیا یہہ عدی بن زید کی تحریک سے نصرانی ہو گیا اور اپنے آبائی دین کو چھوڑ دیا پھر عدی بن زید کو کسی شبہ سے قید کر دیا جب کسرے نے عدی کے بہائی کے سفارش سے عدی کی سفارش کی تو نعمان نے اسکو حالت قید ہی میں مار ڈالا عدی کا لڑکا زید جب بڑا ہوا کسرے نے اسکو اپنا ترجمان مقرر کیا اس نے کسرے پر ویز کو نعمان سے بدظن کر دیا اور اس کے ساتھ جنگ فارس و روم میں شامل ہوا فارس کو ہزیمت ہوئی اور نعمان ایک گھوڑے پر سوار ہو کر میدان جنگ سے بہاگا کسرے نے اس کے گھوڑا طلب کیا اس نے گھوڑا دینے سے اعراض کیا اور ایاس بن قبیصہ نے اپنا گھوڑا دیدیا بعد اس واقعہ کے نعمان وفد ہو کر کسرے کے پاس آیا کسرے نے اس کو مار ڈالا اور بجائے اس کے حیرہ پر ایاس بن قبیصہ کو حاکم بنایا لیکن عرب نے نعمان کے مارے جانے سے اسکی اطاعت نہ کی اور نہ اسکی حکومت مستقل طور پر رہی پھر ایاس کے مرنے کے بعد حیرہ پر فارس کی طرف سے آل منذر زیر نگرانی حزبا کا فارس حکومت کرنے لگے تا آنکہ مسلمانوں کی عالمگیر فتوحات نے حیرہ کو اپنے جہنڈے کے نیچے لے لیا۔

یہ بھی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بنو نصر بنو ن کی عبادت کرتے تھے سب سے پہلے نعمان بن شقیقہ نصرانی ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ نعمان ثانی عیسائی ہوا اس کے بعد عرب نے ان سب اطراف و جوانب کا اس کے لڑکے منذر کو

ملوک کنندہ

طبری بردایت ہشام تحریر کرتا ہے کہ شرفا حمیر ملوک حمیر کی کارپردازی کرتے
 از انجلہ حسان بن تیج کا کارپرداز عمرو بن حجر سردار کندہ تھا اسکا باپ حجر وہ ہے جسکو
 عرب آکل المرار کہتا ہے اور یہ حجر لڑکا ہے عمرو بن معاویہ بن حرث اصغر ابن معاویہ
 بن حرث اکبر ابن معاویہ بن کندہ کا اور مادری بہائی ہے حسان تیج کا حب
 حسان نے بلاد عرب پر چڑھائی کی اور حجاز کی طرف گیا تو بوقت واپسی معاویہ ابن
 عدنان پر اپنے بہائی حجر بن عمرو کو حوالی مقرر کیا اس نے نہایت نیک سیرتی سے
 امین بسیر کی اس کے مرنے کے بعد اسکا لڑکا عمر بن مقصور حاکم ہوا پھر آگے چلکر ہشام
 سے روایت کرتا ہے کہ جب حسان نے جدیس پر فوج کشی کی تو حمیر میں اسکو ایسا
 نایب کر گیا پس جبکہ وہ مارا گیا اور اس کے بعد اسکا بہائی عمرو بن تیج حکمران
 ہوا تو اس نے اپنے بہائی حسان بن تیج کی لڑکی سے عمرو بن حجر کا عقد کر دیا۔
 بنو حمیر نے اس عقد کرنے سے بہت شور و غل مچایا لیکن لوکی ایک نہ سنی گئی
 بعد چند سے لطن بنت حسان اور صلیب عمرو بن حجر سے حرث بن عمرو پیدا ہوا
 اور عمرو بن تیج کے بعد عبد کلال بن متون اصغر (حسان کی اولاد سے) حاکم
 بنایا گیا اسوجہ سے کہ تیج بن حسان کی عقل زایل ہو گئی تھی عبد کلال نصرانی
 مذہب رکھتا تھا اور اپنی قوم کے ساتھ بُرائی سے پیش آتا تھا لوگ اسکی خلق
 سے آزر دہ تھے غالباً اسی سبب سے بنو حمیر نے اس جیلہ سے کہ اس نے ایک عسائی کو
 اپنا مشیر بنا لیا تھا مار ڈالا اس کے بعد تیج بن حسان اچھا ہو گیا لوگوں نے
 اسکو حاکم بنا لیا بنو حمیر اور عرب اس سے دب گئے اس نے اپنے ہمیشہ زادہ
 حرث بن عمرو بن حجر کنیدی کو بسرگردہ ہی ایک عظیم الشان لشکر کے بلاد معین
 حیرہ کی طرف روانہ کیا نعمان بن امر القیس بن شقیقہ سے لڑائی ہوئی اثناء لڑائی

نعمان معہ چند اپنے اہل بیت کے مارا گیا اس کے ہمراہی میدان جنگ سے بھاگ گئے اور منذر بن نعمان اکبر اور اسکی ماں ماء السماء بچ گئی اس وقت سے آل نعمان کی حکومت جاتی رہی اور حرث بن عمرو کل اون بلاد کا حکمران ہو گیا جب آل نعمان حکومت کرتے تھے۔

عام مورخین کا یہ بیان ہے کہ جب حرث بن عمرو بعد اپنے باپ کے عرب کا حکمران ہوا اور اسکی سطوت و غلبہ نے ایک طرح کی شہرت حاصل کر لی اس وقت ملوک حیرہ سے چہر چہاڑ شروع کر دیا (حیرہ مین اندلون منذر بن عمرو القیس حکومت کرتا تھا) اسی اثناء مین کسمرے قباد بعد اپنے باپ فیروز بن یزدجرد کے تخت فارس پر بیٹھا یہ مانی زندیق کے مقلدین مین سے تھا اس نے منذر کو اپنے مذہب کی دعوت دی منذر نے انکار کیا اور حرث بن عمرو نے اس کے مذہب کو اختیار کر لیا اسوجہ سے کسمرے قباد نے اسکو عرب کا حاکم بنا دیا اور حیرہ مین اسکو رہنے کا حکم دیا اس کے بعد قباد مر گیا۔ بجلے اس کے اسکا لڑکا الوشیر وان تخت نشین ہوا اس نے حیرہ کی حکومت پہر منذر کو دیدی اور حرث بن عمرو کو نہر سواد دیکر راضی کر دیا پہر حرث نے ملک عرب کو اپنے لڑکوں مین اس طرح تقسیم کیا کہ حجر کو بنو اسد پر اور شر حبیل کو بنو سعد و رباب پر اور سلمہ کو بکر و تغلب پر اور معد یکرب کو قیس و کنانہ پر حکمران کر دیا بعض کہتے ہیں کہ سلمہ بن حنظلہ و تغلب پر اور شر حبیل عیسعد و رباب و بکر پر حاکم بنایا گیا اور قیس بن احرث بعد چندے امنین آئے تھے کتاب الاغانی مین لکھا ہے کہ اسکا لڑکا شر حبیل۔ بکر و ایل پر اور حنظلہ بنو اسد اور بنو عمرو بن تمیم کی ایک گروہ اور رباب پر اور غلفا یعنی معد یکرب قیس پر سلمہ بن احرث بنو تغلب و بنو قاسیط و بنو زید منات پر حکمران ہوا۔ انتہی کلام الاغانی۔

شرجیل اور اس کے بہائی سلمہ بن ناصانی ہو گئی مابین بصرہ و کوفہ۔ یہاں
 سے سات منزل پر کلاب سے لڑے کلاب کے طرف سفیان بن حجاج بن دارم
 (سلمہ کا دوست) اپنے برادران مادری کو لیکر بڑھا بعد اس کے سلمہ مو اپنے ہمراہیوں
 کے آپہنچا بڑی گھسٹام لڑائی ہوئی بنو حنظلہ۔ عمرو بن تیمم۔ رباب بن وائل کو
 ہزیمت ہوئی اور بنو سعد مو اپنے ہمراہیوں کے واپس ہوئے اس اثناء میں
 سلمہ کی طرف سے کسی نے باؤاز بلند کہا ”جو شخص شرجیل کو مار ڈالے گا اسکو سواؤ
 دیئے جائیں گے“ اس آواز کے سنے ہی بنو سعد پہر لوٹ پڑے اور پہلے سے زیادہ
 مستعد ہو کر لڑے اس لڑائی میں عصیم بن نعمان بن مالک بن غیاث بن سعد
 بن زہیر بن بکر بن حبیب ثعلبی نے شرجیل کو مار ڈالا۔ شرجیل کے مارے جانے
 لڑائی کا خاتمہ ہو گیا جب اکی خبر اس کے بہائی معدیکرب کو پہنچی تو وہ صدہ بیچ
 دالم سے مجنون ہو گیا اور اسی حالت جنون میں مر گیا بنو سعد نے کامیابی کے بعد
 شرجیل کے اہل و عیال کو قید کرنا چاہا مہا لیکن عوف بن سخنتہ بن احمرث بن
 عطار دین عوف بن سعد بن کعب نے انکو بحفاظت تمام اون کی قوم کے پاس
 بھیج دیا اس کے بعد سلمہ پر فایج گرا اور اسی صدیہ سے وہ مر گیا۔ حجر بن الحمرث
 ایک مدت تک بنو اسد پر حکمران رہا تا آنکہ اوسنے بضرورت بنو اسد کے پاس
 بطلب رسد و غلہ اپنا سفیر روانہ کیا بنو اسد نے رسد و غلہ نیٹے کے عوض اس کے
 سفیر کو مارا اس کے خط کی امانت کی حجر اندون تہامہ میں ہتا جب کہ اس
 واقعہ سے آگاہی ہوئی تو وہ ربیعہ و قیس دکنانہ کو لیکر انپر چڑھ آیا ان کے
 خون کو مباح کر دیا رؤساء ان کے گرفتار کر لیا انڈا نجلہ عبید ابن البرص
 مو ایک جماعت کے گرفتار کیا بعد چندے عبید ابن البرص نے ایک شعر لکھ کر
 حجر کے پاس بھیجا جس سے خوش ہو کر حجر نے اسکو آزاد کر دیا تھوڑے دنوں کے بعد

بنو اسد نے وفود (ڈیپوٹیشن) حجر کے پاس روانہ کئے جب یہ حجر کے پاس پہنچے تو ایک موقع دیکھ کر دفعۃً حجر پر حملہ کر کے اسکو مار ڈالا اس قتل کا بانی مہابی علی بن ابی حجر کا بی بی تھا جس کے باپ کو حجر نے مار ڈالا تھا جب اسکی خیر احمد القیس کو پہنچی تو اس نے قسم کھالی کہ ”جب تک بنو اسد سے معاوضہ نہ لوں گا کسی دنیاوی چیز سے تمتع نہ ہوگا“ احمد القیس چونکہ تنہا بنو اسد کا مقابلہ کر سکتا تھا اسوجہ سے اس نے بنو بکر و تغلب سے اعانت چاہی چنانچہ بنو بکر و تغلب نے اسکا ساتھ دیا بنو اسد میدان جنگ سے بے جلت تمام ہوا گ کر منذر بن احمد القیس والی حیرہ کے پاس جا کر پناہ گزین ہوئے اور احمد القیس بنو کنانہ پر چاڑھا نہایت سختی سے انکو قتل کیا بعد اس کے بنو اسد کے تعاقب چلا لیکن بلا کسی کامیابی کے در ماندہ ہو کر واپس آیا اور بنو بکر و تغلب کے چلے جانیکے بعد موثر بن زید بن ذی جہن (بادشاہ حمیر) کے پاس گیا اور اس سے مدد کا خواستگار ہوا اس نے پانچ سو حمیری اور اس کے علاوہ ایک گروہ عرب کا اسکے ساتھ کر دیا منذر نے اپنی قوم کو مجتمع کر لیا اور کسے اوشیران ایکٹ کر اس کے مدد پر روانہ کیا دونوں فریق میں سخت لڑائی ہوئی انجام کار احمد القیس کو نہر لیت ہوئی حمیری اور جو اس کے ہمراہ تھے وہ میدان جنگ سے جان بچا کر یہاں گئے احمد القیس ایک قبیلہ سے دو سرے قبیلہ میں چھپتا پھرتا تھا اور منذر اسکی جستجو کر رہا تھا تا آنکہ احمد القیس قیصر کے پاس گیا اور اس سے مدد کا خواستگار ہوا قیصر نے اسکی امداد کی لیکن طماح نے اسکی ساری امیدوں کا خاتمہ کر دیا

طماح ایک شخص کا نام ہے بنو اسد سے۔ یہ قیصر کی خدمت میں رہتا تھا۔

یعنی بجگت علی اسکو زہر دلا دیا۔ والد اعلم۔
جر جانی کہتا ہے کہ ان ملوک کے بعد یہ ہنہین معلوم ہوا کہ ہر ملوک کندنہ
حکومت و سلطنت نصیب ہوئی یا ہنہین ہر کیف عرب انکو کندنہ الملوک کہتا ہے
حسان بن عمرو بن جور۔ میثم پر اور معاویہ بن شرجیل بن حصن۔ بنو عامر پر
یوم جبکہ حکمران تھے اور جور۔ معاویہ بن حجر آکل المرار پر اور ملک مقصود عمرو
بن حجر کو کہتے ہیں ابن سعید کہتا ہے کہ ثور بن عقیق بن حرت بن مرہ بن آدم
بن شجوب ابن عبید اللہ بن زید بن کہلان کا لقب کندنہ تھا میں کے بلاذ
شرقی میں رہتا تھا اسکا دار الحکومت دمنون تھا حکومت انہیں بنو معاویہ
بن غنہ کے خاندان میں تھی ملوک تبا لجمہ سے انکو مصاہرت کا تعلق تھا
وہ انکو بنو معد بن عدنان پر حجاز میں اپنے طرف سے حکمرانی کرتے رہتے تھے
پس دل جو شخص ان میں سے حکمران ہوا وہ حجر آکل المرار ابن عمرو بن
معاویہ اکبر ہے اسکو تیج بن کر بنے (جس نے کعبہ پر غلاف چڑھایا) حکومت
کی کرسی پر بیٹھا یا بعد اس کے عمرو بن حجر ہر اسکا لڑکا حرت مقصود بادشاہ
ہوا جس نے قباد بادشاہ فارس کے کہنے سے مانی زندیق کی اتباع نہ کی
اور ایوبہ سے بنو کلب میں مارا گیا مال و اسباب اسکا لوٹ لیا گیا اس کے
لڑکے جو بنو معد پر حکمرانی کرتے تھے وہ بھی اکثر مارے گئے ازبجملہ حجر بن حرت
بھی مارا گیا جو بنو اسد کا حاکم تھا پھر اسکا لڑکا امرؤ القیس اپنے باپ کے خون کا
بدلہ لینے کو اوٹھا اور قیصر کے پاس گیا لیکن طلاح اسدی کے سازش سے
مسموم مارا گیا طلاح اسدی نے اس کے نسبت یہہ غلط مشہور کر دیا تھا
لہ مصاہرت کے لئے اردو زبان میں کوئی لفظ نہیں پایا جاتا۔ سسرالی رشتہ دائرہ کو
خواہ وہ زوج کے طرف سے ہو یا زوجہ کی طرف سے صحرا کہا کرتے ہیں۔

(۱۱)
جولائی۔ ۱۹۹۸

کہ امر القیس قیصر کی لڑکی شیفہ ہے اسید وجہ سے اسکو زہرا لود کپڑا بنا دیا گیا
اور اس ذریعہ سے اوس کے ساری امیدوں اور ارمان زندگی کا خاتمہ
کرویا گیا۔ صاحب التوارخ تحریر کرتا ہے کہ بعد اسکے حکومت بنو جبلیہ بن عدی
بن ربیعہ بن معاویہ میں منتقل ہو آئی ان میں سے قیس بن معدیکرب بن جبلیہ
کی بڑی شہرت ہوئی انہیں میں سے اعشی اور اسکی لڑکی عمروہ ہے جس کی
لڑائیوں اور ثروت کے اخبار مشہور ہیں اسکا بہائی اشعوب لمان ہو گیا
لیکن بعد حضرت سرور کائنات صلعم مرتد ہو گیا تھا جسکو ابوبکر رضی اللہ عنہ
بشکر گرفتار کر لایا تھا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔ اسی کے نسل سے
بنو اشعوب ہیں جنکا ذکر دولت امویہ میں آئیگا۔

کنزہ کے بطون سے سکون اور سکاسک ہیں سکاسک اسوقت تک
شرقی یمن میں ایک ممتاز حالت سے صحرو کہانت میں معروف و مشہور ہیں
انہیں میں سے تجیب کا بہت بڑا قبیلہ ہے جنہیں سے اندکس میں بنو حماد
بنو ذی النون۔ بنو الافطس بلوک الطوائف سے ہیں۔ واللہ تعالیٰ وائر
الارض ومن علیہا۔

اخبار ابن حنفیہ ملوک غسانِ شام

اس سے پیشتر ہم تحریر کر چکے ہیں کہ شام میں سب سے پہلے عرب میں سے جس نے حکمرانی کی ہے وہ عمالقہ ہیں بعد ازاں بنو ارم بن شام۔ جو ارمین کے نام سے مشہور ہیں اور ہم نے اس اختلاف کا ذکر کر دیا ہے جو لوگوں نے عمالقہ شام میں کیا ہے کہ آیا وہ عمیلق بن لاوذ بن شام سے ہیں یا عمالین بن الیفاز بن عیصو سے۔ مشہور و متعارف یہ ہے کہ وہ عمیلق بھی لاوذ سے ہیں بنو ارم اندلوز اطراف شام و عراق میں رہتے تھے۔ ملوک الطوائف سے اور ان کے اکثر معرکہ آرائیان رہیں جیسا کہ اس سے پیشتر اسکا ذکر اشارۃً ہو چکا ہے ان عمالقہ کا آخری بادشاہ سمیدع بن ہوشر تھا جسکو یوشع بن نون نے قتل کیا، جس زمانہ میں بنی اسرائیل شام پر غالب آئے ہیں۔ بعد اس کے بنو ظرب بن حسان (قبیلہ عاملہ عمالیق) میں حکومت چلی آئی انکا آخری حکمران الزباء بنت عمرو بن سمیدع تھی قضاعہ دیار جزیرہ میں ان کے ہمسایگی میں تھے اور جب انکی ہو بگڑی تو عمالقہ غالب آئے پہر الزباء کے مرنے کے بعد بنو الطرب بن حسان کی حکومت جاتی رہی او سو قوت عرب کی زمام حکومت تنوخ (قبیلہ قضاعہ) نے اپنے ماتہ میں لیلیٰ اور وہ تنوخ لڑکا ہے مالک بن فہم بن تیم الدین اسود بن ویرہ بن تغلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ کا۔ انکے حیرہ اور انبار میں جانے اور پھرنے اور ارمینون کے تجاوزت میں رہنے کا حال اس سے پیشتر ہم بیان کر چکے ہیں بروایت مسعودی تنوخ سے تین شخصوں نے حکومت کی (۱) لغمان بن عمرو (۲) اسکا لڑکا عمرو ابن لغمان (۳) اسکا بہائی حواری بن عمرو۔ یہ لوگ روم کی طرف سے حکمران تھے بعد کے

تفوخ کے قواسے حکومت مضحل ہو گئے اونپر سلیم (بطون قضا عسے) پہر ضجاعم
 ر ضجعم بن سعد بن سلیم کے اولاد سے) غالب آیا اسکا نام عمرو بن حلوان بن عمران
 بن الحکاف تھا تھوڑے دنوں کے بعد یہ لوگ نصرانی ہو گئے روم نے ان کو
 عرب کی حکومت دیدی ایک مدت تک حکومت انکے قبضہ میں رہی یہ بلاد
 سواب (ارض بلقاء) میں رہتے تھے بیان کیا جاتا ہے کہ جس نے سلیم کو اطراف
 شام کا حکمران بنایا تھا وہ قیصر طیطش ابن قیصر باہان تھا۔

ابن سعد کہتا ہے کہ بنو سلیم کی دو حکومتیں تھیں ایک بنو ضجعم کی دوسری
 بنو عبید کی۔ بنو ضجعم کا دور حکومت ایک زمانہ تک رہا تا آنکہ غسان کو اون پر
 استیلا وغلبہ حاصل ہو گیا انہوں نے اون کے ملک کو اون سے چھین لیا اسکا
 آخری بادشاہ زیاد بن ہبہو کہ تھا یہ اپنے بقیہ السیف قوم کو لیکر حجاز کی طرف
 چلا گیا جنکو حجر اکمل المرار والی حجاز نے قتل کر ڈالا بعض علماء انسب بنو ضجعم اور
 دوس پر تفوخ کا اطلاق کرتے ہیں جنہوں نے بحرین میں قیام کیا بعد ازاں
 ضجاعم۔ بریہ شام کی طرف اور دوس۔ بریہ عراق کی طرف چلا گیا اور بنو عبید
 بن الا برص بن عمرو ابن اشجع بن سلیم۔ حضر بر حکمرانی کرتے رہے جس کے آٹا
 اسوقت تک بریہ بخار میں باقی ہیں انہیں میں سے ضیمر بن معاویہ بن
 عبید شہور حکمران گزرا ہے جسکو جزامقہ ساطرون کے نام سے مشہور کرتے ہیں
 اسکا قصہ جو سابقہ کے ساتھ گزرا ہے مشہور و معروف ہے۔ انتہی کلام ابن سعد
 پہر عرب کی ریاست حمیر سے منتقل ہو کر کہلان کے قبضہ میں آگئی اور
 وہ بلاد حجاز پر حکمران ہوئے اور ازد۔ میں سے نکھر بلاد عک میں مابین زبید
 وزمخ مقیم ہوئے اہل عک سے لڑے اون کے بادشاہ کو ثعلبہ بن عمرو زریقیا
 قتل کر ڈالا بعض اہل یمن کہتے ہیں کہ عک۔ عدنان۔ بن عبد اللہ بن ادد کا

لڑکا ہے اور وار قطنی کہتا ہے کہ یہ عبدالسد بن عدنان (بالثاء المثلثة و
 ضم العین) کے نسل سے ہے الغرض پہر وہ ظہران میں آئے اور بنو جرہم سے مکہ
 میں لڑے بعد اس کے وہ اطراف و جوانب بلاد میں منتشر ہو گئے پس بنو نصر
 بن الازد شراۃ و عمان میں اور بنو ثعلبہ بن عمرو فریقیا یثرب میں اور بنو حارثہ
 بن عمرو مر الظہران (مکہ) میں قیام پذیر ہوئے انہیں خزاعہ بھی کہتے ہیں۔
 مسعودی کہتا ہے کہ عمرو فریقیا جسوقت اثناء سفر میں مقام مکہ پر وارد ہوا
 تو بنو نصر بن الازد اور عمران الکاہن اور عدی بن حارثہ بن عمرو وہیں پہنچے
 اور بقیہ لوگ اس کے ہمراہ روانہ ہوئے تا آنکہ مابین بلاد اشعر بن و عک
 دو وادیوں زبید و زمح کے درمیان ایک نہر پر ٹھہرے جسکو غسان کہتے تھے
 پس اون لوگوں نے اس سے پانی پیا اور وہ اسی نام سے موسوم ہوئے
 بہران سے اور معد سے لڑائیاں ہوئیں جنہیں معد کو کامیابی ہوئی اور
 اس نے انکو شراۃ کی طرف نکال دیا شراۃ ہی کو جبل الازد کہتے ہیں یہاں
 سرزمین شام میں اون پہاڑیوں سے ملا ہوا ہے جو مصنفات و مشرق اور
 اردن سے ملی ہوئی ہیں۔ ابن کلبی کہتا ہے کہ عمرو بن عامر فریقیا کے اولاد
 سے جفثہ (جنہیں ملوک ہوئے ہیں) اور حوث "حرق یحس" نے سب سے پہلے
 لوگوں کو آگ میں جلایا تھا) اور ثعلبہ (یعنی عتقا) اور حارثہ اور ابو حارثہ و مالک
 و کعب و وداۃ و عوف و ذہل و دایل ہوئے۔ ذہل۔ بخران کی طرف چلا گیا اسی
 اسقف و عبیدہ ہیں چونکہ یہ پہلے یمن اور عمران بن عمر اور ابو حارثہ نے پہلے
 غسان ہنہن پیا اسوجہ سے غسان ہنہن کہے جاتے اور اولاد فریقیا (۱) جفثہ
 (۲) حارثہ (۳) ثعلبہ (۴) مالک (۵) کعب (۶) عوف نے اب غسان استعمل
 کرنے سے غسان کہلائے گئے۔ بعض کہتے کہ ثعلبہ اور عوف نے بھی اب غسان

ہنیں آتھا الغرض غسان شام میں پہنچ کر ضجاعم اور اون کے قوم
 سیلج کے قریب مقیم ہوئے غسان کی سرداری ان دنوں ثعلبہ بن عمرو بن
 المجالد بن حرث بن عمرو بن عدی بن عمرو بن مازن ابن الازد اور ضجاعم کی
 حکومت داود الملق بن ہولہ بن عمرو بن عوف بن ضجعم کے قبضہ میں تھی یہ
 بنو ضجاعم۔ روم کی طرف سے عرب کے حکمران تھے جیسا کہ ہم نے بیان کیا غسان
 نے جو کچھ عرب کی ریاست بنو ضجاعم کے قبضہ میں تھی اون سے چھین لیا۔
 یہ وہ زمانہ تھا کہ روم اور فارس میں چٹیر چھاڑ ہو رہی تھی روم نے اس
 خیال سے کہ مبادا یہ گروہ فارس سے نہ ملجائے اس کے سردار ثعلبہ بن عمرو
 (برادر جند بن عمرو) سے نامہ و پیام کر کے یہ معاہدہ کر لیا کہ ”اگر کسی وقت
 عرب بنو غسان سے سرکشی کرے گا تو روم چالیس ہزار رومیوں سے اس کی
 امداد کرے گا اور اگر کسی وقت روم کو ضرورت پیش آئیگی تو غسان ہزار
 جنگ آوردن سے مدد کرے“ بعد تکمیل معاہدہ روم نے اونکو اپنی طرف سے
 حکمران مقرر کیا اور انکی حکومت تسلیم کر لی سب سے پہلے جس نے ان میں سے
 حکومت کی وہ ثعلبہ بن عمرو بن المجالد ہے بعد اس کے ثعلبہ بن عمرو بن جفنه
 حکمران ہوا جرجانی لکھتا ہے کہ ”بعد ثعلبہ بن عمرو اسکا لڑکا حرث بن ثعلبہ
 (جسکو ابن ماریہ بھی کہتے ہیں) بعد ازاں منذر بن الحرث پہر نغان بن منذر
 بن الحرث بعدہ ابو بشر (یا البوشر) بن الحرث بن جبیلہ ابن الحرث بن ثعلبہ
 بن عمرو بن جفنه حکمران ہوا (بعض نسخا میں نے اسکا نسب ایسا ہی بیان
 کیا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ لڑکا ہے عوف ابن الحرث بن عوف بن عمرو
 بن عدی بن عمرو بن مازن کا) پہر بعد ابو بشر کے حرث الاعرج ابن ابی عمر
 پہر عمرو ابن الحرث الاعرج بعد اس کے منذر بن الحرث الاعرج بعدہ الایم

بن جبیلہ بن الحارث بن جبیلہ بن الحارث بن ثعلبہ بن عمرو بن جفنہ پہر بعد اسکے
اسکا لڑکا جبیلہ تخت حکومت پر بیٹھا۔

مسعودی کہتا ہے کہ پہلے جس نے اون میں سے حکمرانی کی وہ حارث بن
عمرو فریقیا ہے بعد ازاں حارث بن ثعلبہ بن جفنہ (یعنی ابن ماریہ ذات القرطین)
بعدہ نعمان بن الحارث بن جفنہ بن الحارث پہر ابو شمر بن الحارث بن ثعلبہ بن
جفنہ بن الحارث پہر اسکا بہائی منذر بن الحارث بعدہ اسکا بہائی جبیلہ بن
الحارث بعد ازاں عوف بن ابی شمر بعدہ حارث بن ابی شمر حکمران ہوا اسی
عہد حکومت میں جناب رسول مقبول صلعم مبعوث ہوئے اور اس کے طرف
بھی شجاع بن دہب اسدئی کو نامہ نامی لیکر روانہ فرمایا تھا جس میں اس کو سلام
کی دعوت دی تھی ایسا ہی ابن اسحاق نے بھی روایت کی ہے نعمان بن
منذر اور حارث بن ابی شمر کا ایک زمانہ تھا دونوں ریاست و حکومت
کیوجہ سے باہم لڑتے رہتے شعراء عرب مثل اعرشی اور حسان بن ثابت وغیرہا
ان کے پاس قصاید مدحیہ لیکر جاتے تھے۔ پہر بعد حارث بن ابی شمر کے
اسکا لڑکا نعمان پہر بعد اس کے جبیلہ بن الایم بن جبیلہ حکمران ہوا یہ جبیلہ
دادا ہے اوس جبیلہ کا اس نے اپنے دونوں بہائیوں شمر و منذر کے
بعد حکومت کی۔

اور ابن سعید کہتا ہے کہ پہلے جس سے غسان سے شام پر حکمرانی کی اور
بنو ضحاکم کی حکومت چین لی وہ جفنہ بن فریقیا ہے صاحب تواریخ الامم سے
نقل کرتا ہے کہ جب جفنہ حکمرانی کی کرسی پر بیٹھا تو اوس نے جلق (یعنی مشق)
کی بنا ڈالی پینتالیس برس اس کی حکومت رہی بعد اس کے حکومت نسلا بعد
نسب اس کے لڑکے کرتے رہے تا آنکہ حارث الاعرج ابن ابی شمر کا ظہور ہوا

اسکی مان ماریہ ذات القرطین (بنو جفنه سے) تھی۔ ابن قتیبہ کہتا ہے کہ منذر بن ماء السماء بادشاہ حیرہ نے ایک لاکھ شکر لیکر اسی حارث پر حملہ کیا تھا جسکا مقابلہ حارث نے ایک سو قبائل عرب سے کیا تھا جمین لبید شاعر ہی تھا لبید نے منذر کے قلب پر حملہ کر کے اون میں سے اکثر کو قتل کر ڈالا بعض جو بچ گئے وہ بہاگ نکلے بعد اس کے غسان نے منذر کے بقیہ فوج پر حملہ کر کے میدان جنگ سے بہگا دیا چونکہ حلیمہ بنت الحارث لوگوں کو جدال و قتال پر او بہا رہی تھی جبکہ وہ لڑائی سے جی چراتے نظر آتے تھے سیوہ سے یہ لڑائی یوم حلیمہ کے نام سے موسوم ہوئی اس کے بعد حکومت حارث اعرج ہی کی اولاد میں رہی تا آنکہ اون میں سے جفنه بن المنذر حکمران ہوا اسکو حرق اسوہ سے کہتے ہیں کہ اس نے حیرہ دار السلطنت آل لغمان کو جلا دیا تھا تیش برس اسکی حکومت رہی پھر لغمان بن عمرو بن منذر حکمران ہوا جس نے قصر سویدا اور قصر حارث صیدا کے قریب بنوایا جسکا ذکر تابعہ کے شعر میں ہے اسکا باپ بادشاہ نہ تھا بلکہ فوج کا سپہ سالار تھا بعد اس کے جبکہ بن لغمان بادشاہ ہوا اسکا قیام صفین میں تھا اسکو اولاً منذر بن منذر ابن ماء السماء نے نہر حیرت دی تھی لیکن انجام کار اسی روز منذر مارا گیا پھر بعد اس کے انہین میں نو حکمران یکے بعد دیگرے ہوئے دسوان البوکر بن لغمان بن حارث تھا جسکا مرثیہ تابعہ نے لکھا ہے اسکا مقام دمشق کے جانب مقام جولان میں تھا بعد اسکے ابہم بن جبکہ بن حارث بادشاہ ہوا اسکو ایک قبیلہ سے دوسرے کو لڑا دینے کا بہت بڑا ملکہ حاصل تھا چنانچہ اسکی انہین حرکات سے بعض قبائل عرب فنا ہو گئے یہی فعل اس نے جسرو عاملہ وغیرہ کے ساتھ کیا یہ تدمر میں تھا تھا اس کے بعد پھر پاچہ بادشاہوں نے انہین سے حکومت کی چٹا و سمن کا

جبلہ بن ایہم تھا جو اسکا آخری بادشاہ ہوا ہے۔ انتہی کلام ابن سعید۔
 جبلہ بن ایہم کے عہد حکومت میں اللہ جل شانہ نے اسلام کی روشنی سے
 دنیا کو منور فرمایا تھا چنانچہ جب شام کی سرزمین بھی آفتاب اسلام سے
 منور ہوئی اور سلامتی حکومت نے اپنے سطوت کے پہرے اوڑائے تو جبلہ
 بن ایہم سلمان ہو گیا اور اپنا آبائی ملک وطن چھوڑ کر مدینہ منورہ چلا آیا
 اہل مدینہ نے اسکی سخاوت و دریا دلی سے اس کے آنے پر خوشی و مسرت
 ظاہر کی عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) نے کمال عزت سے اسکو ٹھیرایا چاہا جین
 و انصار توقیر کی نگاہوں سے دیکھتے تھے بعد چند اس نے ایک سلمانکو
 مارا اور اس کے پاؤں پکڑ کر زمین پر گھسیٹا عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کے
 روبرو یہ مقدمہ پیش کیا گیا۔

عمرؓ (جبلہ سے) تم نے اس شخص کو طمانچہ مارا ہے اور پاؤں پکڑ کے گھسیٹا؟
 جبلہ۔ مان میں نے ایسا ہی کیا ہے۔

عمرؓ کیوں؟ اس نے کوئی تمہارا قصور کیا تھا؟
 جبلہ۔ ایک بازار میں جمولی آدمی کے مارنے کے لئے کسی قصور کی
 ضرورت نہیں ہے ان لوگوں کو گناہ اور بیگناہ مارنا چاہئے۔

عمرؓ۔ اولاً اسلام نے اسکو جائز نہیں رکھا ثانیاً اگر اس نے کچھ قصور ہی
 کیا ہوتا تو اسکو میرے روبرو پیش کرتے تھو خود سزا دینے کا حجاز نہ تھا۔

جبلہ۔ مجاز کیسا؟ جسکو میں خود سزا دے سکوں اور اسکو امیر المؤمنین کے
 روبرو کیوں پیش کروں۔

عمرؓ۔ یہہ تقریر تمہاری قابل پذیرائی نہیں ہے تھو یا کسی کو کسی مجرم کے
 سزا دینے کا اختیار نہیں ہے تم سے اسے عوض میں قصاص لیا جائیگا۔

(۳) جو کچھ

جبیلہ۔ جھکو آپ اس امر کی اجازت دیجئے کہ میں ایسے دین کو چھوڑ دوں
جنہیں ایک بازاری کے مقابلہ میں ملوک سزا پاتے ہیں۔
عمرؓ۔ دیکھو ایسے کلمات زبان سے نہ نکالو یہ خیالات تمہاری بربادی
کے باعث ہوں گے۔

جبیلہ۔ جھکو اسکی پروا نہیں ہے اور نہ ایسے دین کی حاجت ہے جس میں
بازاری اور ملوک ایک درجہ میں شمار کئے جائیں۔
عمرؓ۔ دیکھو اس جرم کی سزا میں گردن ماری جائیگی اسلام میں مرتد
ہونے کی یہی سزا ہے۔

جبیلہ۔ تو کیا میری ہی گردن ماری جائیگی؟ جھکو حکم دیجئے کہ میں اس
دین کے قیود آزاد ہو جاؤں میں آج سے اس دین کی طرف مڑ کر ہی نہ کیونگا۔
عمرؓ۔ میں تجھ سے پہلے اس سلمان کے مارنیکا قصاص لیتا ہوں بعد اسکے
مرتد ہونے کی وجہ سے تیری گردن زنی کا حکم دیتا ہوں۔

جبیلہ۔ جھکو ایک شب کی مہلت دیجئے تاکہ میں اپنے باریمن غور کر لوں۔
عمرؓ۔ اچھا میں تجھے ایک شب کی مہلت دیتا ہوں۔

عمر فاروقؓ نے یہ کہہ کر جبیلہ کی حفاظت اور نگہبانی کا حکم دیا جبیلہ
اور ٹھکر اپنے مکان پر آیا اور نگہبانوں کی آنکھیں بچا کر قسطنطنیہ چلا گیا اور وہیں
تا بقا حیات رہا تا آنکہ شہید بحری میں مر گیا۔

بروایت ثقات۔ جبیلہ اپنے اس فعل پر نادم ہوا اور تا عمر خود کردہ پشیمان
اور روتار مابیان کیا جاتا ہے کہ حسان بن ثابتؓ کے پاس اکثر تحلیف ہوجیتا
اسوجہ سے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں اسکی اور اسکی قوم کی مدح لکھی تھی
بروایت ابن ہشام شجاع بن وہبؓ کو جناب رسول صلعم نے جبکہ کیطرف روانہ کیا

سعودی کہتا ہے کہ کل ملوک غسان شام میں گیارہ نفر ہوئے۔ نخان اور
منذر جبکہ والوشمر کے بھائی ہیں۔ علاوہ آل جفنہ کے شام پر اور لوگوں نے بھی
حکومت کی تھی مثلاً حارث اعرج یعنی الوشمز بن عمرو بن حارث بن عوف اور یہ
عوف دادا ہے ثعلبہ بن عامر قاتل داود اللثقی کا اور انیر ابو جیلہ بن عبد اللہ
بن حبیب بن عبد حارث بن مالک بن غصب بن جشم بن الخزرج بن ثعلبہ بن
فریقیا نے بھی حکمرانی کی ہے یہ ابو جیلہ وہ ہے جس سے مالک بن نجحان نے
یہود پترب کی شکایت کی تھی جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

ابن سعید بروایت صاحب تاریخ الاحم تحریر کرتا ہے کہ چھ سو برس کے عرصہ
میں کل ملوک بنو جفنہ بنقیس نفر ہوئے غسان کی حکومت شام سے جاتی رہی اونکے
مالک کے مالک بنو طے ہو گئے اور غسان بعد القراض حکومت شام قسطنطنہ
میں رہے پھر جب حکومت قیصرہ کی بھی منقرض ہو گئی تو بنو غسان جبل شر
یعنی مابین بحر طبرستان و بحر خلیج فارس میں (جو خلیج قسطنطنیہ سے نکلتا ہے) جا کر مقیم
ہوئے اسی پہاڑ میں باب الابواب ہے یہیں ترک متصرہ شرکس و ارکس و لاص
و کسا کی شاخیں ہیں اوہیں کے شاہتہ فارس و یونان کی بعض نسلیں
بھی رہتی ہیں لیکن ان کل پر شرکس غالب ہیں پس قبایل غسان بعد القراض
حکومت قیصرہ ان پہاڑوں میں چلے آئے اور ایک دوسرے میں مل جل کر
اپنے انساب کو ضائع کر دیا جیسا کہ بعض کا یہ خیال ہے کہ شرکس غسان کی
نسل سے ہیں۔ واللہ حکمتہ بالحقہ فی حکمہ۔

اخبار اوس و خزیج ابنار قیلہ

ملوکِ یثرب

اس سے پیشتر کسی قدر اجمالی کیفیت یثرب کی ہم بیان کر چکے ہیں کہ یہہ (شہر یثرب) یثرب بن فایہ بن مہلہل بن ارم بن عبیل ابن عوص کا آباد کیا ہوا ہے اور عبیل بہائی ہے عاد کا۔ اور بروایت مہیلی یثرب بیٹا ہے قاید بن عبیل بن مہلائیل ابن عوص بن عمیق بن لاؤذ بن ارم کا اور یہہ روایت بہ نسبت اول کے صحیح تر ہے اور ہمارے بیان سے جاسم کا (گروہ عاملقہ سے) حکمران ہوئے

یثرب کی تحقیق یہ یثرب مدینہ منورہ کا قدیمی نام ہے جس کے کہنے کی جناب رسول مقبول ﷺ نے مانعت فرمائی ہے قال ابن الکثیر یثرب اسم مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدیمۃ فغیرھا طیبۃ وطایبۃ کما ھو التثیب وهو اللوم والتغیر (ابن اثیر نے کہا ہے کہ یثرب مدینہ نبوتہ (صلعم) کا قدیمی نام ہے پس جناب موصوف نے اسکو طیبہ اور طابہ بدل دیا بوجہ کراہت تشریب یعنی لوم اور تفرکے) تاج العروس میں لکھا ہے (یثرب) کیضرب (واثر) بابدال الیاء ہمزہ کذا فی معجم البلد ان اسم للناحیۃ الّلتی منها المدینۃ وقیل للناحیۃ منها وقیل ہی (مدینہ البنی صلی اللہ علیہ وسلم) سمیت باول من سکنھا من ولد سام بن نوح وقیل باسم رجل من العمالقۃ وقیل هو اسم أرضھا ریثرب مثل یضرب (یعنی برقران یضرب) ہے اور اثر یثرب یثرب کو ہمزہ سے بدل کر بھی آیا ہے ایسا ہی سیم البلد ان میں ہے (یثرب) نام ہے اوس سمت کا جس سمت میں مدینہ ہے اور کہا گیا ہے کہ یہہ اس طرف کے ایک سمت کا نام ہے اور کہا گیا ہے کہ یہی مدینہ البنی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو کہ موسوم ہوا ہے اون کے نام سے جو اس میں پہلے اولاد سام بن نوح سے رہتے تھے اور کہا گیا ہے کہ یہہ ایک شخص کے نام سے موسوم ہوا ہے جو عاملقہ سے ہوا اور کہا گیا ہے کہ یہہ نام اوس سرزمین کا ہے) وراوی عن البنی صلی اللہ علیہ وسلم انہ یقال للمدینۃ یثرب وسمھا طیبۃ وطایبۃ کما ھو التثیب (باقی صفحہ ۲۳۷ میں)

اور ان کے بادشاہ ارقم کی حکومت اور پھر بنی اسرائیل کا اپنے غالب آنے اور ان کو قتل کرنے اور حجاز کو عمالقہ کے قبضہ سے نکال لینے کا حال کیسے معلوم ہو چکا ہے اس ظاہر ہوتا ہے کہ حجاز اس زمانہ میں آباد اور قابل سکونت تھا۔ ہمارے اس بیان کی تائید یہ واقعہ کر رہا ہے کہ جب وقت بنی اسرائیل نے داؤد علیہ السلام کی اطاعت انحراف کیا اور اون کے لڑکے اشیوشٹ کے ہمراہ ہو کر خروج کیا داؤد علیہ السلام مع سبط یہود اخیرہ یثرب چلے گئے اور انکا لڑکا شام کا مالک بن بیٹھا سائبرین مع سبط یہود اخیرہ یثرب رہے تا آنکہ اونکا لڑکا مارا گیا اور داؤد علیہ السلام شام کو واپس آئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسکی آبادی یثرب سے ملی ہوئی تھی بلکہ

(نوٹ صفحہ ۲۳۶ کا) فساد فی کلام العرب (اور روایت کی گئی ہے جناب بنی سلم سے بے شک آپ نے منع فرمایا ہے یہ کہ مدینہ کو یثرب کہا جائے اور نام رکھا ہے آپ نے اسکا طیبہ اور طابہ گویا آپ نے مکر وہ جانا یثرب کو کیونکہ وہ کلام عرب میں فساد ہے) اس تقریر سے معلوم ہو گیا کہ یثرب کو یثرب کہنا ناجائز ہے بلکہ اسکو طیبہ اور طابہ باعتبار حدیث نبوی کہنا چاہئے اور بایں ہمہ جو شخص یثرب کہے گا وہ بیشک مرتکب مہنی عنہ کا ہوگا نسبت کے معنی یہ نہیں ہیں کہ محبوب جس نام کے لینے کی مخالفت کرے عاشق اُسکو پیار سے کہے یہ محبت نہیں ہے بلکہ مخالفت ہے مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہئے باقی رہا یہ شبہ کہ یثرب کو بھلے طیبہ یا طابہ کے مدینہ کیوں کہتے ہیں اوس کا جواب یہ ہے کہ لوگ بنظر سہولیت یثرب کو مدینۃ الرسول کہنے لگے پھر رفتہ رفتہ بخیال تخفیف حسب قاعدہ عرب بھلے مدینۃ الرسول کے المدینۃ زبان زد ہو گیا جب بخیوں کے ہاتھ یہ نام پڑا تو اوہنوں نے الف و لام کو حذف کر دیا اور مدینہ کہنے لگے ان کو شاید اسکی اطلاع ہی نہ تھی کہ عرب نے اس الف و لام کو یحیون مضاف الیہ کے قائم کیا ہے۔ میرے خیال میں یثرب کو مدینہ کہنے میں کوئی ہرج نہیں ہے برعکس یثرب کہنے کے کیونکہ اسکی مخالفت آگئی ہے۔

خیبر سے بھی متجاوز تھی جس نے اسی مقام پر اون بنی اسرائیل کے ٹہرنے کا حال جو کہ حجاز میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور یہود خیبر اور بنو قریظہ کے اتباع کی کیفیت تحریر کر دی ہے۔

حارثہ مدینہ میں مسعودی کہتا ہے کہ حجاز سیرابی اور ثروت ازگی میں عمدہ ترین بلاد سے تھا چنانچہ وہ لوگ بلاد یثرب میں مقیم ہوئے وہیں اوہتوں نے اپنے ٹہرنے اور قابل گزان مکانات بنائے آپ ہی اپنی حکمرانی کرنے لگے بعد چھ قبایل عرب بھی آکر اون میں شامل ہو گئے اور ان کے ساتھ رہنے لگے انکی زمام حکومت ملوک بیت المقدس کے قبضہ میں تھی جو بعد سلیمان علیہ السلام کے یروشلم کے حکمران ہوئے ہیں پس جب فریقہ ابتداء میں سے نکلا اور غسان نے شام پر قبضہ کر لیا پھر وہ مر گیا اور اسکا لڑکا ثعلبہ عتقا حکمران ہوا اسکے مرنے کے بعد ثعلبہ بن جفنه حاکم ہوا اس نے اپنے لڑکے حارثہ پر سختی کی تب حارثہ چند لوگوں کو ہمراہ لیکر یثرب کی طرف چلا آیا اور بنو جفنه شام میں ٹھہرے رہے حارثہ نے یثرب میں پہونچکر یہود خیبر سے عہد و پیمان لیکر وہیں سکونت اختیار کر لی ابن سعید کہتا ہے کہ ان لون میں کابادشاہ شریب بن کعب تھا یہی اس کا بوا دی کے حکمران تھا تا آنکہ بوجہ کثرت وغلبہ انکی حکومت منعکس ہو گئی۔

الوافج صفہانی کتاب الاغانی میں تحریر کرتا ہے کہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کا بن اولاد کوہ بن نارون (علیہ السلام) سے ہے یہ لوگ اس سے پیشتر کہ ازد۔ سیل غم کیوجہ سے یمن جدا ہو اور اس و خزیج یثرب میں آئیں موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد ہی یثرب میں آگئے تھے یثرب میں یہود کے آنے سے پہلے عمالوت کی نسل سکونت پذیر تھی اور وہی اس کے قدیم باشندہ ہیں انہیں لغات و شرا رت کوٹ کوٹ کر بہری ہوئی تھی اطراف یثرب میں یہی پہلے ہوئے تھے

چنانچہ مدینہ میں انہیں مین سے بنو نضیر اور بنو سعد اور بنو الارزق اور بنو
 نظرون رہتے تھے حجاز کی حکومت انہیں سے ارقم کے ہاتھ میں تھی اسی حکومت کا
 دائرہ تھا سے فدک تک پہنچا ہوا تھا مدینہ ایک ہمسایہ اور ان کے کہتوں اور
 باغات کا مقام تھا۔ جس زمانہ میں موسیٰ (علیہ السلام) نے بغرض جہاد جبار
 فوجیں بھیجی تھیں تو علاقہ کی طرف بھی ایک لشکر بنی اسرائیل کا روانہ کیا اور یہ حکم
 دیا تھا کہ ان میں سے کوئی باقی زندہ نہ کر دیا جائے لیکن بنی اسرائیل نے
 برخلاف اس حکم کے ارقم کے لڑکوں کو قتل کیا پس جب وہ بعد وفات موسیٰ
 (علیہ السلام) شام میں گئے اور بنی اسرائیل سے ارقم کے لڑکوں کے قتل نہ کرنے کا
 حال بیان کیا تو بنی اسرائیل نے انکو شام میں داخل نہ ہونے دیا اور اس
 معصیت کی وجہ سے بلاد علاقہ کی طرف انکو واپس کر دیا چنانچہ وہ واپس ہو کر
 مدینہ میں آہٹے یہ وہ اولاد یہود کے تیرب میں ٹھہر چکا مگر اب بعد اسکے وہ لوگ
 اطراف مدینہ میں منتشر ہو گئے اپنے حسب حاجت قلعہ۔ باغات۔ مکانات۔
 بنائے غرض کہ ایک زمانہ تک ایسی حالت پر رہے۔ تا آنکہ روم۔ شام میں
 بنی اسرائیل پر غالب آیا اور اس نے انکو قتل و گرفتار کرنا شروع کیا بنو نضیر
 بنو قریظہ۔ بنو یہدل حجاز کی طرف بھاگے روم نے انکا تعاقب کیا انکا راہ
 میں روم مابین شام و حجاز شدت تشنگی سے ہلاک ہو گئے اور یہ مقام تیار روم
 کے نام سے موسوم ہوا۔ جب یہ تینوں قبائل مدینہ میں پہنچے تو انہوں نے عالی قدر
 میں قیام اختیار کیا۔ بنو نضیر قریب ہجیان اور بنو قریظہ و بنو یہدل نہر و زہر
 مقیم ہوئے اور جس زمانہ میں اوس و خزرج مدینہ میں آئے ہیں اس وقت
 وہاں یہود کے ساتھ بنو شقمہ۔ بنو ثعلبہ۔ بنو زہرہ۔ بنو قینقار۔ بنو یزید۔
 بنو نضیر۔ بنو قریظہ۔ بنو یہدل۔ بنو عوف۔ بنو عاصم مقیم تھے بنو یزید اور بنو

ہلی سے اور بنو شقمہ غسان سے ہے بنو قریظہ اور بنو نضیر کے نسبت بعض لوگوں کا
 یہ خیال ہے کہ یہ کاہنوں (یعنی بیت المقدس کے مجاوروں) میں سے ہیں
 جیسا کہ اس سے پیشتر بیان کیا گیا پس جبکہ سیل غم ہوا اور آدھ میں کچھ نکلا تو آواز
 شام (سمراتہ) میں اور خزانہ طوی میں اور غسان بصرے وارض شام میں اور
 ازد عمان طایف میں اور اوس و خزرج یثرب میں ٹہرے بعض ایمن سے کہلے ہوئے
 میدانون میں اور بعض دیہاتوں میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ مقیم ہوئے
 اوس و خزرج نہایت تنگی و مصیبت میں پڑ گئے اسوجہ سے کہ مدینہ میں نہ تو ان کے
 باغات تھے اور ان کے قبضہ میں کاشتکاری اور چراگاہیں تھیں حکومت
 یہود کے قبضہ میں تھی ایک زمانہ تک رعایا خوش باشوں کی طرح گزار رہے اور
 کرتے رہے بعد مدت مالک بن نجیلان و قور و (ڈیوٹیشن) لیکر ابو جبیلہ غسانی
 حکمران غسان کے پاس گیا اور اپنے ہرقوم کی تنگی معیشت اور ضیق معاشرت
 سے اسکو آگاہ کیا ابو جبیلہ نے کہا "تم بھی عجیب آدمی ہو تم نے اوس زمانہ میں
 اپنے ہمسائوں پر کیوں نہ قبضہ کر لیا جسوقت ہم نے اپنے اہل شہر کو مغلوب کیا تھا
 خیر جو کچھ ہوا اچھا ہوا اب تم جاؤ ہم تمہارے امداد کو آئیں گے" مالک بن نجیلان
 یہ نہ خواہی لیکر اپنی قوم میں آیا اور ابو جبیلہ کے آمد کا منتظر رہا تا آنکہ ابو جبیلہ
 چند کارآمد و آدمیوں کو لیکر ذی حرض میں آوڑا اور اوس و خزرج کو
 اپنی آمد سے آگاہ کیا اور اس خیال سے کہ مبادا یہود اسکی آمد سے مطلع ہو کر
 قلعہ میں پناہ گزین نہ ہو جاوین اس نے مدینہ کے باہر ایک حوض پر تکلف اور
 ایک خوشنما مکان بنایا اور یہودیوں کی وہیں دعوت کی جب یہود اس مکان
 میں داخل ہوئے تو انکو چن چن کر قتل کر ڈالا بعد اس کے اوس نے اوس و خزرج
 سے متوجہ ہو کر کہا کہ "ان یہودیوں کے قتل کے بعد یہی اگر شہر پر قبضہ نہ کر لیا تو

میں تلوگوں کو جلا دیا گا۔" ابو جہیلہ یہ کہہ کر شام کو واپس آیا اور یہود اور مالک بن عجلان میں آتش عداوت بھڑک اڑی بعد چندے جب وہ اس واقعہ کو بھول گئے تو مالک بن عجلان نے بصلاح و مشورہ یہود کی دعوت کی یہود نے دعوت میں آنے سے انکار کیا اور ابو جہیلہ کے غذاری اور دہوکہ دینے کا عذر بیان کیا مالک بن عجلان نے کہا کہ میں ابو جہیلہ کی طرح غدار اور کینہ ور نہیں ہوں اور نہ میں اسکی طرح تمہارے ساتھ بد عہدی کر سکتا ہوں یہود اسکے کہنے میں آگئے جب وہ لوگ مکان دعوت میں آنے لگے تو مالک نے ان میں سے ستائشی رئیسوں کو قتل کیا کچھ لوگ جو باقی رہ گئے وہ کسی طرح سے اپنی جان بچا کر بھاگ گئے اس واقعہ کے بعد یہود نے جھٹکا کر مالک بن عجلان کی صورت اپنے کنائیس (گرجے) اور بازاروں میں بنالی اور اس پر لعنت و نفرین کرنے لگے الغرض جب مالک نے ابو جہیلہ کے بقیۃ السیف کو اس حملہ سے ختم کیا تو جو باقی رہ گئے وہ بچوت جان دب گئے اور اس فتنہ پر دازی سے جو اس سے پیشتر کرتے تھے باز آئے اور اس و خرچ کے بطون سے امداد چاہنے اور ان کے زیر سایہ امن رہنے لگے انہی کلام الاغاتی۔

اوس و خرنج کے بطون

حارث بن ثعلبہ کے دو لڑکے تھے (۱) اوس (۲) خرنج۔ ان دونوں کی ماں قبیلہ بنی الامیہ بن عمرو ابن جعفہ تھی بعض نے کہتے ہیں کہ قبیلہ کاہن بن عذرہ کی لڑکی (قبیلہ قضائہ) تھی ایک مدت تک یہی ایسی حالت میں رہے تا آنکہ انکی نسلی شاخیں بڑھیں اور ان میں ایک گونہ توانائی اور اپنے دشمنوں سے مقاومت کرنے کی طاقت آگئی۔ بنو الامیہ کی کل نسلی شاخیں مالک بن اوس سے نکلی ہیں سبیلہ اور خطمہ بن چشم بن مالک اور ثعلبہ اور لودان (یہ دونوں عمرو بن عوف بن مالک کے

نسل سے ہیں) اور بنو عوف بن عمرو سے خنش و مالک و کلفہ (یہ سب بنو عوف
 بن مالک سے ہیں) اور مالک بن عوف سے معاویہ و زید اور زید سے عبید و ضبیہ
 و امیہ اور کلفہ بن عوف سے حجب بن کلفہ اور مالک ابن الاوس سے حارث
 و کعب پسران خزرج بن عمرو بن مالک اور کعب سے بنو ظفر اور حارث بن الخزرج
 حارث و جشم اور جشم سے بنو عبد الاشہل اور اسی (مالک بن الاوس) سے بنو سعد
 و بنو عامر پسران مرہ بن مالک ہیں پس بنو سعد جو آورہ اور بنو عامر سے عطیہ
 و امیہ و وائل ہیں اور یہ سب زید بن قیس بن عامر کے نسل سے ہیں اور نیز
 مالک بن الاوس سے بنو سالم و بنو واقف پسران امرئ القیس بن مالک ہیں۔
 قبیلہ اوس کے یہی بطون ہیں اور خزرج بن حارث کے کعب و عمرو و عوف و جشم
 و حارث سے پانچ بطون ہوئے پس کعب بن الخزرج سے بنو ساعدہ بن کعب
 اور عمرو بن الخزرج سے بنو نجار (یعنی تیم الدین ثعلبہ بن عمرو) ہیں نجاری قبیلہ کی
 بہت سی شاخیں ہیں از انجملہ بنو مالک۔ بنو عدی۔ بنو مازن۔ بنو دینار ہیں اور
 مالک بن نجار سے مبدول (جب کو عامر کہتے ہیں) اور عامر و عمرو اور عمرو سے
 عدی و معاویہ ہیں اور عوف بن الخزرج سے بنو سالم و قواقل اور قواقل سے
 ثعلبہ و مرثخہ اور سالم بن عوف سے بنو عجلان بن زید بن عصم بن سالم ہیں اور
 جشم بن الخزرج سے بنو غضب بن جشم و تزید بن جشم ہیں پس غضب بن جشم سے
 بنو بیاضہ اور بنو زریق پسران عامر بن زریق بن عبد حارثہ ابن مالک بن
 غضب اور تزید بن جشم سے بنو سلمہ بن سعد بن علی بن راشد بن سارہ
 راہ صاحب سہلک الذہب فی حروفہ قبایل نے جشم کو حارثہ کا اور حارث کو خزرج کا لڑکا
 لکھا ہے حالانکہ حارثہ اور جشم دونوں حارث بن الخزرج کے لڑکے ہیں نہ والدہ اعلم۔
 سلمہ جشم سے علاوہ بنو عبد الاشہل کے بنو حلیش و بنو زغور اور عبد الاشہل سے بنو زغبہ ہیں۔

بن ترد اور حارث بن الخزرج سے بنو خدرہ و بنو حرام پسران یعوف بن الحارث بن الخزرج ہیں۔ بطون خزرج یہی ہیں والد اعلم۔

الغرض جب وقت مدینہ میں ان دونوں قبیلوں اوس و خزرج کی نسل کی بڑھتی آئے دن ہوتی گئی اور ان کے نفوس کی کثرت ہو چلی یہود نے انکی قوت توڑنے اور انکی طاقت کے پریشان کرنے کے غرض سے نقص بھد کر لیا اور اوس بھد پیکھا لحاظ چھوڑ دیا جو ان کے بزرگوں نے اوس و خزرج کے مورث اعلیٰ سے کیا تھا اور اسوقت تک مدینہ میں یہود ہی کو عزت و ثروت حاصل تھی بعد چند نے مالک بن عجلان کا ظہور ہوا جسکا نسب یہی مذکور ہو چکا ہے اس کے ظاہر ہونے سے قبائل مالک و سودہ کی سیدہ رعزت بڑھ گئی پس جب یہود نے بد بھدی کی اور اُس سے بنو اوس و خزرج کو مصیبتوں میں گرفتار ہونا پڑا اسوقت مالک بن عجلان۔ ابو جہیلہ والی غسان کے پاس شام میں گیا اور ابو جہیلہ کی مدد کو نکلا

(ابو جہیلہ لڑکا ہے عبداللہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج کا۔ حبیب بن عبد حارثہ اور اسکا بہائی غانم غسان کے ساتھ شام کی طرف چلے گئے خزرج کا ساتھ چھوڑ دیا تھا) جب ابو جہیلہ کے آنے کی خبر پسران قبیلہ (یعنی اوس و خزرج) کو ہوئی تو وہ اس کے استقبال کو آئے اور اسکو اس واقعہ سے آگاہ کر دیا کہ یہود تمہارے آئینکی خبر سنکر اپنے قلعوں میں پناہ گز ہو گئے ہیں ابو جہیلہ یہ سنے ہی لڑکا ہرین کا قصد کر دیا جب یہود کو یہ معلوم ہوا تو وہ اپنے قلعہ سے نکلے ابو جہیلہ نے بمشورہ اوس و خزرج روسا یہود کی دعوت کی اور جب وہ کہانی میں مصروف ہوئے تو اون میں سے ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑا اس واقعہ کے بعد اوس و خزرج کی حکومت کا پہرہ کامیابی کے ہوا میں لہرائے لگا اور انکے قدم اعلیٰ اور اسافل مدینہ پر جم گیا یہودیوں کی

تعداد کم ہو گئی وہ جب قدر زلت و خواری۔ تباہی و رسوائی میں پڑ گئے اسی قدر
 ابناء قبیلہ کو توانائی و عزت و ثروت حاصل ہو گئی غرض کہ یہود کے قبضہ میں سو
 دو ایک قلعہ کے اور کچھ نہ رہ گیا باقی اطراف یثرب میں جو کچھ تھا اس کے مالک
 ابناء قبیلہ بن بیٹھے۔

اسلام مدینہ میں

پہر پہر دونوں قبیلہ بعد مغلوبی یہود یثرب میں کمال عزت و
 احترام سے بسر کرتے لگے ان کے ہمسایہ (مثل قبایل مضر) ان
 دونوں قبایل کے اخلاف ہوتے اکثر ان دونوں قبیلوں میں لڑائیوں ہوتی تھیں
 ہر ایک کے حلیف ان کے ساتھ ہو کر اپنے مد مقابل سے لڑتے تھے اس کے مشہور
 ترین وقایع سے جمین گہسام لڑائی ہوئی تھی یوم لعاب ہے جو قبل بعثت جناب
 رسول صلعم واقع ہوا ہے اندولون خزیج میں عمرو بن لُحمان بن صدۃ بن عمرو
 بن امیہ بن عامر بن بیاضہ اور اوس بن حنیفہ الکتابی ابن سماک بن عتیک
 بن اعراء الفقیس بن مزید بن عبد الاشہل حکمران تھا اور خلفاء خزیج میں اشج
 (غطفان سے) جہنہ (قضاء سے) اور اوس کے خلفاء میں مرثیہ (احیاء طحہ بن
 ایاس سے) قرظہ و نصیر (یہود سے) داخل تھے لڑائی کا عنوان نہایت خطرناک تھا
 عرب کے دو نہایت عظیم الشان قبیلہ لڑنے کو میدان جنگ میں شمشیر بکف نکلتے ہوئے
 تھے ابتداء خزیج کی کامیابی کی صورت دکھائی دیتی تھی بعد دو پہر حنیفہ نے
 اثنا جنگ میں اپنے گھوڑے کو میدان جنگ سے پیہر دیا جس سے اوس اور
 اوس کے خلفاء کی قدرتیچے کو ہے خزیج نے یہ سمجھ کر کہ اوس کو ہزیمت ہوئی
 قدم آگے بڑھائے اور اس مغلطہ میں اوس کو ہزیمت اوٹھانی پڑی اور نکار سردار
 عمرو بن النعمان مارا گیا اس کے بعد وہ لڑائیوں سے تھک کر یا یہ کہ ہر ایک
 اپنی اپنی کامیابی سے ناامید ہو کر بیٹھے گئے اور اسلام نے انکو اس سمت و تباہ

حالت میں دیکھ لیا جبکہ وہ فتنہ و فساد سے کنارہ کش اور لڑائی سے جی چرار ہے تھے
 پہراون میں اہل عقبہ جناب رسول صلعم کے پاس مکہ میں حاضر ہوئے آپ نے اون کو
 دعوت اسلام دی اور نصرة اسلام کے لئے کہا وہ لوگ کوٹ کر اپنی قوم میں آئے اور
 کل حالات سے آگاہ کیا (جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے) اہل مدینہ (اونکی قوم)
 نے جناب رسول صلعم کی دعوت کرنے سے آپ کی مدد پر متفق رائے ہو گئے اندرون
 خنزرج کی سرداری سعد بن عبادہ اور اوس کی حکومت سعد بن معاذ قبضہ میں تھی
 خلاصہ اس کلام کا یہ ہے کہ جب انکو جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں
 مبعوث ہونے اور دین اسلام کے لانے اور اہل مکہ کے اعراض کرنے اور چٹلانے
 اور تکلیف و ایذا دینے کے حالات سے آگاہی ہوئی چونکہ اون میں اور قریش میں
 بہائی چارا اور مضاہرت کا تعلق تھا اسوجہ سے ابو قیس بن الاسلت کو بنی مرہ
 بن مالک بن الاوس سے روانہ کیا اس نے اہل مکہ کی طرف ایک بڑا قصیدہ لکھ کر
 پیسجد یا جسمیں جناب رسول صلعم کی عزت و احترام کرنے اور انکو آپ سے لڑنے
 سے حماقت کرنے اور آپکو ایذا میں نہ دینے کا ذکر تھا اور اس میں اصحاب قبیل کے
 ماتھون سے آپ کی بدولت بچنے کا بھی حال مذکور تھا یہ قصیدہ پینش بیتوں کا تھا
 ابن اسحاق نے اسکو کتاب السیر میں تحریر کیا ہے اور پہر جبکہ جناب رسول صلعم
 اپنی قوم کے ایمان لانے سے ناامید ہوئے اسوقت آپ دفود و غوب اور حجاج عرب
 ایام موسم میں دین اسلام اور اسکی نصرت کی دعوت دینے لگے قریش کو یہ بھی
 گوارا نہوا اور انہوں نے آپکو تبلیغ احکام الہی سے روکنا شروع کیا اور یہ شہور
 کرنے لگے کہ (عیاذ باللہ) آپ کو جنون ہو گیا ہے آپ کا ہن ہن آپکو سحر آتا ہے
 جیسا کہ اسکا تذکرہ قرآن مجید میں آگیا ہے لیکن آپ حکم الہی دین اسلام کی دعوت
 دیتے رہے چنانچہ ایک موسم حج میں عقبہ کے قریب بنو خزرج کے

چہ سوجوانوں سے ملاقات ہوئی دو انہیں کے بنو بنو غانم بن مالک سے یعنی سعد
 بن زرارہ بن عدی بن عبید اللہ بن ثعلبہ بن غانم اور عوف بن الحرث بن فاع
 بن سواد بن مالک بن غانم اور بنو زریق بن عامر سے رافع بن مالک بن عجلان
 بن عمرو بن عامر بن زریق اور بنو غانم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن عبد اللہ بن عمرو
 بن الحرث بن ثعلبہ بن الحرث بن حرام بن کعب بن غانم سے کعب بن رباب بن
 غانم اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن غانم بن سواد بن غانم بن سلمہ اور
 اور عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام بن کعب بن غانم بنو عبیدہ سے تھے۔ آپ
 نے ان لوگوں سے دریافت فرمایا من انتہم (تم لوگ کون ہو؟) ان لوگوں
 نے جواب دیا کہ ہلوگ بنو الخرزج ہیں پر آپ نے فرمایا من موالی یہود (کیا تم
 موالی یہود سے ہو؟) انہوں نے اسکا اقبال کر لیا تب آپ نے ارشاد کیا اے
 تجلسون اکلمکم زکیا تم نہیں پہنہ سکتے ہو کہ میں تم سے باتیں کروں (وہ لوگ یہ
 سنکر آپ کے روبرو بیٹھ گئے آپ نے اون کو توحید کی تعلیم دی اسلام کو
 پیش کیا قرآن کے نورانی آیتیں پڑھیں۔ وہ لوگ آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے
 ایک دوسرے کے کان میں جبک کے کہنے لگے "جو یہ کہہ رہے ہیں یہ کہہ لو بخدا یہ
 وہی نبی ہیں جسکے مبعوث ہونیکا یہود وعدہ کر رہے تھے دیکھو تاخیر نہ کرو ایسا ہوا
 کہ وہ ایمان لانے میں تم سے آگے بڑھ جائیں" یہ باتیں کر کے ان لوگوں نے ہاتھ
 بڑھایا اور آپ پر ایمان لائے اور یہ وعدہ کیا کہ جسوقت ہم اپنی قوم میں پہنچیں گے
 اون کو آپ کی امداد پر اوہا رہیں گے۔ آپ نے اونکو دعاے خیر و برکت دی اور
 یہ آپ کی خدمت سے رخصت ہو کر جسوقت مدینہ میں پہنچے اور اپنی قوم

سے ان اشرے سات آدمیوں کا نام لکھا ہے جو عقبہ اولیٰ بن ایمان لائے تھے دو بنو بنو غانم سے سعد
 بن زرارہ و عوف بن الحرث اور دو بنو زریق سے رافع بن عجلان و عامر بن عبد عارثہ ایک بنو سلمہ سے
 قطبہ بن عامر اور دو بنو عبیدہ سے عقبہ بن عامر و جابر بن عبد اللہ تھے۔

جناب رسول مقبول صلعم کے حالات بیان کئے اور انکو اسلام کی طرف بلایا رفتہ رفتہ
آپ کا ذکر خیر مدینہ میں اس قدر ہونے لگا کہ کوئی مکان اور کوئی جلسہ انصار کا
آپ کے تذکرہ سے خالی نہ تھا انصار کا کوئی شخص ایسا نہ تھا جس کے زبان پر آپ کا
ذکر نہ رہا ہو پھر جب سال آئندہ کا موسم آیا تو بارہ آدمیوں نے عقبہ پر اگر آپ کی بیعت کی
یہ بیعت عقبہ اولیٰ کے نام سے موسوم ہے ابن میں چہ پہلے والے یعنی اسعد بن زہرہ
عوف بن الحرث و معاذ بن الحرث (بہم دونوں عفران کے بیٹے ہیں) رافع بن مالک
عقبہ بن عامر و غیر ہم (رضی اللہ عنہم) اور چھ دوسرے تین اون میں سے خارج
کے (یعنی بنو غاتم بن عوف سے عبادة بن الصامتہ بن قیس بن احم بن فہر بن ثعلبہ
بن غاتم اور بنو زریق سے ذکوان بن عبد القیس بن غلدہ بن محمد بن عامر بن
زریق اور بنو سالم سے عباس بن عباده بن نضلمہ بن مالک بن عجلان) اور ایک
بلی بطون قضاعہ سے ابو عید الرحمن بن زید ابن ثعلبہ بن خزیمہ بن احم بن
عمرو بن عمارہ حلیف خزرج اور دو اوس کے تھے (یعنی الہثم بن الیثم بن اسحاق
نام مالک ہے) بن مالک بن عتیک بن امر القیس بن زید بن عبد الاشہل اور
عویم بن ساعدہ انہو عمرو ابن عوف) ان بزرگوں نے آپ کے مبارک ہاتھ پر
فقط اسلام کی بیعت کی اسوجہ سے کہ اسوقت تک جہاد فرض نہیں ہوا تھا
وہ بیعت یہ تھی کہ اللہ جل شانہ کا کسی کو شریک نہ کریں۔ چوری نہ کریں۔ قتل
نکریں۔ قتل نہ کریں اپنی اولاد کو نہ قتل کریں۔ بعد بیعت لینے کے جناب رسول صلعم
نے اون لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا فان وفیتکم الجنة وان
غشیتکم من خلک شیئاً فاحذرتکم بحدہ فی الدنیا فہو کفارہ
لہ وان سترتم علیہ فی الدنیا فی یوم القیامۃ فامرکم اللہ

۱۵ ہندوستان کی طرح عرب میں بھی بعض لوگ مارکیو جہ سے اپنی لڑکیوں کو مار ڈالتے تھے۔

۲۱ شاء عذاب وان شاء غفر پس اگر تم نے اس (عہد) کو پورا کیا تو تمہارے لئے جنت ہے اور اگر ان میں سے تم کسی کے مرتکب ہو گئے اور بعض اوس کے دنیا میں تمہرے جاری کی گئی تو وہ اس گناہ کا کفارہ ہو گا اور اگر وہ گناہ دنیا میں قیامت پوشیدہ رہ گیا تو تمہارا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے اگر اسکی مرضی ہوگی تمکو عذاب دیگا اور اگر چاہے گا تو بخشدیگا۔

جناب رسول (صلعم) نے یہہ فرما کر مصحب بن عمیر بن ہاشم بن عبدمنان بن عبد الدار بن قصی کو اون کے ہمراہ کر دیا یہہ اونکو قرآن پڑھاتے اور دین اسلام کی تعلیم دیتے اور نماز پڑھاتے اسعد بن زرارہ کے مکان پر رہتے تھے رفتہ رفتہ بنو خزرج میں اسلام کا اس قدر چرچا ہو گیا کہ تھوڑی مدت میں مدینہ کے چالیس آدمی مشرف باسلام ہوئے بعد اس کے اوس کے قبیلہ سے سعد بن معاذ بن نضان بن امر القیس بن زید بن عبد الاشہل اور اون کے چچا کے لڑکے اسید بن حنفیہ الکتائب ایمان لائے یہہ دونوں بنو عبد الاشہل کے سردار تھے پھر ان دونوں بزرگوں کے ایمان لانے کے بعد اوس کے بہرطن میں اسلام نہایت تیزی سے پھیلنے لگا تقریباً انباء قبیلہ میں کوئی ایسا مکان نہ تھا جس میں دو ایک شخص (خواہ عورت ہوں یا مرد) مسلمان نہ ہے ہوں سوائے لبطون بن امیہ بن زید و خطمہ و وایل و واقف کے کہ انہوں نے ابو قیس بن الاسلت کے رائے سے اتفاق کیا تا انکہ ابتدائے زمانہ اسلام کا گزر گیا۔

اس کے بعد مصحب بن عمیر و اون چند اہل مدینہ کے جو مسلمان ہو چکے تھے مکہ میں واپس آئے اور سال آئند میں آئینکا وعدہ کیا چنانچہ وسط ایام التشریق میں اہل مدینہ تقریباً تین سو تتر (چھین عورتیں ہی تھیں) رسول مقبول (صلعم) کی خدمت میں آئے اور اسلام کی آپ کے مبارک ہاتھ پر رجیت کی

اور اس امر کا اقرار کیا کہ جو شخص جناب موصوف کو اذیت دینے کا قصد کرے گا اسکو وہ مانع ہوں گے اگرچہ نوبت بقتال آجائے بعد اس کے آپ نے بارہ نقیب انکے لئے منتخب کئے تو نقیب خروج سے اور تین اوس سے۔ سب پہلے اس عقبہ ثانیہ میں براہ بن معرور لطن بنو تزیید بن جشم خروجی نے بیعت کے لئے ہاتھ بٹایا بعد ازاں اور لوگ ایمان لائے بیعت کی۔ بعد تکمیل بیعت شیطان نے سر عقبہ چلا کے کہا "وای اہل مکہ تم کس غفلت میں ہو یہاں تمہارے خلاف بیعت لی جا رہی ہے" قریش یہ سُننے ہی دوڑ پڑے لیکن یہاں بیعت تمام ہو چکی تھی مجبور ہو کر اپنی قوم کی جستجو میں چلے اتنا راہ میں سعد بن عبادہ سے ملاقات ہو گئی تنہا پا کر انکو گرفتار کر کے ہاندہ دیا۔ تا آنکہ جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل اور حوث بن حرب بن امیہ بن عبد شمس نے کہول دیا اسوجہ سے کہ ان دونوں سے اور سعد بن عبادہ سے سابق مرام تھے پہر جب کمان مدینہ میں واپس آئے اور اپنے اسلام کو ظاہر کیا اب اس کے بعد بیعت حرب ہوئی جبکہ جناب رسول (صلعم) جہاد کا حکم دیا گیا انصار نے نہایت خوشی سے عسرت و عشرت تنگی و فراخی رنج و راحت میں لڑنے ساتھ دینے کا وعدہ کیا اور کمال طبعیات سے اس امر کی بیعت کی کہ آپس میں ایک دوسرے سے نہ لڑینگے۔ ہمیشہ جہان رکینگے حق پر رہیں گے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے پس جب بیعت عقبہ تمام ہوئی اور اللہ جل شانہ نے اپنے نبی کو جہاد کا حکم دیا تو اون لوگوں کو (جو مکہ میں مشرکین کے ہاتھ تکلیفیں اٹھاتے تھے) یہ حکم دیا گیا کہ وہ مکہ چھوڑ کر مدینہ میں اپنے بھائیوں انصار سے جا ملین چنانچہ اسباب رسول (صلعم) مکہ سے ہجرت کرنے لگے اور جناب موصوف (صلعم) بانتظار علم ربانی مکہ میں ٹہرے رہے ابن اسحاق نے مہاجرین کے اسماء مبارک بالتوسیخ

تشریک کیا ہے مجملہ اون لوگوں کے جنہوں نے ہجرت کی عمر ابن الخطاب اور اون کے
 بہائی زید اور طلحہ بن عبید اللہ و حمزہ ابن عبد المطلب وزید بن حارثہ و
 انیسہ و ابوبکثہ (موالی رسول اللہ صلیم) و عبد الرحمن بن عوف و زبیر بن العوام
 و عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تھے بعد اسکے جناب رسول صلعم کو
 حکم ہجرت ہوا پس آپ نے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو اپنے ہمراہ لیا اور اپنے خواب گاہ
 میں علی (کرم اللہ وجہہ) کو سولا کر مدینہ کو روانہ ہوئے جسوقت آپ مدینہ میں
 رونق افروز ہوئے بنو الاوس میں کلثوم بن سطم بن امر القیس بن الحرث ابن
 زید بن عبید بن مالک بن عوف کے مکان پر فروکش ہوئے ان دنوں خزرج
 کی سرداری عبد اللہ بن ابی ابن سلول کے قبضہ میں تھی (ابی بیٹا ہے مالک بن
 الحرث بن عبید کا اور مادر عبید کا نام سلول تھا اور عبید لڑکا ہے مالک بن
 سالم بن غانم ابن عوف بن غانم بن مالک بن نجار کا) اور بنو الاوس کی حکومت
 ابو عامر بن عبد عمر و ابن صیفی بن نعان (ضیعہ بن زید کے ایک لڑکے کی اولاد) کے
 ماتہ میں تھی جسوقت اس نے بنی صلعم کے خدمت میں اپنی قوم کو جمع ہوتے دیکھا تو اپنی
 بغض سے مکہ کو ہٹا گیا اور جب مکہ مفتوح ہوا تو طایف چلا گیا اور پھر جب طایف بھی
 فتح ہو گیا تو شام کی طرف چلا گیا اور وہیں مر گیا۔ پھر حضرت صلعم ابو ایوب انصاری
 کے یہاں رونق افروز ہوئے تا آنکہ آپکا حجرہ اور مسجد تیار ہو گئی اور آپ وہاں سے
 اوٹھ کر اپنے حجرہ مبارک میں آ رہے اور مہاجرین بھی رفتہ رفتہ آپ سے آ ملے اور
 اسلام تقریباً کل اوس اور خزرج میں پھیل گیا اور اسی روز سے اہل مدینہ انصار
 کہلائے جانے لگے اسوجہ سے کہ انہوں نے دین محمدی کی مدد کی جناب رسول صلعم کو
 اپنے یہاں پھیرایا جناب موصوف نے ایک خطبہ میں انصار کے فضائل اور اونکی
 جمعیت کو بیان فرما کے مہاجرین اور انصار کے لئے ایک کتاب تشریر کرائی اور یہودی

عہد و پیمان کیا گیا اور وہ اپنے دین و ملت اور اموال پر قائم رکھے گئے جیسا کہ ابن اسحاق نے اسکی تصریح کی ہے بعد اس کے جناب رسول صلعم سے اور ان کی قوم سے لڑائیاں شروع ہوئیں آپ اون پر متعدد حملے بغرض علاء کلمۃ اللہ کرنے لگے اور آپ کو اسمین غلبہ اور سہیلا حاصل ہوتا گیا جیسا کہ ہم سیرۃ النبی صلعم میں مفصل بیان کریں گے۔ ان سب ہمرکون میں انصار نے آپ کا ساتھ دیا جان و مال سے آپ کے ہمراہ تھے انہیں کچھ اکثر رؤساء و شرفاء بعض بعض لڑائیوں میں شہید ہو گئے اسی اثنا میں اون یہود نے تمہاجورین اور انصار سے عہد شکنی کی جو شیرب میں رہتے تھے اور اس عہد نامہ کا پاس نہ کیا جو رسول اللہ صلعم نے اونکو لکھ دیا تھا اسوجہ سے اللہ جل شانہ نے اپنے نبی برحق (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اون یہود سے لڑنے کا حکم دیا آپ نے اون کا یکے بعد دیگرے محاصرہ کرنا شروع کر دیا۔ بہر کیف بتوقیق قلعہ نے بد عہدی کی مسلمانوں سے بحالت غفلت بھڑکے اور ایک مسلمان کو شہید کر ڈالا اسوجہ سے ان کا محاصرہ کیا گیا خرچ کی سفارش سے یہ جلاء وطن کئے گئے اور بنو نضیر اور قریظہ کا یہ واقعہ ہوا کہ ان میں سے بعض مار ڈالے گئے اور بعض جلاء وطن کر دیئے گئے بنو نضیر کا واقعہ بعد جنگ اُحد و نہر معونہ کے ہوا ہے جناب رسول مقبول صلعم بنو نضیر کے پاس اون دونوں عامریوں کے خونہا کے بارے میں گفتگو کرنے کو تشریف لے گئے تھے جسکو عمرو بن امیئہ نے مار ڈالا تھا جیسا کہ آئندہ ہم بیان کریں گے بس بنو نضیر نے مکہ و حیلہ سے آپ کے قتل کرنے کا مشورہ کر لیا جناب رسول اللہ صلعم کو وحی کے ذریعہ سے اکی طلاع ہوئی آپ نے حکم الہی انکا محاصرہ کیا انجام کار جلاء وطن ہو کر بچ گئے بعض اویہن کے نجیر اور بعض بنو قریظہ میں جا کر مل گئے اور بنو نضیر نے خلاف عہد یہ کیا کہ انہوں نے غزوہ خندق میں قریش کی مدد کی تھی پس جب جناب رسول اللہ صلعم

اوس غزوہ فاریع ہوئے تو بحکم الہی آپ نے انکا محاصرہ کیا پچیس^{۲۵} شبانہ روز انکو محاصرہ
 میں رکھا اوس نے انکی شفاعت و سفارش کی اور یہ عرض کیا کہ بنو نضیر کو ہم
 اوسی طرح مرحمت فرمائے جیسا کہ آپ نے بنو قینقاع کی بابت خزیج کی سفارش
 قبول فرمائی ہے پھر اس کے لئے سعد بن معاذ حکم مقرر کئے گئے یہ غزوہ خندق سے
 زخمی ہو کر آئے تھے مسجد میں رکھے گئے تھے غرض کہ مسجد سے حکم کے لئے بلائے گئے جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے متوجہ ہو کر ارشاد کیا ہم تم کو حکم فی ہولاء
 (ان کے بارے میں تو کیا حکم دیتا ہے) سعد نے عرض کیا کہ انکی گردنیں ماری
 جائیں ان کے مال و سہاب لوٹ لئے جائیں عورتیں گرفتار کر لی جائیں جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شکر فرمایا حکمت بحکمہ اللہ (تو نے وہی فیصلہ کیا جو
 اللہ تعالیٰ کا حکم تھا) پس انکی گردنیں ماری گئیں وہ لوگ چہ سو سے لیکر نو سو
 کے اندر تھے۔ پھر سلمہ بن بعددہ بنیہ کے آپ نے خیبر کی طرف رخ فرمایا انکا آپ نے
 محاصرہ کیا اور بزور تیغ خیبر کو فتح کر کے یہودیوں کو قتل کیا انکی عورتوں کو قید کر لیا
 منجلہ اون کے صفیہ بنت حمی بن اخطب (رضی اللہ عنہا) ہی بہتیں انکا باپ بنو قریظہ
 کے ساتھ مارا گیا اور یہہ کنانہ بن الریح بن ابی الخفیق کے عقد میں بہتیں اسکو
 محمد بن سلمہ نے مار ڈالا تھا جبکہ انہوں نے بحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہ آدمیوں کو لیکر
 غزا کیا تھا پس جب خیبر مفتوح ہوا تو صفیہ (رضی اللہ عنہا) بوقت تقسیم مال غنائم و
 قیدی عورتیں آپ کے حصہ میں آئیں اس لڑائی میں آپ کے ہمراہ ایک ہزار چار سو
 پیادے اور دو سو سوار تھے انہیں میں خیبر کا مال غنیمت تقسیم کیا گیا بعد اس کے
 یہود سے اس امر پر عہد کیا گیا کہ وہ نصف زراعت و باغات خراج میں یا کرین
 اور نصف وہ لین چنانچہ یہود تا زمانہ خلافت عمر خیبر میں رہے جب آپ کا دور خلافت
 آیا تو انہوں نے اونکو جلا وطن کر دیا۔

اور جب شدہ بھری مین مکہ فتح ہوا اور اس کے بعد غزوہ حنین ہوا
 اور جناب رسول اللہ (صلعم) اہل اسلام قریش وغیرہ پر اموال غنیمت
 تقسیم فرماتے گئے اور وقت بعض منافقین کے کہنے سے انصار اور رضی اللہ عنہم
 یہ خیال پیدا ہوا کہ اب چونکہ مکہ فتح ہو گیا ہے اور آپ کی قوم نے آپ کے دین پر
 اتفاق کر لیا ہے تو رسول اللہ (صلعم) اپنے ہی شہر و ملک میں قیام
 فرمائیں گے اور اسی صدمہ سے آپس میں یہ کہنے لگے کہ ”ہمارے تلواروں
 اون کے خون ٹپک رہے ہیں اور ہمارے غنائم اون میں تقسیم کئے جاتے
 ہیں“ جب اسکی خبر خباب موصوف (صلعم) کو پہونچی تو آپ نے ان کو ایک
 جلسہ میں جمع کر کے ارشاد فرمایا یا معشر الانصار ہا الذی بلغکم
 عنی (اے گروہ انصار تمکو میری طرف سے کیا خبر پہونچی ہے) انصار نے
 واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا اَلَمْ تَكُونُوا ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللَّهُ
 إِلَىٰ وَحَالَةٍ فَأَخَذْنَاكُمْ اللَّهُ وَمَتَفَرِّقِينَ فَجَعَلَ اللَّهُ (کیا تم گمراہ
 نہ تھے؟ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے تمکو ہدایت کی! اور
 کیا محتاج نہ تھے؟ پس اللہ تعالیٰ تمکو غنی کر دیا! اور کیا متفرق نہ تھے؟
 پس اللہ تعالیٰ نے تمکو ایکجا کر دیا) فقالوا اللہ ورسولہ ۲ من
 (انصار نے کہا اللہ اور اس کے رسول کو ہم چاہتے ہیں) فقال لوشمکم
 لقلتم جئتنا طریڈاً فاویناک ومکذ با فصد قناک و
 لکروا اللہ الی لا عطی را جلاً استالفہم علی الدین وغیرہ
 ۲ حب الی۔ الا ترضون ان ینقلب الناس بالشاء والبعیر
 وتنقلبون برسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) الی ما حالکم
 اما والذی نفسہ بیدہ لوکما الہجرة لکنتم امرأ من

اَلَا نَضَارُ النَّاسَ دُثَارًا وَانْتَمِ شَعَابًا وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ شَعْبًا وَ
 سَلَكَ اَلَا نَضَارُ شَعْبًا سَلَكَ شَعْبًا اَلَا نَضَارُ (جناب رسول
 صلعم نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ تم بہگے ہوئے آئے پس ہم نے تم کو
 جگہ دی اور آئے تم جھٹلائے ہوئے پس ہم نے تمہاری تصدیق کی لیکن خدا کی
 قسم ہے کہ میں ان لوگوں کو اسوجہ سے دیتا ہوں کہ انکو دین کی طرف مائل کروں
 نہ اسوجہ سے کہ وہ مجھ سے اور وہ مجھ سے محبوب تر ہیں کیا تم اس سے راضی نہ ہو گے کہ
 اور لوگ تو بکریان اور اونٹ لیکو اپنی جائیں اور تلوگ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے جائے قیام کو واپس جاؤ۔ آگاہ ہو جاؤ قسم ہے اسکی
 جس کے قبضہ میں میری ماں ہے کہ اگر ہجرت نہوتی تو میں بھی ایک شخص انصار
 میں سے ہوتا اور لوگ باہر کے کپڑے میں اور تم اندر کے کپڑے ہوتے یعنی اور
 لوگ عام ہیں اور تم لوگ خاص ہو اور اگر اور لوگ ایک راہ اختیار کرتے
 اور انصار دوسرا راستہ چلتے تو میں بے شک انصار کے راستہ کو اختیار کرتا
 انصار رضی اللہ عنہم) یہ کلمات تشفی آمیز سن کر خوش ہو گئے اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے مدینہ منورہ کو واپس آئے
 پس جناب موصوف (صلعم) انہیں میں رہے تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے انکو دنیا سے
 اپنے جوار رحمت میں بلالیا۔

اور یہ جب جناب رسول اللہ (صلعم) کا یوم وفات آیا تو انصار یقیناً سیدہ
 بن کعبہ میں مجتمع ہوئے اور خنزج سعد بن عبادہ کے بیعت کو بلائے گئے پس وہ
 لوگ قریش سے کہنے لگے منا امیر ومنکر امیر (ایک ہم میں سے امیر ہو اور
 ایک تم میں سے امیر ہو) لیکن ہاجرون (رضی اللہ عنہم) نے اس سے انکار کیا
 اس ہتد لال سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہکو تمہارے ساتھ

جس لوگ کی وصیت کی تھی پس اگر امارت بہتار سے لئے ہوتی تو تمکو وصیت
کیجاتی نہ کی جہا جرین کو اور اس وصیت کو رسول اللہ (صلعم) نے خطبہ میں
بیان فرمایا تھا جس کے بعد پہر خطبہ پڑھے کی نوبت نہیں آتی! انصار یہ نہ
خاموش ہو رہے اور بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن خلاش بن زید بن مالک بن
الامغیر بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج اوٹھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ
کے ہاتھ پر بیعت کی اس کے بعد لوگوں نے بیعت کرنی شروع کر دی جناب بن
سعد بن ابی معویج بن حرام بن کعب بن غانم بن سلمہ بن سعد نے کہا اُسے بشیر تھے
امارت کے لئے اپنے ابن عم کو منتخب کیا، بشیر نے جواب دیا نہیں! بلکہ میں نے یہ
باز یہ سمجھا کہ میں اوس امر کے لئے ایسے لوگوں کی منازعت کروں جسکو اللہ تعالیٰ نے
اون کے لئے بنایا ہے، الغرض جب اوس نے بشیر بن سعد کا یہ فعل دیکھا تو
وہ خزرج کی امارت پر راضی نہ تھے پس اونہوں نے بھی ابو بکر کی بیعت کر لی اور
سعد نے بیعت سے انکار کیا اور شام کی طرف چلے گئے تا آنکہ وہیں انتقال کیا۔
لوگوں کا یہ زعم ہے کہ انکو جن نے مار ڈالا ہے اور اسکی سند میں یہ شہرہ پھار گئے

مخرج قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادہ

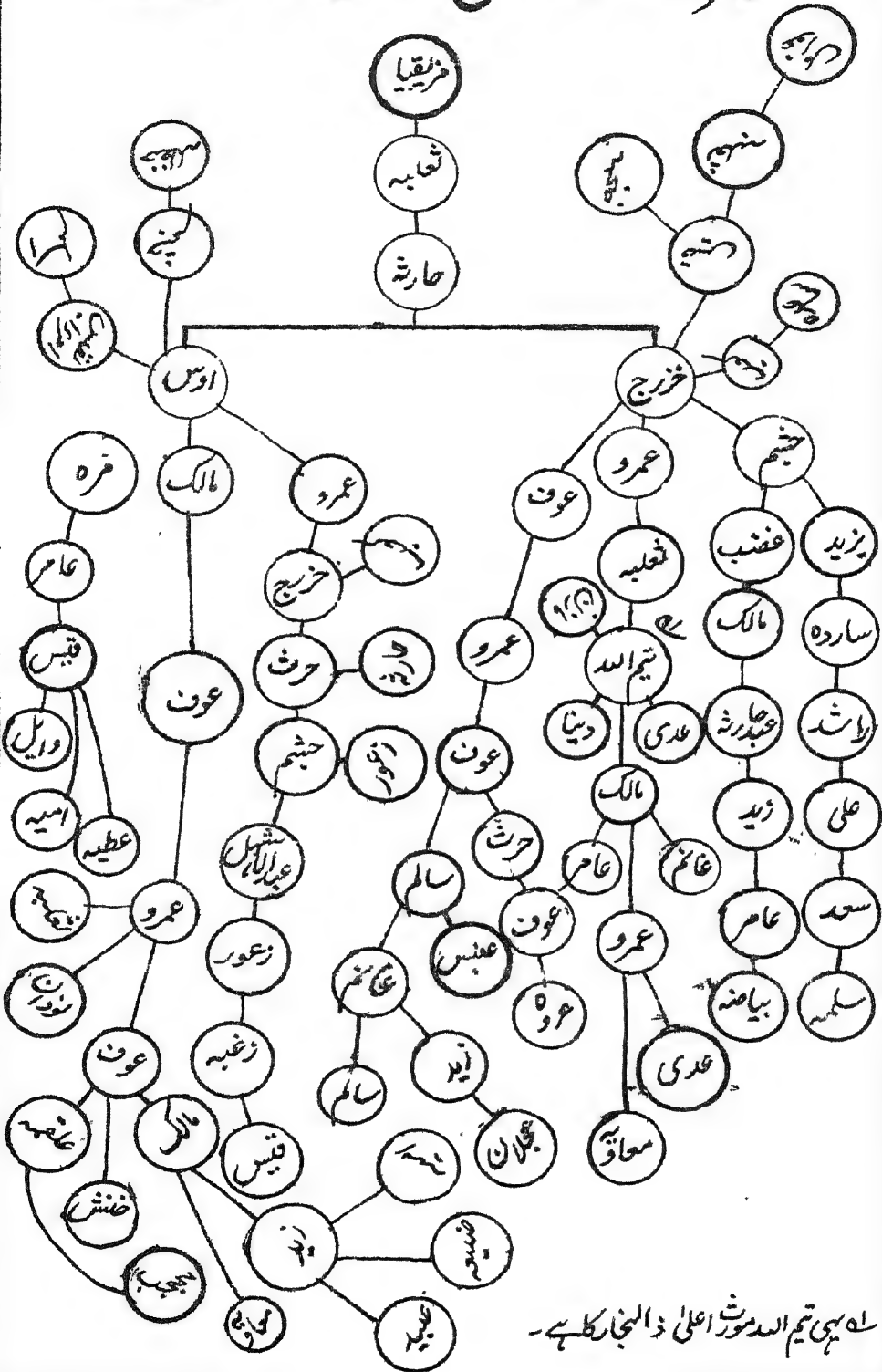
فرمیدناہ بسہامین فلم یخط فو ۲۵۵

اس کے بعد اس کے لڑکے قیس کو ایک گونہ عننا حاصل ہو گیا اور فتوحات اسلام
میں اس نے بھی حقول حصہ لیا۔ جس زمانہ میں جناب امیر (علیہ السلام) اور
معاویہ سے لڑائیاں ہو رہی تھیں اوس وقت یہ جناب امیر کے متعلقین
سے تھے اور حبیب یزید بن معاویہ حکمران ہوا اوسکی بدعات اور ظلم اور ناحق
کو شنی حق پوشی کا عالم میں ظہور ہوا تو انہوں نے ذہنی جوش سے عبد اللہ بن
الزبیر کی بیعت کی عبد اللہ بن الزبیر اور یزید سے لڑائی ہوئی جس میں انصار کو

پسپا ہونا پڑا لشکریاں یزید نے بہت بڑے بڑے ظلم کئے بیان کیا جاتا ہے کہ
 اس دن مہاجرین اور انصار (رضی اللہ عنہم) سے ستر بدری شہید ہوئے
 اور عبداللہ بن حنظلہ بھی (جو عبداللہ ابن الزبیر کی طرف سے امیر لشکر تھے) اس
 معرکہ میں مرتبہ شہادت کو پہنچے یہ منجملہ اون ظلموں کے تھا جو یزید سے سرزد
 ہوئے۔ ان واقعات کے بعد حکومت اسلامیہ کو ایک گونہ مضبوطی ہو گئی
 اور دولت عرب اطراف و جوانب ممالک میں پھیل گئی اور قبائل مہاجرین
 و انصار (رضی اللہ عنہم) عراق و شام و اندلس و افریقہ و مغرب میں متفرق
 ہو گئے پس بنابرین ابنائِ قبیلہ ہی ادھر ادھر نکل گئے اور سرزمین مدینہ
 اون سے خالی ہو گئی اور وہاں سے ان کے نشانات بھی ایسا ہی فنا ہو گئے
 جیسا کہ اور امتوں کے آثار مجھ ہو چکے تھے و تلک امة قد خلت لہا
 ما کسبت و لکم ما کسبتہم واللہ وارث الارض و من علیہا و
 ہو خیر الوارثین لا خالق سواہ و لا معبود الا ایاہ۔



شجرۃ النسب بنو خزیج و اوس بنی قیلہ



(۱) اگست ۹۹

اخبار حکومت انساب بنو عدنان

اس سے پیشتر ہم تحریر کر چکے ہیں کہ با اتفاق نسابین - عدنان - اسماعیل (علیہ السلام) کے نسل سے ہے اور یہ کہ عدنان اور اسماعیل کے درمیان پشبین معروف و غیر مشہور ہیں اور نیز ان کی تعداد میں بھی اختلاف ہے جیسا کہ ہم آئندہ بیان کرینگے اور جس طرح عدنان کی نسبت اسماعیل علیہ السلام کی طرف نسبت صحیح تسلیم کر لی گئی ہے اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نسبتاً عدنان کی طرف سبکہ امر ہے لیکن عدنان اور اسماعیل کی نسبت میں کو کون نے اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ وہ ثابت بن اسماعیل کی اولاد سے ہے اس طرح کہ عدنان بیٹا ہے اود بن المقدم (۱) نا حور (یا یا حور) بن تنوخ بن یعر ب بن یثوب بن ثابت یہ قول یقینی نہ ہے اور صحیح جانی تحریر کرتا ہے کہ عدنان قیدار بن اسماعیل کے نسل سے ہے۔ اس کے پشبین کی ترتیب یوں تحریر کی ہے کہ عدنان بیٹا ہے اود بن الیسع بن الیسع بن سلمان بن ثابت بن حل بن قیدار بعض نے نسبہ اس سے اتفاق کرتے ہیں کہ عدنان - قیدار کے نسل سے ہے لیکن پشبین کی ترتیب یوں ہے عدنان بن اود بن یثوب بن ایوب بن قیدار بیان کیا جاتا ہے کہ قصی بن کلاب کا شعرا سی امر کی تائید کرتا ہے کہ عدنان قیدار کے اولاد سے ہے۔

معدان بن عثمان (ترجمہ) تحقیق کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ جہوں نے عدنان سے لیکر
کا نسب اسماعیل تک کے پشبین کا بیان کیا ہے وہ پانچ شخص ہیں

- (۱) ہشام (۲) ابن ہشام (۳) ابن الاعرابی (۴) برخیا کا تبا لوی اور میان بنی علیہ السلام
- (۵) الجہار ان میں سے پہلی نے عدنان سے اسماعیل تک نو پشبین شمار کی ہیں جسکا

ذکر خود علامہ مورخ نے کیا ہے اور ابن ہشام نے کتاب المغازی و سیرہ میں انہما پیشین
 اس طرح لکھی ہیں ”عدنان ابن عدوان بن ناحور ابن سود ابن یعرب ابن شعیب ابن
 ثابت بن اسماعیل اور اسی کتاب کے دوسرے نسخہ میں دس پشتیں اس طرح تحریر ہیں
 ”عدنان بن آد بن سام بن شعیب بن یعرب بن الہمیسع بن ساقز بن بامہ بن قیدار
 بن اسماعیل اور ابن الاعرابی نے آٹھ پشتیں منسوب ہیں مندرجہ کی تین اس طرح سے
 ”عدنان بن آد بن آد بن الہمیسع بن ثابت بن مسلمان بن قیدار بن اسماعیل“
 ان سب ناموں کو یہ خیال کرنا کہ یہ پورے ہیں اور اسکو اسماعیل تک سمجھنا
 سخت غلطی ہے کیونکہ ان کے لکھنے والوں نے جہاں تک اُن کو نام یاد ہے وہاں تک
 لکھ کر اس کے مشہور و معروف شخص قیدار و اسماعیل کا نام لکھ دیا جیسا کہ عرب
 اور ہشام کے لوگوں کا دستور تھا۔ دیکھو انجیل مرقی حواری کہ اوہوں نے حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کے نسب میں لکھا ہے وہ کتاب منسب نامہ عیسیٰ ابن داؤد ابن ابراہیم
 حالانکہ مسیح سے داؤد تک اور داؤد سے ابراہیم تک بہت سی پشتیں گزرتی ہیں
 لیکن داؤد اور ابراہیم کے معروف و مشہور ہونے کی وجہ سے مسیح کو داؤد کا اور
 داؤد کو ابراہیم کا بیٹا بتا دیا ہے جس کے نسلی سلسلہ چلا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں
 کہ محمد رسول اللہ (صلعم) قبیلہ قریش سے اور قریش معد بن عدنان کے اولاد
 میں ہے اس امر کے ثبوت کے لئے قومی اور ملکی بواہیات عرب کافی ہے اور جیسا کہ آپ کے
 زمانہ میں اور نہ بعد آپ کے کسی شخص کو یہ شبہ پیدا ہوا ہے کہ آپ قبیلہ قریش سے
 اور قریش معد بن عدنان کے اولاد نہیں ہیں و یا یہی یقین اور قومی و ملکی
 اعتبار سے مسلم امر ہونے کی وجہ سے کسی کو آپ کی موجودگی میں منسب نامہ لکھنے کا
 خیال نہیں پیدا ہوا ورنہ یہم دقیقین پیش نہ آتین جو بعد آپ کے منسب نامہ لکھنے
 والوں کو پیش آئیں میں آپ اعلم الناس ہے آج پہلایت باری تعالیٰ نسب نامہ کو

مرتب بتلایا اور لکھا دیتے برعکس جناب عیسیٰ ابن مریم کے کہ آپ کی حالت حیات ہی میں خلافت عادت انسانی پیدا ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل کو یہ شبہ پیدا ہوا تھا کہ آپ بنی اسرائیل سے ہیں یا نہیں، ہاں مسیح سے مقدس ہستی حواری نے اپنی انجیل میں سب سے پہلے آپ کا نسب نامہ لکھا ہے۔

میرے نزدیک برحفاظ اصول درایت اس روایت کی کوئی اصل نہیں معلوم ہوتی جو کاتب الواقدی نے آنحضرت (صلعم) کے طرف منسوب کر کے لکھا ہے کہ ”وہ کذب السابون یعنی نسب بیان کرنے والے چوڑے ہیں مسعودی نے مروج الذهب میں اس سے ملتی ہوئی ایک یہ روایت بیان کی ہے ”ولذلک اذی لتنازع الناس فی النسب فھما الذی صلعم عن قباوس معد لعلمہ من تباعد الانساب وکثرة الاسماء فی طول ہذا الاعصار“ اور غزالی کیوجہ سے جو کہ نسب نامہ میں لوگ کرتے تھے اپنے معد سے آگے نسب بیان کرنے کو منع فرمایا ہے اسوجہ سے کہ آنحضرت (صلعم) نسب نامہ کے بڑے دور تک ہونے سے اور اس کے زمانہ دراز میں متعدد راہیں ہونے سے بخوبی واقف تھے۔

یہ روایت ایسی ہے کہ جس کے بے سند و ناقابل اعتبار ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ آنحضرت (صلعم) کے ردِ برد کہی نسب کے نسبت کوئی تذکرہ نہیں ملتا یا تمام عرب کے دلوں پر یہ امر مرتسم تھا کہ آنحضرت (صلعم) قریش سے ہیں اور قریش معد بن عدنان کے نسل سے ہیں ظاہر کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ اس زمانہ میں آنحضرت (صلعم) کے ردِ برد نسب نامہ پر کچھ بحث و گفتگو ہوئی ہو۔ ہاں کئی صدیوں کے بعد جب تالیف و تصنیف کا رواج اسلام شروع ہوا تو مورخین نے نسب نامہ مرتب کرنے کی فکر کی اور جب کو جہاں تک نام یا دتے لکھ کر مشہور و معروف شخص کا نام لے دیا یہی وجہ ہے کہ معد ابن عدنان اور اسمعیل بن بعضہ و بنی شہین اور بعضہ بنی سل اور بعضہ بنی

پشتین لکھن قیزار بن اسماعیلؑ کا نام لکھ دینے ہیں۔ پس اب بعد تصحیح کے دو نسب نامہ
باقی رہ گئے ایک برخیا کاتب الوحی ارمیا بنی کا اور دوسرا الحجر اکا۔ اس پہلے نسب
کے نسبت ابو القذا نے لکھا ہے کہ وہ نہایت درست اور قابل اعتبار و لایح اختیار
کرنے کے ہے اگرچہ درحقیقت یہ نسب نامہ ہی اسماعیل بن ابراہیمؑ تک نہیں ہے اور
اس نے ہی جہانک اسکو نام یاد ہے لکھ کر حسب سطور عرب و شام قیزار بن اسماعیلؑ کا
نام لکھ دیا ہے غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسب نامہ حل ابن معد ابن
عدنان تک ہے یعنی جہانک برخیا کاتب الوحی نے لکھا تھا۔ اسکی کوئی وجہ نہیں معلوم
ہوتی کہ ہم برخیا کے لکھے ہوئے نسب نامہ کا اعتبار نہ کریں جو انہوں نے حضرت اسماعیلؑ
کی اولاد کا سلسلہ نسب اپنے وقت تک لکھا ہے علی الخصوص اسوجہ سے کہ معد
ابن عدنان حضرت ارمیا کے زمانہ میں تھے اور نخت نصر کے ہنگامہ میں حضرت یرمیا
نے معد بن عدنان کو بچا یا تھا جیسا کہ علامہ ابن خلدون اور سعودی نے مروج الذهب
میں اسکا اعتراف کیا ہے اس پر بعض نا فہم انگریزی مورخوں نے یہ اعتراض کیا ہے
کہ معد ابن عدنان اور ارمیا بنی کی روایت صحیح نہیں ہے اسوجہ سے کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم)
سے عدنان تک اٹھارہ پشتیں ہوتی ہیں اس حساب سے باعتبار نسل عدنان کی
پیدائش سترہ قبل مسیح سے پہلے نہیں ہو سکتی حالانکہ ارمیا بنی اور نخت نصر کے حلول کا
زمانہ سترہ قبل مسیح میں پایا جاتا ہے۔ یقیناً ان مورخوں کو اس نسبت میں
ناموں کے متحد ہونے سے اس روایت کے صحت کا شبہ ہو گیا کیونکہ عدنان ہی دو
اور معد ہی دو ہیں اور لطف یہ ہے کہ دونوں عدنان کے بیٹوں کا نام معد ہے لیکن
وہ معد جو محصر ارمیا بنی ہے وہ عک کا بیٹا ہے اور اسکا باپ عدنان سترہ
قبل مسیح میں گزرا ہے اور اس کے باپ کا نام اد داول ہے اور یہ معد۔ عدنان (دوم) کا
لڑکا ہے اور اس کے باپ کا نام اد ہے۔ پس وہ روایت پہلے معد کے نسبت ہے

نکہ، دوسرے سعد کی نسبت جیسا کہ بعض انگریزی مورخ نے خیال کر لیا ہے۔ عرب کے
ضلع حضرموت میں حصن الغراب، نامی ایک قلعہ جو قوم عاد کا تھا جس میں سے ایک کتبہ
اوس میں ہود و حمیر کا ذکر اور نیز فلک کا بھی نام ہے غالباً یہ قلعہ نجد اوس کا پہاڑی ہوگا۔
یہ کتبہ ۸۳۲ھ میں الیٹا انڈیا کمپنی کے جہاز کسی "پالی" نورسن کے افسران نے
نکالا تھا پس جبکہ برخیا کا تب الوحی کے نسب نامہ کے نیچے اجداد کا نسب نامہ بطور
تمتہ کے ہم لگا دیتے ہیں تو آنحضرت کا نسب عدنان تک اور پھر عدنان کے اسمائیک
بلاکسی کے اختلافات کے ثابت ہو جاتا ہے اور از روئے اسباب علوم طبعی کے (جو
عام طور سے اختیار کیا جاتا ہے) صحیح بھی ہو جاتا ہے کیونکہ اسماعیل علیہ السلام قبل مسیح
اور محمد رسول اللہ (صلعم) سے ۵۰۰ بعد مسیح کے پیدا ہوئے تھے ان دونوں کے درمیان
میں چوبیس سو اسی برس کا عرصہ ہوتا ہے اور اسماعیل سے آنحضرت تک ستر
پشتیں گزرتی ہیں۔ بلکہ اس امر کے تسلیم کر لینے میں کوئی حذر نہیں ہے کہ ہم نے
یہ پشت نامہ آنحضرت سے عدنان اول تک عرب کی ملکی روایتوں سے اور پھر عدنان
اول کے اوپر یہودی روایتوں سے صحیح کیا ہے اس لئے کہ ہمارے بھائی بنی ہرزل
پڑے لکھے تھے جنکے بیان تاریخ لکھنے اور نسب کے محفوظ رکھنے کا عمدہ طریقہ تھا اور
عرب ان پڑہ اُمی تھے گواہ کابلہ نظیر حافظہ اپنے انساب اور نسلوں کے یاد رکھنے کا
مشاق تھا لیکن تمام پشتوں کا بترتیب یاد رکھنا نہایت مشکل امر تھا عجیب
جہیں کہ ہر جہ سے جو وہ معد بن عدنان کو ارمیا بنی پہاڑ لے گئے تھے اس وقت اپنے
کاتب الوحی برخیا سے معد بن عدنان کے نسب نامہ بترتیب لکھنے کا حکم دیا ہو اب ہم
حسب تحقیق والا بنو عدنان کے اخبار ختم ہونے پر عدنان اول کا فوقانی سلسلہ
نسب برخیا کا تب الوحی ارمیا کے لکھے ہوئے نسب نامہ سے لکھینگے اور اس کے
تحتانی سلسلہ میں اجداد کا نسب نامہ بطور تمتہ لگا دینگے (انہی کلام الشرح)

قرطبی بروایت ہشام ابن محمد تحریر کرتا ہے کہ عدنان وقیزار میں تقریباً پچاس
پشتیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے اہل قمر کے ایک شخص کی زبانی سنا ہے (جو کہ
یہودیت کے مسلمان ہو گیا تھا اور وہ کتب یہود کو پڑھے تھا کہ وہ معد بن عدنان
کے نسب کو اسماعیل تک کتاب ارمیا نبی علیہ السلام سے بیان کرتا تھا) یہ نسب نامہ
باعبار عدد اور اسماء کے اوس نسب نامہ سے بہت ہی قریب ہے جسکو قرطبی نے
نقل کیا ہے اور جو کچھ ان دونوں میں اختلاف ہے وہ زبان کی وجہ سے۔ کیونکہ
یہ اسماء زبان عبرانی سے نقل کئے گئے ہیں۔ قرطبی نے زیر ابن بکار سے بسنا میں
شہاب بھی نقل کیا ہے کہ مابین عدنان وقیزار پندرہ پشتیں ہیں اور بعض
نسب میں نے اون پشتوں کو ضبط کیا ہے جو مابین معد بن عدنان اور اسماعیل
کے ہیں ان دونوں بزرگوں میں چالیس پشتوں کا فرق ہے یہ نسب نامہ اوس
نسب نامہ سے موافق ہے جو اہل کتاب کے پاس ہے اور جو کچھ ان میں اختلاف
ہے وہ بوجہ مغایرت زبان صرف اسماء میں ہے۔ قلی نے اوسکو لکھا ہے اور
طبری نے اسکو الی آخرہ نقل کیا ہے۔

اور بعض نسب میں عدنان اور اسماعیل میں بیس یا پچیس پشتوں کا فرق
بتلاتے ہیں وفی الصحیح عن ام سلمہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه
قال معد بن عدنان بن ادد بن زید بن براہین اعراق الثرے
قالت ام سلمة وزید هو الهمیسع وبراہونبت و نابت واعراق
الثرے هو اسمعیل (اور حدیث میں بروایت ام سلمہ آیا ہے وہ روایت
کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ معد بیٹا ہے عدنان کا اور
وہ بیٹا ہے ادد کا اور وہ بیٹا ہے زید کا اور وہ بیٹا ہے براہ کا اور وہ بیٹا ہے اعراق
الثرے کا ام سلمہ کہتی ہیں کہ زید اور ہمیسع ایک ہیں اور براہ اور نبت ایک ہیں

اور نابت و اعراق الثرے اور اسماعیل ایک ہیں لیکن پہلی نے ام سلمہ کی اس تفسیر سے انکار کیا ہے وہ کہتا ہے کہ اس حدیث میں بر تقدیر تسلیم صحت پشتون کا گنا اور شمار کرنا مقصود نہیں ہے کیونکہ محققین نسابین نے اس امر پر اتفاق کر لیا ہے کہ عدنان اور اسماعیل میں باوجود انقضائے مدت طول یہ امر عادتاً محال ہے کہ ان دونوں میں چار یا پانچ یا دس پشتون کا فرق ہے۔

طبری کہتا ہے کہ عدنان کے علاوہ معد کے چھ لڑکے تھے (۱) ربیع یعنی عک (۲) عرق جس کے نام سے عرق الیمین موسوم ہوا (۳) آد (۴) ابی (۵) ضحاک (۶) عبیق ان کے سب کی ماں ایک ہی تھی اور اس کا نام مہدہ ہے ہشام بن محمد کا یہ خیال ہے کہ مہدہ و قبیلہ جدیس سے تھی اور بعض کہتے ہیں کہ طسم سے اور بعض طواسیم (نسل لقشان ابن ابراہیم) سے بتلاتے ہیں۔ الغرض طبری کا یہ بیان ہے کہ جب اہل حضور نے اپنے بنی شعیب (علیہ السلام) کو شہید کیا اس وقت اہل جملشانہ نے ارسنیا و ابرخیا (انبیاء بنی اسرائیل) کو بذریعہ وحی اس امر سے مطلع کیا کہ وہ بخت نصر کو عرب پر حملہ کر نیکا حکمدین اور اہل کو یہم دونوں بزرگ اس سے آگاہ کر دیں کہ العد جملشانہ نے اس کو اپنے مسلط کیا ہے اور یہم کہ وہ دونوں بزرگ معد بن عدنان کو اس ہنگامہ سے بچا کر اپنے ملک میں لے آئیں یہ اس غرض سے حکم دیا گیا تھا کہ اسکی نسل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو گیا ہے جیسا کہ اس سے پیشتر بیان کیا گیا ہے پس ان دونوں بزرگوں نے معد بن عدنان کو اس ہنگامہ سے بچایا اور اپنے ساتھ حران میں لے آئے اوس وقت معد کی عمر بارہ برس کی تھی معد بن عدنان نے آپ ہی دونوں بزرگ کے سایہ عاطفت میں پرورش پائی اور انکی کتابوں کی اوس نے تعلیم پائی۔ باقی رہا بخت نصر۔ وہ عرب کی طرف گیا عدنان نے اہل حضور کو لیکر

ذات عرق میں اوسکا مقابلہ کیا بخت نصرت نے انکو نہر میت دی اور ان میں اکثر کو قتل کیا جو بچ گئے انکو گرفتار کر کے بابل کی طرف واپس ہوا اور انبار میں انکو ٹھہرایا اسکے بعد عدنان مر گیا اور بلاد عرب ایک زمانہ تک دیران و خراب پڑا رہا پھر جب بخت نصرت ہلاک ہو گیا تو معد بن عدنان - انبا و بنی اسرائیل کے ہمراہ مکہ کو آئے اور ان کے ساتھ حج بیت اللہ کیا اوس ہنگامہ کے بعد معد کے بہائی اور چچا وغیرہ یمن میں جا گئے تھے اور انہیں یمن بیاہ شادی کر لی تھی لیکن بعد چند سے جرہم کے ساتھ مکہ کو لوٹا دیئے گئے معد بن عدنان نے حج سے فارغ ہو کر اولاد حرث تھنضاض جرہمی کے حالات دریافت کئے معلوم ہوا کہ انہیں سے جرہم بن جلمہ باقی رہ گیا ہے پس معد بن عدنان نے اسکی لڑکی معانہ سے عقد کر لیا جس کے بطن سے نزار بن معد پیدا ہوا کل بنو عدنان کا جائے قیام نجد تھا اور یہ سب باستثنا قریش بادین تھے کیونکہ وہ مکہ میں رہتے تھے - نجد - حجاز کے کل بلاد سے مرتفع ہے اس کے اعلیٰ میں تہامہ و یمن اور اسفل میں عراق و شام ہے - یہی کہتا ہے کہ عرب یمن سے بنو عدنان نے نجد کو اپنے رہنے کے لئے پسند کیا جس میں بنو فحطان نے سوا اعلیٰ کے کچھ مراحمہ نہ کی اور نیز بنو عدنان تہامہ و حجاز بعد ازاں عراق و جزیرہ یمن پہیلے پہر یہ سب بعد اسلام کے مختلف ممالک میں جا بیسے۔

عدنان کے شعوب ایک اور معد سے نکلے ہیں ایک کا اطراف زبید میں قیام تھا بعض کہتے ہیں کہ ایک ابن الدیث ابن عدنان ہے اور بروایت بعض یہ ایک - عدنان ابن عبد اللہ (بطون ارد سے) ہے اور ایک بن عدنان سے بنو عالیق بن شاذ بن علقمہ بن ایک ایک بطن وسیع ہے جس میں سے زمانہ اسلام میں رؤسا و امراء ہوئے ہیں اور معد کا ایک بہت بڑا وسیع قبیلہ ہے اس سے عدنان کی کل پچھلی نسلیں منسوب ہوتی ہیں یہ وہی شخص ہیں کہ جنکا یہ ذکر خیر بیان

ہو چکا ہے کہ انکو ارمیا بنی۔ یہ حکم الہی ہنگامہ تخت نصر سے بچا کر اپنے ہمراہ حاران میں لائے تھے انکے اولاد سے آیا داور نزار پیدا ہوئے۔ بعض کہتے ہیں کہ قنص اور انمار بھی اسی کے صلیب ہیں پس قنص بعد اپنے باپ کے عرب کا حکمران ہوا اور اس نے تخت حکومت پر بیٹھے ہی اپنے بہائی نزار کو حرم سے نکال دینے کا قصد کیا اسوجہ اہل مکہ نے خود اسکو نکال کر بجائے اس کے نزار کو مقرر کیا اور جب اسکا زمانہ وفات قریب آیا تو اس نے اپنی ملکیت کو اپنے چار لڑکوں میں اسطرح تقسیم کیا کہ ربیعہ کو قرص اور مضر کو قبہ حمراء اور انمار کو حمراء اور ایک کو جلدہ و عصا دیا۔ ان میں سے آیا دکا بہت بڑا خاندان گزرا اسی سے بنو اسماعیل کی نسلی ترقی ہوئی اور بنو نصر بن نزار بالافراد ریاست پر قائم رہے اور بنو یاسد عراق کی طرف چلے گئے اور انمار سرحدات میں جا بھیر اسکی اولاد (خشم و بھیلہ) یمن میں شمار کئے جاتے ہیں بلاد اکاسرہ ان کے بڑے بڑے اثاثر مشہور ہیں انہوں نے وہاں خوب نام پیدا کیا اور نہایت عزت سے رہے تا آنکہ اکاسرہ نے پہچم حملوں سے انکو تباہ و پریشان کر دیا سب سے زیادہ انکی خانہ ویرانی اور خانہ بدوشی ساہور ذوالکثاف کے زمانہ میں ہوئی اُس نے انکو فنا کیا ان کے بچوں کو قتل کیا۔

بطون ربیعہ نزار سے دو بڑے بطن (۱) ربیعہ (۲) مضر ہوئے بیان کیا جاتا ہے کہ آیا د و انمار اسی کے طرف منسوب ہوتے ہیں بہر کیف ربیعہ کا ملک ماہین جزیرہ و عراق تھا اور وہی ضبیعہ و اسد پسران ربیعہ اور اسد سے عنزہ و جدیلہ میں عنزہ کا ملک تبار سے تین منزل کے فاصلہ پر بریہ عراق مقام عین النمرین تھا پہر وہاں سے منتقل ہو کر اطراف خیبر میں چلے آئے اور انکے بلاد کے وہ طعی مالک ہوئے جنکو باعتبار نفوس کثرت اور امارت اسوقت تک عراق میں حاصل ہے اور انہیں عنزہ سے افریقیہ میں ایک چھوٹا قبیلہ ریاح (بنو ہلال بن عامر) کے ساتھ ہے اور ان میں

کچھ لوگ طیسون کے ساتھ بریہ نجد میں بھی ہیں۔

باقی رہا جدیلہ پس اس سے عبدقیس و ہنب پسران اقصیٰ ابن دغی
بن جدیلہ ہیں عبدقیس کا وطن تہامہ میں تھا پہر وہاں سے وہ نکلا بحرین میں چلے آئے۔
بحرین۔ بحر فارس کے غربی جانب ایک وسیع ملک ہے اس کے شرقی سمت یمامہ اور
شمالی طرف بصرہ اور عمان جانب جنوب ہے اسکو بلاد ہجر کہتے ہیں اسی بحرین
میں قطیف۔ عسیر۔ جزیرہ اوال۔ احسا ہے ہجر ہی عراق کی طرف سے دروازہ
میں ہے عہد حکومت اکاسرہ میں یہ اعمال فارس سے تھا اس کے بیابانوں میں ایک
گروہ کثیر بگڑن دایل اور تمیم کا رہتا تھا پس جب بنو عبد القیس ان کے جوار میں
آئے انہوں نے اون سے مزاحمت شروع کر دی اور اون کے اصلی و قدیمی
وطن کو باہم تقسیم کر لیا انہیں میں سے کچھ لوگ بطور وفود آنحضرت (صلعم) کی
خدمت میں حاضر ہوئے از انجملہ منذر بن عائد بن منذر بن حارث بن نعمان بن
زیاد بن نصر بن عمرو بن عوف بن جذیمہ بن عوف بن امار بن عمرو بن روثیمہ
بن بکر ہے۔ مورخین بیان کرتے ہیں کہ یہ اوس قوم کے جاہلیت اور اسلام میں
سردار تھے ان کو آنحضرت (صلعم) کی صحبت بھی نصیب ہوئی تھی اور شہر
میں منذر بن سادی (بنو تمیم) کے ہمراہ جارود بن عمرو بن عوف بن حارث بن علی بن زید
بن حارث بن معاویہ بن ثعلبہ بن جذیمہ (یہ ثعلبہ عوف بن جذیمہ کا بہائی ہے) کچھ
لوگ عبد القیس کے لیکر حاضر خدمت اقدس ہوئے انکو بھی صحبت نبوی (صلعم)
نصیب ہوئی یہ پہلے مذہب عیسوی کے پابند تھے پہر اسلام لائے بعد وفات
سردار کائنات یہی عبد القیس مرتد ہو گئے اور منذر بن نعمان (جسکے باپ کو کسر
نے قتل کر ڈالا تھا) اوسکو اپنا حکمران بنا لیا پس انکی سرکوبی کو ابو بکر بن العلاء
بن الحضرمہ روانہ کئے گئے انہوں نے بحرین کو فتح کیا اور منذر کو مار ڈالا۔ ابتداء

عبدالغنیس کی ریاست بنو جارد میں تھی پہر اس کے لڑکے منذر کے قبضہ میں آئی
اور اس کو عمر بنی بکر بن کا پہرا صخر کا گورنر مقرر کیا پہر عبداللہ بن زیاد نے اس کو
ہند کی طرف مامور کیا بعد اس کے اسکا لڑکا حکم بن منذر ہوا اور یہ قبل حکومت
عراق۔ ولایت بکر بن پروا پس بھیجا گیا۔

ہنسب بن اخصی سے عمرو و ایل پسران قاسط بن ہنسب بن بنو عمر بن قاسط
راس العین میں رہتے تھے اسی قبیلہ سے صہیب بن سنان بن مالک بن عمرو
بن عقیل بن عامر بن جند کہ بن جذیمہ بن کعب بن سعد بن اہم بن اوس مناة بن
بن قاسط۔ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مشہور صحابی (رضی اللہ عنہ) ہیں یہ دم کی طرف
منسوب کئے جاتے ہیں اسوجہ سے کہ ان کے باپ (سنان) کو کسیر نے
ایک لڑکا گورنر مقرر کیا تھا بنو عمر بن قاسط نے بھی اور ان کی دیکھا دیکھی رشتہ
کی طرف قدم نکالے تھے جو آئندہ مذکور ہوگا اسی قبیلہ سے ابن القریہ (جو زمانہ
حجاج میں مشہور شخص سے تھا) اور منصور بن النمر شاعر مدح الرشید ہے۔

بنو وائل کا بھی بہت بڑا قبیلہ ہے ان میں سے بنو تغلب اور بنو بکر بن ایل
زیادہ مشہور ہیں یہ دونوں قبیلہ وہی ہیں جنہیں ایک زمانہ دراز تک لڑائی جاری
ہتی یہ جزیرہ فرات میں سنجار و نصیبین کی طرف رہتے تھے اور یہ بلاد دیار رومیہ
کے نام سے معروف تھے رومیوں کی ہمسائیگی کی وجہ سے ان میں نصرانیت زیادہ
پھیلی ہوئی تھی عمرو بن کلثوم مشہور شاعر بنو تغلب سے ہے نسب اس طرح ہے۔
”عمرو بن کلثوم بن مالک بن عتاب ابن سعد بن زہیر بن جشم بن بکر بن“
”صہیب بن عمرو بن عامر بن تغلب“

اسکی ماں کا نام ہند بنت مہملہل ہے اور اسکی اولاد سے مالک بن طوق
بن عتاب بن زافر بن شریح بن عبداللہ بن عمرو بن کلثوم ہے اسی کے طرف

رجبہ مالک بن طوق (فرات پر) اور عاصم بن نغان عم عمرو بن کلثوم منسوب ہوتا ہے یہ وہی شخص ہے جس نے شمر جلیل بن الحرث بادشاہ اکل المرار کو یوم کلاب قتل کیا تھا اور نیز بنو تغلب سے کلیب و جہلہل پسران ربیعہ بن الحرث بن زہیر بن جشم بن کلیب بنو تغلب کا سردار تھا اسکو جساس بن مرہ بن ذہل بن شیبان نے قتل کیا تھا یہ اس کے بہن کا شوہر تھا ایک روز اتفاق سے بسوس کا ناقہ کلیب کے چراگاہ میں چلا گیا کلیب نے اسکو ایک تیر مارا جس سے وہ مر گیا جساس نے بسوس کا طرفدار ہو کر اس کے عوض کلیب کو مار ڈالا اسکا بہائی جہلہل بنو تغلب جمع کر کے بنو بکر سے بدلہ لینے کو ادٹھ کھڑا ہوا چالیس برس تک لڑائی جاری رہی جسکے واقعات اور اخبار معروف و مشہور ہیں اور بنو شعبہ جو وقت تک طایف میں موجود ہیں وہ شعبہ بن جہلہل کے اولاد سے ہیں اور اسی قبیلہ تغلب سے ولید بن ظریف بن عامر خارجی (بنو صیفی بن جی بن عمر و ابن بکر بن حبیب) اور بنو حمدان ملوک موصل و جزیرہ عہد حکومت المثنیٰ اور اس کے بعد زماہ خلا خلفاء عباسیہ میں گزرے ہیں جبکا ذکر اخبار بنی عباس میں آئیگا اور یہ بنو حمدان عدی بن اسامہ بن غانم بن تغلب کے نسل سے ہیں انہیں میں سیف اللہ کو ایک مشہور اور نامور حکمران گزرا ہے۔

بکر بن وائل نے یہی ایک حد تک اعلیٰ درجہ کی شہرت اور ناموری حاصل کی اس میں سے یشکر بن بکر بن وائل اور بنو عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ہیں اور نیز انہیں میں بنو صیفہ و بنو عجل پسران نجیم بن صعب شمار کئے جاتے ہیں پہر بنو صیفہ کی بہت سی شاخیں ہیں اور اس کے متعدد بطون میں زیادہ تر انہیں بنو الدول بن صیفہ ہیں وطن انکا یامہ (ارض حجاز) میں ہے جس کے شرق میں بکون اور بنی تمیم ہیں اور عرب میں اسکی سرحد اطراف یمن و حجاز سے ملتی ہے

اور جنوب میں بحر ان اور شمال میں نجد ہے یمامہ کا طول بینش منز لون کا مکہ سے چار دن کے رستہ پر ہے باعتبار باغات و کاشتکاری کے عمدہ ترین بلاد عرب کے شمار کیا جاتا ہے اسکا دار الحکومت حجر (بالفتح) ہے اس میں ایک شہر یمامہ کے نام سے مشہور ہے یہی شہر قبل حکومت بنو حنیفہ بادشاہان سلف کا دار الحکومت تھا بعد ان کے بنو حنیفہ نے اپنے عہد حکومت میں مقام حجر کو اپنا دارالقیام بنایا اور یہی ایسا ہی حالت اسلام میں باقی رہا۔ پہلے اسی یمامہ میں بنو ہمدان بن یعفر بن اسکسک بن وائل بن حمیر آئے اور اس میں جو لوگ قبیلہ طسم و جدیس سے رہتے تھے وہ ان پر استلا و غلبہ حاصل کر لیا انکا آخری بادشاہ جیسا کہ طبری نے ذکر کیا ہے قرط بن یعفر تھا پر جب یہ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد طسم و جدیس نے بہر یورش کر کے حکومت چھین لی انہیں میں زرقاء ہمشیرہ رباح بن مرہ ابن طسم تھی جیسا کہ ان کے حالات و اخبار میں بیان کیا گیا ہے یمامہ پر انجام کار بنو حنیفہ غالب آئے اور طسم و جدیس کو مغلوب کر دیا بنو حنیفہ میں سے بنو مرہ بن علی بن یمامہ بن عمرو بن عبد العزی بن شمیم بن مرہ ابن الدول بن حنیفہ حکمرانی کرتا تھا اور زمانہ بعثت میں یمامہ کی حکمرانی ثمامہ بن اثال بن نغان ابن سلمہ بن عبید بن ثعلبہ بن الدول بن حنیفہ کے قبضہ میں تھی اسی قبیلہ سے نافع بن ازرق بن قیس بن صبرہ بن ذہل بن الدول بن حنیفہ خارجی ہے اسی کے طرف ازارۃ منسوب کئے جاتے ہیں اور انہیں میں سے مجلم بن سبیح بن سلمہ بن عبید بن ثعلبہ بن الدول بن حنیفہ سلیمہ کذاب کا صاحب خاص تھا سلیمہ بنو عدی بن حنیفہ سے ہے اور اسکا نسب اس طرح ہے "سلیمہ بن ثمامہ بن کنشہ بن حبیب بن الحرث بن عبد الحرث بن عدی" اس کے واقعات اور اخبار ہنایت شہرت پذیر ہیں اور عنقریب اس کے حالات لکھے جائیں گے۔

بنو عجل بن لخم بن صعب وہ این جنہوں نے مقام موتہ جنگ ذی قارین فارس کو
 نہریت دی تھی یہ لوگ یہاں سے بصرہ تک پہلے ہوئے تھے مگر اب اون کے آثار
 باقی نہ ہے ہاں ان کے اخلاف سے اس بلاد میں بنو عامر (یعنی المنتفق بن عقیل
 بن عامر) پائے جاتے ہیں انہیں میں سے بنو ابی دلف عجل ہیں انکی حکومت
 عراق عجم میں تھی جسکا ذکر آئندہ آئیگا۔

عکایہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل سے تیم الدوقیس پسران ثعلبہ بن
 عکایہ اور شیبان بن ذیل بن ثعلبہ تین بڑے عظیم الشان قبائل ہیں جنہیں سے
 باعتبار نسلی ترقی کے بنو شیبان کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی ابن اراء اسلام میں شرقی
 وجنہ جانب موصل میں انکی بہت کثرت تھی اور اکثر ائمہ خوارج ربیعہ کے انہیں میں
 سے ہیں ایام جاہلیت میں انکا سردار مرہ بن ذیل بن شیبان تھا اس کے دل
 لڑکے تھے جن سے دس قبائل نکلے مشہور تر انہیں سے ہمام وجباس ہیں ابن
 حزم کہتا ہے کہ ایک ہمام سے اٹھارہ بطن نکلے ہیں۔ والد اعلم۔

یہہ جباس وہی ہے جس نے کلیب اپنے بہن کے شوہر (سردار بنو ثعلب) کو
 اسوجہ سے مار ڈالا تھا کہ اوس نے بسوس کے ناقہ کو مارا تھا کلیب کا لڑکا اپنے باپ کے
 مارے جانے کے بعد بنو شیبان میں پرورش پاتا رہا تا آنکہ سب شہور کو پہونچا اور
 اسکو یہ معلوم ہوا کہ جباس میرا مامون ہے اور اسی نے کلیب کو قتل کیا ہے
 ابن کلیب ایک روز موقع پا کر جباس کو قتل کر کے بنو ثعلب میں بہاگ آیا جباس
 کے لڑکوں میں سے بنو اشجہ ہیں جنکی حکومت آمد میں تھی جس کو خلیفہ المعتضد
 نے نیست و نابود کیا۔

اور بنو شیبان سے ہانی بن سعود ہے جس نے یوم ذی قار ناموسی کا
 بہت بڑا حصہ لیا تھا یہہ ہانی۔ سعود بن عامر بن ابی ربیعہ بن ذیل بن شیبان

ارمیاہ - حزقیل کے کتابوں سے ظاہر ہوتی ہے اسی قوم میں آنحضرت (صلعم) پیدا ہوئے یہ امر تسلیم شدہ اور مستند ہے کہ قیزار سے عدنان اور عدنان سے قریش اور قریش سے آنحضرت (صلعم) میں ادبیل اس شخص کا کچھ پتہ و نشان نہیں ملتا صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے اس کا ابتدائی مقام سکونت اس کے بہائیوں کے قرب و جوار میں تھا مہسام اور شماع دونوں معدوم الاثار ہیں نہ ان کا پتہ عرب کے قدیم جغرافیہ میں ہے اور نہ جدید میں۔ دو ماہ پہلے اسکی اولاد تہامہ کے جنوب میں مدینہ کے قرب و جوار میں آباد ہوئی پھر جب اسکی اولاد بڑھی تو یہ قوم اُس مقام پر آباد ہوئی جہاں بر بال فعل دومۃ الجحدل واقع ہے منسک تاریخوں سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اسکی قوم نواح حجاز میں سکونت پذیر ہوئی تھی بعد ازاں دہائی منتقل ہو کر یمن میں جلی آئی صدر تواریخ الایام میں اسکو حد لکھا ہے اس نے اپنی سکونت کو جنوبی سمت اختیار کیا اور حجاز میں آئیںسا تھا اسکا ابتدائی مقام صوبہ حجاز میں تھا معلوم نہیں کس زمانہ میں اسکی اولاد تمام وسط نجد میں پھیل گئی اور کچھ لوگ ان میں سے خلیج فارس کے برابر جیسے یطور اسکی قوم جبل قاسیوں کے جنوب اور جبل الشیخ کے مشرق اور شاہراہ حجاج کے مغرب میں مقام ضلع ”جدوہ“ میں آباد ہوئی نافیش اسکا کچھ پتہ نہیں معلوم ہوتا کہ اس نے کہاں سکونت اختیار کی قیڑاہ غالباً یہ شخص ملک یمن میں آباد ہوا سعودی لکھتا ہے اصحاب الس کالوا من ولد اسماعیل وہم قبیلتان یقال لاهد ہما قدماں ولاخرے یلمین وقیل رعوہل وذلک بالیمین (اصحاب رس) اسماعیل کی اولاد سے تھے اور وہ دو قبیلہ تھے ایک کو قدماں اور دوسرے کو یامین اور

بعضے رعیدی کہتے ہیں اور یہ یمن میں تھے۔
 حضرت اسماعیلؑ کے ان بارہ بیٹوں نے کوئی بڑی شہرت حاصل نہیں کی
 سوائے اس کے کہ یہ عرب کے بارہ مختلف قوموں کے مورث اعلیٰ ہوئے
 یا ان ایک مدت دراز کے بعد عدنان کی اولاد (جو تین ذرا بن اسماعیلؑ کی
 مثل سے تھا) مختلف شاخوں میں متفرق ہو گئی۔ سب سے بڑی ناموری
 اس کی اس میں ہوئی کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی اولاد میں ہوئے چنگے
 ذات بابرکات سے تمام سدر زمیں عرب پر رحمت الہی پھیل گئی اور رفتہ رفتہ
 تمام عالم پر اللہ جل شانہ کی برکات اور اس کی عبادات پہنچتی جا رہی ہے۔
 واللہ ستم فوسرہ ولو کرہ الکافرون۔



قبائل مضر

بن نزار

حجاز میں یہہ فخر و اعزاز بنو مضر بن نزار ہی کو حاصل تھا کہ وہ کل بنو عدنان سے باعتبار کثرت و غلبہ کے زیادہ تھے ان کی ریاست و حکومت مکہ میں تھی اس سے دو بڑے عظیم الشان قبیلہ (۱) خندف (۲) قیس بنکے کیونکہ مضر کے دو لڑکے تھے ایک الیاس دوسرا قیس (عیلان) الیاس کے تین لڑکے تھے (۱) مدرکہ (۲) طابخہ (۳) قمعہ۔ الیاس کی بی بی قبیلہ قضاعہ سے تھی اصلی نام اوسکا لیلیٰ بنت حلوآن (ابن عمران بن الحافہ ابن قضاعہ) تھا لیکن خندف کے نام سے مشہور رہتی چونکہ اسیکے طرف کل بنو الیاس منسوب ہو گئے اسیوجہ سے قبیلہ مضر۔ بطون خندف و قیس عیلان کی طرف منقسم ہو گیا۔ قیس عیلان کے تین بیٹوں کعبہ۔ عمرو۔ سعد سے تین شاخیں نکلیں۔

بطون قیس

عمرو بن قیس سے بنو فہم و بنو عدوان پسراں قیس ہیں اور عدوان ایک وسیع بطن ہے یہہ لوگ طایف (ارض نجد) میں رہتے تھے۔ عمالقہ کے بعد ایا دیہان آئے پھر ان کو ثقیف نے مغلوب کر کے تھا کہ طیف نکال دیا اسی قبیلہ سے عامر بن النظرب بن عمرو ابن عباد بن لیشکر بن عبدون زمانہ جاہلیت میں عرب کا حکم تھا اور نیز اہنین میں سے ابو سیارہ اور حمیلہ بن الماعزل بن خالد بن سعد بن الحرث بن رایش بن زید بن عدوان اور کچھ لوگ اندلون افریقہ میں گاہے بنو سلیم اور گاہے رباح بن ہلال بن عامر کے ساتھ رہتے ہیں اور بنو فہم بن عمرو سے بروایت یہقی بنو طرود بن فہم ایک بڑا خاندان ارض نجد میں تھا جن میں سے اعشیٰ تھا لیکن فی السحال ومان اب کوئی ان میں سے باقی نہ رہا مان افریقہ میں کچھ لوگ سلیم و رباح کے ساتھ موجود ہیں۔

سعد بن قیس سے غنی و باہلہ و غطفان و مرہ بن غنی بنو عمرو بن اعصر بن سعد ہے اور باہلہ سے بنو مالک بن اعصر بن سعد۔ خراسان کا مشہور حاکم اور اسی قبیلہ سے احمعی (عرب کا مشہور شاعر) ہے اسکا نام عبد الملک ہے اور علی بن قریب بن عبد الملک ابن علی بن احمع بن مطرب بن رباح بن عمرو بن عبد شمس بن اعیان بن سعد بن عبد غانم بن قتیہ ابن حن بن مالک شلہ ہے۔

بنو غطفان بن سعد ایک وسیع بطن ہے جس سے بہت سی شاخیں نکلی ہیں یہ قوم نجد کے اہل حصہ میں آباد تھی جو وادی القرے اور طی کے دونوں پہاڑوں سے ملا ہوا تھا پھر یہ لوگ زمانہ فتوحات اسلامیہ میں متفرق و منتشر ہو گئے اور

اسپر قبائل طے مستولی ہو گئے اہل وقت انہیں سے اس مقام پر کوئی باقی نہ رہا۔

بنو غطفان کے تین بطن تھے ازاجملہ اشجع بن ریش بن غطفان اور عبس بن بقیض بن ریش بن غطفان اور ذبیان بن بنو اشجع مدینہ (نبویہ صلعم) میں رہتے

تھے انکی سرداری حقل بن سنان مشہور صحابی کے قبضہ میں تھی اسی قبیلہ سے نعیم بن مسعود بن ایف بن ثعلبہ بن قند بن خلاوہ بن شبیح بن اشجع ہے جس کے

اخلاف آنحضرت کے زمانہ میں منتشر ہو گئے اسوقت نجد میں اون میں سے

کوئی باقی نہ رہا سوائے اس کے کہ اطراف مدینہ میں کچھ لوگ باقی ہیں۔ اور

مغرب اقصیٰ میں اب بھی ایک بڑا قبیلہ ہے جو عرب حقل کے ساتھ اطراف

سجلماسہ اور وادی ملویہ میں پھیلا ہوا ہے۔ بنو عبس کا قبیلہ بنو عدہ بن قطیعہ

میں منحصر ہے اسی قبیلہ سے ربیع بن زیاد وزیر نغان تھا اور اس کے بہائی

بنو الحارث بن قطیعہ سے اسکا سردار زہیر بن جذیمہ ابن رواحہ بن ربیعہ بن

آزربن الحارث ہے اسکو کل بنو غطفان پر سرداری حاصل تھی اسکے چار لڑکے

تھے ازاجملہ قیس ہے جو بعد اپنے باپ کے عبس کا سردار ہوا اور اسکا لڑکا زہیر

وہ ہے جو صاحب حرب داحس وغیرہ ہے داحس قیس کا اور غیر ہذلیفہ ابن نذر
سردار فزارہ کا لڑکا ہے قیس و ہذلیفہ دونوں تیر اندازی کر رہے تھے باتوں
باتوں مشاجرت کی نوبت آگئی ایک دوسرے سے بڑگئے قیس نے ہذلیفہ کو
مار ڈالا جس سے عبس و فزارہ اور برادران قیس بن زہیر الحارث و شاس مالک
ہیں ایک زمانہ تک لڑائی جاری رہی مالک اسی لڑائی میں مارا گیا اسی قبیلہ
سے مشہور صحابی ہذلیفہ بن الیمانی بن حسل ابن جابر بن ربیعہ بن جروہ
بن الحارث بن قطیعہ ہیں اور عبس بن جابر سے بنو غالب بن قطیعہ ہے اسی قبیلہ
سے عترة ابن معاویہ بن شداد بن حراد بن مخزوم بن مالک بن غالب مشہور
شہسوار ہے جو شعراے ستہ جاہلیت میں شمار کیا جاتا ہے اس کے بعد
اس کے اخلاف سے حطیہ مشہور شاعر ہے اسکا نام جروہ بن اوس بن جویہ
بن مخزوم ہے اسوقت نجد میں بنو عبس سے کوئی باقی نہیں رہا ہاں قبیلہ
زغبہ (بنو ہلال) میں اب بھی ایک گروہ ہے جو عبس کی طرف منسوب ہوتا
ہے لیکن یہ نہیں معلوم ہوا کہ یہ عبس وہی یا کہ دوسرا عبس ہے جس کے طرف
زغبہ میں سے یہ گروہ منسوب کیا گیا۔ ذیابان بن بغیض کے تین بطن مرہ ثعلبہ
فزارہ ہیں۔ فزارہ کی پانچ شاخیں ہیں (۱) عدی (۲) سعد (۳) شیح (۴) مازن
(۵) ظالم۔ جاہلیت میں یہ بدر بن عدی پر سرداری کرتے تھے اسکی اولاد سے
عیثیہ بن حصن بن ہذلیفہ ہے جس نے ابتداً بیعت خلیفہ اول میں مدینہ منورہ
شہنشاہ مارا تھا آنحضرت صلعم کو احمق مطاع سے موسوم فرماتے تھے اسی
قبیلہ سے مشہور صحابی سمرہ بن جندب بن ہلال بن خدیج بن مرہ بن خرق
بن عمرو بن جابر بن خشین ذی الراسین ابن لای بن عصیم بن شیح بن
فزارہ ہیں اور بنو سعد بن فزارہ سے یزید بن عمرو بن ہبیر بن معیہ بن

سکین بن خنص بن بخیض بن مالک بن سعد بن عدی بن فرارہ حاکم عراقین
 زمانہ حکومت یزید بن عبد الملک اور مروان بن محمد میں تھا یہ وہی شخص ہے
 جسکو المنصور نے بعد تکمیل معاہدہ قتل کیا ہے اور بنو مازن بن فرارہ ہرم
 بن قطیعہ بن جنہون نے زمانہ اسلام کا پایا اور سلام لائے ان میں سے یہی
 اب نجد میں کوئی باقی نہ رہا لیکن اس وقت تک ایک گروہ کثیر افریقہ اور مغرب میں
 موجود ہے بعض اون میں کے مغرب اقصیٰ میں معقل کے ساتھ مل جل گئے
 ہیں اور ان کو ایک گونہ قوت اور کثرت حاصل ہو گئی ہے اور بعض اون میں
 بنو سلیم بن منصور کے ساتھ افریقہ میں شامل ہو گئے ہیں اور وہ لوگ اولاد
 ابو اللیل (شعوب بنی سلیم) کے اخلاف میں ہیں اون کے ساتھ لڑائیوں
 میں نکلے ہیں سلطنت کے امور اہم میں شریک ہوتے ہیں بعض اون میں سے
 رتبہ وزارت تک پہنچ گئے ہیں منجملہ اون کے معن بن معاطن وزیر حمزہ بن
 عمر بن ابی اللیل (امیر کعب) مشہور تر ہے جیسا کہ ہم آئندہ اون کے حالات میں
 بیان کریں گے بعضے یہ خیال کرتے ہیں کہ بنو مرین (جو اس وقت زاب کے امیر ہیں)
 اسی قبیلہ سے ہیں اور وہ مازن بن فرارہ کی طرف نسباً منسوب ہوتے ہیں
 حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ وہ ایک محفوظ نسب ہے جسکی طرف بعض بدویا
 فرارہ منسوب ہوتے ہیں اور امرا زاب اپنے کو اس نسب کی طرف اس نسب کے
 عالی ہونے کی وجہ سے منسوب کرتے ہیں اور وہ لوگ بوجہ رعایا ہونیکے امرا زاب
 اس نسب کے نہیں منع کر سکتے۔

بنو مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان سے ہرم بن سنان بن غیظ بن
 مرہ ہے اس قوم کا زمانہ جاہلیت میں یہی سردار تھا جسکی مدح زہیر بن ابی سلمیٰ
 نے کی تھی اور نیز اسی قبیلہ سے فاتک (یعنی حرث بن ظالم بن جذمہ بن بلوع

بن غیط اور سلم بن عقیقہ بن رباح بن اسعد بن ربیعہ بن عامر بن مالک بن یربوع
سب لاریزید بن معاویہ ہے جو یوم حرہ اہل مدینہ پر چڑھ کر آیا تھا۔ یہ قوم نجد کے
اوس حصہ میں رہتی تھی جو وادی القری سے ملا ہوا ہے زمانہ فتوحات اسلام
میں یہ لوگ یہی منتشر ہو گئے اور ان بلاد میں انکا نام و نشان تک نہ پا ان کے
چلے جانے کے بعد قبائل طے نے یہاں سے اپنا غل و دخل کر لیا تھا اور ان کے
منقضی ہونے سے بنو سعد بن قیس بھی معدوم الاثار ہو گئے۔

خصفہ بن قیس سے دو بڑے بطن نکلتے (۱) بنو سلیم بن منصور (۲) ہوازن
بن منصور۔ ہوازن کی نسلی شاخیں بہت ہیں جنکا ذکر آئندہ آئے گا۔ انہیں بنو نون
کے ساتھ بنو مازن بن منصور اور بنو محارب بن خصفہ ہی ملحق ہوتے ہیں لیکن
یہ عدد اقلیل ہیں اسی قبیلہ سے عتبہ بن غزو ان بن جابر بن وہب بن شیب
بن وہب بن زید بن مالک بن عبد عوف بن الحرث بن مازن مشہور صحابی
تھے جنہوں نے زمانہ خلافت عمر ابن الخطابؓ میں بصرہ آباد کیا تھا انہیں کھنصر
عبثی منسوب کئے جاتے ہیں جو ایک زمانہ میں خراسان کے گورنر تھے

بنو سلیم کی بہت سی شاخیں ہیں ازاںچلے بنو ذکوان بن رفاعہ بن الحرث
بن رجا بن الحارث بن ہشتم بن سلیم اور اون کے نسبی بہائی بنو عبس بن فامہ
ہیں جس میں سے عباس بن مرداس بن ابی عامر بن حارثہ بن عبد قیس مشہور
صحابی ہیں جو جنگ حنین میں آنحضرت (صلعم) کے ہمراہ رکاب تھے ان کے باپ
مرداس نے خنساء سے عقد کیا تھا جس کے بطن سے عباس پیدا ہوئے اور نیز
بنو سلیم سے بنو ثعلبہ بن ہشتم ابن سلیم ہیں اسی قبیلہ سے عبید بن عبد الرحمن
بن عبد الدین ابی الاعور والی افریقیہ ہے اسکا دادا ابو الاعور۔ معاویہ کا سپہ سالار
اسکا نام عمرو بن سفیان بن عبد شمس بن سعد بن قاکف بن الاوقص بن جرہ

بن ہلال بن فالح بن ذکوان بن ثعلبہؓ بہا اور الرود بن خالد بن حذیفہ بن عمر ابن
 خلف بن مازن بن مالک ثعلبہ یوم فح بنو سلیم کا سردار بہا اور عمرو بن عقیلہ بن
 منقذ ابن عامر بن خالد زمانہ جاہلیت میں آنحضرت (صلعم) کے دوست تھے
 ابو بکر و ہلال (رضی اللہ عنہما) کے ساتھ اسلام لائے یہ اکثر کہا کرتے تھے کہ میں
 اسلام کا چوتھا شخص ہوں اور بنو سلیم ہی سے بنو علی ابن مالک بن امر القیس
 بن بہشہ اور بنو عصبہ بن خفاف بن امر القیس ہے یہ دونوں وہی ہیں جنہیں
 آنحضرت (صلعم) نے لعنت کی ہے اور شوب عصبہ سے الشرید ہے اسکا نام
 عمرو بن یقظہ بن عصبہ ہے ابن سعید کہتا ہے کہ الشرید بن ریح بن ثعلبہ ابن
 عصبہ وہ ہے جس میں سے فحشاء اور اس کے دونوں بہائی صخر و معاویہ
 پسران عمرو بن الحرث بن الشرید ہیں فحشاء شاعرہ تھی اسکا ذکر اس سے
 پیشتر ہو چکا ہے یہچہ اپنی اولاد کے جنگ قادیسیہ میں لگئی تھی اور فی الحال
 افریقہ میں کچھ لوگ بنو الشرید کے بنو سلیم ہیں سبتہ ہیں اور ایک گونہ انکو ثروت
 و شوکت حاصل ہے انہیں میں سے عصبہ بن خفاف کے اور نبی بہابی ہیں جنہیں
 سے ایاس بن عبداللہ بن الیل بن سلمہ بن شمیرہ سردار اہل ردة تھا جسکو ابو بکر نے
 جلا کر مار ڈالا نیز بنو سلیم سے بنو بہز بن امر القیس بن بہشہ ہیں جن میں سے
 حجاج بن علاط بن خالد بن ندیرہ بن جہتر بن ہلال بن عبد ظفر ابن سعد بن عمرو
 بن تمیم بن بہز مشہور صحابی ہیں ان کے لڑکے نصر بن حجاج کو عمر فاروق نے مدینہ
 سے نکلوا دیا تھا ابن سعید کہتا ہے کہ بنو سلیم ہی سے بنو زعبہ بن مالک بن بہشہ
 مابین حرمین بہتے تھے پہر وہ مغرب کے طرف چلے گئے اور افریقہ میں زیر سایہ بنو ذیاب
 بن مالک (اپنے بہائی کے) ہٹے پہر یہاں سے بروم شتہ خاطر ہو کر بنو کعب کے
 جوار میں جا بے بنو ذیاب بن مالک قبیلہ بنو سلیم سے ہیں مابین قابس و برقة

سکونت پذیر تھے ایک گروہ الحکامہ سیدہ کی طرف رہتا ہے جو حجاب کو تکلیف دیتا اور
 رہنمائی کرتا ہے اور بنو سلیمان بن ذیاب۔ جہت قرآن و دوزان میں اور رؤس اور
 ذیاب فی زمانہ مابین طرابلس و قابس کے رہتے ہیں اصل خاندان انکا بنو صابر
 و محمد اطراف قاسم میں ہے جیسا کہ آئندہ انکا ذکر آئیگا۔ بنو عوف بن بہشہ (ان
 قبیلہ بنو سلیم) افریقہ میں مابین قابس و عتاب رہتے تھے اسکی دو شاخیں تھیں
 (۱) مرداس (۲) علاق۔ مرداس کی ریاست کے آثار اسوقت تک بنو عباس
 میں پائے جاتے ہیں اور علاق کا سردار افریقہ میں داخل ہونے کے وقت رافع
 ابن حماد تھا اسی کے اعقاب سے افریقہ میں اسوقت رؤس سلیم بنو کعب بن
 اور بنو یحییٰ بن بہشہ برادر بنی بنو عوف بن بہشہ (از قبیلہ بنو سلیم) ابتدا
 مابین سدرہ۔ برقہ سے عدوہ کبیرہ تک پہلے ہوئے تھے پھر عدوہ صغیرہ سے
 حدود اسکندریہ تک بڑھ گئے ان میں سے بنو احمد غزلی حصہ میں رہتے تھے اور
 حاجیون کو لوٹ لیتے تھے انکا تعلق شام سے ہے شام ایک بڑا قبیلہ ہے جو
 باعتبار کثرت و غلبہ و غزت کے اپنے دوسرے یہائیون سے زیادہ ہے کیونکہ
 ان کے قبضہ میں سرسبز بلاد برقہ شمل مرج و طلیثا و درنا وغیرہ ہیں اور مشرق
 میں عقبہ کبیرہ تک پہلے ہوئے ہیں ان قبیلوں میں بنو عزاز اور بنو یحییٰ
 کر رہے تھے خلف اور بنو سلیم کے اسوجہ سے کہ وہ بڑے بڑے ملکوں پرستولی
 ہوئے جنگو و سنبھال نہ سکے اور وہ ویران و خراب ہو گئے اور ممالک میں
 نہ تو سلطنت باقی رہی اور نہ حکومت کا نام و نشان رہا پھر ان کے کہ
 وہاں کے شیوخ حکمرانی کر رہے ہیں اور ان کے قبضہ میں ایک گروہ تجارت
 پیشہ اور کاشتکاران یہود اور یریرین کا ہے رواجہ و قزارہ جو بلاد حبیب
 میں رہتے تھے وہ بھی قبیلہ غطفان سے ہیں یہ قوم عالیہ نجد میں نجد کی جانب

رہتی تھی ان میں سے پہلی اب ان بلاد میں کوئی باقی نہ رہا سوائے اس کے کہ
 افریقہ میں ایک گروہ انکار رہتا ہے جیسا کہ ذکر طبقہ رابعہ عرب میں ہم بیان کریں گے۔
 ہوازن بن منصور ایک کثیر البطون قبیلہ ہے جس سے تین شاخیں نکلی ہیں
 اور وہ کل بکر بن ہوازن سے متعلق و منسوب ہوتے ہیں (۱) بنو سعد بن بکر۔
 (۲) بنو معاویہ بن بکر (۳) بنو عتبہ بن بکر۔ بنو سعد بن بکر وہ ہیں جن میں آنحضرت
 (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پردر شہر بائی رضا عت کے لئے رہے آپ کو اسی قبیلہ میں سے حلیمہ رضی
 بنت ابی ذؤب ابن عبد اللہ بن الحارث بن سکنہ بن ناصرہ بن عصبہ بن نصر
 بن اسعد نے دودہ پلایا تھا انکی تین اولادیں تھیں (۱) عبد اللہ (۲) ابیہ
 (۳) شیماء شیماء قیدیاں ہوازن کے ساتھ گرتا رہو آئی تھیں آنحضرت
 (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انکی عزت کی اور ان کے قوم کی طرف انکو واپس کر دیا۔ بنو عتبہ بن
 بکر سے ثقیف ہیں اور یہ قس بن عتبہ کے نسل سے ہیں بخلہ ان کے بنو جہم بن ثقیف
 ہیں عثمان ابن عبد اللہ بن ربیعہ بن حبیب بن الحارث بن مالک بن خطیط
 جنگ حصین میں دشمنان اسلام کا علم بردار تھا مالک کفہ میں اوسی دن مارا گیا
 اس کے اولاد سے سلیمان بن عبد الملک کے عہد میں مر بن عبد الرحمن بن عبد اللہ
 بن عثمان امیر اندلس گذرا ہے۔ بنو ثقیف سے بنو عوف اور بنو عوف سے
 بنو سعد بن انہیں میں سے عتبہ بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن
 عوف ہے جسکو ثقیف نے ابو مکسورہ کے پاس ضمانت رکھا تھا اسی کے لڑکے
 عروہ بن سعود بن معتب کے اولاد سے معتب ہیں جنکو آنحضرت نے دعوت
 اسلام کے لئے اس قوم کی طرف بھیجا تھا اور اس قوم نے انکو شہید کر ڈالا تھا اور
 نیز اسی کے اولاد سے حجاج بن یوسف بن احکم بن ابی عقیل بن سعود بن عامر بن
 معتب والی عراقین عبد الملک اور اس کے لڑکے ولید کی طرف سے تھا اور اسی

خاندان سے یوسف بن عمر بن محمد بن عبدالحکم والی عراقین ہشام بن عبد الملک اور
 ولید ابن یزید کی طرف سے تھا غرض کہ اس قوم کے ایک گروہ کثیر نے عراق و شام و
 یمن و مکہ کی حکمرانی کی ہے بنو معتب ہی سے غیدان بن سلمہ ابن معتب ہے جو کس کے
 کے پاس دفن ہو کر گیا تھا اور بنو غبرہ بن عوف ہی اسی قبیلہ سے ہیں جس میں سے
 اخنس بن شریق بن عمرو بن وہب بن علاج بن ابی سلمہ بن عبد العزی بن
 غبرہ بن عوف بن ثقیف اور حرث بن کلداء بن عمرو بن علاج (طیب عرب)
 اور ابو عبید بن سحوہ بن عمرو بن عمیر بن عوف بن غبرہ صحابی (جو یوم حبر جنگ قادسیہ
 میں شہید ہوئے ہیں) اور انکار کا مختار بن ابی عبید (جس نے کوفہ میں دعوائے نبوت
 کیا تھا یہ پہلے عبد اللہ بن زبیر کی طرف سے کوفہ کا عامل تھا) اور ابو محجن بن حبیب
 بن عمرو بن عمیر ہے الغرض بنو ثقیف طایف میں رہتے تھے طایف ایک شہر قریب
 مکہ سرزمین نجد میں واقع ہے پہر ثقیف اس کے شرق و شمال میں قبہ جبل پر
 (جو وادج کے نام سے موسوم ہے) آباد ہوئے ایام جاہلیت میں یہ مقام
 عمالقہ کے قبیضہ میں تھے بعد ان کے ثمود۔ وادی القرعے میں آباد ہونے کے
 پہلے اس مقام پر سکونت پذیر ہوئے یہی سبب ہے کہ ثقیف کے بابت یہ
 کہا جاتا ہے کہ یہ یادگار ثمود ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ عمالقہ کے بعد اس مقام پر
 عدوان اگر آباد ہوئے اور ان پر ثقیف غالب آئے۔ یہی نے ایسا ہی ذکر کیا ہے
 اور بعضوں کا یہ خیال ہے کہ ثقیف ہوازن کے متعین سے ہیں اور بعض انکو
 ایاد سے شمار کرتے ہیں۔ مضافات طایف سے سوق عکاظ و عرج و عکاظ حجر
 ماہین میں و حجاز ہے ایام جاہلیت میں اسکا بازار ایک سال میں ایک بار ہوتا تھا
 حمیم عرب اطراف و جوانب سے آتے تھے۔ بنو معاویہ بن بکر ابن ہوازن کے
 ہی بہت سے بطون ہیں از انجملہ بنو نصر بن معاویہ (اسی قبیلہ سے مالک بن

بن عوف ابن سعد بن ربیعہ بن ربیعہ بن واثکہ بن دہان بن نصر تھے جو جنگ
 حنین میں مشرکوں کے سپہ سالار تھے اور اس کے بعد یہ ایمان لائے اور اچھے
 مسلمان میں شمار کئے گئے اور بنو جشم بن معاویہ اور بنو سلول اور بنو مرہ بن
 بن معاویہ اور بنو عامر بن حصہ بن معاویہ بن بنو جشم سے غزیرہ (قبیلہ دریدین
 الصمہ سے) ہیں جو تہامہ و نجد کے درمیان زمین سے شام تک آباد تھے اس قبیلہ
 کے رؤساء مغرب کی طرف چلے گئے اور اس وقت تک وہاں موجود ہیں جیسا کہ
 طبقہ رابعہ عرب میں ہم بیان کریں گے فی الحال اس مقام پر اس قبیلہ کے وہی
 لوگ آباد ہیں جنکو صولت و حکومت سے کچھ بخل نہیں ہے۔ بنو سلول اپنی ماں
 سلول کی طرف منسوب ہوئے یہ قوم عرب میں زیادہ آباد تھی اور اب بھی یہ
 قوم وہاں زیادہ ہے۔ بنو عامر بن حصہ عرب کے بڑے قبائل سے ہے اس کے
 چار شعبہ ہیں (۱) نمبر (۲) ربیعہ (۳) ہلال (۴) سواۃ۔ نمبر بن عامر۔ جمرات
 عرب سے شمار کیا جاتا ہے اسکی قوم کو جاہلیت اور اسلام میں کثرت و سطوت
 و عزت حاصل تھی یہ لوگ خزیرہ فراتیہ میں جا کر آباد ہوئے اور اس کے بلاد پر
 مستحرف ہو گئے جنکو بنو عباس نے زمانہ حکومت المعتز میں قتل و قید کیا اب
 ان کے آثار تک معدوم ہو گئے۔ سواۃ بن عامر کی کل شاخیں رباب ابن سواۃ
 سے ملتی ہیں اسی قبیلہ سے جابر بن سمرہ بن جنادہ بن جندب بن رباب شہور
 صحابی ہیں اور اسی رباب کے بطن سے افریقہ میں ایک قبیلہ ہے جو رباح بن ہلال
 کے ساتھ رہتا ہے اور اسی نسب کے معروف ہے جیسا کہ ہلال کے حالات میں
 ہم بیان کریں گے۔ ہلال بن عامر بھی کثیر البطون قبیلہ ہے جاہلیت میں یہ
 قوم نجد میں رہتی تھی پھر دیار مصریہ میں زمانہ جنگ قرامطہ میں جا رہے بعد نجد
 افریقہ کی طرف چلے گئے پھر بنو سلیم کی چھڑ چھاڑ سے تنگ ہو کر غرب میں باہن

نوبہ و قسطنطنیہ بحر محیط تک آباد ہو گئے ہلال کے پانچ لڑکے شعبہ - ناسرہ - ہنیک
 عند مناف - عبد اللہ تھے ہلالی بطون انہیں پانچ کی طرف مروط اور مرجع ہوئے
 ہیں بنو عبد مناف سے جنابہ زینب ام المومنین بنت خرمیہ بن الحارث ابن عبد
 بن عمرو بن عبد اللہ بن عبد مناف اور بنو عبد اللہ سے جنابہ مہمونہ ام المومنین
 بنت الحارث بن حزن بن بکیر بن ہرم بن رویہ بن عبد اللہ بن ابن حزم لکھتا ہے
 کہ بطون بنو ہلال سے بنو قرہ اور بنو فحجہ (جو مصر و افریقہ کے درمیان میں رہتے
 ہیں) اور بنو حرب (جو حجاز میں ہیں) اور بنو ریاح ہیں (جنہوں نے افریقہ میں فساد
 و فتنہ برپا کیا تھا) بنو ربیعہ بن عامر بھی کثیر البطن قبیلہ ہے اس کے تین لڑکے عامر
 کلاب - کعب تھے انہیں تین لڑکوں سے کل بنو ربیعہ بن عامر کی شاخیں نکلی
 ہیں یہ پہلے نجد میں رہتے تھے پھر شام کی طرف چلے گئے نور اسلام کے پہلے ہی ملک
 بعیدہ و قریہ میں یہ بھی منتشر ہو گئے چنانچہ اب نجد میں کوئی اس قبیلہ کا باقی
 نہ رہا۔ عامر بن ربیعہ سے بنو النکاح یعنی ربیعہ بن عامر بن ربیعہ (جس کا لڑکا حندج
 زہیر بن جذیمہ عیسیٰ کے قتل میں خالد بن جعفر بن کلاب کا شریک تھا) اور
 بنو السہمین معاویہ بن عامر بن ربیعہ (یعنی ذوالحجر عوف بن عامر بن ربیعہ)
 اور بنو فارس الضحیا عمرو بن عامر ابن ربیعہ ہیں) جس سے خدش بن زہیر بن
 عمرو (جو شہسواران و شاعران جاہلیت میں مشہور تھا) بنو کلاب ابن ربیعہ سے
 بنو وحید بن کعب بن عامر بن کلاب اور بنو ربیعہ المجنون ابن عبد اللہ بن
 ابی بکر بن کلاب اور بنو عمرو بن کلاب ہیں ابن حزم لکھتا ہے کہ اسی قبیلہ سے
 بنو صالح ابن مرداس امراء حلب اور بنو کلاب سے بنو رواحہ (ان کا نام حرب
 بن کلاب تھا) اور بنو جناب (ان کا نام معاویہ بن کلاب تھا اسی خاندان سے
 سقر بن ذی الحوشن بن اعور بن معاویہ قاتل جناب حسین ابن علی علیہما السلام)

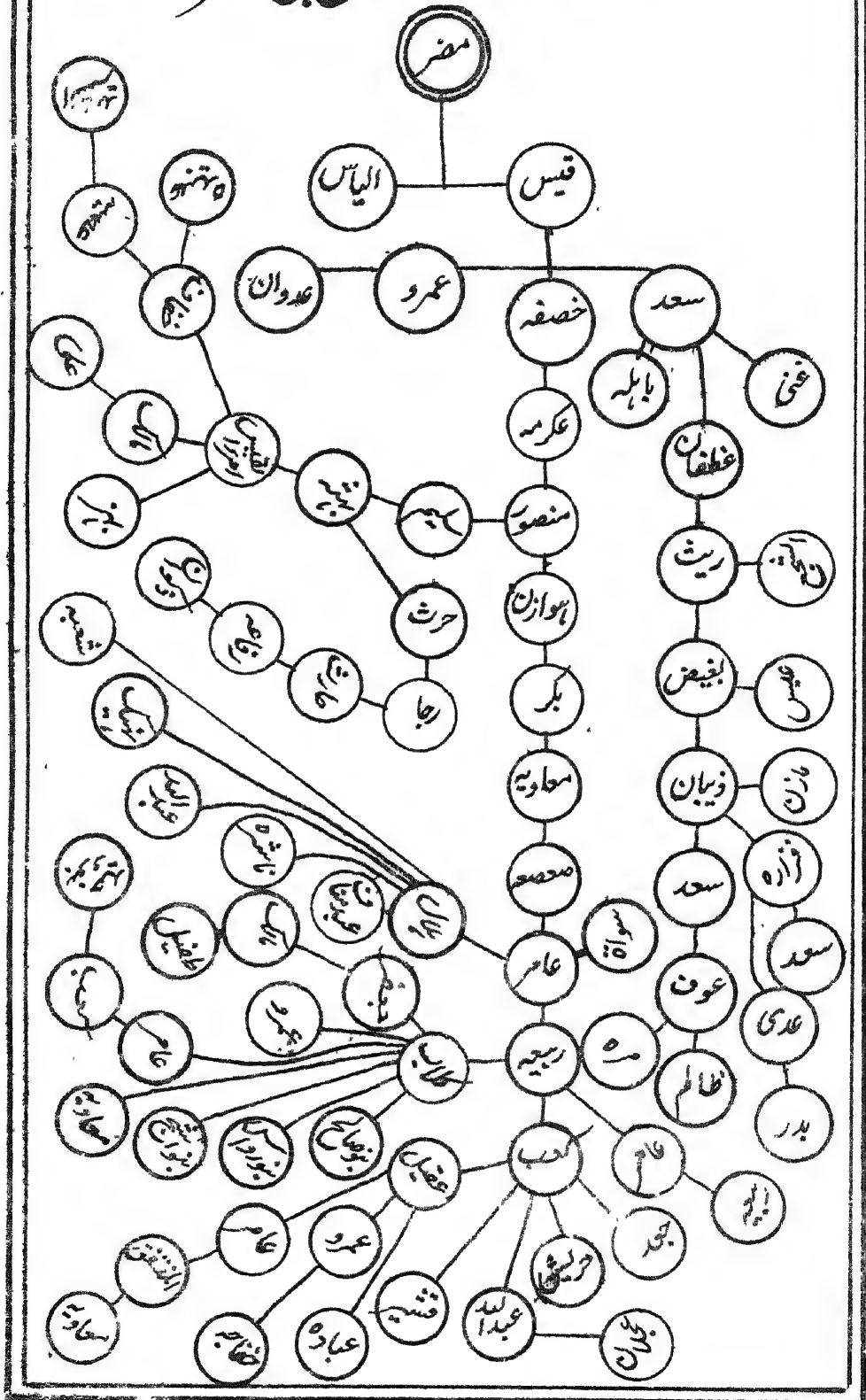
اور اسی کے اعقاب سے صہیل بن حاتم بن شمر وزیر عبدالرحمن بن یوسف نہری
 امیر اندلس تھا) اور بنو جعفر بن کلاب ہیں (جس سے عامر بن طفیل بن مالک
 بن جعفر اور اسکا چچا ابو عامر بن مالک اور ربیعہ بن مالک اور ربیعہ بن المعتمر بن اور
 اسکا باپ بکید بن ربیعہ شاعر مشہور ہے) یہ قوم پہلے جہات مدینہ و خذک مقام زبدہ
 میں رہتی تھی پھر وہاں سے منتقل ہو کر شام کی طرف چلی آئی اور جزیرہ فراتیہ پر
 قبضہ کر لیا حلب اور اکثر بلاد شام پر تصرف ہو گئی بنو صالح بن مرداس انہیں میں
 سے اس بلاد کے حکمران رہے بعد چندے جب ان کے قوائے حکمرانی ضعیف ہو گئے
 تو یہ وہاں عرب کے سایہ امن میں قیام پذیر ہوئے جو شام میں حکمرانی کے لئے
 منتخب کئے گئے تھے ابن سعید کہتا ہے کہ اسلام میں انکی حکومت یامہ میں تھی۔
 بنو کعب بن ربیعہ کے بہت سے لبطون ہیں چنانچہ اس سے حریش بن کعب (جس
 مطرف ابن عبداللہ بن شخیر بن عوف بن وقدان بن حریش مشہور صحابی ہیں اور
 بروایت بعض لیلیٰ ہیں) جسکا ذکر تشبیب میں قیس بن عبداللہ بن عمرو بن عدس
 بن ربیعہ بن جعدہ شاعر و مروج آنحضرت (صلعم) اور عبداللہ بن الحشرج بن
 اشہب بن ورد بن عمرو بن ربیعہ ابن جعدہ جو فارس پر زمانہ دبیر میں غالب
 آیا تھا اور اسکی ماں کا چچا زیاد بن اشہب جو جناب علیؑ کے خدمت میں آیا تھا
 اس غرض سے کہ آپ سے اور معاویہ سے صلح ہو جائے اور مالک بن عبداللہ بن
 جعدہ ہیں) اور بنو قشیر بن کعب ہیں (جس سے مرہ بن ہبیرہ بن عامر بن کعب الخیر
 بن قشیر جو آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ نے اول کو
 انکی قوم سے صدقات وصول کرنے کا متولی مقرر کیا تھا اور کلثوم بن عیان
 بن رصوح بن اعور ابن قشیر والی افریقہ اور اسکا برابر زادہ بلج بن بکشر ہے)
 اور بنو قشیر سے خراسان میں بعض بعض عمائدین منسوب کئے جاتے ہیں چنانچہ

ابو القاسم قشیری صاحب سالہ اور بنو رشتیق (جس سے عبدالرحمن بن رشتیق والی اندکسج) اور اسی سے صممہ بن عبداللہ (از شعراء حماسہ) ہے اور نیز کعب بن ربیعہ سے بنو عجلان بن عبداللہ بن کعب اور انکا شاعر تیم بن مقبل اور بنو عقیل بن کعب ہیں بنو عقیل بن کعب خود ہی کثیر البطون ہے از انجملہ بنو المنتفق بن عامر بن عقیل اور اعقاب بن المنتفق سے وہ عرب ہیں جو غرب میں غلط کے نام سے معروف ہیں علی بن عبدالغریز جو جانی تحریر کرتا ہے کہ غلط بنو عوف و بنو معاویہ پسراں منتفق بن عامر بن عقیل ہیں۔ ابن سعید کہتا ہے کہ بنو منتفق مابین بصرہ و کوفہ رہتے تھے امارت و حکومت ان میں سے بنو معروف کے قبضہ میں تھی میرا خیال یہ ہے کہ مغرب میں اندلون غلط اعداد و چشم میں شمار کئے جاتے ہیں اور بنو عقیل بن کعب سے بنو عبادہ بن عقیل ہیں (جس سے خیل یعنی کعب بن الرحال بن معاویہ بن عبادہ ہے اور اسی کے اعقاب سے لیلیٰ اخیلیہ بنت حدیفہ بن سدا بن الاخیل ہے) ابن قتیبہ نے لکھا ہے کہ قیس بن الملوح المجنون اسی قبیلہ کے ہے۔ بنو عبادہ اس وقت بروایت ابن سعید جزیرہ فراتہ کے اُس حصہ میں آباد ہیں جو عراق سے ملتا ہوا ہے اس قوم کو ایک گونہ قوت و غلبہ زمانہ سابق میں حاصل رہا ہے اور پانچویں صدی کے وسط میں اس قوم سے قریش بن بدران بن مقلد موصل و حلب پرستولی ہو گیا تھا اس کے بعد اسکا لڑکا مسلم بن قریش طقبہ شرف الدولہ حکمران ہوا اور حکومت و دولت اسی مسلم بن قریش کے اعقاب میں رہی تا آنکہ اس خاندان کی حکومت و دولت جاتی رہی۔ ابن سعید کہتا ہے کہ فی الحال اس خاندان کے کچھ لوگ مابین الحجاز اور زاب کے قیام پذیر ہیں جنکو عرب شرف الدولہ کے لقب سے یاد کرتا ہے والی موصل انکی عزت کرتا ہے لیکن انکی تعداد نہایت کم ہے تقریباً ایک سو سواروں کا زیادہ ہونگے اور نیز

بنو عقیل بن کعب سے بنو خفاجہ بن عمرو بن عقیل بن جوفی زمانا عراق جزیرہ
 کی طرف چلے گئے ہیں اور بادیہ عراق میں آزادانہ زندگی بسر کر رہے ہیں
 اور بنو عامر بن عقیل سے بنو عامر بن عوف بن مالک بن عوف ہیں یہ قوم
 بنو المنتفق کی نسبی بھائی ہے اطراف بصرہ میں رہتی تھی بحرین پر بعد بنو الحسن
 کے انہوں نے بڑے زور و قوت غلبہ قبضہ کر لیا ابن سعید کہتا ہے کہ اس قوم
 نے بنو کلاب سے ارض یمامہ بھی جہین لیا تھا ان کی حکومت و دولت
 ساتویں صدی کے وسط میں تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔



شجره النساب بنو قيس بن مضر



بطون لیاں بن مضر

الیاس بن مضر کے تین لڑکے مدرکہ۔ طابخہ۔ قمعہ تھے انکی
 مان بنو قضاہ کی ایک عورت خذف نامی ہتی اسی کے طرف
 کل اولاد الیاس منسوب ہوئے۔ بطون قمعہ سے اسلم و خزاعہ بن اسلم بنو افضلی
 بن عامر بن قمعہ اور خزاعہ ابن عمرو بن عامر بن یحییٰ یعنی ربیعہ ابن عامر بن قمعہ کو
 کہتے ہیں عمرو بن یحییٰ پہلا وہ شخص ہے جس نے دین اسمعیلی کو ترک کر کے بت پرستی
 کی بنا ڈالی اور عرب کو بت پرستی کی طرف مایل کیا اسی کے حق میں آنحضرت
 (صلعم) نے فرمایا ہے **رأیت عمرو بن یحییٰ یخرج قبضہ فی النار یعنی اخشاہ**
 (میں نے دیکھا ہے کہ عمرو بن یحییٰ کی آنتیں آگ میں گھسیٹی جاتی ہتین) یہ قوم
 اطراف مکہ مقام مرانظران میں رہتی ہتی اور قریش کے خلفاء میں ہتی عام حدیبیہ
 زمانہ آنحضرت (صلعم) میں یہ لوگ داخل کئے گئے پس یہ لوگ اون میں سے تھے
 جنہر قریش نے مصاحبت کی ہتی پھر ان لوگوں نے بد عہدی کی آپ قریش پر
 حملہ کر کے ان کو مغلوب کر دیا اور مکہ کو فتح کر لیا یہی سال عام الفتح کے نام سے
 موسوم ہے بعضے کہتے ہیں کہ یہ خزاعہ بنو غسان سے بنو حارثہ بن عمرو بن فزلیقا
 کے اولاد میں ہیں جب وقت غسان شام کی طرف جارہے تھے یہ لوگ اون
 علیحدہ ہو کر مرانظران میں ٹہر گئے حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ قریش کے پہلے
 بیت الحرام کی تولیت قبیلہ خزاعہ میں بنو کعب بن عمرو بن لخمی کے قبضہ میں ہتی
 تا آنکہ حلیل بن حبشیہ بن لول متولی ہوا یہ وہی شخص ہے جس نے تولیت بیت الحرام
 کی وصیت قصی بن کلاب کے حق میں کی ہتی بیان کیا جاتا ہے کہ اسکی کنیت
 ابو غیشان ہتی حلیل کا بیٹا اور محترش نام ہتا اس نے کعبہ کو بعض ایک
 مشک شراب کے فروخت کیا ہتا واللہ اعلم اسی حلیل بن حبشیہ کے اولاد سے
 کرز بن علقمہ بن ہلال بن حریبہ بن عبد قہم بن حلیل ہتا جس نے آنحضرت (صلعم) کا

بوقت ہجرت تعاقب کیا تھا اور غارتگ آپ کے تعاقب میں گیا تھا لیکن مکہ لوں کے جانے اور کبوتروں کو انڈے دیئے ہوئے دیکھ کر اپنا ساموہ نہ لیکر رہ گیا۔

خزاعہ کے بہت سے بطون ہیں از انجملہ بنو مصطلق بن سعد بن عمرو بن لُحی اور بنو کعب بن عمرو (جس میں عمر بن الخطاب اور سلیمان بن جرود اور مالک بن ہشیم نقیب بنو عباس ہیں) اور بنو عدی بن عمرو (جس میں سے حویرہ بنت ام المومنین) اور بنو ملیح بن عمرو (جس میں سے طلحہ اطلحہ ابی بنی ابن عبد الرحمن بن الاسود ابن عامر بن عوف بن خالد بن سبیع بن خثعمہ بن سعد بن ملیح ہے) اور بنو عوف بن عمرو ہیں اور برادران خزاعہ سے بنو افضی بن عامر ابن قعہ اور بنو مالک بن افضی اور ماشان بن افضی ہے۔ سلم سے سلمہ بن الاکوع صحابی اور دعبل اور بنو شعیص شاعر اور محمد بن الاشعث سلمہ بنو عباس ہے۔ اسی قبیلہ سے مالک بن سلیمان ابن کثیر۔ دعائ بنو عباس سے تھا جس کو ابو مسلم نے قتل کیا ہے۔

طابخہ کے بہت سے بطون ہیں مشہور تر اولدین سے ضبہ۔ رباب۔ فرینہ۔

ہتم ہیں علاوہ ان کے اور بطون مثل صوفہ و محارب کے وہ ہتم ہی کے نسبی بہائی کہے جاتے ہیں بنو ہتم بن مر۔ ادبن طابخہ کے نسل سے ہیں یہ لوگ سرزمین نجد میں بصرہ سے یامہ تک دایرہ کی صورت آباد تھے پہر پہر پھیل کر غدیب تک ارض کو فہ میں پہنچ گئے فی زمانہ اس قوم کا بھی نشان نہیں پایا جاتا ان کے مقبوضات ان دنوں مشرق میں غزیہ (طے سے) اور خفاجہ (بنو عقیل بن کعب سے) متصرف ہیں۔ بنو ہتم کثیر البطون قبیلہ ہے اسی سے (۱) حارث بن ہتم (جس کے طرف سب بن شریک نقیب منسوب کئے جاتے ہیں) (۲) بنو عنبہ جس میں فقیہ زفر بن ذہیل بن قیس بن مسلم بن قیس بن کمل بن ذہیل بن ذویب بن جذیمہ بن عمرو بن جحور بن جندب بن عنبر تلمیذ امام ابو حنیفہ اور فاضل عامر بن عبد قیس بن ثابت

بن بشامہ بن حدیفہ بن معاویہ بن الجحون بن کعب بن جندب اور ربیعہ بن
 رفیع بن مکہ بن محلم بن صدلہ بن عبدہ بن عدی بن جندب ہیں (۳) بنو نجیح
 بن عمرو بن تمیم (۴) بنو اسید بن عمیر (جسمین ابو مالہ ہند بن زرارہ ابن نباش
 بن عدی بن عمیر بن اسید مشہور صحابی اور خنظلہ بن ربیع بن صیفی بن رباح
 ابن الحارث بن محاسن بن معاویہ بن شریف بن جروہ بن اسید کاتب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اور اکثم بن صیفی بن رباح اور یحییٰ بن اکثم مامون الرشید کا
 قاضی صیفی بن رباح کے نسل سے ہے) (۵) بنو مالک بن عمرو بن تمیم (جسمین نصر
 بن بشیل بن خزشہ بن بنید بن کلثوم ابن عبادہ بن زہیر بن عروہ بن جمیل بن
 حجر بن خراعی بن مازن بن مالک نخومی ثوبیہ اور سلم ابن اخو بن ارید بن محرز
 بن لاسی بن سہل بن خباب بن حجبہ بن کابیہ بن حرقوص ابن مازن بن مالک
 قاتل یحییٰ بنی ید بن بنی العابدین و قاتل آل ہلب ہے) (۶) بنو عمرو بن العلاء
 بن عمار بن عدنان بن عبید اللہ بن حصہ بن الحارث بن ملہم بن خراعی بن مازن بن
 مالک (۷) بنو الحارث بن عمرو بن تمیم (۸) بنو امر القیس بن زید مناتہ بن تمیم (اسی
 قبیلہ سے زید بن عدی بن زید بن ایوب بن جحوف بن عامر بن عطیہ بن امر القیس
 وزیر نعمان بن منذر والی حیرہ تھا) (۹) بنو سعد بن زید مناتہ بن تمیم (۱۰) بنو منقر
 بن عبید بن مقاعس بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناتہ (اسی قبیلہ سے قیس
 بن عاصم ابن سنان بن خالد بن منقر تھے جنکو آنحضرتؐ نے خود انکی قوم سے صدقہ
 وصول کرنے کو مقرر فرمایا تھا) (۱۱) بنو عوف بن کعب بن سعد بن زید مناتہ (اس
 بنو بہد کہ بن عوف ہیں) (۱۲) بنو حارث اعرج بن کعب بن سعد بن زید مناتہ (۱۳)
 بنو مالک بن سعد بن زید مناتہ (۱۴) بنو ربیعہ بن مالک بن سعد بن زید مناتہ (اسی
 قبیلہ سے عروہ بن جریر بن عامر بن عبد ابن کعب بن ربیعہ پہلا خارجی ہے جس نے

یوم صفین کہا تھا لا حکم الا للہ (۱۵) بنو خنظلہ بن مالک بن کعب بن سعد بن
 زید مناة ہیں بنو خنظلہ سے بنو عمرو۔ ظلم۔ غالب۔ کلید۔ قیس ہیں اور قیس ہی
 حنابی بن احرث بن ارطاة بن شہاب بن عبید بن جناول بن قیس اور ابن
 عمیر بن حنابی ہے جس نے حجاج کو قتل کیا تھا بنو خنظلہ ہی سے بنو ثعلبہ بن یربوع
 بن خنظلہ اور یربوع بن خنظلہ سے بنو احرث ہیں اسی قوم سے زبیر بن ناوہ و زرار
 خوارج اور اس کے بہائی عثمان و علی ہیں۔ یہ لوگ بنو بشیر بن یزید بلقب بہ
 ماحور بن احرث بن ساحق بن احرث بن سلیط بن یربوع کے نام سے پکارے
 جاتے ہیں اور یہ سب امرار ازرقہ ہیں بنو کلیب۔ یربوع۔ بن خنظلہ میں شمار کئے
 جاتے ہیں اسی قبیلہ کے جریر شاعر ابن عطیہ بن خطفی ہے اسکا نام مذلیفہ بن بدر
 بن سلم بن عوف بن کلیب ہے بنو عنبر اور بنو رباح ہی یربوع بن خنظلہ کی طرف
 منسوب ہیں۔ اور مالک بن خنظلہ کی طرف بنو دارم کی نسبت کی جاتی ہے
 بنو نہشل بن دارم بن حازم بن جزیمہ بن عبد الدین خنظلہ سے فضلہ بن حازم
 بن مطلق بن احنز بن نہشل۔ بنو عباس کا کو تو ال اور بنو مجاشع بن دارم سے
 اقرع بن حابس ابن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع اور فیروزق بن عاتق
 بن صعصعہ بن ناجیہ بن عقال اور حاتم بن یزید بن غلقمہ ہیں جس سے آنحضرت
 صلعم نے معاویہ بن ابی سفیان کا بہائی چارہ کرادیا تھا اور بنو عبد الدین دارم
 سے منذر بن سادی بن عبد الدین زید بن عبد مناة ابن دارم اور بنو غرس
 بن زید بن عبد الدین دارم سے حاجب بن زرارہ بن غرس اور اسکا لڑکا
 عطار د اور سکی اولاد ہے اس قوم میں نسلی ترقی کی امارت دو وہی تھی۔
 بنو مزینہ۔ عرب بن ادین طابخہ بن الیاس کے نسل سے ہیں اس کے
 ایک لڑکے کا نام عثمان اور دوسرے کا اوس ہے چونکہ انکی مان کا نام مزینہ تھا

اسوجہ سے مر کے دولون لوگے فرنیہ کی طرف منسوب کر دیے گئے اس قوم سے زبیر بن ابی سلمیٰ (یعنی ربیعہ بن ابی رباح بن فرہ بن الحرث بن مازن بن غلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہرمہ بن لاطم بن عثمان یکے از شعراء مستہ جاہلیہ) اور اس کے دولون لوگے بحیرہ کعب (جس نے آنحضرت صلعم کی مدح کی تھی) اور نعمان بن مقرن ابن عامر بن صبح بن ہاجیم بن نصر بن حبشیہ بن کعب بن غفران بن ثور بن ہرمہ اور اسکا بہائی سوید (جو جنگ ہناؤدین مارا گیا) اور محفل بن یسار بن عبد اللہ بن معیر بن حراق بن لابی بن کعب ابن عبد ثور مشہور صحابی ہیں۔

رباب۔ عبد مناة بن اذبن طابخہ کی طرف نسبتاً منسوب ہوتے ہیں بنی تمیم۔ عدی۔ عوف۔ ثور۔ اسکی اولاد سے ہیں یہ قوم ریاب اسوجہ کہلاتی جاتی ہے کہ یہ لوگ بنو فہ کے خلف میں شریک جماعت ہوئے تھے مقام دہنا جو ابنو تمیم میں رہتے تھے لیکن فی زمانہ یہاں ہی سعود و الانار ہو گئے بنو تمیم بن عبد مناة سے ستورو بن علقمہ بن قریش بن صبار بن بنی شیبہ بن ربیع بن عمرو بن عبد اللہ بن لوی بن عمرو بن الحرث ابن تمیم خارجی (جسکو معقل بن قیس ریاحی نے اہل امارت مغیرہ بن شعبہ میں قتل کیا ہے) اور ابن باحنہ و رد بن مجالد بن علقمہ (جو عبد الرحمن بن طحیم کے ساتھ شریک شہادت جناب علی کرم اللہ وجہہ اور قحام بنت بختہ بن عدی ابن عامر بن عوف بن ثعلبہ بن سعود بن ذہل بن تمیم خارجیہ ہے جسکا عقد عبد الرحمن بن طحیم کے ساتھ ہوا تھا اور جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے اسکا ہر جناب امیر علیہ السلام کا شہید کرتا تھا۔ والد اعلم قحام کو خود اس کے باپ اور چچا نے یوم نہروان قتل کیا تھا اور بنو عدی بن عبد مناة سے ذوالرمہ شاعر (یعنی عیدان بن عتبہ بن ہنس بن سعود بن حارثہ بن عمر بن ربیعہ بن ساعدہ بن کعب بن عوف بن ثعلبہ بن ربیعہ بن ملک بن عدی

اور بنو ثور ابن عبد مناة سے سفیان ثوری (یعنی سفیان بن سعید بن مسروق
 بن حبیب بن رافع بن عبد المطلب بن منقر بن نضر بن الحارث بن ثعلبہ بن عامر
 بن ملک بن ثور) اور ان کے بھائی عمرو و مبارک و ربیع بن خثیم فقیہ ہیں
 ضبہ۔ آد بن طابخہ کے نسل سے ہیں سرزمین نجد میں تہامہ کے شمالی
 جانب جو از بنو تمیم میں رہتے تھے عہد حکومت اسلامیہ میں عراق میں چلا گئے اسی
 مقام پر مثنیٰ شاعر مارا گیا اسی قوم سے ضرار بن عمرو مالک بن زید بن کعب بن
 بجالہ بن ذہل بن مالک بن بکر بن اسعد بن ضبہ ہے جو جاہلیت میں بنو ضبہ کا
 سردار تھا اس کے بعد سرداری اسی کے خاندان میں رہی اس کے اہلکار
 لڑکے تھے جو اس کے ساتھ جنگ قرین میں لڑنے کو آئے تھے اور حصین ابن ضرار
 عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے ہمراہ جنگ جمل میں تھے اسی کے نسل سے قاضی البوشمر
 عبد اللہ ابن شمر بن طفیل بن حسان بن منذر بن ضرار بن عبسہ بن اسحاق
 بن شمر بن عبس بن عبسہ بن شعبہ بن مختبر بن عامر بن عباب بن جسل بن بجالہ ہے
 جس کا ذکر سپہ سالاران بنو عباس میں آئیگا عہد حکومت خلیفہ متوکل میں نضر کا گورنر
 ہوا تھا بیان کیا جاتا ہے کہ دہلیم بنو باسل بن ضبہ بن آد کے اعقاب سے ہیں
 واللہ اعلم۔

صوفہ۔ غوث بن مرثد آد کے سلسلہ میں ہیں انکا زمانہ اقبال جاہلیت ہی
 میں منقضی اور منقرض ہو گیا بجائے ان کے آل صفوان بن شعمہ بنو سعد بن زید مناة
 بن تمیم حکمران ہوئے۔

مدرکہ ابن الیاس نہایت عظیم الشان کثیر البطون قبیلہ ہے اس کے عظیم ترین
 قبایل سے ہذیل۔ قارہ۔ اسد۔ کنانہ۔ قریش ہیں۔ بنو ہذیل۔ ہذیل بن
 مدرکہ بن الیاس کی نسل سے ہیں طایف کے قریب جبل غزدان میں رہتے تھے

(۱۰)
 بنو ہذیل

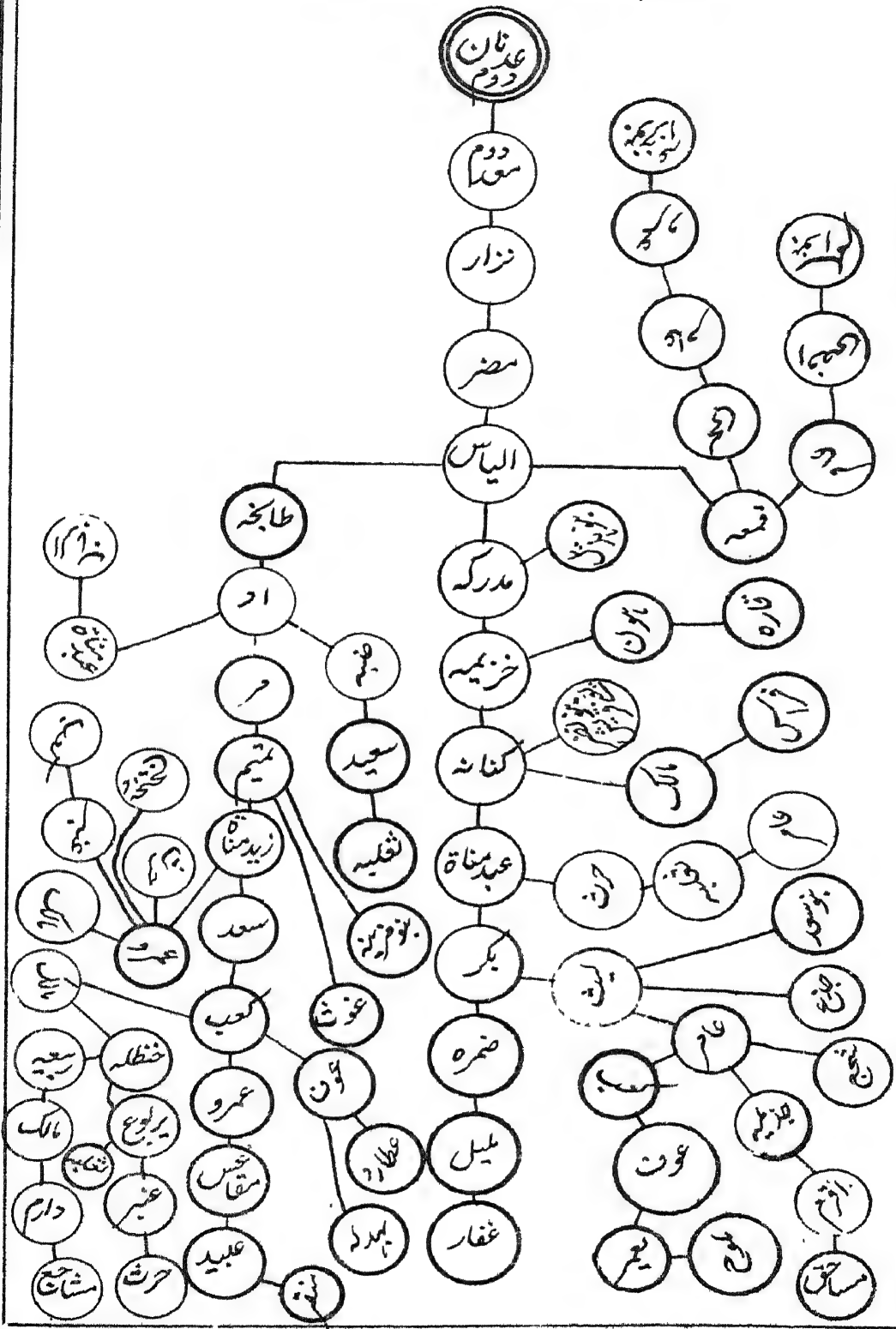
اس کے آغل میں نجد کی طرف اور مقام تہامہ مابین مکہ و مدینہ اور اکثر مقامات ان کے قبضہ میں تھے از انجملہ رجب و بصرہ معونہ ہیں اس سے دو شاخیں نکلی ہیں (۱) سعد بن ہذیل (۲) لحيان بن ہذیل۔ پس سعد بن ہذیل سے ابو بکر شاعر اور حطیبہ (جیسا کہ بیان کیا جا رہا ہے) اور عبد اللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شیح بن قار بن خزوم بن صاہلہ بن الحارث بن تمیم بن سعد (مشہور صحابی) اور ابن کے دونوں بہائی عتبہ و عقیس اور ان کے لڑکے عبد الرحمن و عتبہ و مسعودی (مشہور مورخ) ابن عتبہ میں مسعودی کا نام علی ہے حسین بن علی بن عبد اللہ بن زید بن عتبہ بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود کے لڑکے ہیں اور ان کے بہائی عتبہ سے عتبہ بن عبید اللہ بن زید بن عتبہ مدینہ منورہ کے مشہور فقیہ ہیں۔ یہ لوگ عہد اسلام میں ممالک سلامیہ میں منتشر ہو گئے اب اس قوم کا کوئی بطن باقی نہ رہا ان افریقہ میں ان میں کا ایک قبیلہ ہے جو اطراف باجہ میں شاہی لشکر میں عہد ہمارے جلیلہ سے ممتاز ہیں۔

بنو اسد۔ اسد بن خزیمہ بن مدرکہ سے ایک وسیع بطن اور کثیر الشعوب ہے سرزمین نجد میں متصل کرخ۔ طے کے ہمسایگی میں رہتے تھے اور بعض مورخ کا یہ خیال ہے کہ پہلے بلاد طے بنو اسد کے قبضہ و تصرف میں تھے پس جب یمن سے نکلے تو انہوں نے اونکو مغلوب کر کے اجاوسلی پر قبضہ کر لیا اور اون کی مجاورت میں آباد ہو گئے بعد اس کے بنو اسد اقطار ممالک میں ایسے متفرق و منتشر ہو گئے کہ اب ان میں کا کوئی قبیلہ باقی نہ رہ گیا۔ ابن سعید کہتا ہے کہ ان کے بلاد اب طے کے قبضہ میں ہیں اس کثیر البطن قبیلہ سے بنو کابل (قاتل حجر بن عمرو بادشاہ بصرہ) اور بنو غنم بن دودان بن اسد (اسی قبیلہ سے عبید اللہ بن جحش بن رئاب بن یحمر

اور اسی سے صحب بن جثامہ بن قیس بن شدّاخ مشہور صحابی اور شاعر
 غزوۃ بن ادینہ بن یحییٰ بن مالک بن الحرث بن عبداللہ بن شدّاح ہے اور
 بنو شحج بن عامر بن لیث بن بکر (اسی قبیلہ سے ابو قذلیشی صحابی یعنی حرث
 بن عوف بن اسید بن جابر بن عدیدہ بن عبدمنّاة بن شحج ہیں) اور بنو سعد
 بن لیث بن بکر (جس سے ابو طفیل عامر بن وائلہ بن عبداللہ بن عمرو بن
 جابر بن خمیس بن عدی ابن سعد اور وائلہ بن الاسقع بن عبدالغری بن
 عبدیاللیل بن ناشب بن عبدہ بن سعد مشہور صحابی ہیں ابو الطفیل عامر
 وہ ہیں جو آنحضرت (صلعم) کے دیکھنے والوں میں سے آخرین رہ گئے ہتے
 سلمہ میں انکا انتقال ہوا) اور بنو جندع بن بکر بن لیث بن بکر ہیں (اسی
 قبیلہ سے امیر خراسان نصر بن سیار بن رافع بن عدی بن ربیعہ بن عامر
 بن عوف بن جندع اور رافع بن لیث بن نصر ہے جو زمانۃ الرشید میں بنو امیہ
 ہوا خواہ عمر قذمین تھا) اور بنو عبدمنّاة سے بنو عریج بن بکر بن عبدمنّاة
 اور بنو الدیل بن بکر (اسی قبیلہ سے اسود بن رزق بن لیم بن نافتہ بن عدی
 بن الدیل جس کے سبب سے مکہ فتح ہوا تھا اور ساریہ بن زینم بن عمرو بن عبدلہ
 بن جابر بن محمّد بن عبد بن عدی ابن الدیل جو عراق میں کفار سے لڑ رہے
 اور ان کو عمر نے مدینہ سے آواز دی تھی جیسا کہ مشہور ہے اور ابو الاسود
 واضح علم نحو یعنی ظالم بن عمرو بن سفیان بن عمرو بن جذب بن لیم بن
 بن نافتہ بن عدی وغیرہم ہیں) اور بنو صمرہ بن بکر ہیں اور صمرہ سے غفار
 بن میسر بن صمرہ بجائے خود ایک بطن عظیم ہے (اسی قبیلہ سے ابو ذر غفاری
 صحابی یعنی جذب بن جنادہ بن سفیان بن عبید بن حرام بن غفار اور
 کلثوم بن الحصین بن خالد بن معیسیر بن بدر بن خمیس بن غفار ہیں جنکو

بوقت غزوہ فتح آنحضرت (صلعم) نے اپنا خلیفہ و نائب مقرر فرمایا تھا اور بنو مدلیج
 بن مرہ بن عبدمناتہ سے سراقہ بن مالک بن حبشہ بن مالک بن عمرو بن مالک
 بن تیم بن مدلیج ہے جو قریش کے تحریک سے آنحضرت کے تعاقب میں وقت ہجرت
 روانہ ہوا تھا اس غرض سے کہ آپ کو وہ واپس لائے لیکن اللہ جل شانہ کے فضل
 سے غائب و خاسر واپس ہوا اور بنو عامر بن عبدمناتہ سے بنو مساحق بن الاقرم
 بن جذیمہ بن عامر بن جنکو مقام عیمصا میں خالد بن الولید نے قتل کیا ہے اور
 بنو الحارث بن عبدمناتہ سے حلیم بن علقمہ بن عمرو بن الاوقح بن عامر بن جذیمہ
 بن عوف بن الحارث ہے جس نے قریش کے ساتھ حلف اہابیش منعقد کیا تھا
 اور اسکا بہائی تیم وہ ہے جس نے ادہنین کے ساتھ حلف قارہ کا عقد کیا تھا
 اور بنو فراس بن مالک بن کنانہ سے فارس العرب ربیعہ بن المکدم بن عامر بن
 خولید بن جذیمہ بن علقمہ بن جندل الطعان بن فارس ہے اور بنو عامر بن ثعلبہ
 بن الحارث بن مالک ابن کنانہ سے وہ لوگ ہیں جنہوں نے جاہلیت میں فسے
 شہور کار و راج دیا پس اول جس شخص نے فسے شہور کو رایج اور ایجاد کیا وہ سمیر
 ثعلبہ بن الحارث ہے اسی قبیلہ سے رماحس بن عبد الغزیر بن رماحس ابن
 الرسارس بن واقد بن وہب بن ماجر بن عرب بن وائلہ بن النفاکہ بن عمرو بن
 الحرث ہے جسکو خلیفہ عبد الرحمن نے جسوقت اندلس میں داخل ہوا تھا جزیرہ
 و شدونہ کا گورنر مقرر کیا تھا پہر جب اس نے خلیفہ عبد الرحمن سے بغاوت کی
 تو خلیفہ نے اسپر حملہ کیا یہ بہاگ کر عدوہ کی طرف گیا اور وہیں مر گیا اندلس میں
 اس کے بہت اخلاف تھے دولت امویہ میں ان کے نمایان کارناموں کے
 آثار بکثرت پائے جاتے ہیں سواحل افریقیہ میں ہی عبیدیوں سے اکثر یہ لڑتے
 رہے واللہ وارت الارض ومن علیہا وهو خیر الواسرین۔

(۵) بنو مدلیج



قریش

فہر بن مالک بن نضر کی اولاد کو قریش کہتے ہیں اور نضر ہی پہلے قریش کے نام سے موسوم ہوا ہے بعض اسکی وجہ تسمیہ یہ بیان کرتے ہیں کہ نضر قریش (یعنی تجارت) کی وجہ سے قریش کے لقب سے معروف ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ قریش - قریش کا مصغر ہے اور قریش کے معنی ہیں > اَبَةُ فِي الْجَحْلِ لَا تَدْعُ > اَبَةُ اَلَا اَكَلَتْهَا (ایک جانور دریائی ہے جو دوسرے جانوروں کو کھا ڈالتا ہے) چونکہ نضر نے اور قبائل کو دبا لیا تھا اور مغلوب کر دیا تھا اسوجہ سے قریش کے لقب سے ملقب ہوا بہر کیف اولاد نضر - فہر کی طرف اسوجہ سے منسوب ہوئیں کہ اعقاب نضر - فہر کی اولاد میں منحصر ہیں بنو نضر میں سے سوائے فہر کے اور کسی کا نسلی سلسلہ نہیں چلا یہی وجہ ہے کہ بنو فہر بن مالک ہی کو قریش کہتے ہیں اور پہلا جو قریش کے لقب سے مشہور ہوا وہ نضر بن کنانہ ہے۔

فہر کے تین لڑکے غالب - حارث - محارب تھے پس بنو محارب بن فہر اور حارث بن فہر قریش ظواہر سے ہیں بنو محارب سے ضحاک بن قیس بن خالد بن وہب بن ثعلبہ بن وائل بن عمرو بن شیبان بن محارب صاحب مرج راہط اور ضرار بن الخطاب بن مرداس بن کثیر بن عمرو آکل السقف ابن حبیب بن عمرو بن شیبان (یہ صحابہ میں مشہور سواروں سے تھے انکا باپ خطاب بن مرداس زمانہ جاہلیت میں قریش ظواہر کا سردار تھا) اور عبد الملک بن قحطی بن بہشل بن عمرو بن عبد اللہ بن وہب بن سعد بن عمرو آکل السقف (یہ یوم حرہ میں موجود تھے اور اس قدر انہوں نے عمر پائی کہ اندکس کے گور ز مقرر کئے گئے تھے انکو اصحاب بلج بن بشر

سے قریش کی دو قسمیں ہیں ایک قریش بطاح دوسرے قریش ظواہر قصی بن کلاب اور بنو کعب ابن لوی کی اولاد قریش بطاح کہلائی جاتی ہے علاوہ انکے سب قریش ظواہر میں شمار کئے جاتے ہیں سیانک الذہب۔

تشریٰ فی صلیبے می) اور کرز بن جابر بن حسل بن لاحب بن حبیب بن عمرو بن شیبان
 وغیرہم ہیں اور بنو حارث بن فہر سے ابو عقیدہ عامر بن عبد اللہ بن الجراح بن ہلال بن
 وہب بن ضبہ بن احمر (ثلاثین الامۃ) وقت فتح شام امیر مسلمانان شام اور عقبہ
 بن نافع بن عبد قیس بن لقیط بن عامر بن اُمیہ ابن ضرب بن الحارث فاتح افریقیہ و
 قیروان ہیں اسی کے اعقاب سے عبد الرحمن بن حبیب بن ابی عبیدہ بن عقبہ
 والی افریقہ ہے اسکا یاب حبیب بن عقبہ۔ عبد العزیز ابن موسیٰ بن نصیر اور
 یوسف بن عبد الرحمن بن ابی عبیدہ والی اندلس سے جنگ آزما ہوا تھا اسی کے
 زمانہ میں عبد الرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک اندلس میں داخل ہوا
 پس اس نے اس کو قتل کیا اور خود مالک بن بیٹھا پہر بعد اس کے اسی کے خاندان
 میں حکومت و سلطنت رہی۔

غالب بن فہر آنحضرت (صلعم) کے عمود نسب میں ہے اس کے دو لڑکے
 تیم الاورم اور لوی تھے بنو تیم الاورم قریش ظواہر سے ہیں اسی قبیلہ سے
 ہلال بن عبد اللہ بن عبد مناتہ بن اسعد بن جابر بن کبیر بن تیم الاورم تھا جسکا
 خون آنحضرت صلعم نے یوم فتح مکہ مباح فرما دیا تھا یہ وقت مارا گیا ہے جبکہ مکہ
 فتح ہو گیا تھا اور یہ پرواہے کعبہ کو پکڑے ہوئے تھا۔

لوی بن غالب آنحضرت (صلعم) کے عمود نسب مقدس میں ہے اس کے
 لڑکوں میں سے کعب اور عامر ہیں علاوہ انکے اس کے اعقاب سے اولیٰطون
 بھی ہیں جو مختلف طور سے اس کے منسوب ہوتے ہیں از انجملہ بنو خزیمہ بن لوی
 اور بنو عامر ابن لوی اور سعد و حاتم وغیرہم ہیں بنو عامر بابت یہ بیان کیا جاتا
 ہے کہ یہ قریش سے نہیں ہیں اور یہ یہی روایت کی جاتی ہے کہ بنو عامر
 ملوک ماوراء النہر اسی قبیلہ سے ہیں واللہ اعلم۔ بنو عامر بن لوی بنو حسل

بن عامر اور بنو معیص بن عامر ہیں۔ بنو معیص سے بشر بن ارطاة یعنی عویمر
 بن عمران بن الحلیس بن یسار بن نزار بن معیص بن عامر (یکے از سرداران عیلام)
 اور مکرز بن حفص بن احنف بن علقمہ بن عبد الحارث ابن منقذ بن عمرو بن معیص
 اور بنو حسل سے عامر بن عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح ابن الحارث بن ضیب
 بن خزیمہ بن مالک بن حسل بن عامر (جو وقت فتح افریقہ لشکر اسلام کے سردار
 اور گورنر مصر تھے انہوں نے پہلے آنحضرت (صلعم) کی خدمت اقدس میں
 کچھ گستاخانہ لکھا تھا پھر انہوں نے توبہ کیا مسلمان ہوئے اور بقیہ زندگی بہت
 سادگی اور عبادت کی (سے تمام کی) اور حوطلیب بن عبد الغری بن ابی قیس بن عبد
 بن نصر بن مالک بن حسل (انکو صحبت رسول نصیب ہوئی تھی) اور عبد عمرو
 بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل والی حدیبیہ اور اسکا بہائی
 سکران اور اسکا لڑکا ابو جندل سہیل (اسکا نام عاصی تھا یہی یوم صلح حدیبیہ
 گرفتار ہو کر آیا آنحضرت (صلعم) نے اسکو چوڑ دیا اسکا قصہ معروف ہے) اور
 زمعہ بن قیس بن عبد شمس اور اسکا لڑکا عبد بن زمعہ ہے اسی زمعہ بن قیس
 کی لڑکی جنابہ سودہ ام المؤمنین (رضی اللہ عنہا) ہیں جو پہلے سکران سے
 ابن عم کے عقد میں تھیں بعدہ آنحضرت (صلعم) کے ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں
 کعب ابن لوی عمود نسب کریم آنحضرت امین ہے اس کے تین لڑکے مرہ۔
 ہضیص۔ عدی تھے یہ سب قریش بطاح ہیں پس ابن کعب سے ہضیص بن
 کعب بن لوی بن سہم بن عمرو بن ہضیص ابن کعب ہے اور اسی قبیلہ سے عاصی
 بن وائل بن ہشام بن سعید بن سہم اور عاصی کے دونوں لڑکے عمرو و ہشام
 اور عبد الرحمن بن معیص بن ابی وداعہ (یعنی حارث) بن سعید بن سعد بن سہم
 قاری اہل مکہ اور اسماعیل بن جامع بن عبد المطلب بن ابی وداعہ مفتی مکہ

اور غنیہ و منہ پسران حجاج بن عامر بن حذیفہ بن سعد بن سہم (یہ دو نون جنگ
 بدر میں بحالت کفر مارے گئے اور قلیب بن پھینک دیئے گئے اسی جنگ میں عاصی
 بن منہ مارا گیا اسی کی ذوالفقار سیف آنحضرت صلعم تھی) اور عبد اللہ بن
 الزبیری بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم (یہ پہلے آنحضرت صلعم کو اپنے
 شعر سے ایذا پہنچاتے تھے پھر مسلمان ہو گئے اور اچھے مسلمانوں میں ہو گئے)
 اور حذافہ بن قیس ابوالاخنس اور خنیس وغیرہم ہیں اور عبد اللہ بن حذافہ
 ہاجرین حبشہ سے ہیں یہی آنحضرت (صلعم) کا نامہ نامی کسرے کے پاس لیکر گئے
 تھے۔ بنو جحج بن عمرو بن ہبیس بن کعب بن امیہ بن خلف ابن وہب بن حذافہ
 جنگ بدر میں مارا گیا اور اسکا بہائی ابی جنگ احد میں مارا گیا (اسکو آنحضرت
 صلعم نے خود اپنے دست مبارک سے مارا تھا) اور اسکا لڑکا صفوان بن امیہ
 یوم فتح مکہ مسلمان ہوا اور اسکا لڑکا عبد اللہ بن صفوان۔ زبیر و عثمان ابن
 مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ کے ساتھ مارا گیا اور ان کے بہائی
 قدامہ و سائب و عبد اللہ ہاجرین بدر میں سے ہیں اور انکی بہن زینب
 بنت مظعون مادر ام حفصہ ہیں۔ بنو عدی بن کعب سے زید بن عمرو بن نفیل
 بن عبد العزی بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن زراح بن عدی (اس نے
 جاہلیت میں بت پرستی چھوڑ کر ملت ابراہیمی اختیار کر لی تھی اور اوسی پر ما
 تا آنکہ بقاء کے ایک قریہ میں لخم یا جذام کے ہاتھوں مارا گیا) اور سعید بن
 زید بن عمرو (یکے از عشرہ مبشرہ) اور عمر ابن الخطاب امیر المؤمنین اور
 ان کے لڑکے عبد اللہ و عاصم و عبید اللہ وغیرہم اور خارجہ بن حذافہ بن
 غاتم بن عامر بن عبید اللہ بن عویج بن عدی بن کعب (جسکو مصر میں
 عمرو بن العاصی کے مشہد سے ایک حروری نے شہید کیا اور جب یہ

قاتل گرفتار کیا گیا تو اس نے ظاہر کیا کہ اردت عمرؓ و اواراد اللہ خارجہ میں نے
 عمرو کے مارے جانے کا قصد کیا تھا اور اللہ نے خارجہ کے قتل کا) اور ابوالجہم
 بن حذیفہ بن غانم صاحب النفل یوم حنین اور مطیع بن الاسود بن حارث بن
 نضہ بن عوف بن عبید بن عتیب (صحابیؓ) اور ان کے لڑکے عبد اللہ بن مطیع
 (جو یوم الحرة مہاجرین کے سردار تھے اور ابن الزبیر کے ساتھ مکہ میں شہید کئے گئے)
 مرثۃ ابن کعب نسب اقدس کے عمود سے ہے اس کے تین لڑکے کلاب
 تیم۔ یقظہ تھے بنو تیم بن مرہ سے عبد اللہ بن جذعان بن عمرو بن کعب بن سعد
 بن تیم (بہہ جاہلیت میں قریش کا سردار تھا) اور ابوبکر الصدیق (خلیفہ
 رسول صلعم) یعنی عبد اللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عاص بن عمرو بن کعب بن سعد
 بن تیم اور ان کے دونوں لڑکے عبد الرحمن و محمد اور طلحہ بن عبید اللہ بن
 عثمان بن عمرو بن کعب (جو جنگ جمل میں شہید ہوئے) اور ان کے علاؤ اللہ السجاد
 ہیں انکے اعتقاد بکثرت مختلف دیار و اصمار میں پائے جاتے ہیں یقظہ بن
 مرہ سے بنو مخزوم بن یقظہ بن مرہ ہیں اسی قبیلہ سے صیفی بن ابی رفاعہ امیہ بن
 عائذ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم (بہہ اور اسکا بھائی بحالت کفر بدر میں
 مارا گیا) اور ارقم بن ابی الارقم عبد مناف بن ابی حذافہ اسد بن عبد اللہ
 بن عمرو بن مخزوم (صحابی بدری انہیں کے مکان میں قبیلہ فضاء اسلام
 آنحضرت صلعم کے خدمت میں صحابہ حاضر ہوتے تھے) اور ابوسلمہ عبد اللہ بن
 عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم (بہہ قدام مہاجرین
 سے ہیں قبل نکاح آنحضرت صلعم کے ام المومنین ام سلمہؓ کے شوہر ہی
 تھے) اور الفا کہ بن المغیرہ ابن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم (اسکا نام
 ابو قیس تھا بحالت کفر بدر میں مارا گیا) اور ابو جہل عمر ابن ہشام بن المغیرہ

(بہرہ بھی بدرہی میں کافر مارا گیا) اور عکرمہ بن ابی جہل (صحابیؓ) اور حارث بن ہشام بن المغیرہ (بہرہ سلمان) ہو گئے تھے اور انکا اچھا اسلام تھا انکے اعقاب بکثرت اور مشہور ہیں) اور ابوامیہ ابن ابی حذیفہ بن المغیرہ (بحالت کفر بدر میں مارا گیا اسی کی لڑکی ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں) اور ہشام بن ابی حذیفہ (ازہاجرین حبشہ) اور عبداللہ بن ابی ربیعہ عمرو بن المغیرہ (صحابیؓ) اور حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ معروف بقباع اور ولید بن المغیرہ (بہرہ بحالت کفر مکہ میں مرا) اور اسی کے لڑکے خالد بن الولیدؓ سیف اللہ صاحب فتوحات اسلامیہ اور سعید بن المسیب بن حزن بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تابعی اور ان کے باپ مسیب صحابی اہل بیعت الرضوان سے ہیں۔

کلاب بن مرہ آنحضرت صلعم کے عمود نسب قدس میں ہے کلاب کے دو لڑکے نقی۔ زہرہ تھے بنو زہرہ بن کلاب سے آمنہ بنت وہب بن عبدمناف بن زہرہ مادر نبی (صلعم) اور ان کے بہائی کا لڑکا عبداللہ بن ارقم بن عبد یغوث بن وہب اور سعد بن ابی وقاص مالک بن وہب بن عبدمناف فاتح عراق اور ہاشم بن عتبہ اور انکا لڑکا عمرو بن ہب (جسکو عبداللہ بن ہب نے جناب امام حسین علیہ السلام کی لڑائی کو پہنچا تھا اسکو محنتاً رین ابی عبید نے اور اس کے بہائی محمد بن سعد کو حجاج بن ابی الاسود نے قتل کیا ہے) اور سور بن خثیمہ بن نوفل بن وہب (صحابیؓ) اور عبداللہ بن عوف بن عبدعو بن عبدالمحرث بن زہرہ اور انکا لڑکا سلمہ وغیرہم ہیں انکے اعقاب بکثرت ہیں۔ قصی ابن کلاب حضور کے عمود نسب میں ہے یہی شخص ہے جسے قریش کے قوائے مضحک کو از سر نو مضبوط اور درست کیا اس نے دوبارہ قریش کو

حکومت و عزت کی کرسی پر بیٹھایا ہے اس کے تین لڑکے عبد مناف - عبد الدار - عبد الغزی تھے بنو عبد الدار ہی نصر بن الحارث بن علقمہ بن بکدہ بن عبد مناف بن عبد الدار (یہ جنگ بدر میں مشرکین کے ساتھ قید ہو کر آیا تھا وقت فرجوت آنحضرت صلعم نے مقام صفراء میں اسکی گردن مارے جانے کا حکم دیا تھا) اور مصعب بن عمرو بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار (یہ صحابی بدری ہیں جنگ احد میں شہید ہوئے) اس لڑائی میں اسلامی پہریرہ انہیں کے ہاتھ میں تھا اور ان کے اعقاب سے عامر بن وہب (جو قسطہ مضافات اندلس میں ابوجعفر المنصور کی دعوت دیتا تھا اسکو یوسف بن عبد الرحمن فہری امیر اندلس قبل ورود عبد الرحمن اموی کے قتل کیا ہے) اور ابوالسائب بن بعلک بن السباق بن عبد الدار (مشہور صحابی) اور عثمان بن طلحہ بن عبد الغزی بن عثمان بن عبد الدار وغیرہم ہیں (جب کو یوم فتح مکہ آنحضرت صلعم نے مفتاح کعبہ عنایت فرمایا تھا لیکن یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت نے مفتاح کعبہ یوم فتح مکہ انکے بھائی شیبہ کو مرحمت فرمایا تھا اور اس وقت سے بنو شیبہ بن طلحہ بیت اللہ کے کلید بردار ہوئے) بنو عبد الغزی بن قصی سے ابوالخثری عاصی بن ہاشم بن الحارث بن اسد بن عبد الغزی ہے اس نے قیصر کی طرف سے قریش پر حکمرانی کرنے کا قصد کیا تھا لیکن قریش نے اسکو اس فعل سے باز رکھا اور اسوقت یہ مجبور ہو کر شام کی جانب لوٹ گیا اور وہاں پر جب قدر قریش اس کو مل سکے سبہون کو قید کر دیا اسی قبیلہ سے ابواجمہ سعید بن العاصی اور ہبار بن الاسود بن المطلب بن اسد بن عبد الغزی ہے اسی کے اخلاف سے عمر بن عبد الغزی بن المنذر بن الزبج بن الزبیر بن عبد الرحمن بن ہبار والی سند ہے بعد قتل المتوکل شروع زمانہ فساد میں یہ سند کا حکمران ہو گیا تھا بعد اس کے ایسی اولاد حکمران ہوئی

تاکہ محمود بن بکتکین والی غزنہ کے ہاتھوں انکی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اسکا (یعنی عمر کا) دادا منذر ابن الریح عہد حکومت سفاح میں مقام قر قیسیا میں تھا وہیں یہہ گرفتار کیا گیا اور صلیب پر لٹکا یا گیا اور اسماعیل بن ہبار کو مصعب ابن عبد الرحمن نے قتل کیا ہے اسوجہ سے یہہ آنحضرت (صلعم) کی بھجور تھا تاہذا بعد اس کے اسکا لڑکا عوف مسلمان ہوا اور انتخاب (صلعم) کی مدح میں قصاید لکھے اور اچھے مسلمانوں میں شمار کیا گیا اور عبد اللہ بن زمرہ بن الاسود کو یہی شرف صحبت نبوی نصیب ہوئی ہے اسی قبیلہ اسد بن عبد العزی سے ام المومنین حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) بنت الخویلد بن اسد بن عبد العزی اور زبیر ابن العوام بن خویلد (یکے از عشرہ مبشرہ) اور ان کے دونوں لڑکے عبد اللہ و مصعب اور حکیم بن حزام بن خویلد (صحابی) اور ان کے لڑکے ہشام بن الحکیم بن حکیم بن حزام بن حاکم تھے برس زندہ رہے انہوں ہی نے اپنا دارالندوہ معاویہ کے ہاتھ ایک لاکھ درہم کو فروخت کیا تھا۔

عبد مناف بن قصہ قبیلہ قریش میں ایک نامور شخص تھا لوگ اسکی عزت کرتے تھے یہہ بھی عمود نسب اقدس میں ہے۔ اس کے چار لڑکے عبد شمس، ہاشم، مطلب، نوفل تھے۔ بنو عبد شمس اور بنو ہاشم حکومت و ریاست عبد مناف کی باہم تقسیم کئے ہوئے تھے باقی رہے بنو مطلب اور بنو نوفل وہ ان کے احلاف میں تھے چنانچہ بنو مطلب بنو ہاشم کے اور بنو نوفل بنو عبد شمس کے احلاف میں تھے بنو عبد شمس سے عبدلات یعنی بنو امیہ اصغر اور اسکی لڑکی ثریا ہے (یہہ عمر و ابن ابی ربیعہ کی معشوقہ تھی) اور بنو ربیعہ بن عبد شمس سے عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ اور عتبہ و لید ابن عتبہ (جو جنگ بدر میں بحالت کفر مارا گیا) اور ابو حذیفہ (صحابی) اور ہند بنت عتبہ مادر معاویہ ہے اور بنو عبد العزی بن عبد شمس ابو العاصی بن

الربیع بن عبد الغزی صہرنبی صلعم ہیں ان کی ایک لونڈی ہتی جس سے علی (کرم اللہ وجہہ)
 نے بعد فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے عقد کیا تھا اور بنو امیہ اکبر ابن عبد شمس سے سعید
 بن ابوجحہ العاصی ابن امیہ (یہ بجالت کفر لاک ہوا) اور اسکا لڑکا خالد بن
 سعید (جنگ یرموک میں مارا گیا) اور سعید بن العاصی ابن سعید (یہ سابقین
 اسلام سے ہیں صنعاؤ کے گورنر ہوئے تھے وقت فتح شام شہید ہوئے) اور سعید
 بن العاصی بن سعید بن العاصی بن امیہ کوفہ کے گورنر عثمان ابن عفان
 (رضی اللہ عنہ) کی طرف سے تھے اور امیر المومنین عثمان ابن عفان بن العاصی
 بن امیہ اور مردان ابن الحکم بن ابی العاصی بن امیہ اور ان کے اعقاب خلفاء
 اول اسلام اور ملوک اندلس ہوئے ہیں جنکا ذکر آئندہ اخبار دولت بنو امیہ
 میں آئیگا اور ابوسفیان بن حرب بن امیہ اور ان کے لڑکے معاویہ امیر شام
 اور یزید و خنظلہ و عقبہ و ام حبیبہ ام المومنین (رضی اللہ عنہا) بھی اسی قبیلہ سے
 ہتین عتاب ابن اسید بن ابی العاص بن امیہ کو مکہ کا عامل آنحضرت (صلعم)
 نے وقت فتح مکہ مقرر کیا تھا یہ اسی عہدہ پر رہے تا آنکہ وقت انتقال سیدنا
 ابو بکر صدیق انکا بھی انتقال ہو گیا نیز اسی قبیلہ سے بنو ابی الشوارب ہیں (جو زمانہ
 المتوکل سے عہد حکومت المقتدر تک بغداد کے قاضی تھے) یہ لوگ ابو عثمان
 بن عبد اللہ بن خالد بن اسید بن ابی العاصی کے نسل سے ہیں اور بنو نوفل
 بن عبد مناف سے خبیر ابن مطعم بن عدی بن نوفل (مشہور صحابی) اور طیمہ بن
 عدی یہ (جو جنگ بدر میں بجالت کفر مارا گیا اسی کے غلام آزاد وحشی ہیں جنہوں
 جنگ احد میں حمزہ بن عبد المطلب کو شہید کیا ہے) بنو المطلب بن عبد مناف سے
 قیس بن خرمہ بن المطلب (صحابی) اور ان کے لڑکے عبد اللہ بن قیس مولیٰ سیا
 جد محمد ابن اسحاق بن یسار صاحب مخازی اور سطح یعنی عوف بن اثاثہ بن

عبدالمنزل المطلب بن (بیہ نجمہ) اون لوگوں کے ہیں جو انکے میں شریک تھے
اور نیز بیہ سیدنا ابو بکر الصديق کے خالہ زاد بھائی ہیں) رکانہ بن عبد یزید بن ہاشم
بن عبد المطلب سخت ترین آدمیوں سے تھا اسکو آنحضرت (صلعم) کے دعائے بد
عارضہ صرع (مرگی) ہو گیا اور سائب بن عبد یزید وغیرہم ہیں (بیہ آنحضرت صلعم مثلاً نہ تھا
جنگ بدر میں گرفتار کیا گیا) اسی کے اعقاب سے امام شافعی محمد بن ادیس بن عبد
بن عثمان بن شافع بن سائب ہیں۔

بنو ہاشم ابن عبد مناف سے عبد المطلب بن ہاشم ہیں بیہ آنحضرت کے دادا ہیں
یہی بنو ہاشم کے سردار ہیں مورخین نے ہاشم کے اعقاب سے سوائے عبد المطلب کے
اور کسی کا ذکر نہیں کیا ان کے دس لڑکے تھے (۱) عبد اللہ (آنحضرت صلعم کے باپ بیہ
سب سے چھوٹے تھے) (۲) حمزہ (۳) عباس (۴) ابوطالب (۵) زبیر (۶) ہفوم (بیان
کیا جاتا ہے کہ ان کا اصلی نام غیداق تھا) (۷) صرار (۸) حجل (۹) ابولہب (۱۰)
قثم۔ زبیر و قثم و حمزہ کے اعقاب باقی نہ گئے جیسا کہ ابن حزم نے تحریر کیا ہے
اور ابولہب کے اعقاب سے عقبہ صحابی ہیں باقی رہے اعقاب عباس و ابوطالب کے
وہ نہایت کثرت سے ہیں جبکہ حصر و شمار امکان سے خارج ہے عظمت و شرافت
بنو عباس کی عبداللہ بن عباس کی اولاد میں اور بنو ابی طالب کی عزت و
جلالت امیر المومنین علی کی اولاد میں ہے ان دونوں بزرگوں کے بعد جعفر بن ابی
شرف و عزت حامل ہے۔ انشاء العزیز ہم ان کے مشاہیر کا ذکر ان کے تذکرہ
حکومت و دولت میں بفضل بیان کریں گے ہذا المختصر الکلام فی انساب
قریش و النقص بتمامہ الکلام فی انساب مضر و عدنان
واللہ المستعان۔

مکہ میں قریش کی حکومت

ہم نے اس سے پیشتر عرب کے طبقہ اولیٰ کے تذکرہ میں بیان کیا ہے کہ حجاز اور کل ممالک عرب میں عمالقمہ (اولاد علیق بن لاؤن) پہلے ہوئے تھے اور وہی اس سرزمین کے مالک تھے۔ جرہم بھی اسی طبقہ میں یقطن بن شالح بن ارفخشذ کی اولاد سے تھے اور سبہ اپنے بہائیون حضرموت کے مین میں رہتے تھے۔ اتفاق زمانہ سے مین میں قحط پڑا اسوجہ سے بنو جرہم۔ تہائمہ کی طرف اپنے مایحتاج ایہ کے تلاش میں نکلے اثنائے راہ میں اسماعیل اور انکی مان بی بی ہاجرہ (علیہا السلام) سے زفرم کے قریب ملاقات ہو گئی بقیہ واقعہ انکا اور جرہم کا ابراہیم کے حالات میں ہم بیان کر چکے ہیں الغرض جرہم اسفل مکہ میں قطورا (بقیہ عمالقمہ) کے پاس اترے اندلون بنو قطورا میں سمیدع بن ہوثر ابن لاؤمی ابن قطورا بن ذکر بن عملاق یا علیق حکمرانی کر رہا تھا جسوقت جرہم کی خبر اسکی بقیہ قوم کو پہونچی جو مین میں بلا قحط میں گزارا ہتی اور انکو یہ معلوم ہوا کہ جرہم کو حجاز میں تنگی معیشت سے نجات ملگئی ہے تو وہ بھی اپنے قدیمی وطن مین کو خیر آباد کہہ کر ان مین آئے ان دنوں ان میں مضاض بن عمرو بن سعید بن رقیب بن ہسن بن نبت بن جرہم حکومت کر رہا تھا پس جسوقت بقا یا بنو جرہم مکہ میں آئے تو انہوں نے اپنے قیام کے لئے تعینان کو انتخاب کیا چونکہ بنو قطورا اسفل مکہ میں رہتے تھے اور مضاض نے اگر اعلیٰ مکہ میں قیام اختیار کیا اسوجہ سے جو شخص اسفل مکہ کی طرف سے مکہ میں داخل ہوتا تھا اوس سمیدع بن ہوثر عشر (چنگی یا محصول) لیتا تھا اور جو شخص اعلیٰ مکہ کی طرف سے مکہ میں آتا تھا اوس سے مضاض عشر وصول کرتا تھا ہذا عند ابن اسحاق و السعفی (ابن اسحاق اور سعفی کا یہی خیال ہے) بعضے کہتے ہیں کہ بنو قطورا بطون جرہم سے

عالمقہ سے اونکو کچھ تعلق نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

بعد چند سے بنو قنور اور ابناء جرہم میں ملکہ اری کیوجہ سے مناقشہ پیدا ہو گیا
دولون میں گہسام لڑائی ہوئی اثنائے لڑائی میں سمیدع مارا گیا سمیدع کے مارے جانے
سے عرب غاریہ کا زمانہ منقض ہو گیا اور مضااض کو پورے طور سے غلبہ و تصرف حاصل
ہو گیا۔ اسماعیل نے انہیں بنو جرہم میں پرورش پائی اور انہیں کی زبان سیکھی وہ انہیں
میں سے پہلے حرا بنت سعد بن عوف بن ہاشم بن نبث بن جرہم کے ساتھ عقد کیا
یہ وہی بی بی ہے جس کے طلاق دینے کا ابراہیم نے اشارہ فرمایا تھا جبکہ بحالت
غیر موجودگی اسماعیل کے مکہ میں آئے تھے بعدہ حرا کی برادرزادی مامہ بنت مہسل
بن سعد ابن عوف سے نکاح کیا (واقعی نے انہیں عورتوں کو کتابتقال النور میں
ذکر کیا ہے) پیران دولون بیویوں کے بعد سیدہ بنت الحرث بن مضااض بن
عمر و بن جرہم سے عقد کیا جسوقت اسماعیل بیٹس برس کے ہوئے ابراہیم شام سے حجاز
میں آئے اور حکم باری بناء کعبہ کی ہنڈالی دولون باپ بیٹے نے ملکہ بیت الاحرام
بنالیا اور اوسکو ابراہیم نے خلوت عبادت اسماعیل کا مقرر کیا اور جیسا کہ جلد
نے ارشاد فرمایا تھا اسکو لوگوں کا حج گاہ معین کر کے شام کی طرف واپس آئے
شام میں ابراہیم کا انتقال ہوا جیسا کہ سابق میں بیان کیا گیا اسماعیل علیہ السلام
عالمقہ اور جرہم اور اہل یمن کی طرف مبعوث ہوئے بعضے ان میں ایمان لائے
اور بعضے اوسی حالت کفر میں مبتلا رہے تا آنکہ ایک سو تیس برس کی عمر میں آپکا
بھی انتقال ہو گیا اور اپنی مان باجرہ کے قریب مقام حجر میں مدفون ہوئے آپ کے
بعد حسب وصیت آپ کے قیدار بن اسماعیل (علیہ السلام) بیت الکد متولی ہوئے

لے قیدار کے معنی ہیں "مالک شتران" یہ اسوجہ سے کہ یہ اپنے باپ اسماعیل کے اونٹوں کے مالک تھے
اور بعضوں نے اسے معنی بادشاہ کے بتائے ہیں۔

لیکن قرابت قریبہ ہونے کی وجہ سے حرث بن سفاض یا خود ہی سفاض بن عمرو بن سعد بن رقیب بن ماہن ابن نبت بن جرہم نے بیت الدک کی تولیت اپنے قبضہ میں لے لیا اور بنو اسماعیل نے ارض حرم ہونے کے سبب سے یا بوجہ عزیز داری کے کچھ نہ مارا۔

بنو خزاعہ کی تولیت

بعد چندے بنو جرہم نے ارض حرم کا پاس نہ کیا بیت الدک کی متک حرمت کرنے لگے آپس میں آئے دن لڑنے لگے یہ زمانہ وہ تھا جبکہ بنو حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر یقیامین سے جلاء وطن ہو کر نکلے تھے ان لوگوں نے مکہ میں پہنچ کر بنو جرہم کے ساتھ رہنے کا قصد کیا بنو جرہم نے بنو حارثہ قیام سے روکا دونوں قبیلوں میں اسی امر پر لڑائی ہوئی اس لڑائی میں بنو جرہم مغلوب اور بنو حارثہ غالب ہوئے انہوں نے ۴۰ دن کو مکہ سے نکال دیا اور بیت الدک کو متولی بنو خزاعہ (جو انہیں کے قبیلہ سے تھا) کو مقرر کیا ابن اسحاق کہتا ہے کہ بنو جرہم تنہا خزاعہ نے نہیں نکالا بلکہ بنو بکر بن عبدمناتہ بن کنانہ اور بنو ہذیل بن عبد عمرو بن لوی بن ملک بن افضی بن حارثہ اور خزاعہ نے مجتمع ہو کر بنو جرہم سے لڑائی چھیڑی چونکہ بنو جرہم کا آفتاب اقبال اون کی بد اعمالی کی وجہ سے لب بام آگیا تھا بنو کنانہ اور بنو حارثہ اور خزاعہ کو بنو جرہم پر فتح حاصل ہوئی انہوں نے بنو جرہم سے سردار عمرو یا عامر بن الحارث بن سفاض صخر کو سوا بنو جرہم کے مکہ سے نکال دیا چنانچہ عمرو بن الحارث حجر اسود اور جمیع اموال کعبہ کو چاہ زمزم میں ڈال کر یمن کو سوا اپنے قبائل کے چلا گیا عمرو بن الحارث کو مکہ کی مفارقت اور کعبہ کی تولیت چھوڑنے پر سخت صدمہ ہوا لیکن اس سے کیا حاصل تھا۔ زہیر کا یہ بیان ہے کہ جنہوں نے اولاد اسماعیل سے جرہم کو مکہ سے نکالا ہے وہ ایاد بن تزار ہے بعد اس کے ایاد وضرین منبا پیدا ہو گیا وضرین نے ایاد کو نکال باہر کیا اور ایاد جو وقت مکہ سے نکلنے لگے تو اوہو حجر اسود کو اوکھاڑ کر بیت الدک کے کسی مقام میں دفن کر دیا یہ واقعہ بنو خزاعہ کی

ایک عورت دیکھ رہی تھی اوس نے اپنی قوم کو اس سے آگاہ کر دیا جسوقت بنو مضر نے
 حجر اسود کی جستجو شروع کی اسوقت بنو خزاعہ نے حجر اسود کا پتہ اس شرط سے بتایا کہ وہ
 ان کو بیت الدکا متولی بنائیں چنانچہ اس بنیاد پر بنو خزاعہ کو بیت الدکا کی تولیت ملی
 اور وہی اس کے متولی رہے تا آنکہ ابو عبشان نے قصی بن کلاب کے ہاتھ فروخت کیا
 علاوہ تولیت کعبہ کے کہ وہ بنو خزاعہ کے قبضہ میں تھی باقی یہ تین امور کے مالک
 بنو مضر تھے (۱) یوم عرفہ لوگوں کو اجازت دینا یہ کام بنو عوث بن مرہ کے سپرد تھا۔
 (۲) سنا میں جو لوگ یوم النحر کے صبح کو جمع ہوتے تھے اون کو کہلانا پلانا یہ کام
 بنو زید بن عدی کے متعلق تھا (۳) نسبی شہور حرام اس کام کے منصرم بنو مالک بن
 کنانہ تھے ابن اسحاق کہتا ہے کہ اسی حالت پر بنو خزاعہ اور بنو کنانہ نے ایک دوسرے
 بسر کی اس اثنا میں بطون کنانہ کی کثرت ہوئی مختلف اور متعدد قبیلے اس سے
 منفرد و تشعب ہوئے بنو مضر میں شرافت و عظمت بنو کنانہ کو اور بنو کنانہ میں
 عزت و جلالت قریش کو اور قریش میں سطوت و ثروت بنو لوی بن غالب بن
 فہر بن مالک بن نضر کو حاصل تھی انکا سردار قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن
 لوی ہے اسکو ابّا عن جدّ عزت ہی حاصل تھی او۔ لوگ کثرت سے اس کے قرابت ہی
 لیکن جسوقت اسکا باپ کلاب اس دار فنا سے راہی ملک بقاء ہوا تھا اسوقت
 اس نے آغوش مادر سے فرش زمین پر قدم ٹک نہ رکھا تھا رخصت کی حالت میں تھا
 اسکی ماں فاطمہ بنت سعد بن یاسل بن خثعمہ اسدی نے بعد بیوگی ربیعہ بن خزام
 بن عذرہ سے عقد کر کے اپنے بڑے لڑکے زہرہ کو (جو کہ بالغ تھا) مکہ میں چھوڑ کر ستر
 بچہ شیر خوار قصی کے بلاد عذرہ کی طرف چلی گئی جب قصی جوان ہوا اور اسکو
 اپنے نسب و اباء و اجداد کی کیفیت سے آگاہی ہوئی تو وہ اپنی قوم کی طرف
 مکہ میں چلا آیا اسوقت بیت الدکا کی تولیت حلیل ابن حبشیہ بن سلول

بن کعب بن عمرو خزاعی کے قبضہ میں تھی قصی نے اسکی لڑکی جی سے عقد کر لیا جس کے
 بطن سے عبدالدار۔ عبد مناف۔ عبدالعزے۔ عبد قصى چار لڑکے پیدا ہوئے۔

قریش کی تولیت

بعد چندے جب قصی کو ایک گونہ ثروت حاصل ہو گئی اور ایک قابل
 اطمینان حالت میں اوس نے اپنے کو دیکھ لیا اور اس اثنا میں
 حلیل مر گیا تو اس نے اپنے کو بنو خزاعہ اور بنو بکر سے تولیت کعبہ کا زیادہ حق سمجھ کر
 جمع کر لیا اور اپنے بہائی اخیافی زراح بن ربیعہ کو اپنے امداد کے لئے بلا لیا جب یہ
 کل قبائل مجتمع ہو گئے تو قصی نے بنو خزاعہ سے کعبہ کی تولیت چہین لی بعضہ کہتے ہیں
 کہ حلیل نے بوقت انتقال تولیت کعبہ کی وصیت قصی کے حق میں کی تھی پہلی کہتا
 کہ ابن اسحاق کے سوا اور مورخین کا یہ بیان ہے کہ حلیل نے اپنے عالم ضعیفی مفتاح
 کعبہ اپنی لڑکی جی کو دیدیا تھا وہی کعبہ کو کہولتی اور بند کرتی تھی اور گاہے گاہے
 جی کے ہاتھ قصی مفتاح کعبہ لے لیتا تھا پس جب حلیل کے مرنے کا زمانہ قریب آیا
 تو اوس نے تولیت کعبہ کی وصیت بحق قصی کی لیکن بعد انتقال حلیل بنو خزاعہ
 نے اس وصیت سے انکار کیا اسوجہ سے بنو خزاعہ اور قصی میں لڑائی ہوئی قصی نے
 اپنے بہائی اخیافی زراح کو اپنی امداد کے لئے بلا ہیجا بنو کنتانہ کو جمع کر کے
 بنو خزاعہ سے لڑا بنو خزاعہ کو ان کی شہرت اعمال سے شکست ہوئی اور
 کعبہ کی تولیت قصی کے قبضہ میں آ گئی۔ طبری کہتا ہے کہ جس وقت
 حلیل ضعیف ہوا اور وہ کلید کعبہ اپنی لڑکی جی کو دینے لگا تو اوس نے
 عورت ہونے کے وجہ سے کلید کعبہ لینے سے عذر کیا اور یہ کہ کلید کعبہ
 کسی ایسے شخص کے سپرد کر دو جو تمہارا قائم مقام ہو پس حلیل نے کلید
 کعبہ ابو غنشان سلیمان بن عمرو بن لوی بن ملک بن قصی کو دیدیا
 بیان کیا جاتا ہے کہ ابو غنشان۔ حلیل کا بیٹا ہے بہر کیف اسی ابو غنشان

ایک زق خمر کے عوض کلید کعبہ قصی کے ہاتھ فروخت کر ڈالا۔ القصہ جب سمجھ
 ج آیا اور قصی نے تنہا کعبہ کی تولیت پر تصرف کرنا چاہا اور اس کی امداد کو بنو عذرہ
 (اس کے اخیان فی ہائی) آگئے اور اطراف و جوانب سے قریش (بنو کنانہ) جمع
 ہو گئے اس وقت خزاعہ اور بنو بکر کو یہ معلوم ہوا کہ قصی انکو تولیت کعبہ انصرام
 امور حج سے مانع ہو گا جیسا کہ بنو سعد کو رمی حجارہ اور اجازت حج سے روک دیا
 پس یہ خیال کر کے بنو خزاعہ اور بنو بکر قصی سے آمادہ جنگ ہو گئے دونوں
 فریقوں میں کثرت سے کشت و خون ہوا آخر الامر یہ امر ثانی پر منحصر کیا گیا
 یحییٰ بن عوف بن کعب بن عمرو بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناة بن
 کنانہ فریقین کی رضامندی سے شخص علیہ مقرر ہوا یحییٰ بن عوف نے قصی کو
 کعبہ کا ستولی قرار دیا پس اس وقت سے قصی کعبہ کا ستولی ہوا اور قریش کو
 اطراف و جوانب سے مجتمع کر کے ہر قبیلہ اور ہر بطن کو اس سر زمین مخصوص
 میں ٹھہرایا جہاں پر کہ وہ عہد اسلام میں پائے گئے۔

قصی۔ بنو لوی بن غالب سے پہلا وہ شخص ہے جسکی اطاعت اس کی
 کل قوم نے کی اور وہی لو اور حرب کا مالک اور کعبہ کا ستولی ہوا قریش کل
 کام اسکی رائے سے کرتے تھے ہر چہ بڑے بڑے کام میں اس سے مشورہ لیتے تھے
 چنانچہ اسی غرض کے لئے کعبہ کے سامنے ایک مکان بنوایا اور اسکا نام آرائیہ رکھا

لہ الزق اسم عام للظرف فان كان فيه لبن فهو طب ان كان فيه سمن فهو مخي وان كان فيه
 عسل فهو علة وان كان فيه ماء فهو شكو وان كان فيه زيت فهو حميت ترجمہ زق عام طور سے
 ہر برتن کو کہتے ہیں پس اگر اس میں دودھ ہو تو وہ دطب ہے اور اگر اس میں روغن ہو تو وہ
 مخی ہے اور اگر اس میں شہد ہے تو وہ علة ہے اور اگر اس میں پانی ہے تو وہ شكو کہلاتا ہے اور
 اگر اس میں زیت ہے تو وہ حمیت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔

اسکا دروازہ مسجد حرام کے طرف تھا قریش اس میں جمع ہوتے اور یہیں بیٹھ کر مشورہ کرتے تھے پہر اس کے بعد قصی نے اس خیال سے کہ حجاج - خدا کے پہچان اور اس کے گہر کے زائر ہیں ان کے کہانے اور پیسے کا انتظام کیا اور اس مصارف کے لئے قریش پر سالانہ خراج مقرر کیا جسکو وہ بخوشی خاطر ادا کرتے تھے یہی امور ایسے تھے جن سے قریش کا اعزاز اور قبائل بنو عدنان سے بڑھ گیا اور قصی مجاورت و سقایہ و رفاہ و تدوہ و لوا و حرب کا متولی اور مالک ہو گیا جب یہہ ٹھیسف ہوا اور یہہ اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے سے مجبور نظر آیا تو اس نے اپنے لڑکے عبدالدار کو کل اون امور میں جسکو وہ خود کر رہا تھا بجائے اپنے مقرر کیا اسوجہ سے کہ عبد مناف کی عزت و عظمت اوس کے حالت حیات ہی میں قریش کرنے لگے تھے۔

بنو عبد مناف
کی سرکاری

قصی کے بعد عبدالدار کعبہ کا متولی ہوا بعد اس کے اسکا لڑکا بجائے اس کے مامور ہوا اور ایک زمانہ تک اس حالت میں

تا آنکہ بنو عبد مناف نے بنو عبد الدار سے کعبہ کی تولیت وغیرہ چھین لینے کا قصد کیا اور اسی بناء پر فریقین میں نزاع پیدا ہو گئی اسوقت قبیلہ قریش کے یہہ بارہ بطون مکہ میں موجود تھے۔ بنو اسحرث بن فہر۔ بنو محارب بن فہر۔ بنو عامر بن لوی۔ بنو عدی بن کعب۔ بنو شہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب۔ بنو جمح بن عمرو بن ہصیص۔ بنو قثم بن مرہ۔ بنو مخزوم بن یقظہ بن مرہ۔ بنو زہرہ ابن کلاب۔ بنو اسد بن عبد العزی بن قصی۔ بنو عبد الدار۔ بنو عبد مناف۔ پس بنو عبد مناف نے بنو عبد الدار سے بقصد انتزاع حکومت مکہ اپنے ہوا خواہوں کو جمع کیا اور اس اہم کام انصار کو عبد شمس۔ عبد مناف کا بیڑا لڑکا منتخب کیا گیا۔ بنو اسد بن عبد العزی۔ اور بنو زہرہ بن کلاب اور بنو قثم اور بنو اسحرث نے عبد شمس کی شرکت اختیار کی اور بنو عامر و بنو محارب نے فریقین سے کچھ تعلق نہ رکھا باقی بطون قریش یعنی بنو شہم۔ بنو جمح۔

بنو عدی۔ بنو خزوم بنو عبدالدار کے ہمراہ ہوئے فریقین معہ اپنے ہمراہیوں اور اہلکاف کے میدان میں نکلے مارنے پر مستعد ہو گئے ایک دوسرے پر آوازے گسنے لگے۔ بنو عبدالدار بنو اسد کے مقابلہ پر آئے اور بنو حجاج بنو زہرہ سے مدد پیر ہوئی اور بنو خزوم نے بنو تیم سے صف آرائی کی اور بنو عدی بنو حارث کے مقابلہ پر تلے پھر فریقین کچھ سوچ سمجھ کر مصالحت پر آمادہ ہوئے چنانچہ بعد وکد فریقین اس امر پر راضی ہو گئے کہ بنو عبد مناف سقایہ اور رقادہ کے متولی رہیں اور بنو عبدالدار نجاورت اور لواہرب کے مالک ہوں۔

ہاشم کی حکومت

چونکہ عبد شمس کا تجارت کی وجہ سے مکہ میں کم قیام رہتا تھا اکثر اوقات شام کی طرف چلا جاتا تھا اس وجہ سے بنو عبد مناف کی سرکاری اور سقایہ و رقادہ کا اہتمام ہاشم ابن عبد مناف کے سپرد کیا گیا ہاشم نے حاجو کے کہنا نہ کہلانے اور اون کے وفود کی تعظیم و اکرام میں بہت بڑی سرگرمی ظاہر کی لوگوں کا یہ خیال ہے کہ سب سے پہلے ہاشم ہی نے ترید کو ایجاد کیا اور اکثر یہ حجاج ترید ہی کہلایا کرتے تھے ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ ابتداء ہاشم ہی نے ایام سرما و گرمی میں قیام و سفر کا طریقہ عرب کے لئے اختیار کیا تھا میرے نزدیک یہ روایت صحیح نہیں ہے کیونکہ فصلیں میں عرب کا ہر گروہ رعلتین کا عادی تھا اس وجہ سے کہ انکی ضروریات اور اونٹوں کے چرانے کی حاجتیں انکو رعلتین پر فصیلیں میں مجبور کرتی تھیں واقعی امر یہ ہے کہ جس گروہ کی معاشرت اونٹوں اور دنبوں پر موقوف وہ خواہ مخواہ فصل سرما میں بوجہ ان کے تولید کے چٹیل میدانوں کی طرف نکل جاتا اور موسم گرمی میں ہٹاؤں اور جنوب کی تلاش میں ٹیلوں اور پہاڑوں کی طرف ترید اور س کہانے کو کہتے ہیں جو پہلے خمیر کر کے روٹی پکانی جائے بعد ازاں آب گوشت میں تر کر دی جائے اس طرح کہ کوئی جزو نمنا نہ سکا نہ رہ جائے۔

جو ٹیون پر جا کر مقیم ہوگا نظر بریں طبایع عرب کی تکوین اور تخلیق اس طرح کی ہوئی ہے یہی حسی عرو بیتہ کے ہیں اور یہہ امر ان کے شعار و خصایص میں داخل ہے۔ الغرض بعد چندے ہاشم کا مقام غزہ (ارض شام میں انتقال ہو گیا اسوقت اگرچہ عبدالمطلب کی عمر کم تھی اور وہ یثرب (مدینہ منورہ) میں رہتے تھے لیکن یہی اپنے باپ کے قائم مقام مقرر کئے گئے۔

عبدالمطلب کا اصلی نام عبدالمطلب کا اصلی نام شیبہ تھا۔ انکی ماں سلمیٰ بنو (نخار) سے تھیں یہہ اپنے ماں کے پاس مدینہ میں رہتے

تھے جسوقت ہاشم کا انتقال ہو گیا تو ان کے بہائی مطلب اپنے بھتیجے کے لئے مکہ مدینہ گئے اور وہاں سے اونٹ پر اپنے پیچھے سوار کر کے لائے شیبہ کے کپڑے میلے کچبے گرد آلود تھے چہرہ سے پیٹھی برس رہی تھی اثناء راہ میں جو کوئی مطلب سے پوچھتا تھا یہہ صاف کہہ دیتا تھا ہذا عبدی (یہہ میرا غلام ہے) اسبوجہ سے قریش نے بھی ان کو عبدالمطلب کہنا شروع کر دیا اور یہی نام مشہور ہو گیا جب تک عبدالمطلب کی کم سنی رہی اسوقت تک مطلب سقایہ اور رفادہ کا اہتمام کرتے رہے جب انکا سن شعور آگیا اور مطلب کا مقام ردمان (مین) میں انتقال ہو گیا تو بنو ہاشم کی شہزادی عبدالمطلب کے قبضہ میں آئی اور وہی حجاج کو مکہ میں بٹھرائے اور انکو نہایت عمدگی سے کہانا کھلانے تھے ملوک مین حمیری سے ان کے مراسم و اتحاد تھے جسوقت ابرہہ مکہ پر چڑھ آیا تھا اسوقت یہہ اوس کے پاس گئے تھے جبکہ وہ اس سے پیشتر بیان کر چکے ہیں اور پہرہی ابن ذی یزن کو مبارکباد یہی دینے گئے تھے جبکہ اسکو بمقابلہ حبشہ فتح نصیب ہوئی تھی چہرہ عبدالمطلب نے چاہ زہرم کہودنے کا قصد کیا تو قریش نے مخافت کی

اور یہہ مخافت اس درجہ بڑھی کہ عبدالمطلب نے یہہ نذر کر لیا کہ اگر میرے دس
 لڑکے ہوں گے اور یہہ اس وقت بھی مخافت کریں گے تو ایک لڑکے کو اللہ تعالیٰ
 کے تقرب کے غرض سے قربان کر ڈالوں گا پس جب ان کے دس لڑکے ہو گئے
 تو انہوں نے بخیال ایفاء نذر سہیل (بت) کے جا کر قرعہ ڈالا اتفاق سے وہ
 قرعہ عبد اللہ (پدر نبی صلعم) کے نام پر نکلا عبدالمطلب خود بھی کسی قدر متحیر
 ہوئے اور ان کی قوم نے بھی عبد اللہ کے قربان کرنے سے روکا مغیرہ بن عبد اللہ
 بن مخزوم نے کہا کہ کاہنوں سے دریافت کرو جو وہ کہیں اس پر عمل کرو عبدالمطلب
 نے مجبور ہو کر ایک کاہنہ عورت سے سہتسا رکیا اس نے عبدالمطلب کو یہہ
 تدبیر بتائی کہ دس اونٹوں پر بمقابلہ عبد اللہ کے قرعہ ڈالو پس اگر اونٹوں پر
 قرعہ آگیا تو بہتر ورنہ دس دس بڑھائے جاؤ تا آنکہ اونٹوں پر قرعہ آئے جو
 تعداد قرعہ میں نکلے وہی عبد اللہ کا فدیہ ہے انہیں کو فسخ کرنا چاہیے عبدالمطلب
 نے ایسا ہی کیا رفتہ رفتہ اونٹوں کی تعداد سوتک پہونچ گئی اس وقت قرعہ
 اونٹوں پر نکلا اور عبدالمطلب نے انکو بنظر تقرب الی اللہ فرج کیا اسی وجہ سے
 آنحضرت (صلعم) نے فرمایا ہے انا ابن النبیین (میں بیٹا ہوں دو نبیوں کا)
 یعنی عبد اللہ (پدر نبی صلعم) اور اسماعیل (علیہ السلام) (جد نبی صلعم) یہ دونوں
 اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی کیلئے منتخب ہوئے پہرا نسا فدیہ اونٹوں اور ڈبے
 کے ذبح کرنے سے ادا کیا گیا۔

بعد اس کے عبدالمطلب نے اپنے لڑکے عبد اللہ کا عقد بی بی آمنہ بنت وہب
 بن عبد مناف بن زہرہ کے ساتھ کر دیا آپ اون سے حاملہ ہوئیں اس اثناء
 میں عبدالمطلب نے عبد اللہ کو کسی طرف ہجوروں کے خریدنے کو بھیج دیا اور وہیں
 ان کا انتقال ہو گیا۔ طبری بروایت واقدی تحریر کرتا ہے کہ عبد اللہ ایک

قبیلہ قریش کے ساتھ شام سے واپس ہو کر مدینہ میں آئے اور وہیں اتفاقاً وقت سے بیمار ہو کر انتقال کر گئے عبدالمطلب کو اس واقعہ جانکاہ سے سخت رنج ہوا لیکن یہ رنج بہت جلد آنحضرت (صلعم) کے پیدا ہونے سے خوشی و غورمی سے بدل گیا۔ جل جلالہ جبکی تشریف آوری کا ایک عالم میں شور مچا جس نے ایک ماہ سے کفر کی ظلمت مٹا دی جس کے نور کرامت ظہور نے بت پرستی و الحاد کو جزیرہ نماے عرب سے دور کر کے نور توحید سے اسکو معمور کیا جن فرائد بابرکات سے قبائل مضر اور جمہیع عرب کو عزت و عظمت حاصل ہوئی وہی دعا خلیل اور نوحید مسیح (یعنی محمد ﷺ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ وسلم تھے ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

عبدالمطلب کی عمر بوقت انتقال ایک سو چالیس برس کی تھی سہیلی کہتا ہے کہ چاہ زفرم کے کہو دئے کے زمانہ میں عبدالمطلب نے سوئے کے دوہرن اور چند تلواریں چاہ زفرم سے نکلوا یا جنکو ساسان بادشاہ فارس نے بطور ہدیہ کعبہ کو بھیجا تھا اور انکو حرث بن مضاہض نے حبس وقت بنو جرہم مکہ سے نکل کر جارہے تھے چاہ زفرم ڈال دیا تھا عبدالمطلب نے ہر لون کو توڑ دیا اگر کعبہ کا حلیہ اور تلواروں کو توڑ پھوڑ کر لو ہے کا دروازہ بنوا دیا پس عبدالمطلب ہی نے

۱۵ بروایت یہود چار ہزار چار سو چالیس برس بعد ہبوط آدم آنحضرت صلعم پیدا ہوئے اور تریسایو نکا یہ خیال ہے کہ پانچ ہزار نو و بہتر برس بعد ہبوط آدم آنحضرت صلعم کا زمانہ ہوا اور عبد اللہ ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ زمانہ ہبوط آدم سے زمانہ بعثت نبی صلعم تک سات ہزار تین سو برس ہوتے ہیں اور زمانہ عیسیٰ ابن مریم سے زمانہ آنحضرت تک چار سو چونتیس برس کی مدت گزری ہے اس اختلاف میں کوئی بنی مبعوث نہیں ہوا اسکی کو زمانہ فترت کہتے ہیں واللہ اعلم۔

سب پہلے کعبہ کا جلیہ اور اوسکا لوہے کا دروازہ بنوایا تھا اور بعضے کہتے ہیں پہلے جس نے کعبہ کا غلاف بنوایا اور اوس میں دروازہ لگوایا وہ تبع حمیری ہے تا آنکہ عبدالمطلب نے یہ دروازے بنوائے بعد اسکے عبدالمطلب نے چاہ زخرم کے قریب ایک چھوٹا سا حوض بنوایا جسکی وجہ سے لوگوں کو پانی پینے اور لینے میں آسانی ہوتی تھی قریش نے ازراہ حسد اسکو خراب کرنا شروع کر دیا لیکن بعد چندے قدرتی طور سے وہ خود اس فعل قبیح سے باز رہے ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ سب پہلے بیت اللہ پر دیبا کا غلاف حجاج نے چڑھایا ہے اور زبیر بن بھار کا یہ بیان ہے کہ عبد اللہ بن زبیر یہ پوشش کعبہ کی بنوائی تھی اور ایک گروہ مورخین کا تحریر کرتا ہے کہ ازاجملہ دارقطنی یہی ہے کہ چونکہ عباس کم سنی میں کم ہو گئے تھے اسوجہ سے نیتکہ بنت جناب مادر عباس بن عبدالمطلب نے نذر کی تھی کہ اگر عباس طحاہنگے تو کعبہ پر غلاف دیبا کا چڑھاؤں گا چنانچہ جب وہ ملگے تو نیتکہ نے ایفاء نذر کیا۔ واللہ اعلم۔

قریش کے حالات یہی تھے انکی حکومت مکہ میں تھی بنو ثقیف ان کے ہمسایہ طایف میں رہتے تھے اعزاز و شرف کے لئے آپس میں ان و لون کے جھگڑا ہوا کرتا تھا یہ قبائل ہوازن میں سب سے زیادہ اور قوی تھے کیونکہ قسئی بن منبہ بن بکر بن ہوازن کو ثقیف کے نام سے یاد کرتے ہیں ان سے پہلے طائف میں بنو عدنان زور و شوہر تھا جس میں حکم عمر بن المظرب بن عمرو بن عباد بن لیشکر بن بکر بن واثق اسی قبیلہ کی کثرت نفوس اسد رجبہ بڑھ گئی تھی کہ یہ قبیلہ کثرت میں ستر ستر ہو گئے تھے بعد چند آپس میں جھگڑ کر تباہ و ہلاک ہو گئے معدود چند جو باقی رہ گئے انہیں ثقیف مسلط ہو گئے اور انکو طایف کا لکر خود اسکے مالک بن گئے تا آنکہ انہوں نے اسلام کو اسی لت پر پایا واللہ وارث الارض ومن علیہا و ہونیر الوارثین والبقار للہ وحدہ و صلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحابہ وسلم۔ فقط

مترجم۔ علی العموم عربی جاہلیت کی کل قومیں نہایت سادہ مزاج تھیں ان کا طریقہ معاشرت بحد سادہ اور بے تکلف تھا ایک گروہ انکا وہ تھا جو پانی اور چراگاہ کی جستجو میں پہرا کرتا تھا خیموں میں رہنا دشت بدشت کوہ بکوہ پہرنا اونکا کام تھا انکی معاشرت ایک چرواہے کی حیثیت سے کچھ ہی زیادہ نہ تھی اور دوسرا گروہ انکا جو پسنیت انکے تمدن پسند تھا وہ اپنے خیموں کو باقاعدہ ترتیب و انتظام سے دیہات اور دیہات سے قصبات اور قصبات سے شہر بنا لیتا تھا۔ انکا وقت کاشتکاری اور تجارت میں صرف ہوتا تھا انکی زندگی گانی کی قدر مہذب طریقہ سے بسر ہوتی تھی لیکن ان دونوں گروہوں کا قومی اور رواجی چال چلن ایک سا تھا۔ کہانے پینے میں کفایت شعاری تھوڑی سی آمدنی پر قناعت اور معتدل النوم ہوتا۔ علی الصباح اوٹھنا۔ فیاضی جہان نوازی اعلیٰ درجہ کی صفت اور قومی خاصہ شمار کیا جاتا تھا جو شخص ان کاموں کے کرنے میں غفلت یا کوتاہی کرتا تھا اُسکو لوگ دل سے بُرا جانتے اور مذموم سمجھتے تھے۔ ہمسایہ کے حال پر مہربانی اور اسکی خبر گیری۔ مکان اور خاندان و مال کی نگرانی۔ قیدیوں کو چھوڑنا انجانوں کیسوں کی مدد کرنا اوصاف حمیدہ و خصال پسندیدہ میں شامل تھا ہر عرب کو اپنی عزت اور وعدہ کا خیال ایسا ہی ضروری تھا جیسا کہ مذکورہ بالا اوصاف ضروری سمجھے جاتے تھے۔ بالوں کو مشک سے محطر کرنا خوشبودار چمڑوں کی جوتیاں پہنتی شان امارت میں داخل تھا۔ فصاحت و بلاغت۔ لطافت و ظرافت دائرہ کمال کے تکمیل کے لئے ضروری تھیں۔ شعروشاعری کا بہت چرچا تھا۔ گھوڑے کی سواری۔ ہتھیار کا شکار کرنا بہادری جو امزدی کا عمدہ ثبوت تھا۔ ایک مٹی ریت کے سونگھ لینے سے ریگستان کے طول و عرض کا

اندازہ کر لیتے تھے جہاں اُن میں یہ خوبیاں تھیں اوسکے ساتھ اُنہیں جہالت
 بھی کوٹ کوٹ کر بہری ہوئی تھی۔ ہر شخص کے مرنے کے بعد اوس کے قبر پر اوس کے
 اونٹ کو بے آب و دانہ باندھ دیتے تھے تا آنکہ وہ مرجاتا تھا میت کا سوگایا کرتے
 تک رکھتے تھے عورتیں کسی جانور کا دودھ نہیں دوہتی تھیں۔ مردہ جانور کا
 گوشت عمدہ اور لذیذ ترین غذا سے تھا۔ اونٹنی۔ پیڑ۔ بکری دس کچھ بچے کے
 بعد چوڑی جاتی تھی اور اور جب وہ مرجاتی تو اس کا گوشت ہنایت
 شوقی مرد کھایا کرتے تھے الغرض اسی قسم کی قبیح رسمیں اور عادات تھیں
 ان نیم وحشی لیکن عالی دماغ اور آزاد منش قوم میں بہت سی رواج پذیر
 ہو گئی تھیں جبکہ دور کرنے اور نور توحید پھیلانے کے لئے اللہ جل شانہ نے
 آنحضرت صلعم کو اپنا خاص برگزیدہ رسول کر کے بھیجا ساری صل وسلم
 علیہ و علی آلہ واصحابہ اجمعین

تمہ

تم الجزء الثاني من رحمة تاريخ ابن خلدون و عليه الخ والثلث انشاء الله تعالى
 واوله اخبار النبوة والهجرة والغزوة